گلدستۂ حفیظ اللہ خان

معروف بہ

اشعار دلپسند

جسمین

اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستون کے دل بہلانے کیواسطے نہایت عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مزےدار عشق آمیز گانے والی چیدہ چیدہ غزلین اُردو فارسی اشعار متفرق مستزاد مخمس مسدس اور دوہے ملی ہوئی غزلین بھجن ہولی ٹھمری چوماسا بارہ ماسا دادرا دوہا کبت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہین

جسکو

مولوی حفیظ اللہ خانصاحب سانڈوی متخلص بہ حفظ افسر مدرس مشہور نزدیک و دور مدرسۂ موضع بناپور پرگنہ بنگر تھانہ کھولی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی شنکر پرشاد صاحب صبح بلگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع نامی منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین چھپا

دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

اطلاع

احباب شائقین کو معلوم ہو کہ چند کتابین نیازمند کی بنائی ہوئی اور بھی تیار ہین جو کہ قابل دید ہین زیادہ تعریف اُنکی خیر - اپنے مُنھ سے نہین کر سکتا ہون ملاحظہ فرمانے سے خود ظاہر ہو جائیگا تاجران کتب سے ہر میلہ وغیرہ پر مل سکتی ہین اور جو متعلق مدارس کی ہین وہ حسب فرمایش مطبع منشی نول کشور سے فوراً مل سکتی ہین -

فہرست کتب

مفتاح المساحت بے حل جسمین کہ پیمایش سطوح و مجسمات وغیرہ کے کُل قاعدے سلسلہ وار باترتیب مع سوالات مثالیہ تعدادی ۱۲۵۰ کے انواع اقسام کے مندرج ہین جو کہ طلبائے مدارس کو نہایت مفید اور بکار آمد ہین چونکہ اُسمین نہایت عمدہ عمدہ سوالات ہین لہذا شائقین و نیز ہر مدرسین اُسکے ملاحظہ سے بہت محظوظ ہونگے

مفتاح المساحت مع حل جسمین کُل سوالات معہ حل و مع تصاویر وغیرہ قریب ۱۴۰۰ کے مندرج ہین بہ نسبت اُسکے اُسمین چند قاعدے و سوالات زیادہ ہین -

رسالہ حساب حفیظ اللہ خان جسمین نہایت عمدہ عمدہ مفید مطلب اور بکار آمد کُل قواعد حساب ابتدا سے سلسلہ وار باترتیب خاص کر مدارس دہاتی و نیز ہر قصباتی کے دفعہ ہفتم سے لیکر دفعہ اول تک کے طلبہ کو مشق کرانے کے واسطے باندازِ نو بڑی خوبی کے ساتھ لکھے گئے ہین -

نوین سنگرہ ناگری جسمین ہر قسم کے کبت و سویا وغیرہ ہین یعنی دیو کبت ۱۰۰ - و بیر کبت ۵۰ و رس کبت مع سب رتون اور پھاگ و ہولی سی و فارسی ملوان وغیرہ قریب ۵۰ ہ کے ہین اور متفرق ہین مشکل دوارتھی کبت اور دوہا - سورٹھا - کنڈلیہ - بھجن - بارہ ماسا - چوماسا وغیرہ قریب ۱۹۰ کے ہین یہ کتاب قابل ملاحظہ شائقین ہے -

من موہنی ناگری جو اسی کتاب یعنی گلدستہ حفیظ اللہ خان کا دوسرا حصہ بخط ناگری کے طبع ہوا ہے -

الملتمس بندہ خاکسار ارباب شائقین کا خدمتگذار حفیظ اللہ خان ساکن

سانڈی حال اوپچہ ٹیچر مدرس مدرسہ بناپور تھانہ گبھولی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ

فرہنگ گلدستہ حفیظ اللہ خان حصہ دوم جسمین زبان بھاشا کے اکثر الفاظ ہین

باب الف

انترجامی	جو سدا دل مین رہے یہ لفظ خاص کر خدا کے لیے ہے	अन्तर्यामी,
اکرور	نام اُس شخص کا ہے جو سری کرشن چندر کو متھرا لیگیا تھا۔	अक्रूर,
اُمنگ	خوشی۔خواہش۔شوق۔	उमंग,
ان حد	بیحد۔جسکی حد مقرر نہو۔	अनहद,
ادھر	نیچے کا لب۔ اونٹھ۔ فرق۔ درمیان۔	अधर,
اچل	جو [illegible]۔	अचल,
ابھلاکھ	آرزو۔خواہش۔تمنا۔	अभिलाष,
ادبھت	عجائب۔	अद्भुत,
ادھرم	خلاف شرع کام۔عذاب۔خراب کام کرنا۔	अधर्म,
اکرم	قصور۔خراب کام۔	अकर्म,
اوگن	عیب	अवगुण,
الک	بالون کی لٹ۔گھونگھر۔	अलक,
الکھ	بے دیکھی چیز۔بے پہچان۔مثلاً خدا تعالے۔	अलख,
امرت	آب حیات۔[illegible]۔دیوتا۔	अमृत,
اُدّیوت۔	روشنی۔چمک۔	उद्योत,
اُودے	روشن۔	उदय,

برندابن	برج مین ایک شہر کا نام ہی مقام تیرتھ ہی-	वृन्दाबन,
بہانا	صبح - تڑکا - علی الصباح - گذرانا وقت کا ٹنا چھوڑنا -	बिहाना;
بھارتھ	نام کتاب مصنفہ بیاس جی جسمین کوروا ور پانڈو کی لڑائی ہی-	भारथ,
بھولا	سیدھا سادھا آدمی - نام مہادیو جی-	भोला,
بیال	سانپ - چیتا - ہاتھی - دِن - خراب آدمی -	व्याल,
بھوم	زمین-	भूमि,
بسدیو	کرشن چندر کے باپ کا نام ہی-	बसुदेव,
بہُ	بہت -	बहु,
بارہ آبھوکھن	بارہ قسم کا زیور-	बारह आभूषरा,
بھوپ	بادشاہ - راجہ -	भूप,
بہسنا	خوش ہونا-	बिहसना,
برسانا-	برج مین ایک موضع کا نام ہی-	बरसाना,
بنشی دھر	کرشن چندر کا نام ہی-	बंशीधर,
بالم-	پیت - مالک - خاوند-	बालम,
بھیش	چال - صورت بنانا - شکل بدلنا -	भेष,
بنمال	پھولونکی مالا جسمین طرح طرح کے بن کے پھول ہون اور پیرون تک لمبے ہون -	बनमाल,
بسیا	بانسری - بنشی - نَے-	बसिया,
بھال-	لوک - ماتھا - پیشانی -	भाल,
بھالُ	ریچھ-	भालु,
بھیاوَن	ہیبت ناک - ڈراونی صورت -	भयावन,
بلکھنا	بیقرار ہونا -	बिलखना,
برجوری	زبردستی -	बरजोरी,
بابُل	باپ	बाबुल,
بارہ بن	برج مین بارہ بن ہین - مدھ بن - تال بن - برندابن کمد بن - کام بن - کوٹ بن - چندن بن - لوہ بن -	बारह बन;

اَمبُد	ابر۔ بادل۔ میگھ۔	अम्बुद,
اَناتھ	جسکا کوئی مالک یا سرپرست نہ ہے۔ یتیم۔ غریب۔	अनाथ,
اِک بَن	برج مین ایک بن کا نام ہے۔	एकवन,
اوکھ	نیشکر۔ گنا۔ اُکھاری کا کھیت۔	ऊख,
آلی	سکھی۔ سہیلی۔	आली,
اَودِھ	بات۔ طرف۔ وقت۔ عرصہ	अवधि,
اَنوراگ	محبت۔ تھوڑی لڑائی۔	अनुराग,
اَلسانا	بھرانا۔ اونگھنا۔	अलसाना,
اَمیرس	آب حیات۔	अमीरस,
اَنوہار	موافق۔ مثل۔ برابر۔ مانند۔	अनुहार,
اَگیان	بیعقل۔	अज्ञान,
آبھوکھن۔	زیور۔ گہنا۔	आभूषण,
اُوپما	مثال۔ نظیر۔	उपमा,
اِند	چاند۔ قمر۔	इन्दु,
اَوہات	سہاگل عورت۔ جسکا مرد زندہ ہو۔	अवहात,
اُوچِت	مناسب۔	उचित,
انچِت	غیر مناسب	अनुचित,
اَگست	نام ایک درخت کا ہے۔	अगस्त,
اَردھنگ	آدھا جسم۔	अर्द्धङ्ग,
اَنوپ	بیمثل۔ بے نظیر۔ بے عدیل۔	अनूप,
اوچھا	ہلکا آدمی۔ چھچھورا	ओछा,
اُردھ	اونچی۔ بلند۔	ऊर्द्ध,
اُوتم	بہت عمدہ۔ سب سے اچھا۔	उत्तम,
اَشو	گھوڑا۔	अश्व,
اَمبُ	پانی۔	अम्बु,

اَنبُج	کمل۔	अम्बुज,
اَوچک	اچانک۔ دھوکھے مین۔	औचक,
اَگر	آگے۔	अग्र,
اَنکُر	بیج بونے سے پہلا اکھوا جو نکلتا ہو۔	अङ्कुर,
اَرُن	لال۔ سُرخ۔ آفتاب۔ سُرخ رنڈی کا درخت۔	अरुण,
اَنیک	بہت۔	अनेक,
اَج	برہما۔ بکرا۔ خدا۔ مہادیو۔ جوبن۔ زیور۔ جو کسی سے پیدا نہوا ہو۔	अज,
اَدھم	خراب۔ رذیل۔ نیچ آدمی۔	अधम,
اَنوشاسَن	حکم۔	अनुशासन,
اَولَمب	سہارا۔	अवलम्ब,
اَگھ	عذاب۔ نام اگاسُر دیت یعنی عفریت کا ہو۔	अघ,
اَچھ	راون کے لڑکے کا نام ہو۔	अच्छ,
اَر	دشمن۔	अरि,
آہار	خوراک۔ طعمہ۔ خورش۔	आहार,
اَمر	دیوتا۔ جو کبھی نہ مرے۔	अमर,
اَدھرامرت	اونٹھوں کا رس۔ ہونٹھوں کی مٹھاس۔ شیرین لبی۔	अधरामृत,
اَگادھ	بے تھاہ۔ گہرا۔	अगाध,
اَمریش	راجہ اندر کا نام ہو۔	अमरेश,
اَمَل	پاک۔ صاف۔	अमल,
اَننگ	کام دیو۔ شہوت۔ خواہش نفسانی۔ نام راجہ جنک۔ بے جسم	अनङ्ग,
اَپواد	عیب۔ بُرائی۔	अपवाद,
اَوتنش	دبدبہ۔ رتبہ۔ جاہ وحشم۔	अवतंश,
اَنل	آگ۔	अनल,
اَنِل	ہوا۔	अनिल,
اَسُر	شیطانی نسل کے لوگ۔ دیوزاد۔ عفریت۔ راچھس۔	असुर,

لفظ	معنی	
اَچر	جو چل نہ سکے۔	अचर,
اَبلا	عورت۔ کمزور۔	अबला,
اَلبیلی	مست عورت۔ بناؤ سنگار کرنا۔	अलबेली,
اَمی	آب حیات۔ امرت۔	अमी,
اَبھِرام	خوبصورت۔ آرزو۔ خواہش۔	अभिराम,
آرتِ	تکلیف۔ درد۔ دُکھ۔ محبت۔ عشق۔ پوجا کا نام ہے۔	आरति,
آنن	مُنھ۔ دھن۔	आनन,
آیَس	حکم۔	आयसु,
آتُر	جلد	आतुर,
آبھرن	زیور۔ گہنا۔	आभरण,
آسُر	شیطانوں کے لڑکے۔	आसुर,
اُوپ	حُسن۔ خوبصورتی۔	ओप,
اوکھد	دوا۔ علاج۔	औषधि,
اَمبُر	لباس۔ کپڑا۔	अम्बर,
اَنگنا	عورت۔	अंगना,
اُودِت	نکلنا۔ چمکنا۔	उदित,
اُوپ بَن	پائین باغ۔ برج مین ایک بن کا نام ہے۔	उपबन,
اُوپارِ	اُوکھاڑ ڈالنا۔	उपारि,
اُوسیر	خس۔	उसीर,
اُونئی	اُٹھنا۔ گھر آنا۔ اودے ہونا۔	उनई,
اُوپچار	تدبیر۔	उपचार,
اُورُوج	پستان۔ چھاتی عورت کی۔	उरोज,
اُوچھاہ	خوشی۔	उछाह,
اُوچار	گہنا۔	उचार,
اُورُو	جانگھین پیر کی۔	ऊरू,

आरती,	چراغ جلا کر دیوتاؤن کو دکھلانا۔	آرتی
आर्य,	اصیل و نجیب۔ خاندانی۔ سب سے اچھا۔	آرج
आधार,	سہارا۔ پرورش کرنے والا۔	آدھار
अधीर,	بے دھیرج۔ بے صبر۔	ادھیر
	(ب)	
बाला,	سولہ برس تک کی عورت کو کہ سکتے ہین۔	بالا
भौन,	گھر۔ مکان۔	بھون
भ्राता,	بھائی۔ برادر۔	بھراتا
बिसारना,	بھولا دینا۔	بسارنا
व्यवहार,	لین دین۔ طریقہ۔	بیوہار
बंशी,	بانسری۔ نَے۔	بنشی
भूषण,	زیور۔ گہنا۔	بھوشن
बिरहनी,	وہ عورت جو اپنے عاشق سے جدائی مین ہو۔	برہنی
भोग,	غم و راحت برداشت کرنا۔ خوشی۔ کھانا۔ عورت سے صحبت کرنا	بھوگ
बश्य,	قابو۔ زور۔	بس
बीन,	طنبورہ۔ نام باجا۔	بین
बपौती,	باپ کا حصہ۔ باپ کی شراکت۔	بپوتی
बृषभानुनंदनी,	شری رادھکا جی۔	برکھبھان نندنی
बृषभानुसुता,	شری رادھکا جی۔	برکھبھان سُتا
बृषभानुकुमारि,	شری رادھکا جی۔	برکھبھان کُماری
बेसर,	نتھنی۔	بیسر
बदन,	چہرہ۔	بدن
ब्रह्मादिक,	برہما۔ بشن۔ مہیش وغیرہ۔	برہمادِک
बालि,	لڑکی۔	بال
भस्म रमाना,	خاکستر ملنا۔ راکھ لگانا۔	بھسم رمانا

	نہاںبن - کہدربن - بیل بن - بھانڈیر -	
بک	بگلا - موسیقار -	बक,
بدھو	عورت - بہو - دولھن -	बधू,
بریائی	زبردستی -	बरियाई,
بہکرم	باہر نکالنا -	बहिक्रम,
بلوے	کنارے پر -	बलबे,
بتھت	غریب - بیچین - بے آرام -	व्यथित,
بیتھن	گلی - راستہ - راہ -	बीथिन,
برند	بہت - جھنڈ -	बृन्द,
باٹکا	باغیچہ - پھلواری -	बाटिका,
بارباہن	بادل -	बारिबाहन,
بارج	کمل -	बारिज,
باہن	سواری -	बाहन,
بارن	ہاتھی -	बारण,
باد	تکرار -	बाद,
بانا	بھیکھ -	बाना,
بان	عادت - سبھاؤ -	बानि,
بار	پانی -	बारि,
باردھ	سمندر -	बारिधि,
بام -	عورت -	बाम,
بانک	بناؤ - چلاؤ -	बानिक,
باک	بات - قول -	बाक,
بند	بوند - قطرہ -	बिन्दु,
بدار	پھاڑکر -	बिदारि,
بہنگ	طائر -	बिहङ्ग,

بجّ	بجلی -	विज्जु,
بلمب	دیر -	बिलम्ब,
بیس	عمر -	बैस,
بندھ	بھائی -	बन्धु,
بھو	سنسار - دنیا -	भव,
بھٹ	پہلوان - بہادر - شجاع -	भट,
بھٹو	سکھی -	भटू,
بھو بادھا	رنج و غم دنیوی -	भव बाधा,
بیر	بہادر - بھائی -	बीर,
بھونگ	سانپ -	भुवङ्ग,
بھور	بہت -	भूरि,
بھوگی	سانپ -	भोगी;
بھنگ	توڑنا -	भङ्ग

(پ)

پکھان	پتھر -	परवान,
پگ	پیر - پاؤں -	पग,
پنک	کیچڑ -	पङ्क,
پنگت	قطار - صف -	पङ्गत,
پنچک	چلّہ - روودھ -	पञ्चक,
پنچ مکھی	مہادیو -	पञ्च मुख,
پٹ تر	شال -	पटतर,
پٹ	ہوشیار - خوبصورت -	पटु,
پن	عہد - قول - حالت - کمائی - مول -	पण,
پنڈت	عالم - فاضل -	परिडत,
پتنگ	چھوٹے کیڑے جو چراغ پر آتے ہیں - آفتاب - طائر - آگ - درخت	पतङ्ग,

پتاکا	چھوٹی جھنڈی۔	पताका ,
پتنی	عورت منکوحہ۔	पत्नी ,
پد	اشعار۔ نظم عبارت۔	पद्य ,
پنگھٹ	پانی بھرنے کا گھاٹ۔	पनघट ,
پن	دھرم۔	पुनि ,
پرباہ	پانی کی دھارا۔ ہوا چلنا۔	प्रबाह ,
پرچنڈ	طاقت۔ تیز۔ غصہ والا	प्रचण्ड ,
پیت۔ پریت	محبت۔	पीत, प्रीति ,
پٹ	کپڑا۔	पट ,
پرہلاد	نام بھگت۔	प्रह्लाद ,
پل	لمحہ بھر۔ پلک۔	प[illegible]
پربھو	مالک۔ راجہ۔ خدا۔	प्रभु ,
پتا۔ پِتُ	باپ۔	पिता ,पितु ,
پتنگ	سورج۔ آگ۔ درخت۔	पतङ्ग ,
پاوس رُت	برسات کا موسم۔	पावस ऋतु ,
پیا	پت۔ خاوند۔	पिया ,
پرب	تیوہار۔ حصہ۔ ہیرا۔	पर्ब ,
پنتھ	راہ۔	पन्थ ,
پریم	محبت۔	प्रेम ,
پرت پال	پرورش۔	प्रतिपाल ,
پاٹ	ریشم۔ تخت۔ چوڑائی۔	पाट ,
پیت امبر	ریشمی زرد کپڑا۔	पीताम्बर ,
پتھک	مسافر۔ راہی	पथिक ,
پورن	پورا۔ سب	पूरण ,
پنیاں	پانی	पनियाँ ,

پنتھی	ہرنی۔مسافر۔بابا۔جاندار۔خدا۔	पन्थी,
پنگ	سانپ۔	पन्नग,
پیے	دودھ۔	पय,
پیان	چلاجانا۔	पयान,
پرجنک	کھاٹ۔چارپائی۔	परजङ्क,
پرتیت	یقین۔بھروسا۔	परतीत,
پردارا	پرائی عورت۔	परदारा,
پرم	بہت۔زیادہ۔	परम,
پرماتما	خدا۔	परमात्मा,
پرمیشر	خدا۔	परमेश्वर,
پرم پرا	ہمیشہ سے۔	परम्परा,
پرلوک	عاقبت۔	परलोक,
پرس	چھونا۔	परस,
پرادھین	پرائے قابو مین۔	पराधीन,
پرکرما	چارون طرف گھومنا۔طواف کرنا۔	परिक्रमा,
پرنام	انجام۔	परिणाम,
پرشرم	محنت۔	परिश्रम,
پرہاس	ہنسی۔ٹھٹھا۔طعنہ۔	परिहास,
پرے	ادھر۔	परे,
پروپکاری	غیر لوگون کا کام نکال دینے والا آدمی۔	परोपकारी,
پوران	وہ کتابین جو بیاس جی نے بنائی ہین۔	पुराण,
پد	پیر۔عہدہ۔تعریف۔جگہ۔آواز۔	पद,
پسارنا	پھیلانا۔	पसारना,
پربل	طاقت ور۔	प्रबल,
پیتم۔پریتم۔	پیارا۔	पीतम, प्रीतम,

پران پیا	جانی۔ پیارا۔	प्राणपिया,
پرتھم	پہلے۔	प्रथम,
پوانر	ٹھاکرون مین ایک ذات ہی۔	पवाँर,
پایل	پاے زیب۔ قسم زیور۔	पायल,
پارس	ایک قسم کا پتھر جسکو لوہا لگ کر سونا ہو جاتا ہی۔	पारस,
پارتھ	ارجن کا نام۔	पारथ,
پُورش	آدمی۔	पुरुष,
پرکاش	روشنی۔ اُجیالا۔	प्रकाश,
پھاگ	ہولی کا وقت۔	फाग,
پاوک	آگ۔	पावक,
پرسپر	آپسمین۔ باہم۔	परस्पर,
پربس	بے قابو۔	परबश,
پگ	پیر۔	पग,
پرویش	گھس جانا۔ مل جانا۔	प्रवेश,
پیا۔	خاوند۔ مالک۔	पिया,
پرنار	پرائی عورت۔	परनारी,
پلّو	نئی پتی۔ شاخ پتون سمیت۔	पल्लव,
پنج	بہت جھنڈ۔ خزانہ۔	पुञ्ज,
پدھارنا	چلے جانا۔	पधारना,
پرکٹ	ظاہر۔ معلوم۔	प्रकट,
پران پت	بہت پیارا۔ جان سے پیارا۔ مالک۔ خاوند۔	प्राणपति,
پون	ہوا۔	पवन,
پراگ	کمل کی دھور یعنے زیرہ۔	पराग,
پنتھ	راہ۔	पथ,
پدوی	عہدہ۔	पदवी,

پتت	رذیل۔ نیچ۔	पतित ,
پرجنک	سیج۔ پلنگ۔	प्रयङ्क ,
پرنام	آخر۔ انجام	परिणाम ,
پرسون	پھول۔	प्रसून ,
پربال	مونگا۔	प्रबाल ,
پربھا	چمک	प्रभा ,
پالن	پرورش۔	पालन ,
پان	ہاتھ۔	पाणि ,
پاتکی	پاپی۔ خراب آدمی۔	पातकी ,
پاوس	برسات۔	पावस ,
پاہن	پتھر۔	पाहन ,
پارگامی	پار پہونچا ہوا۔	पारगामी ,
پک	پپیہا۔ کویل۔ کوکل۔	पिक ,
پرندر	راجہ اندر۔	पुरन्दर ,
پوکھن	پرورش کرنا۔	पोषण ,
پنکج	کمل۔	पङ्कज ,
پروڑھا	جو عورت ۳۰۔ برس سے ۵۵۔ برس تک کی ہو۔	प्रौढ़ा ,
پھنیش	شیش ناگ۔	फणेश ,
پھنندر	شیش ناگ۔	फणीन्द्र ,
پرتیت	یقین۔ اعتبار۔ بھروسا۔	परतीत ,
پربین	ہوشیار۔ عقیل۔	प्रवीण ,

ت

تڑاگ	تالاب۔	तड़ाग ,
تدپ	توبھی۔	तदपि ,
تنے	لڑکا۔	तनय ,

تنتر	ٹوٹکا - نام باجا -	तन्त्र,
تندل	چاول -	तन्दुल,
تپسیا	عبادت -	तपस्या,
تمال	پان - تلک -	तमाल,
ترنی	ناؤ - کشتی -	तरणी,
تروَر	بڑا درخت -	तरवर,
تسکر	چور -	तस्कर,
تات	باپ - استاد - دوست - لڑکا - بھائی - دشمن -	तात,
تیا	عورت -	तिय,
تلک	ماتھے پر ہندو جو چندن یا صندل وغیرہ سے ٹیکا لگاتے ہیں قشقہ یعنی کہنا -	तिलक,
تیرتھ	زیارتگاہ - جہاں سب لوگ رسوم مذہبی ادا کرنے کو جمع ہوں -	तीरथ,
ترنگ	گھوڑا -	तुरङ्ग,
تھکت	تھکا ہوا -	थकित,
تمر	بیعقل - اندھیارا -	तिमिर,
تین لوک	آکاش - پاتال - مرت لوک -	तीन लोक,
تنک	تھوڑا -	तनक,
تراس	ڈر - خوف -	त्रास,
تین تاپ	تین طرح کا بخار -	तीन ताप,
تریا	عورت -	त्रिया,
تیاگنا	چھوڑ دینا -	त्यागना,
ترسانا	دکھ دینا - نہ ملنا -	तरसाना,
تربدھ	تین طرح کی ہوا -	त्रिबिधि,
تٹ	پاس - کنارا -	तट,
تلک	ماتھے پر قشقہ کھینچنا -	तिलक,
تپن	گرم ہونا -	तपना,

ترنگ	موج - لہر -	तरङ्ग ,
تیکھے	تیز - پینا - چرپرا -	तीखे ,
تجنا	چھوڑنا -	तजना ,
تاپ	بخار	ताप ,
تب	تمہارا	तव ,
ٹھگوری	ٹھگی -	ठगौरी ,
ٹیک	آڑ -	टेक ,
تپی	پوجاری - عابد -	तपी ,
ترن	لایق نجات -	तरण ,
ترو	درخت -	तरु ,
ترن	سورج -	तरणि ,
ترون	جوان -	तरुण ,
ترونا	کرن پھول - جو کان مین عورتین پہنتی ہین -	तरौना ,
تم	اندھیارا -	तम ,
ترنی جا	جمنا جی -	तरणिजा ,
تڑاگ	تالاب -	तड़ाग ,
تپن	جلن - سوزش -	तपन ,
تاڑن	سزا دینا -	ताड़न ,
تارن	نجات دینے والا -	तारन ,
تسار	پالا -	तुषार ,
	(ج)	
جیرن	بوڑھاپا - پورانا -	जीर्ण ,
جیودھاری	جاندار -	जीवधारी ,
جیون مول	باعث زندگی - زندگی کی جڑ -	जीवन मूल ,
جوت	روشنی - چمک -	ज्योति ,

جُوالا	آنچ۔ لپٹ۔	ज्वाला,
جُور	بخار۔	ज्वर ,
جُوالا مُکھی	آتش فشان پہاڑ۔ زیارت گاہ ہندوان۔	ज्वाला मुखी,
جوکھم	خوف۔ ڈر۔	जोखिम,
جننی	والدہ۔	जननी,
جتن	تدبیر۔	यत्न,
جوگیشر	نام مُنی۔	योगेश्वर,
جش	تعریف۔	यश,
جپنا	یاد الٰہی کرنا۔	जपना,
جوجن	چار کوس کا ہوتا ہے۔	योजन,
جنک دُلاری	سیتاجی۔	जनकदुलारी,
جُت	شامل۔ ملا ہوا۔	युत,
جل سُت	کنول۔	जलसुत,
جتھا	جیسے۔ مثلاً۔	यथा,
جگدیش	خدا۔	जगदीश,
جنگم	چلنے والا جسکو طاقت رفتار قدرتی ہو۔	जङ्गम,
جڑ	جاہل۔ بیخ۔	जड़,
جتی	سنیاسی۔ فقیر۔	यती,
جنت	جاندار۔	जन्तु,
جپ	یاد الٰہی کرنا۔	जप,
جمبُ	سیال۔ گیدڑ۔	जम्बु,
جے	بھلا ہونا۔ فتح۔	जय,
جل چر	جانوران آبی۔	जलचर,
جل ترن	تیرنا۔ پیرنا۔ علم جہاز رانی۔	जलतरण,
جاترا	چلنا۔	यात्रा,

جِم	جیسے۔	जिमि,
جَل ہین	بے آب۔	जलहीन,
جُوبن	نئی جوانی۔ اُمنگ۔	योवन,
جُوتی	عورت۔	युवती,
جَن	لوگ۔	जन,
جُگل	دونون۔	युगल,
جَنم	پیدایش۔	जन्म,
جامِن	رات۔	यामिनि,
جِم	جیسے۔	जिमि,
جدورا ے	کرشن چندر۔	यदुराय,
جٹاجوٹ	بالون کا بہت بڑھ جانا اور پریشان رہنا۔	जटाजूट,
جَل	پانی۔	जल,
جَن	نہ۔ مت	जनि,
جوگ	لائق۔ جوڑ۔	योग,
جشومت جسودا۔	نند کی عورت کا نام ہی جو کرشن جی کی مجازی مادرتھین۔	यशोमत, यशोदा,
جنک کماری۔	راجہ جنک کی لڑکی۔ جانکی جی۔ سیتا جی۔	जनककुमारी,
جلیش	سمندر۔	जलेश,
جل دھر	بادل۔	जलधर,
جل جات	کمل۔	जलजात,
جات	پیدا ہونا	जात,
جُوہ	بہت۔ جھنڈ۔	जूह,
	(چ)	
چھکت۔ چھکرت	آسودہ۔ خوش۔ آنند۔ مزین۔	छकित, छकृत,
چرت۔ چرتر	کھیل۔ تماشا۔	चरित, चरित्र,
چکر	ایک قسم کا ہتھیار ہوتا ہی۔	चक्र,

چھار	خاک - دھور - ریزہ ریزہ - راکھ -	छार,
چاپ	کمان - دھنش -	चाप;
چن چریک	بھنورا -	चंचरीक,
چنچلتا	تیزی بدکار عورت کی تعریف -	चंचलता,
چٹی	خیال کرنا - دھیان -	चटी,
چنڈی	دُرگا دیبی -	चण्डी,
چندن	سندل -	चन्दन,
چندرک	کافور - مور -	चन्द्रक,
چندرکلا	چاند کا سولھواں حصہ -	चन्द्रकला,
چندرمولِ	مہادیو - گنیش -	चन्द्रमौलि,
چندربدھو -	بیربہوٹی -	चन्द्र वधू,
چندرکا	چاندنی - چکور -	चन्द्रिका,
چپنا	شرمندہ ہو جانا -	चपना,
چرتر	عادت - کھیل - بیان -	चरित्र,
چکش	آنکھ -	चक्ष,
چکشُ	آنکھ -	चक्षु,
چت	دل - خواہش - من -	चित,
چترکاری	مصوّر -	चित्रकारी,
چنتا	خوف - ڈر -	चिन्ता;
چنہہ	نشانی - پہچان -	चिह्न,
چرن جیو	جیتے رہو -	चिरंजीव,
چھوت	ناپاک -	छूत,
چھیم	خیریت -	क्षेम,
چیرا	غلام -	चेरा,
چھیری	بکری -	छेरी,

چترائی	ہوشیاری۔	चतुराई,
چکنیاں	چھیل۔	चिकनियां,
چت	دل۔	चित्त,
چھترپتی	بڑا راجہ۔	छत्रपती,
چیر	اوڑھنی۔ زنانہ چادرا۔	चीर,
چووا	نام کہ خوشبودار چیز ہی۔	चोवा,
چندن۔	صندل۔	चन्दन,
چبائی	چغلخور۔	चबाई,
چرچنا	جاننا۔	चरचना,
چھین	دُبلا پتلا۔ عارضہ جریان۔	छीन,
چندراول	نام عورت۔	चन्द्रावलि,
چاتر	ہوشیار۔ عقیل۔ چالاک۔	चातुर,
چنچل	جو ایک جگہ قائم نہو۔	चंचल,
چپل	تیز۔ چنچل۔ صاف۔ پارا۔	चपल,
چھریدا	تنہا۔	छरीदा,
چھن	لمحہ بھر۔	छिन,
چند۔ چندر	چاند۔	चन्द, चन्द्र,
چرن	پیر۔	चरण,
چاتک	پپیہا۔ کوکلا۔	चातिक,
چاترک	پپیہا۔ کوئل۔	चात्रक,
چھیا	لڑکا۔ چھیل۔	छैया,
چتردش رتن	چودہ رتن جو سمندر سے نکلے ہین یعنی۔ امرت۔ چندرما۔ لچھمی دھنش۔ دھونتر۔ ایراوت۔ کوستب من۔ اوچی سردا۔ سنکھ۔ کامدھین۔ اپسرا۔ کلپ ورم۔ بدرا۔ بکھ۔	चतुरदश रत्न,
چار حالتین یعنی	لڑکپن۔ سن تمیز۔ جوانی۔ بڑھاپا۔	चतुरअवस्था,

چپلا	کوندھا۔ بجلی۔ برق۔	चपला,
چترُوید	چارون وید رِگ بید۔ شام بید۔ ججر بید۔ اتھربن۔	चतुर बेद,
چترُبرن۔		चतुरबरन,
چراچر	چرند و پرند۔ چلنے والی اور نہ چلنے والی چیزین۔	चराचर,
چترُنگنی	فوج۔	चतुरङ्गिणी,
چکرپان	جسکے ہاتھ مین چکر ہو۔ بشن جی۔	चक्रपाणि,
چمُو	فوج۔	चमू,
چوّاین	عیب جو۔ بدگو۔	चवायन,
چکیسی	حیران تعجب مین۔	चकीसी,
چر	چرنے والا۔	चर,
چھت منڈل	آسمان۔	छत्रमण्डल,
چھد	پتا۔ برگ۔	छद,
چھیر	دودھ	छीर,

(د)

داکھ	انگور	दाख,
دیوار	نام تیوہار	दिवारी,
دَیال	مہربانی کرنے والا۔	दयाल,
دَشا	حالت۔ طرف۔ سمت۔	दशा,
دُھجا	چھوٹی جھنڈی۔	ध्वजा,
دانی	سخی۔	दानी,
دیپک	چراغ۔ نام راگ۔ اجواین۔	दीपक,
درِگ	آنکھ۔	दृग,
دادُر	مینڈھک۔	दादुर,
دھِرانا	برا بھلا کہنا۔ ناراض ہونا۔ لعنت ملامت کرنا۔	धिराना
دین بندھ	غریب پرور۔	दीनबन्धु,

دیرگھ	لمبا۔ بڑا۔	दीर्घ,
ڈنڈ	جرمانہ۔	दण्ड,
ڈنڈوت	سجدہ کرنا۔ سرزمین سے لگا کر سلام کرنا۔	दण्डवत,
دنت	دانت۔	दन्त,
دمن	بہادر۔ تابعدار۔ نام عورت۔	दमन,
دشن	دانت۔	दशन,
دہن	آگ	दहन,
دارا	عورت۔ زوجہ۔	दारा,
دارن	ہیبت ناک۔ کڑا۔ سخت۔ جو قابل برداشت نہو۔	दारुण,
داسی	لونڈی۔	दासी,
داہک	جلانے والا۔ آگ۔	दाहक,
داہ	سوزش۔ جلن۔	दाह,
دگمبر	ننگا۔ برہنہ۔ پرمہنس۔	दिगम्बर,
دشا	طرف۔	दिशा,
دینا ناتھ	غریبوں کے مالک۔	दीनानाथ,
دکول	ریشم۔ دونوں کنارے۔	दुकूल,
درنتر	بہت دور۔	दुरन्तर,
دلار	پیار۔ لاڈ۔	दुलार,
دہائی	فریاد۔ قسم۔	दुहाई
درگنچل	پلکیں چلنا۔	दृगञ्चल,
دوج	برہمن۔	द्विज,
دوہنی	دودھ دوہنے کا برتن۔	दोहनी
دھن۔	دولت۔ لچھمی۔	धन,
دھرم	مذہب۔ راہ۔ طریق۔	धर्म्म,
دسرتھ	رامچندر جی کے باپ کا نام۔	दशरथ,

دھین	گائے مع بچھڑا۔ دودھار گائے۔	धेनु,
دُوتن	کٹنی۔	दूतिन,
درپن	آئینہ۔	दर्पण,
دُرم	درخت۔	द्रुम,
دمپت	عورت۔مرد۔	दम्पति,
داپ	غرور۔گھمنڈ۔	दाप,
درشن	دیکھنا۔زیارت۔ملنا۔ملاقات۔	दर्शन, दरश,
دیاندھان	مہربانیوں کے سمندر۔	दयानिधि,
دہنا	جلانا۔	दहना,
دھارن	قبول کرنا۔مان لینا۔	धारण,
دان	خیرات۔	दान,
ددھ	دہی۔سمندر۔	दधि,
دشکندھ	راون۔	दशकन्ध,
دُرجودھن	نام راجہ۔	दुर्योधन,
دُرپدکماری	دروپدی۔	द्रुपदकुमारी,
درِشٹ	نگاہ۔نظر۔دیکھنا۔	दृष्टि,
دھرتی	زمین۔	धरती,
دُھن	خیال۔چسکا۔مزا۔محنت۔	धुनि,
دھیر	کل۔چین۔دھیرج۔صبر۔قرار۔	धीर,
دُوت	چمک۔بھڑک۔عمدہ پن۔	दुति,
دُلاری	پیاری۔لاڈیتی۔لڑکی۔	दुलारी,
دُوارکا	نام شہر جو گجرات میں لب سمندر ہے۔	द्वारका,
دامن	بجلی۔	दामिनि,
دھام	جگہ۔مقام۔کرن۔گو۔بہشت۔خدا۔	धाम,
دھنش	کمان۔	धनुष

دھنا	عورت۔	धना,
دُوِیج	چاندرات۔	द्वैज,
دَل	فوج۔	दल,
دَشانَن	لنکا کا راجہ یعنے راون۔	दशानन,
دَرشتا	دکھاتا۔	दर्शाता,
داوا	آگ۔	दावा,
دِنیش	سورج۔	दिनेश,
دیٹھ	نگاہ۔ نظر۔ آنکھ۔	दीठि,
دُوکُول	لباس۔ کپڑا۔ دو کنارے۔	दुकूल,
دِیُوس	دن۔	द्योस,
دھرا	زمین۔	धरा,
ڈسنا	کانٹا۔	डसना,
ڈار۔ ڈال	درخت کی شاخ۔ ٹہنی۔	डार, डाल,
ڈھوٹا	لڑکا۔	ढोटा,
ڈھیٹھ	جو لڑکا کہا نہ مانے۔ شریر۔	ढीठ,
ڈمرو	نام باجہ۔	डमरू,
ڈیٹھ	نگاہ۔ نظر۔	डीठ,
	(ر)	
رِکھ	اولیا اللہ لوگ۔ خدا رسیدہ۔ عابد۔ زاہد۔	ऋषि,
رگھو	سورج بنشی راجہ۔	रघु,
رَمن	کھیل۔ تماشا۔ عورتوں سے صحبت کرنا۔	रमण,
رَمنیک	خوبصورت۔	रमणीक,
رَمبھا	گائے۔ طوائف۔ کیلا۔ حور۔	रम्भा,
رَسِک	شوقین طبیعت۔ عاشق مزاج۔	रसिक,
رام	رامچندر۔ پرشرام۔ بلرام۔	राम,

راچھس	شیطان-	राक्षस,
رِس	غصہ-	रिस,
رُکھائی	بے مروتی-	रुखाई,
رُنڈ	جسم بے سر-	रुराड,
رُودر	مہادیو-	रुद्र,
رُوکھ	درخت-	रूख,
راورے	تمھارے-	रावरे,
رُوپ	شکل-صورت-	रूप,
رُوکمن	نام عورت-	रुक्मिणी,
رُچت	دل لگانا-عمدہ-	रुचित,
رار	جھگڑا-فساد-	रारि,
راہُو	نام راچھس کا ہے-	राहु,
رب	سورج-	रबि,
رت	محنت-صحبت کرنا-	रति,
رس	گھی-دودھ-آب حیات-زہر-پانی وغیرہ-	रस,
رسک	چھیل-عاشق مزاج-	रसिक,
رُوکھ	درخت-	रूख,
رُوم رُوم	بال بال-	रोम रोम,
رام چرن	سری راچندر کے پیر-	रामचरण,
رٹنا	رٹنا-	रटना,
رگھبر-رگھبیر-رگھنندن	راچندر جی-	रघुबर, रघुबीर, रघुनन्दन,
رِپ سُودن	راچندر جی کے بھائی کا نام ہے-	रिपुसूदन,
رِت	موسم-فصل-	ऋतु,
رتنارے	سُرخ-	रतनारे,
رُولی	چاول ہلدی اور پھٹکری طونی جسکا ماتھے پر ٹیکا وغیرہ لگاتے ہیں-	रोली

رَماوَلِ	بالون کی لکیر جو پیٹ پر ہوتی ہی۔	रोमावलि,
رَین	رات۔	रैन,
رَج	دُھور۔ خاک۔	रज,
رِیت	راہ ورسم۔	रीति,
رادھا۔ رادِھکا	برکھبھان کی لڑکی کا نام ہی جو سری کرشن چندر کی پیاری معشوقہ تھین انہین چھوٹے پن سے باہم بڑی محبت تھی انکے عشق کی بڑی بھاری داستان ہی۔	राधा,राधिका,
راس۔ رَہَس	گوپیون کے ساتھ شری کرشن چندر کا کھیل ناچ وغیرہ۔	रास,रहस,
رَجدھانی	دار السلطنت۔ دار الحکومت۔	रजधानी,
رَما	لچھمی جی۔	रमा,
رَد	دانت۔	रद,
رَجنی چَر	نِشاچر۔ خبیث۔ دیوزاد۔ شیطان۔	रजनीचर,
رَسال	آنب۔	रसाल,
رَجنی	عورت۔ رات۔	रजनी,
راو	راجہ۔	राव,
رینوکا	بالو۔ پرشرام کی والدہ کا نام۔	रेणुका,
رُوش	غصہ۔	रोष,
رَنک	غریب۔ مفلس۔	रङ्क,
رَنچک	مفلس۔ کنگال۔ بھوڑا۔	रञ्चक,

(س)

سُرپُر	دیولوک۔	सुरपुर,
ساری	اوڑھنی جسکو پورب مین اکثر عورتین اوڑھتی ہین۔	सारी,
سَمبَندھ	قرابت۔ لگاؤ۔ اشارہ۔ رشتہ۔	सम्बन्ध,
سَیان	ہوشیاری۔ چھل مکر۔ چترائی۔	सयान,
سَرَل	سیدھا۔ ساجھا۔ آسانی۔ سہل۔	सरल,

سَرَس	رسدار۔ بہت۔ زیادہ۔	सरस,
سَروَس سرب	سب۔	सर्वस, सर्व,
سَہ	ایک ساتھ۔ قابل سہنے کے۔	सह,
سُمیرُ	نام پہاڑ جسپر دیوتا لوک رہتے ہین۔	सुमेरु,
سولہ سنگار	سولہ طرح کے سنگار یعنی آرائش سج وغیرہ۔ اول صفائی۔ دوسرے غسل کرنا۔ تیسرے صاف ڈوپٹہ اوڑھنا۔ چوتھے مہاور لگانا۔ پانچوین بال باندھنا۔ چھٹے مانگ مین سیندور لگانا۔ ساتوین ماتھے پر صندل کا تلک یعنی قشقہ کھینچنا۔ آٹھوین رخساروں پر سیاہ تل بنانا۔ نوین زعفران ملنا۔ دسوین مہندی لگانا۔ گیارھوین پھولون کا زیور پہنا۔ بارھوین سونے کا زیور پہنا۔ تیرھوین لونگ کا زیور۔ چودھوین مسی لگانا۔ پندرھوین پان کھانا۔ سولھوین سرمہ لگانا۔	सोलहशृङ्गार,
سودھنا	کھوج کرنا۔	सोधना,
سُوپن	خواب۔	स्वप्न,
ساکشی	گواہ۔	साक्षी,
سَہس	ہزار۔	सहस,
سہسر	پیلو کا درخت۔	सहस्रा,
ساجن	مالک۔ خاوند۔	साजन,
سادر	عزت کے ساتھ۔	सादर,
سادھارن	آسان۔ سہل۔ برابری۔ سیدھا۔	साधारण,
سادھو	فقیر۔ عابد۔	साधू,
سامرتھ	لائق مند۔ لیاقت والے۔	सामर्थ्य,
سُر	دیوتا لوگ۔	सुर,
سنک	نام منی۔	सनक,
سنندن	نام منی	सनन्दन,

سُربھی	گائے۔خوشبو۔بسنت رُت۔جائپھل۔ہرن۔بیل۔کیلا۔	सुरभी,
سیتا ہرن	سیتا جی کا چورا جانا۔	सीता हरण,
سَمئے	وقت۔	समय,
سَم درشی	سب کو برابر دیکھنا۔	समदर्शी,
سَنت	عابد۔زاہد۔اچھا۔	सन्त,
سَکچ	ڈرنا۔شرم کرنا۔	सकुचि,
سُوارتھ	مطلب۔	स्वारथ,
سمپٹ	ڈِبّا۔جوڑا و۔بندھاو۔	सम्पुट,
سَکھا	ساتھی۔دوست۔سنگھی۔	सखा,
سَکل	سب۔	सकल,
سُندر	خوبصورت۔	सुन्दर,
سجنی	سکھی۔سہیلی۔	सजनी,
سَکھی	دوستن۔دوست عورت۔	सखी,
سُدھا	آب حیات۔پانی۔	सुधा,
سُمت	اچھی صلاح۔	सुमति,
سامی	مالک۔پت۔خاوند۔ولی نعمت۔	स्वामी,
سُدھ	یاد۔	सुधि,
سُونی	خالی۔اوداس۔	सूनी,
سَنیہہ	محنت۔	स्नेह,
سَماج	رتبہ۔مرتبہ۔بناو۔کچہری۔	समाज,
ساما	انواع اقسام کا طعام۔	सामा,
سایک	تیر۔	सायक,
سانیکال	شام۔	सायंकाल,
سارتھی	گاڑی بان۔	सारथी,
سارنگ	نام راگ۔مور۔بادل۔سانپ۔آواز مول۔ہرن۔سورج	सारङ्ग,

گھوڑا - چاند - ہاتھی - آسمان - پہاڑ - شیر - پپیہا - مینڈھک - چراغ - نو - کوئل - لڑکا - ہنس - پستان - کھنجن - کمل - کامدیو - زمین - تالاب - خوبصورت - طائر - پانی - بشن جی کا دھنش یعنے کمان - کپڑا - رات - عورت - شہد کی مکھی - نام ملک -

سال	سیار - گیدڑ - سوراخ - کانٹا -	साल,
ساونت	شجاع -	सावन्त,
ساہس	بہادری - دلجمعی کرانا -	साहस,
سجیون	آب حیات -	सजीवन,
سموہ	جھنڈ - بہت -	समूह,
سکھ لہنا	آرام پانا -	सुखलहना,
سمدائی	سب -	समुदाय,
سانورے	کرشن چندر -	साँवरे,
سنجوگ	اچھا جوڑ -	संयोग,
سائین	خاوند - مالک -	साईं,
سجن	خاوند - مالک -	सजन,
سکارے	صبح - تڑکے -	सकारे,
سرسانا	زیادہ ہونا -	सरसाना,
سواتِ	ابر نیسان -	स्वांति,
سرپ	سانپ -	सर्प,
سور	اندھا -	सूर,
سیا	سیتا جی -	सिया,
سرلوک	دیولوک -	सुरलोक,
سچان	شکرا -	सचान,
ساکھی	گواہ -	साखी,
سوشیل	مروت دار -	सुशील,

لفظ	معنی	हिन्दी
سُت	لڑکا۔	सुत,
سِندھ	سمندر۔	सिन्धु,
سَینا	فوج۔	सैना,
سَمر	لڑائی۔	समर,
سَین	سونا۔	सयन,
سَبھا	مجلس۔	सभा,
سَنمکھ	روبرو۔	सम्मुख,
سنگھاس	تخت شاہی۔	सिंहासन,
سَم	برابر۔	सम,
سَمیر	ہوا۔	समीर,
سُمن	پھول۔	सुमन,
سَماجی	اہل مجلس۔	समाजी,
سَمَت	صلاح۔تجویز۔	सम्मत,
سَہیلی	سکھی۔	सहेली,
سَت گرو	اچھا استاد۔	सतगुरु,
سَمیپ	نزدیک۔	समीप,
سَروج	کمل۔	सरोज,
سُہاون	دل لگن۔عمدہ۔	सुहावन,
سَمادھ	مراقبہ کرنا۔خوشی۔ایک جگہ رہنا۔فقیروں کی گپھا۔	समाधि,
شِشر رت	نام رت کا ہے۔	शिशिरऋतु,
سَمان	برابر۔	समान,
سِیاوَر	رامچندرجی۔	सियावर,
سَلونا	سانولا۔مزے دار۔	सलोना,
سَروَر	تالاب۔	सरोवर,

سَچِدانَنْد	خدا۔	सच्चिदानन्द,
سَمتا	برابری۔	समता,
سَمَچھ	روبرو۔ سامنے۔	समच्छ,
سَہَسانَن	سیس۔ نام سانپ جسکے ہزار منھ ہین۔	सहसानन,
سَرُوکھ	غصہ بھرا آدمی۔	सरोष,
سَرِتا	ندی۔ دریا۔	सरिता,
سَدَن	گھر۔ مکان۔	सदन,
سَرَسی رُہ	کمل۔	सरसीरुह,
سُوارتھ	درخت وغیرہ۔ ٹھہرے ہوسے جاندار۔	स्थावर,
ساگر	سمندر۔	सागर,
سُریش	اندر۔ دیوتاؤن کا راجہ۔	सुरेश,
سُرپت	اندر۔	सुरपति,
سُرچاپ	دیوتاؤن کا دھنش۔	सुरचाप,
سُوبالا	زن خوبصورت۔	सुबाला,
سُکھما	آرایش۔	सुखमा,
سُدَھاکر	چاند۔	सुधाकर,
سُدَھا	آب حیات۔	सुधा,
سُوید	پسینا۔	स्वेद,
سُوم	چاند۔	सोम,
سَر	تال۔ تالاب۔	सर,

ش

شَنک	خوف۔	शङ्क,
شیام	کوکلا۔ سیاہ رنگت۔ شری کرشن چندر جی۔	श्याम,
شیاما	رادھکا جی کرشن چندر کی پیاری۔	श्यामा,
شیامَل	سانولا۔ کرشن چندر۔	श्यामल,

شنکر	مہادیو۔بھلا ہونا۔تنگ۔کٹھن۔دورنگا۔	शङ्कर,
شرناگت	پناہ مانگنا۔	शरणागति,
شیو	مہادیو۔بھلا ہونا۔آنولا۔سیال۔گیدڑ۔	शिव,
ششی	چاند۔	शशि,
شول	پیٹ کا سخت درد۔	शूल,
شتھل	تھکا ہوا۔سست۔ڈھیلا آدمی۔	शिथिल,
شریر	جسم	शरीर,
شکر	تخم۔آگ۔ماہ جیٹھ۔جمعہ کا دن۔دیوزادون کا گرو۔	शुक्र,
شاکھا	بہت خیال رکھنا۔شاخ درختان۔	शाखा,
شور	بہادر۔شجاع۔سورج۔اندھا۔	शूर,
شروتا	سامع۔سننے والا۔ندی کا حصہ یعنے سوتا۔	श्रोता,
شوبھا	زیبائش۔خوبصورتی۔	शोभा,
شیش	باقی۔سانپون کا راجہ۔تھوڑا۔	शेष,
شاردا	سرستی جی۔ہوشیاری۔	शारदा
شری	دولت۔ماہ وشم۔خوبصورتی۔لچھمی۔بڑائی کا لفظ ہے۔ بڑے نامون کے ماقبل ملاتے ہین مثلاً شری گنگا جی وغیرہ	श्री,
شاپ۔شراپ	بددعا۔	शाप, स्राप,
شرن	پناہ۔	शरण,
شکشا	نصیحت۔	शिक्षा,
شرون	کان۔سننا۔	श्रोन,
شاستن	حکم۔	शासन,
شوچ	سوچنا۔غم۔دکھ۔	शोच,
شچ	صفائی۔پاکیزگی۔	शुचि,
شری پت	بشن جی۔	श्रीपति,
شیتل	ٹھنڈا۔	शीतल,

شوک	رنج۔غم۔	शोक,
شیش	سر۔	शीस,
شبد	لفظ۔	शब्द,
شرومن	ماتھے کا زیور جسمین موتی لگے ہون۔سردار۔عمدہ۔سب سے اچھا۔	शिरोमणि,
شراسن	تیرون کا بچھونا۔تیر۔	शरासन,
شپتھ	قسم۔سوگند۔	शपथ,
شچی	اندرانی۔	शची,
شاکھامرگ	بندر۔بوزنہ۔	शाखामृग,
شارنگ	بشن جی کا دھنش۔	शारङ्ग,
شکھا	چراغ کی لو۔چوٹی۔	शिखा,
شِوا	پاروتی جی۔مہادیو جی کی عورت کا نام۔	शिवा,
شُول	درد شکم۔پیٹ کا درد جو بہت زور سے اُٹھے۔	शूल,
شیل کماری	پاروتی جی۔	शैलकुमारी,
شوکھ	سوکھانا۔	शोखि,
شرُونت	خون۔	श्रोणित,
شیل	پہاڑ	शैल,

(ک)

کنیا	دس برس تک کی لڑکی۔	कन्या,
کرشن	سیاہ رنگت۔کرشن چند کا نام ہے۔	कृष्ण,
کُل	خاندان۔	कुल,
کملا	لچھمی جی۔	कमला,
کٹک	کڑوی باتین۔کڑوے بچن۔	कटुक,
کویا	آنکھ کا کنارا۔	कोया,
کدم	نام درخت۔	कदम्ब,

कंस,	نام راجہ جو متھرا مین تھا۔ کرشن جی کا ماموں۔	کنس
कृपासिन्धु,	مہربانیون کے سمندر۔	کرپا سندھ
कुञ्जबिहारी,	کرشن چندر جی۔	کنج بہاری
केवल,	صرف۔	کیول
कूप,	چاہ۔ کنوان۔	کوپ
कोप,	غصہ۔	کوپ
कूबरी,	نام عورت جو کنس راجہ کی لونڈی تھی۔	کوبری
केलि,	کھیل۔ تماشا۔	کیل
कुमार,	لڑکا۔	کمار
कुमारी,	لڑکی۔	کماری
कपोल,	گال۔ رخسارے۔	کپول
कंचुकी,	چولی۔ انگیا۔	کنچکی
कुच,	پستان نوخیز۔	کچ
कोट बरीश,	کرورون برس۔	کوٹ برش
कूटी,	چغل خور۔ دوتی۔ کٹنا۔	کوٹی
केसर,	زعفران۔	کیسر
कोमल,	نرم۔ نیا۔ بھولا۔	کومل
कारण,	سبب۔	کارن
कल्पना,	فرض کرنا۔ مان لینا۔	کلپنا
कन्द,	وہ پھل جو جڑ مین لگتے ہین مثلاً آلو و گھیان وغیرہ آرزو و تکلیف۔	کند
केश,	بال۔	کیس
खोंट,	خراب۔	کھونٹ
केवट,	ملاح۔	کیوٹ
कपट,	پھل۔	کیٹ

کنھائی	کرشن چندر۔	कन्हाई,
کنھیا	〃	कन्हैया,
کانھ	〃	कान्ह,
کل کان	خاندانی عزت۔ مرجاد۔	कुल कानि,
کرپا	مہربانی۔	कृपा,
کر	ہاتھ۔	कर,
کبجا	نام عورت جو راجہ کنس کی لونڈی تھی۔	कुबिजा,
کھیہہ	خاک۔ دھول۔	खेह,
کیلاس	نام پہاڑ جہاں مہادیو رہتے ہیں۔	कैलास,
کرم گت	نوشتۂ تقدیر۔	कर्म गति,
کنچن	سونا۔	कञ्चन,
کنجن۔ کنج	درختوں کی گھنی جھاڑیاں جنکے نیچے جگہ ہو۔ تنگ گلی۔	कुञ्जन, कुञ्ज,
کپ	بندر۔	कपि,
کریٹ	تاج۔	कीट,
کنڈل	کان مین پہننے کا زیور۔	कुण्डल,
کوکلا	کوکلا۔	कोकिल,
کرم ریکھ	خط تقدیر۔	कर्म रेख,
کنٹھ	گلا۔ منہ زبانی۔	कण्ठ,
کنت	خاوند۔ پیت۔	कन्त,
کنگن	ہاتھ مین پہننے کا زیور۔	कंकन,
کنتھ	گدڑی۔	कन्थ,
کیرت	نام عورت۔	कीरत,
کنکنی	گھنٹی دار کندھنی۔	किंकिणी,
کنک	سونا۔ دھتورا۔	कनक,
کھگ	میگھ۔ چڑیا۔ سورج۔ ہوا۔ تارے۔	खम,

کشور	جوان-۱۲-برس تک کا لڑکا-	किशोर,
کشوری	عورت-	किशोरी,
کنج	کمل-	कञ्ज,
کھنج	کھنجن-	खञ्ज,
کامن	عورت-	कामिनि,
کھٹ رت	چھ رتُ-	षटऋतु,
کلول	خوشی-مگن-	किलोल,
کارن	سبب-	कारण,
کٹل	خراب-ٹیڑھا-	कुटिल,
کلپ برچھ	درخت طوبی-	कल्पवृक्ष,
کال	موت-وقت-سانپ-سیاہ-ملک الموت-	काल,
کھٹ رس	چھ طرح کے رس یعنے کڑوا-کھٹا-میٹھا-چرپرا-کسیلا-کھارا-	षटरस,
کھٹ راگ	چھ راگ یعنی میگھ-بھیرون-ملار-دیپک-شری راگ-ہنڈول	षटराग,
کرنان	مہربانی-	करुणा,
کملاسن	کمل پہ بیٹھنے والے-	कमलासिनि,
کٹ	کمر-	कटि,
کوندھ	بغیر سر کا جسم جو اکثر لڑائی وغیرہ مین بہادرون کا کوندہ اُٹھکر میدان کرتا ہے-	कबन्ध,
کھور	تلک-قشقہ-ٹیکا-	खौर,
کل کوکل	آواز دلکش-	कलकोकिल,
کچھار	دریا کی ترائی-	कछार,
کلادھر	چاند-	कलाधर,
کناکن	ریزے-	कनाकन,
کرار	کنارا-	करार,

کُرُک	درد۔	करक,
کپول	گال۔	कपोल,
کالندی	جمنا جی۔	कालिन्दी,
کائر	ڈرپوک۔	कायर,
کاک پکش	زلف۔	काकपक्ष,
کامن	عورت۔	कामिनि,
کام لوچنی۔	رس بھری آنکھ۔	कामलोचनी,
کان	شرم۔	कानि,
کامد	کامنا دینے والا۔	कामद,
کنشک	ڈھاکھے کا پھول۔	किंशुक,
کنجر	ہاتھی۔	कुञ्जर,
کُرنگ	ہرن۔	कुरंग,
کبلے	پھول کا زیرہ۔	कुबले,
کُمد	کوکا بیل پھول۔ چاندنی۔	कुमुद,
کرور	ٹیڑھا۔	क्रूर,
کول	کنارے۔	कूल,
کوری	عیب داری۔	कूरी,
کیلن	کھیل کی جگہ۔	केलिन,
کوبد	پنڈت۔ گنی۔	कोविद,
کل کال	کلجگ۔	कलिकाल,
کھوری	راہ۔ قصور۔	खोरी,
کرپال	تلوار۔	करवाल,
کوشل راج	راجہ دسرتھ۔	कोशलराज,
کوک	نام کتاب جسمیں عورتوں سے صحبت کرنے کا حال ہے۔ پھول۔	कोक,
کوتک	تماشا۔ کھیل۔	कौतुक,

कन्धर,	سر	کندھر
कन्दुक,	گیتھا۔ گیند۔ لڈو۔	کندک
कम्बु,	سنکھ۔ ناقوس جسکو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہین۔	کمب
खल,	خراب۔	کھل
कुसमय,	ایام مصیبت۔	کسمے
कौरव,	نام خاندان۔	کورو
कलंक,	تہمت۔	کلنک
कलिधौत,	سنہلی۔	کل دھوت
	(گ)	
गो,	گائے۔	گو
गोपाल,	کرشن چندر۔	گوپال
ग्राम,	قصبہ۔ گاؤن جھنڈ۔	گرام
गुरुजन,	بوڑھے بڑے لوگ۔	گرجن
गोपी,	اہیرنی۔	گوپی
गोप,	اہیر۔	گوپ
ग्वालिनि,	اہیرنی۔	گوالن
ग्वाल,	اہیر۔	گوال
गहना,	پکڑنا۔ زیور۔	گہنا
गजराज,	ایراوت ہاتھی۔	گجراج
गोविन्द,	کرشن چندر۔	گوبند
गोकुल चन्द,	"	گوکل چند
गवन,	جانا۔	گون
गिरिधर,	کرشن چند۔	گردھر
घृत,	گھی۔	گھرت
ज्ञान,	عقل۔	گیان

गुण आगर,	بڑا گنوان -	گن آگر
गूढ़,	مشکل کٹھن - پوشیدہ -	گوڑھ
गड्डर,	نام طائر -	گڑر
गोरस,	دودھ - دہی - میٹھا -	گورس
गौर,	نام ذات - چھٹا -	گور
गृह,	گھر - مکان -	گرہ
गोरी,	زن صاحب جمال -	گوری
गोकुल,	برج مین ایک گانون ہی -	گوکل
गगन,	آسمان -	گگن
गोबर्द्धन,	نام پہاڑ -	گوور دھن
गोपीनाथ,	کرشن چندر -	گوپی ناتھ
गुमान,	اغماض کرنا -	گمان
गौरी,	نام راگنی - ہلدی - رات - پاروتی جی - تلسی -	گوری
गंग,	گنگا ندی -	گنگ
गात,	بدن -	گات
गयन्द,	ہاتھی -	گیند
घनश्याम,	سیاہ بادل - کرشن چند -	گھنشیام
ग्रीष्म,	گرمی -	گریکھم
मयन्द,	ہاتھی -	گیند
गरत,	گڑھا -	گرت
गज,	ہاتھی -	گج
गणिका,	طوایف -	گنکا
गजगामिनी,	عورت -	گج گامنی
गिरिराजसुता,	پاروتی -	گرراج ستا
गिरा,	زبان - بات - آواز	گرا

لفظ	معنی	हिन्दी
گریو	بدن۔	ग्रीव,
گنج	گھونگھچی۔	गुञ्ज,

(ل)

لفظ	معنی	हिन्दी
لچھمن	نام برادر رامچندر جی۔	लक्ष्मण,
لاڑلی۔	رادھاجی۔ پیاری۔	लाड़िली,
لبھانا	للچانا۔ جی لگانا۔	लुभाना,
للتا	نام عورت۔	ललिता,
للک	خوشامد کرکے نرمی کرکے۔	ललकि,
لکھنا	دیکھنا۔ پہچاننا۔	लखना,
لوبھی	لالچی۔ کنجوس۔	लोभी,
لگن	اچھا وقت۔ اچھی ساعت۔	लग्न,
لجانا	شرما جانا۔	लजाना,
لوچن	آنکھ۔	लोचन,
لنکا	ایک قلعہ کا نام ہی جسکو لب سمندر جزیرہ سرندیپ مین ایک پہاڑ پر وہان کے راجہ راون نے بنایا تھا اب اُسی نام سے وہ جزیرہ مشہور ہی ورنہ اُس جزیرہ کا نام پیشتر سنگلدیپ تھا۔	लङ्का,
لنکیش	راجہ راون۔	लंकेश,
لمپٹ	بدکار مرد۔	लम्पट,
لچھمی	دولت۔ بشن کی عورت۔	लक्ष्मी,
لاکشا	لاکھ۔	लाक्षा,
لیک	گاڑی کی راہ۔ پگ ڈنڈی۔ مرجاد۔ بدنامی۔	लीक,
لوک لاج	دنیا کی شرم۔	लोकलाज,
لوگائی	عورت۔	लोगाई,
لتکا	بیلا۔	लतिका,

لتا	بیل جو پھیلتی ہے۔	लता,
للاٹ	ماتھا۔	ललाट,
لتان	بیل۔	लतान,
للنا	عورتیں۔	ललना,
لال	شری کرشن جی	लाल,
لوکپ	دنیا کا پالنے والا۔	लोकप,
	(م)	
مکھ	منہ۔	मुख,
مکتاہل	موتی۔	मुक्ताहल,
مرلی	بانسری۔	मुरली,
مدھوپر	متھراجی۔	मधुपुर,
مہاراج	بڑا راجہ۔ عموماً برہمن لوگ۔	महाराज,
مدھ	وسط۔ بیچ۔	मध्य,
منی	رکھی لوگ۔	मुनि,
مہادیو	سب سے بڑا دیوتا۔ مہادیو جی۔	महादेव,
مارت	ہوا۔	मारुत
مورمکٹ	مور کے پرون کا تاج۔	मोरमुकुट,
مندرز	انگوٹھی۔	मुन्दरि,
متھنا	گھنگھولنا	मथना,
مان	غرور گھمنڈ۔ اغماض کرنا۔	मान,
مادھو	کرشن چند۔	माधव,
منوج	کام دیو۔	मनोज,
من	کام دیو۔	मन,
مین	مچھلی۔	मीन,
مرتک	لاش۔	मृतक,

مایا	محبت-	मया,
مہیش	مہادیو-	महेश,
ممتا	محبت-	ममता,
مکھ	جگ-	मख,
مرال	ہنس-	मराल,
مدنار	مہادیو-	मदनारि,
مینک	چاند-	मयंक,
ملند	بھونرا-	मलिन्द,
مدھکن	بھونرے-	मधुकन,
ملیج	صندل-	मलयज,
مگ	راہ-	मग,
ملکا	چمبیلی-	मल्लिका,
مینک مکھی	خوبصورت چندر مکھی-	मयङ्क-मुखी,
مدھپ	بھونرے-	मधुप,
منوج	شہوت-کام دیو-	मनोज,
مریچن	سورج کی کرنیں-	मरीचिनि,
مس	روشنائی-	मसि,
مد	شراب-غرور-	मद,
مدھو	شہد-	मधु,
مرض	عارضہ-روگ-	मर्ज,
مرگ چھال	ہرن کی کھال-	मृगछाल,
مرگ مد	کستوری-نافہ-	मृगमद,
مرگ راج	شیر-	मृगराज,
مرد	شیریں باتیں-	मृदु,
مرگ ناب	کستوری-نافہ-	मृगनाभि,

मारतराड,	سورج-	مارتنڈ
माधुर्य्य,	میٹھی-	مادھرج
मलयागिरि,	نام پہاڑ-	ملیاگر
माणिकमहल,	موتی محل-	مانِک محل
माखैं,	غصہ کریں-	ماکھین
मातङ्ग,	ہاتھی-	ماتنگ
मामी,	سلام- پرنام-	مامی
माखि,	غصہ کرکے-	ماکھ
मीच,	موت- قضا-	میچ
मुक्ता,	موتی-	مکتا
मुद,	خوشی-	مُد
मोचन,	کھولنا-	موچن
मोद,	خوشی	مود
मन्दर,	پہاڑ	مندر
मञ्जुल,	خوبصورت-	منجل
मञ्जु,	خوبصورت-	منج
	(ن)	
नम,	نمسکار- سلام-	نم
नमो,	سر جھکاتا ہون- مؤدب سلام کرتا ہون-	نمو
नम्र,	نرمی- عاجزی-	نمر
नरहरि,	نرسنگھ اوتار-	نرہر
नरेन्द्र,	بڑا راجہ- شاہنشاہ-	نریندر
नवबधू,	نئی دولھن-	نوبدھو
नवरङ्ग,	کام دیو- نیا رنگ-	نورنگ
नवला,	نئی عورت- نئے جوبن-	نولا

نشٹ	خراب۔	नष्ट,
نایکا	بڑے کی عورت۔کٹنی۔عورت۔	नायका,
نبوری	نیب کے پھل۔	निबौरी,
نرگن	بے ہنر جسمین کوئی ہنر نہو۔	निर्गुण,
نیارا	الگ۔	न्यारा,
نیک	تھوڑی دیر کے واسطے۔	नेक,
نارد	نام یعنے ایک بڑے رشی کا ہی۔	नारद,
نیل امبر	نیلی یعنے سیاہ چادر زنانی۔	नीलाम्बर,
نرسنگھ	ایک اوتار کا نام ہی۔	नरसिंह,
نگ	موتی۔پہاڑ۔درخت۔جگہ۔	नग,
نر	آدمی۔	नर,
نمیکھن	تھوڑی دیر تک۔	निमेषन,
ناد	آواز۔گیت۔راگ۔	नाद,
نکٹ	نزدیک۔پاس۔	निकट,
نیر	جل۔پانی۔	नीर,
نلج	بے شرم۔بے حیا۔	निलज्ज,
ناتھ	مالک۔	नाथ,
ناگر	پانی۔اورا۔سونٹھ۔ہوشیار۔	नागर,
ناگری	چتر عورت۔	नागरि,
نو	نیا۔	नव,
نگم	بید جو ہندؤن کی آسمانی کتاب۔	निगम,
نشچر	راچھس۔دیوزاد خبیث۔	निशिचर,
نندرانی	جشوداجی۔	नन्दरानी,
نت	ہمیشہ۔	नित,
نند	لڑکا۔برج مین ایک معزز اہیر کا نام تھا۔	नन्द,

نَین	آنکھ-	नैन,
نیہہ	محبت-	नेह,
نِپٹ	بہت- سراسر- نہایت-	निपट,
نِرت	ناچنا-	नृत,
نِشنک	بیخوف- نڈر-	निशङ्क,
نِش	رات-	निशि, निशा,
نِرموہی	بے محبت- کج خلق-	निर्मोही,
نِٹھر	بے مروت- سخت دل- بے شیل-	निठुर,
نِردئی	بے رحم-	निर्दयी,
ناری	عورت-	नारि,
نند کمار	کرشن چند-	नन्द कुमार,
نیچ	رذیل-	नीच,
نند لال-	کرشن چند-	नन्दलाल,
نند نندن	کرشن چند-	नँद नन्दन,
نند دلارے	کرشن چند-	नन्द दुलारे,
نِرواہ	گزر- نباہ-	निर्वाह,
نشچے	یقین-	निश्चय,
نکھ سِکھ	سرسے ناخن تک-	नखशिख,
نند کشور	کرشن چند-	नन्द किशोर,
نول کشور	کرشن چند-	नवलकिशोर,
نول کشوری	رادھکا جی-	नवलकिशोरी,
نند گاؤن	نام موضع جو برج مین ہی-	नन्द गाँव,
نٹ ور	نظر بند کر دینے والا- ٹونہیا-	नटवर,
نِرمل	صاف-	निर्मल,
نیہر	میکا-	नैहर,

نِرکھ	دیکھکر۔	निरखि,
نوِلِن	جوان۔	नवेलिन,
نبھ	آسمان۔	नभ,
نریش	راجہ۔	नरेश,
نونیت	ماکھن۔نینون۔	नवनीत,
ناگ	سانپ۔پتا۔ہاتھی۔خراب آدمی۔بھید۔	नाग,
نویلی	خوبصورت عورت۔	नवेली,
ندھ	سمندر۔کبیر کا ایک رتن۔ دولت۔	निधि,
نربکار	بے ہنر۔نرگن۔	निर्विकार,
نکھاد	ملاح۔کہار۔	निषाद,
نداگھ	گرمی۔	निदाघ,
نتمب	سُرین۔چوتڑ۔	नितम्ब,
نیپ	قدم کا درخت۔	नीप,
نیبی	کمربند۔ازاربند۔	नीबी,
نیرج	کمل۔	नीरज,
نیٹھ	سخت باتیں۔	नीठि,
نوپر	بچھیا۔	नूपुर,
نبھ گیش	گڑڑ۔جو کہ ایک پرند کا نام ہے۔	नभगेश,
نابھی	ناف۔نام راجہ۔	नाभी,
نندنی	پاروتی جی۔لڑکی۔سونٹھ۔ہڑ۔	नन्दिनी,
نمسکار	سلام۔سر جھکانا۔	नमस्कार,
ناشک	مٹانے والا۔	नाशक,
نَوَل	خوبصورت۔نیا۔حسین عورت۔	नवल,

(و)

وستر	کپڑا۔	वस्त्र,

وِنَے	عاجزی۔	विनय,
وِپَریت	برعکس۔	विप्रीति,
وِشْواس	بھروسا۔	विश्वास,
وِدِھ	برمھا۔خدا۔	विधि,
وِنُودی	کھیل۔خوشی۔	विनोदी,
وِہِت	مناسب۔	विहित,
وِپْر	برہمن۔	विप्र,
وِیْد	ہندوٗن کی آسمانی کتاب۔	वेद,
وِدِت	ظاہر۔	विदित,
وِدیش	غیرملک۔	विदेश,
وِیگ	جلدی۔	वेग,
وِلُوکنا	دیکھنا۔	विलोकना,
وِرُوگی	بیمار۔	विरोगी,
وِشَال	چوڑا۔خوبصورت۔بےغم	विशाल,
وِمَل	اُجلا۔صاف۔	विमल,
وِبھُوت	راکھ۔	विभूति,
وِشیکھا	نام عورت۔	विशेखा,
وِنتی	خوشامد۔	विनती,
وِکھ	زہر۔	विष,
وِشِسٹ	نام ایک بڑے مُن کا ہے۔وکیل۔	वशिष्ठ,
وِراجمان	بیٹھا۔شوبھا دینا۔	विराजमान,
وِبس	بیقابو۔	विबस,
وِگت	گزرنا۔	विगत,
وَاسَر	دن۔	बासर,
وِپت	مصیبت	विपत्ति,

وِٹپ	پتا - درخت -	विटप,
وِبیک	پرہیز -	विबेक,
وِچھوہ	جدائی -	विछोह,
وِپُل	بہت -	विपुल,
وِپن	جنگل -	विपिन,
وِدُھنش	فنا کرنا - ناش کرنا -	विध्वंस,
وَکاش	کھلنا - پھولنا -	बकाश,
وِیُوم	آسمان -	व्योम,
وِرتھا	بیفائدہ -	वृथा,
وِرنچ	برمھاجی -	विरञ्चि,
وِرُودھ	دشمنی -	विरोध,
وِرَد	تعریف -	विरद,
وِدھان	بیوہار -	विधान
وِیت راگ	جسنے دنیا کا راگ چھوڑ دیا ہو -	वीतराग
	(ہ)	
ہیہ	دل -	हिय,
ہُوک	درد - ٹنک -	हूक,
ہلاہل	زہر -	हलाहल,
ہاٹ	بازار - راہ -	हाट,
ہرانا	گم ہوجانا -	हिराना,
ہرنا	چورالینا -	हरना,
ہیت	محبت - واسطے -	हेत,
ہِت	محبت -	हित,
ہِت کاری	دوست -	हितकारी,
ہردے	دل -	हृदय,

لفظ	معنی	हिन्दी
ہَرَ	مہادیو۔	हर,
ہَرِ	بشن۔کرشن چندر۔	हरि,
ہُورِی	جل جانا۔	होरी,
ہیرنا	راہ تکنا۔	हेरना,
ہُلسنا	خوشش ہونا۔	हुलसना,
ہلدھر	بلدیوجی۔	हलधर,
ہُلاسِن	خوش کرنیوالے۔	हुलासिनि,
ہُولاش	خوشی۔	हुलास,
ہیم لتا۔	سونے کی بیل۔	हेमलता,
ہِم	پالا۔جاڑا۔نام رُت۔	हिम,

فہرست گلدستہ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلپسند

حصۂ اول

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱	اُردو غزلیں۔	۲۶۹	۶
۲	اشعار متفرق اُردو۔	۲۸۲	۱۰۱
۳	فارسی غزلیں۔	۴۲	۱۲۴
۴	اشعار متفرق فارسی۔	۱۷۴	۱۴۱
۵	مستزاد اُردو۔	۱۰	۱۵۱
۶	مخمس اُردو۔	۱۷	۱۵۸
۷	مسدس اُردو۔	۵	۱۷۸
۸	رباعیات اُردو۔	۴۲	۱۸۶

حصۂ دوم

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۹	دوہالی ہوئی غزلیں۔	۱۸	۱۹۳
۱۰	بھجن۔	۴۴	۲۰۹
۱۱	ہولی۔	۳۲	۲۱۹
۱۲	ٹھمری۔	۵۱	۲۳۱

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱۳	چوماسا۔	۶	۲۴۱
۱۴	بارہ ماسا۔	۷	۲۴۴
۱۵	متفرق راگ۔	۲۷	۲۵۲
۱۶	بھاگ راگ۔	۱۱	۲۶۱
۱۷	بھیروین۔	۱۲	۲۶۳
۱۸	دادرا۔	۴۵	۲۶۵
۱۹	دوہا۔	۱۰۰	۲۷۳
۲۰	سورٹھا۔	۳۱	۲۷۷
۲۱	کبت۔	۳۸	۲۷۹
۲۲	سَوَیا۔	۹۳	۲۸۸
۲۳	خط منظوم بزبان بھاشا۔	۱	۳۰۴
۲۴	خط نظم و نثر بزبان اُردو	۲	۳۰۸

گلدستۂ حفیظ اللہ خان

معروف بہ

اشعار دلپسند

جسمین

اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستون کے دل بہلانے کیواسطے نہایت
عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مزے دار عشق آمیز گانیوالی چٹ پٹی غزلین اردو فارسی
و اشعار متفرق مستزاد مخمس مسدس اور دوہے ملی ہوئی غزلین بھجن ہولی ٹھمری چوماسا
بارہ ماسا دادرا دوہا کبت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہین

جسکو

مولوی حفیظ اللہ خان صاحب سانڈوی متخلص بہ حفظ افسر مدرس مشہور نزدیک وود ورمدرسہ
موضع بناپور پرگنہ بنگر تھانہ گبھولی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی
شنکر پرشاد صاحب صبح بلگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ مین چھپا

سنہ ۱۹۰۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
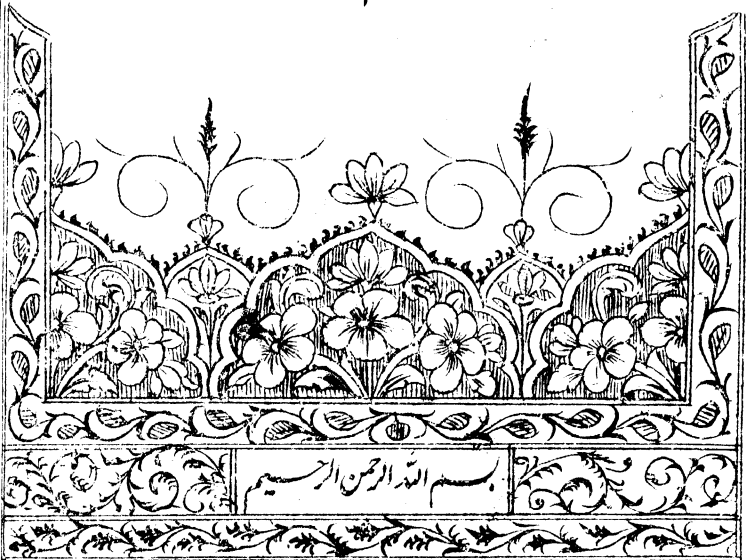
بعد حمد خلاق عالم ارحم الراحمین و نعت سرور کائنات رحمۃ للعالمین کے یہ خاکپائے
جہانیان ننگ ناموس نبی نوع انسان سرگشتہ وادی ہیچمدانی من بلدکوے نادانی مبتلاے رنج
و محن کفش بردار ارباب سخن امیدوار رحمت ایزد منان احقر العباد حفیظ اللہ خان ابن
محمد باز خان ابقاہ اللہ علی دین النبی و حفظہ عن ذنبہ الخفی والجلی اپنے شوقین دوستون اور احباب
رنگین مزاجون کی خدمت مین عرض پرداز ہی کہ یہ خاکسار باشندہ قدیم قصبہ سانڈی ضلع ہردوئی
محلہ اونچاٹیلہ لب دریاے گرہ کا ہی اور اب بمقتضاے آب و دانہ یکم مارچ ۱۸۷۶ء سے بعہدہ
افسر مدرسی دارالسرور شہور نزدیک و دور مدرسہ موضع بناپور پرگنہ بانگر تھانہ کچھولی اسٹیشن ضلع
ہردوئی ملک اودھ مین مامور ہی۔ ایام طالب علمی سے شعر و شاعری کا شوق کہنے سننے کا کمال
ذوق رہا اور ہمیشہ مصدر بوارق معانی مظہر شوارق فیض رسانی منبع محبت و وداد سرچشمہ مودت
و اتحاد منشی شنکر پرساد صاحب صبح بلگرامی شاگرد رشید حضرت قدر ادام اللہ افضالہم سے
کہ تقریباً پانچ چھ مہینے سے بعہدہ ہیڈ ماسٹری بمقام کرسی اسکول ضلع بارہ بنکی بمشاہرہ
پچیس روپیہ ماہواری سانڈی سے تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہین اپنی تصنیف پر اصلاح لیا کیا

اور انھین کی شفقت و مہربانی و نظر عنایت و قدردانی کے طفیل سے اِس درجہ کو پہونچا
تعالیٰ شانہ اُنکو اپنے فضل و کرم سے یوماً فیوماً درجات عالیہ پر ترقی بخشتا رہے۔ غرضکہ
میرے شوق کی کیفیت نہ پوچھیے دن دونا رات چوگنا ہوتا گیا بیسون کلیات و دیوان جمع
کیے بلکہ ایک مجموعہ بحر الاشعار بھی جسمین کہ عمدہ عمدہ اور انواع و اقسام کی غزلیات و قصاید
و اشعار متفرق ردیف وار دیوانہاے شعرا متقدمین و متاخرین سے انتخاب کرکے
لکھے گئے ہین تالیف کیا اور ایک کتاب بخط ناگری موسوم بہ نوین سنگرہ بھاشا بھی تالیف
کرکے مطبع منشی نولکشور صاحب مین چھپوائی جسمین کہ ہر ایک قسم کے عام پسند نہایت اچھے اچھے
کبت۔ سویا۔ دوہا۔ سورٹھا۔ بھجن۔ ہولی۔ راگ۔ اور بہت سی احباب پسند باتین
اُسمین مندرج کی گئی ہین جسکی تعریف دیکھنے پر منحصر ہے۔ جن صاحبون کو اُسکے ملاحظہ کا شوق ہو
مالک مطبع اودھ اخبار مقام لکھنؤ سے طلب کرلین یا میلون مین کتب فروشون کے
پاس تلاش کرین۔

خیر اب مین باعث تالیف اس کتاب کا بھی کچھ آپ لوگون سے عرض کیا چاہتا ہون امیدوار
ہون کہ وہ بھی سُن لیا جائے یعنی ایک روز ٹھاکر مہربان سنگھ صاحب نمبردار بناپور کہ بڑے
صاحب شعور اور قدردان ہین اُنکے مکان پر مین اور چند میرے قدیم شاگرد یعنی جنگو سنگھ
و دیوان سنگھ و گجراج سنگھ و نرنجن سنگھ وغیرہم کہ اب ہر ایک بقدر ضرورت اُردو ناگری
وحساب پیمائش وغیرہ پڑھ لکھ کر اپنے اپنے کاروبار متعلقہ زمینداری مین مشغول ہین باہم بیٹھے ہوے
اُسی کتاب یعنی نوین سنگرہ کا ذکر کررہے تھے کہ مردم دیدہ محبت و مروت مخزن لطف و عنایت
ٹھاکر نرپت سنگھ برادر خرد مہربان سنگھ نمبردار ممدوح نے کہا کہ اگر بمقابلہ نوین سنگرہ ایک
اُردو مجموعہ اشعار جسمین کہ نہایت عمدہ عمدہ خاصکر گانے والی عوام پسند اُردو و فارسی غزلین
ہون تالیف کرکے طبع کرائیے تو خوب ہو اور اسی طرح ایک ہمارے ہموطن اور ہم کلاس مشفقی
رام نراین نربیدی نے بھی نوین سنگرہ دیکھکر فرمایا تھا تب تو میرے دل مین بھی شوق سے

ایسا جوش پیدا ہوا کہ کچھ ایسا ہو کہ ابھی وہ کتاب طیار ہو جائے غرضکہ خدائے جل شانہ نے ہمارے ارمان پورے کیے اور جو مقصد تھا حسب دلخواہ نکل آیا۔
مین یقین کرتا ہون کہ اس مجموعہ کو احباب زمانہ نہایت پسند کرین کیونکہ علاوہ غزلیات کے اسمین زبان ہندی کی بھی مزے اور عشق آمیز باتین بہت لکھی گئی ہین جسکی کیفیت فہرست ملاحظہ فرمانے سے بالکل ظاہر ہوتی ہو۔
بڑی محنت و جانفشانی سے بمدد بھیا مہپال سنگھ و دھرم سنگھ طلبائے دفعہ سوم مدرسۂ ہذا مین نے اسکو لکھکر اپنے ہی نام سے موسوم کیا یعنی اسکا نام گلدستۂ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلپسند رکھا ہو اسمین دو حصے ہین حصۂ اول مین اُردو و فارسی غزلین۔ اشعار متفرق اُردو و فارسی مستزاد مخمس مسدس۔ رباعیات وغیرہ ہین۔
اور حصۂ دوم مین دوہا و کبت ملی ہوئی غزلین۔ بھجن۔ ہولی۔ ٹھمری۔ چوماسا۔ بارہ ماسہ۔ واورا۔ دوہا۔ سورٹھا۔ کبت۔ سویا۔ خط منظوم بزبان بھاشا بنام معشوقہ وغیرہ ہین۔
مجموعے تو بہت چھپے ہین مگر ایسا دیکھنے مین کم آیا ہوگا کہ جسمین کوئی بات کسی قسم کی فروگذاشت نہین کی گئی ہو اور خاصکر وہ چیزین اسمین لکھی ہین کہ جنکو ہر شخص پسند کرسکتا ہی اور وہ تو بات ہی اور ہی کہ جو صاحب حسد کی نظر سے جب اسکو ملاحظہ کرینگے تو اُنکو کیونکر کوئی بات اسمین پسند پڑیگی۔ کیونکہ اکثر لوگون کا دستور ہی کہ خود تو وہ کام کر ہی نہین سکتے اور نہ اسقدر لیاقت ہی ہی مگر اورون کی عیب بینی و نکتہ چینی سے لوگون کی نظرون مین بزعم خود میان مٹھو بنے بیٹھے ہین۔ اگر محنت و کوشش کرکے کوئی چیز بنائی تو اُن نکتہ چینون کے باعث دل اور بھی زیادہ پژمردہ ہو جاتا ہی۔ بجائے تعریف کے کلمات طعن و طنز زبان پر لاتے ہین۔ حالانکہ کوئی بات صحیح کیون نہو وہ اُسکو عیب ہی بتلاتے ہین طرہ یہ کہ پھر اپنی غلطی نہین مانتے جو زبان سے نکل گیا وہی درست و صحیح جانتے ہین۔
جن صاحبون کو میرا مجموعہ پسند نہ پڑے وہ اپنے دل کی دل ہی مین رکھین میرے سامنے

کہکر جوابات معقول نہ سنین نامعقول نہ نہین مین اچھا یا برا جو کچھ ہون سو ہون اور ویسی ہی میری تالیف ہی وہ اپنی تعریف ظاہری سے اِس حقیر کو معذور رکھین۔
صرف اُن صاحبون کی شان مین یہ گستاخانہ تقریر زبان پر لائی گئی ہی جنکے وجود مرکب مین جوہر آتش حسد زیادہ ہی اور بجز عیب کے کسی کی ذات مین وہ ہنر نہین دیکھتے۔
نعوذ باللہ مین یہ نہین کہتا ہون کہ مجھکو یا میری تالیف کو خواہ مخواہ اچھا ہی کہیے مگر حاسدانہ کہنا اور ہی دوستانہ نصیحت دوسری بات ہی ورنہ یہ تو سب جانتے ہین کہ بے عیب ذات خدا کی ہی۔ انسان بیچارا کس مین ہی۔ خاصکر مجھ ایسا ہیچمدان ذرۂ بیمقدار ہر ایک کا کفش بردار کہ جس مین تیرہ کسی مین نہین ہی ایک بے حقیقت آدمی ہی اور ویسی ہی اُسکی تالیف ہی۔
اخلاق کو کام فرمائیے دوستانہ عیب پوشی کا امیدوار ہون بھول چوک معاف ہو آدمی ہون۔ کچھ فرشتہ نہین۔ یہ تو سب جانتے ہین کہ اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِن الخطاء والنسیان۔ پھر مین کب اس سے باہر ہو سکتا ہون۔
اچھے آدمیون کا کام ہی کہ اُسکا عیب اسطرح سے اُسپر روشن کر دیتے ہین کہ کوئی نہین جان سکتا اور جتنے حضرات اوری قماش کے ہین وہ جب تک دس آدمیون کے روبرو اُسکی غلطی یا بھول نہ بتائین تب تک اُنکی فضیلت اور علمیت ہی نہ جھلکے یہ نہین جانتے کہ ہمتو اورون کا عیب بتا کر خود ہوشیار کیا بنتے ہین بلکہ صاحبان عقل و فراست کے روبرو اپنی حماقت اور کم لیاقتی کے سارٹیفکٹ پر زیادہ تصدیق کراتے جاتے ہین۔
اے میرے کرم فرما دوستو میرے قصور کو معاف کرنا اور محض ناقابل آدمی مجھکو جانکر اعتراضات سے معذور رکھنا۔ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اس تالیف کو احباب زمانہ کے دل مین جگہ دے اور اسکے ملاحظہ کا شوق اُنکو عطا فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الرِّضَاءِ وَالتَّسْلِیْمِ

دستخط۔ حفیظ اللہ خان مدرس مدرسۂ دار السرور موضع بناپور پرگنہ بانگر ضلع ہردوئی ملک اودھ المرقوم ۹۔ نومبر ۱۸۸۲ء

حصۂ اوّل

جسمین

اُردو غزلین - اشعار متفرق اُردو - فارسی غزلین - اشعار متفرق فارسی - مستزاد اُردو
مخمس - مسدس - رباعیات وغیرہ بہت پر مضمون اور عشق آمیز مندرج ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُردو غزلین

غزل - ا

حُسنِ سخن ہی وصفِ جمالِ اُس جمیل کا — گلگونہ جسکا اسم رخِ قال و قیل کا
تصویر ایک آئینہ انواعِ مختلف — کِس وجہ سے نہ محو رہون ہر شکیل کا
ہفت آسمان ہین تجھ سے حصارِ پناہ خاک — حامی عزیز سے ہی فزون تر ذلیل کا
جنت اوگا نے نار سے تیری بہارِ فضل — تخمِ شرر سے جیسے گلستان خلیل کا
ہر دو ہزار عالمِ قدرت کا تاجدار — کم مایہ مشتری ہی متاعِ قلیل کا

تر مِس طرح سے کیون نہ شہیدی ہو بے نیاز

تکیہ ہو اس فقیر کو کیسے کفیل کا

غزل ۳۴

رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا
سر دیوان لکھا ہو جس نے مطلع نعت احمد کا

طلوعِ روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا
ظہور حق کی حجت ہو جہان میں نور احمد کا

دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا
نہ تھا نام و نشان جن روز دین ابن لوح زبرجد کا

گذر وحدت سے کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو
نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

بٹینگے جس گھڑی عشرت کے سامان بزم جنت مین
کھلے گا حال امت کو ترے انعام بے حد کا

ہوا تجھ سا نہ ہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان
نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

ہوئی ہی ہمت عالی مری معراج کی طالب
میسر ہو طواف ای کاش مجکو تیرے مرقد کا

کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر ملون آنکھین
کبھی گرد در بیٹھون مین کرون نظارہ گنبد کا

مدینہ کی زمین کے گر نہ لائق ہو مرا لاشا
کسی صحرا مین وانکے طعمہ ہون مین دام اور دد کا

تمنا ہی درختون پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خدا منھ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمد کا

غزل ۳۵

رنج و غم مین نے اُٹھایا سو اُٹھایا تنہا
کسی عاشق کو نہ رکھنا تو خدایا تنہا

اسے کہتے ہین اطاعت کہ گیا مین بیخود
یار نے جب مجھے خلوت مین بلایا تنہا

خضر کا قافلۂ ہوش جہان پر ہوا گم
مجھے وحشت نے وہان راتون پھرایا تنہا

وصل کی رات بھی کمبخت حیا ساتھ رہی
حسب خواہش وہ مرے پاس کب آیا تنہا

رہ گذر غم نہ کہے دشمن جان میرا تھا
ترے ہجران مین بھی اسنے مجھے پایا تنہا

گھر کو گور آپ کو مردہ مین شہیدی سمجھا

یارب بن بخت سے نے جس رات سُلایا تنہا

غزل ۴

تصور عاشق بیتاب نے دل مین یہان باندھا
نقاب اُس شرمگین نے اپنے چہرے پر وہان باندھا

لب جو کسنے اور رشک پری ایسا سمان باندھا
کہ تو نے دو ترانے گائے اور آب روان باندھا

ہما کے پر جلین گر استخوان پر میرے آ بیٹھے
وہ مجنون تھا کہ سر پر طائرون نے آشیان باندھا

جدا اک قصر ہی ہم غم کشون کے عیش کرنے کا
فلک نے جسکے آگے لاجوردی سائبان باندھا

ابھی مین خون کرڈالتا اپنا ورنہ سچ بتا مجکو
تری تیغ نگہ نے مشورہ کیا میری جان باندھا

گیا بن پنجۂ جراح رشک پنجۂ مرجان
ترے زخمی کا جسدم اُسنے زخم خونچکان باندھا

شہیدی کثرت عصیان سے مجکو خوف آتا ہی
سفر ہی دور کا اور دوش پر بار گران باندھا

غزل ۵

جان اب تجھ سے ہی کیا بھید چھپانا دل کا
آپ سے مجھکو مبارک ہو لگانا دل کا

نئی باتین نئی گھاتین نئی چاہت نئے پیار
کیا قیامت ہی نئے شخص پہ آنا دل کا

لاکھ ڈھونڈھا کرے وحشت کہین ملتا ہی سراغ
اُنکی مٹھی مین ہی ان روزون ٹھکانا دل کا

ہاے رے اگلے ستمگار کا سُن سنکے گلہ
اُنکا بھرنا دم سرد اور دُکھانا دل کا

چاہ کے کچھ تو مزے سے ہو شہیدی آگاہ
کاش چندے اُسے بھائے جو ستانا دل کا

غزل ۶

تجے پر سے جھڑنے لگے شرر نہ تڑپ تو بلبل زار بس
جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس

اُنھین گو کہ بارھوان سال ہی دلے مجھ سے یہی مقال ہی
ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس

نہ چلی کسی کی فسون گری کہ وہ زلف سانپ سی جس گھڑی
گئی مجھکو ڈس گئی مجھکو ڈس گئی مجھکو ڈس گئی مجھکو ڈس

ترے غمزے کا ہون بریدہ سر بت جنگجو مرے قتل پر
نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس

مرا دل برنگ حنا ہی خون ترے پانوٴن تک مجھے کیا کرون
نہین دسترس نہین دسترس نہین دسترس نہین دسترس

تجھے دیکھا جب سے کلاو پری بخدا کسی کے نظارہ کی
نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس

کوئی کاروان جو نکلگیا سوے نجد قیس یہ بول اُٹھا
وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس

تو شہیدی ابر سیہ سے کہہ وہ شراب پیتے ہون جس جگہ
وہین جا برس وہین جا برس وہین جا برس وہین جا برس

غزل ۔ ۷

غضب ہی جس بت کافر پہ اپنا دم نکلتا ہی
نیا تابوت اُسکے کوچہ سے ہر دم نکلتا ہی

نہ رکھ آنکھون پہ میری آستین لُطف ای ہمدم
کہ اشک سرخ کے ہمراہ دل کا غم نکلتا ہی

دکھا کر اپنی آرایش پری مجھکو نہ دھوکا دے
کسی کے سادہ پن مین اور ہی عالم نکلتا ہی

سمجھ کر اجنبی جس سے مین دل کا راز کہتا ہون
خجل ہوتا ہون کیا کیا جب ترا محرم نکلتا ہی

بنا دیتا ہی کوچہ فقر کا ٹیڑھے کو بھی سیدھا
کھنچا جب جنتری مین تار کا سب خم نکلتا ہی

شہیدی سے نہین واقف ہین ہم اتنے تو واقف ہین
کہ کوئی راتون کو کرتا ہوا ماتم نکلتا ہی

غزل ۔ ۸

مشام بلبل مین رشک گُل کی ہنوز بو بھی نہین گئی ہی
ابھی وہ نام خدا ہی غنچہ نسیم چھُو بھی نہین گئی ہی

نہ عشق سرمہ کا نہ مسی کا نہ شوق غمزہ کیا نہ ہنسی کا
گمان ہو کر تمکو آرسی کا سو روبرو بھی نہین گئی ہی

بلا تو اُسکی خبر نہین ہی کہ عشق اور عاشقی ہی کیا شے
ہنوز کانون مین اُس پری کے یہ گفتگو بھی نہین گئی ہی

ضیا سے جسکی جہان ہی روشن وہ شمع پنہان ہی زیر دامن
حریم عزت کے تا بروزن شمال تو بھی نہین گئی ہی

شہیدی اتنی گمان پرستی نشے مین سب بھول بیٹھے ہستی
ہوئی ہی جس دن سے تمکو مستی وہ تا گلو بھی نہین گئی ہی

غزل-۹

کسی نے اُسکو سمجھایا تو ہوتا
کوئی یان تک اُسے لایا تو ہوتا

مزہ رکھتا ہی زخم خنجرِ عشق
کبھی اے بو الہوس کھایا تو ہوتا

یہ نخلِ آہ ہوتا بید ہی کاش
نہوتا گو ثمر سایا تو ہوتا

جو کچھ ہوتا سو ہوتا تو نے تقدیر
وہان تک مجھکو پہونچایا تو ہوتا

کیا کس جرم پر تو نے مجھے قتل
ذرا تو دل مین شرمایا تو ہوتا

دل اُسکی زلف مین اُلجھا ہی کب سے
ظفر اک روز سُلجھایا تو ہوتا

غزل-۱۰

دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بتِ پُر فن نکلا
دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا

جب تو آیا کہ مرا دم بتِ پر فن نکلا
نکلا ارمان ولیکن لیس مردن نکلا

نام سے کام نکلتا نہین بے جوہرِ اصل
تِل عارض سے نہ ہرگز کبھی روغن نکلا

خون عاشق کا ہی گلگونہ ترے عارض کو
قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا

غزل-۱۱

کہون کیا رنگ اُس گُل کا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
ہوا رنگین چمن سارا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

نمک چھڑکے ہی وہ کس کس مزے سے دل کے زخمون پر
مزے لیتا ہون مین کیا کیا اہا ہا ہا اہا ہا

خدا جانے صلاوت کیا تھی آب تیغ قاتل مین
لبِ ہر زخم ہی گویا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

مری صورت پرستی حق پرستی ہی کہون مین کیا
کہ اِس صورت مین ہی کیا کیا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

ظفر عالم کہون مین کیا طبیعت کی روانی کا
کہ ہی اُمڈا ہوا دریا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

غزل ۱۲

لگے ہو سیر گلشن مین دل اے غنچہ دہن کسکا
ترے فرقت کے مارے کو روش کسکی چمن کسکا

مری وحشت سے ہمسر ہو سکے دیوانہ پن کسکا
برنگ گل ہو سینہ چاک مثل پیرہن کسکا

مسافر خانۂ دنیا مین جو آیا ہوا راہی
یہ منزل آمد و شد کی ہو اسمین ہو وطن کسکا

یہ تو غرق ہو خون شفق مین دیکھ خجلت سے
لب زخم جگر ہنستا ہو اب زیر کفن کسکا

غزل ۱۳

جہان ویرانہ ہو پہلے کبھی آباد گھریان تھے
شغال اب ہین جہان ہتے کبھی بستے بشریان تھے

جہان چٹیل ہو میدان اور سراسر ایک خارستان
کبھی یان قصر و ایوان تھے چمن تھے اور شجریان تھے

جہان پھرتے بگولے ہین اُڑاتے خاک صحرا مین
کبھی اُڑتی تھی دولت رقص کرتے سیمبریان تھے

جہان ہین سنگ ریزے تھے یہان یاقوت کے تودے
جہان کنکر پڑے ہین اب کبھی رولتے گہریان تھے

جہان ہنسان اب جنگل ہو اور ہو شہر خاموشان
کبھی کیا کیا تھے ہنگامے یہان اور شور و شریان تھے

ظفر احوال عالم کا کبھی کچھ ہو کبھی کچھ ہو
کہ کیا کیا رنگ اب ہین اور کیا کیا پیشتر یان تھے

غزل ۱۴

مجھے تیغ نظر سے قتل کر تو سوچتا کیا ہو
نگاہ ناز سے تیری زیادہ خونبہا کیا ہو

ہماری زندگی اور مرگ وصل اور ہجر ہو تیرا
نہین معلوم جینا کسکو کہتے ہین قضا کیا ہو

نمک جبتک کہ زخمون پر نہ چھڑکے کوئی کیا جانے
کہ لذت عشق مین کیا ہو محبت کا مزا کیا ہو

تری آنکھون سے جاری آنسوؤن کا آج دریا ہو
بتادے صاف مجکو اے ظفر یہ ماجرا کیا ہو

غزل ۱۵

نشانہ بعد مردن بھی رہا مین تیغ قاتل کا
بنایا کرتے ہین ناوک فگن تودہ مری گل کا

نظر سے میری گر بیمار اُنکی ہوگئین آنکھین
تصدق کے لیے کھچواؤن روغن آنکھ کے تل کا
نکل جائین تڑپ کر مچھلیان دستِ حنائی کی
لہو بھر جاے او قاتل اگر مجھ نیم بسمل کا
فقیری مین بھی لے دل آسمان پر ہو دماغ اپنا
گدائی مین کرون لیکر کے کاسہ ماہ کامل کا

فقیری مین وزیر اب آکے پریان پانوٗن پڑتی ہین
یہ نقشِ بوریا اپنے لیے ہی نقشِ عامل کا

غزل ۱۶

نہ بوسہ دینا آتا ہی نہ دل بہلانا آتا ہی
تجھے تو او بتِ کافر فقط ترسانا آتا ہی
جو تم ہنسنے مین ہو مشاق ہم رونے مین کامل ہین
تمھین بجلی گرانا ہمکو مینھ برسانا آتا ہی
بچھا کر دام گیسو رُخ پہ وہ صیاد یون بولا
یہ پھندا وہ ہی جسمین مرغ دل بے دانا آتا ہی
صراحی قہقہہ بھرتی ہی مینا مسکراتا ہی
ہمارا یار جسدم جانبِ میخانہ آتا ہی

تبسم کی جگہ اُس کا فریدکیش کو اے رند
خفا ہونا بگڑنا مارنا دھمکانا آتا ہی

غزل ۱۷

تجھی کو جو یان جلوہ فرما نہ دیکھا
برابر ہی دنیا کو دیکھا نہ دیکھا
مرا غنچۂ دل ہی وہ دل گرفتہ
کہ جسکو کسی نے کبھی وا نہ دیکھا
یگانہ ہی تو آہ بیگانگی مین
کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا
اذیت مصیبت ملامت بلائین
ترے عشق مین ہمنے کیا کیا نہ دیکھا
حجابِ رخِ یار تھے آپ ہی ہم
کھلی آنکھ جب کوئی پردا نہ دیکھا

شب و روز اے درد درپی ہون اُسکے
کسی نے جسے یان نہ سمجھا نہ دیکھا

غزل ۱۸

خوشا وہ دل کہ ہو جس دل مین آرزو تیری
خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری

یقین ہو اٹکیگی جان آکے اپنی گردن مین
سُنا ہو جا ہو قریب رگ گلو تیری

مری طرف سے صبا کہیو میرے یوسف سے
نکل چلی ہو بہت پیرہن سے بو تیری

شب فراق مین اے روز وصل تا دم صبح
چراغ ہاتھ مین ہو اور جستجو تیری

جو ابر گریہ کنان ہو تو برق خندہ زنان
کسی مین خو ہو ہماری کسی مین خو تیری

شب فراق مین اکدم نہین قرار آیا
خدا گواہ ہو شاہد ہو آرزو تیری

زمانہ مین کوئی تجھسا نہین ہو سیف زبان
رہی ہو معرکہ مین آتش آبرو تیری

غزل ۱۹

سر مرا کاٹ کے پچھتائیگا
جھوٹھی پھر کس کی قسم کھائیگا

کیا گریبان سے گلا گھونٹا ہو
ادہر اے دست جنون آئیگا

آپ کہتے ہین کہ جا جاتا ہون
پر اکیلے بھی تو گھبرائیگا

تھام لون دل کو ذرا ہاتھون سے
ابھی پہلو سے نہ اُٹھ جائیگا

کہیے یاران عدم کیا گذری
کچھ لب گور سے فرمائیگا

مردم چشم سے گر آئے حجاب
آنکھ کے پردے مین چھپ جائیگا

ہم بھی آ نکلینگے مسجد مین وزیر
خشت خم سیکے جو بنوائیگا

غزل ۲۰

مدت سے ہو دل طالب دیدار کسی کا
دکھلائے خدا چاند سا رخسار کسی کا

بیتاب ہون مین دل ہو گرفتار کسی کا
یارب نہ جُدا یار سے ہو یار کسی کا

دیکھی جو مری نبض تو بولا یہ مسیحا
اچھا نہین ہونے کا یہ بیمار کسی کا

پھر جوش مین ہی خُم کی طرح سے دل مدہوش	دیوانہ ہون مین عاشق سرشار کسی کا
تیغ نگہِ ناز نہ کھینچا کرو ہر دم	عاشق ہون نہین ہون مین گنہگار کسی کا

کیون شمع کے مانند ہنر دل ہو جلاتے
دیکھ آئے ہو کیا چہرۂ گلنار کسی کا

غزل ۲۱

ترے عشق مین ادب ِ ماہ لقا مجھے کچھ بھی خیال خدا نہ رہا
مرے حق مین تو جب سے کہ دیر ہوا کوئی اور مقامِ دُعا نہ رہا

تری شکل ہی آنکھون مین آنکھون پھر ترا حُسن وجمال ہی پیش نظر
مین جدا ابھی ہوا کبھی تجھسے اگر تو خیال سے تیرے جُدا نہ رہا

مرے دیدۂ تر مین وہ نور نہین دل خستہ کو میل سُرور نہین
غم ہجر سے جان پہ آن بنی کرو لُطف کہ وقتِ جفا نہ رہا

نہ خیال وجود نہ فکر عدم نہ ملال عتاب نہ رنج وستم
نہ پری سے غرض ہی نہ حور کا غم مرے دل مین کچھ اُسکے سوا نہ رہا

مجھے یار نے جب سے عزیز کیا مرے دل کو لیا غم عشق دیا
کیا ایک نگاہ کرم سے غنی کسی بات کا دل کو گلا نہ رہا

غزل ۲۲

کسی نے راز مخفی کو نہین ہی آپ سے کھولا	نہ یہ بولا نہ وہ بولا وہی بولا وہی بولا
وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن	وہی ہی طور سینا اور وہی موسیٰ وہی شعلا
وہی قطرہ وہی دریا وہی قلزم وہی کوزہ	وہی ہی باد اور آتش وہی پانی وہی اُولا
وہی میخوار مستانہ وہی ہشیار دیوانہ	احد ہی اور وہی احمد وہی ہی مرتضیٰ مولا

وہی جز ہی وہی کل ہی وہی خورشید اور ذرہ

سمجھ مین رکھ یہی خادم نہ بن نادان اور بھولا

غزل ۲۳

عدم سے جانب ہستی تلاش یار مین آئے / کہان سے ہم کہان پھرتے ہوئے بیگار مین آئے

یقین ہی کچھ نہ کچھ رحمت مزاج یار مین آئے / ادب سے ہاتھ باندھے ہم ترے دربار مین آئے

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا / سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے

مری تربت پہ سب روئے نہ رویا پر وہ سنگین دل / قیامت ہی کہ دو آنسو نہ چشم یار مین آئے

نہ پوچھو اہل محشر ہم سے دیوانون کی بیتابی / یہان مجمع سنا یان بھی تلاش یار مین آئے

عدم کے جانے والو بزم جانان تک جو پہنچو تم / ہمین بھی یاد رکھنا ذکر جو دربار مین آئے

نہ مانگو بوسہ ان سے کوس بگاڑے منہ وہ بیٹھے ہین / قیامت ہی اگر بل ابروِ خمدار مین آئے

غزل ۲۴

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی / جیسی اب ہی تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

لے گیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار / بیقراری تجھے اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی

تیری آنکھون نے خدا جانے کیا کیا جادو / کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی

عکس رخسار نے کسکے ہی تجھے چمکایا / تاب تجھ مین مہِ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی

کیا سبب تو جو بگڑتا ہی ظفر سے ہر بار
خو تری حور شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی

غزل ۲۵

عشق کا خنجر لگا ہی دل پہ کاری اندنون / زخم کی صورت ہی خون آنکھون سے جاری اندنون

باغ مین جاتی ہی اُس گل کی سواری اندنون / دم چرائے پھرتی ہی بادِ بہاری اندنون

بھولی بھولی شکل پر دل لوٹ جاتا ہی صنم / کیا ہی صورت ہو گئی ہی پیاری پیاری اندنون

عشق کے آزار نے لاغر کیا ہی اسقدر / شکل پہچانی نہین جاتی ہماری اندنون

قتل کرتا ہی عرق آلودہ ابرو خلق کو
کیا تری تلوار پہ ہی آبداری اندنون

ٹھنڈھی سانسین بھرتے ہو ہر دم امانت کسلیے
جان جاتی ہی کہو کس پہ تمھاری اندنون

غزل ۲۶

سنا ہی انکو منظور نظر تیغ آزمائی ہی
یہان شوق شہادت نے مری گردن جھکائی ہی

ارے او بیوفا جب سے طبیعت تجھپہ آئی ہی
بجاے روح قالب مین تری الفت سمائی ہی

لہو بہتا ہی آنکھون سے خیال تیغ ابرو مین
دل نادان نے میرے کیا تری تلوار کھائی ہی

سر مرقد جو آتے ہین تو کہتے ہین خدا بخشے
ہمارے عشق مین اسنے بڑی آفت اٹھائی ہی

اگیا گور غریبان پر وہ جبدم فتنۂ محشر
جہان مین غل ہوا اُٹھو قیامت سر پہ آئی ہی

غزل ۲۷

باعث وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی
تنکے چنوانے لگی ہمکو جدائی آپ کی

خود گلا کاٹون مجھے خنجر عنایت کیجیے
دیکھیے دکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی

آپ کی جانے بلا کیونکر کٹی فرقت کی رات
دل تڑپ کر رہگیا جب یاد آئی آپ کی

آپکی باتون کا رہتا ہی مجھے ہر دم خیال
جب کوئی بولا صدا کانون مین آئی آپ کی

جان دیدو یا پس دیوار سر پٹکو رئیس
اُسکے کوٹھے تک نہووگی رسائی آپ کی

غزل ۲۸

مجھکو فرقت کی اسیری سے رہائی ہوتی
کاش عیسے کے عوض موت ہی آئی ہوتی

گر نہو شمع تو معدوم ہین پروانے بھی
تو نہوتا تو صنم کب یہ خدائی ہوتی

غیر سے کرتے ہو ابرو کے اشارے ہر دم
کبھی تلوار تو مجھپر بھی لگائی ہوتی

خط کے آغاز پہ تو مجھسے ہوا صاف تو کیا | لطف تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی

دھو دی کیوں اشک کے طوفان سے لوحِ محفوظ
سرگذشت اپنی ہی ناسخ نے سنائی ہوتی

غزل ۲۹

مین اپنا چاک گریبان سیا سیا نہ سیا | قریب مرگ ہون دو دن جیا جیا نہ جیا
مریض عشق ہون کیا پوچھتے ہو حال مرا | علاج عشق طبیب کیا کیا نہ کیا
جو مال و زر تھا مرے پاس دے چکا تمکو | اب ایک پہلو مین دل ہی دیا دیا نہ دیا
نہین جہان مین کم ہین حسین شیرین لب | تمھارے ہونٹھون کا بوسہ لیا لیا نہ لیا

سوا ے لخت جگر اور کیا غذا ہی نیاز
لہو کا گھونٹ ہی اسیر پیا پیا نہ پیا

غزل ۳۰

نکلنا سخت مشکل ہو نہ کیونکر کوے قاتل سے | تڑپتے ہون جہان عاشق ہزارون مرغ بسمل سے
ترے کوچے مین اے قاتل نہ آتا مین نہ آتا مین | ولیکن کیا کرون مجبور ہون بیتابی دل سے
نہون عاشق تو معشوقون کو پوچھے کون دنیا مین | جہان مین قدر گل کی ہی فقط عشق عنادل سے
ہٹا دو اُنکو بالین سے نہین تو خوف کھائینگے | سُنا ہی دم نکلتا ہی بہت عاشق کا مشکل سے
الٰہی دیکھیے کس دن وہ سووین آکے پہلو مین | رہا کرتی ہین یا تین رات کو دو دو پہر دل سے

تپ فرقت سے ایسا بڑھ گیا ہی ضعف اے نعمت
کہان کروٹ بدلنا سانس بھی لیتا ہون مشکل سے

غزل ۳۱

خفا ہو کیون مرے یوسف لقا سنو تو سہی | ہوئی ہی مجھسے بھلا کیا خطا سنو تو سہی
ابھی کرو نہ مجھے تیغ ناز سے گھائل | اگرچہ ہون مین ہمہ تن فدا سنو تو سہی

ہمیشہ کرتے ہو جور و ستم نئے ایجاد
یہ کس سے سیکھا ہی ناز و ادا سُنو تو سہی

بٹھانا غیرون کو پاس اور مجھسے رہنا دور
یہی ہی شیوۂ مہر و وفا سُنو تو سہی

ٹھہر کے دو گھڑی ای جان جان خدا کے لیے
تمھارے ہجر مین جو کچھ ہوا سُنو تو سہی

نجاؤ دشت جنون کو ہنر کہا مانو
تمھین سے کہتا ہون شفق ذرا سنو تو سہی

غزل ۳۲

عجب ایک جلوہ ترا چار سو ہی
نظر جس طرف کیجیے تو ہی تو ہی

گلستان مین جا کے ہر اک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہی

نہوگا کوئی مجھسا محو تصور
جسے دیکھتا ہون سمجھتا ہون تو ہی

نہین ہی سوا تیرے کچھ مطلب دل
تمنا تری ہی تری آرزو ہی

چمن مین جو دیکھا تو چرچا ہی تیرا
لب برگ گُل پر تری گفتگو ہی

نہو وصل تو رات دن ہی برابر
سحر کی نہ کچھ شام کی آرزو ہی

نہین چاک دامن کوئی مجھسا گویا
نہ بخیہ کی خواہش نہ فکر رفو ہی

غزل ۳۳

تری ایک ترچھی نگاہ نے مرے دل سے پردہ اُٹھا دیا
جو کرشمہ پیش نظر نہ تھا اُسے ایک پل مین دکھا دیا

تری بانکی ادا پہ فدا ہون مین تری شرم و حیا پہ شیدا ہون مین
یہ کرم کیا مرے حال پر مجھے اہل درد بنا دیا

مجھے اپنے دل پہ نظر نہ تھی کہین اُس صدا کی خبر نہ تھی
جرس الست بزم جو سُنا نہ تھا وہ سنا دیا

تری شکل آنکھون مین بس رہی نہ ہوا رہی نہ ہوس رہی
وہ جو نقش خواب خیال تھا مرے دل سے تو نے مٹا دیا

تو ہی تو ہی میری نگاہ مین تو ہی مہر مین تو ہی ماہ مین
یہ اثر ہی تیری نگاہ مین جو عزیز کر کے سُجھا دیا

غزل ۳۴

آیا کرو ادھر بھی مری جان کبھی کبھی
نکلیں ہمارے دل کے بھی ارمان کبھی کبھی

آنے سے یان کے آپ کو انکار ہی اگر
خط تو لکھا کرو مہِ تابان کبھی کبھی

پوچھا شبِ وصال مین پھر آؤ گے کبھی
کچھ سوچکر یہ کہنے لگے ہان کبھی کبھی

بہروپیا بنا ہون تمھارے مین عشق مین
ہندو بنا کبھی تو مسلمان کبھی کبھی

فرقت سے تیرے دل کو ہمارے نہین قرار
پوچھا کرو تو حال پریشان کبھی کبھی

غزل ۳۵

کبھی ملجائے خدا اس سے مجھے یاس نہین
اے صنم پر ترے ملنے کی مجھے آس نہین

آس کہتے ہین جسے آس نہین پاس نہین
یاس سے پر کسی حالت مین مجھے یاس نہین

بارہا بیٹھ کے کعبہ مین بہائی ہی شراب
محتسب کیا ہی خدا کا بھی ہمین پاس نہین

خط وہ لکھا ہی مجھے لکھنے نہین دیتے رقیب
ماجرا یہ بھی کم از قصۂ قرطاس نہین

قابلِ قرب نہین بے ادبون کی صحبت
دور رہ اُنسے دلا جنکو ترا پاس نہین

غزل ۳۶

آتشِ عشق وہ ہی جسمین سمندر جل جائے
اک شرر جائے جو پتھر مین تو پتھر جل جائے

تن بدن پھونک دیا ہی تپِ فرقت نے مرا
کیا عجب ہی جو مرے جسم سے بستر جل جائے

دوست کہتے ہین اُسے ساتھ جو دے آفت مین
شمع کے جلتے ہی پروانہ نہ کیونکر جل جائے

آہ کے شعلہ سے میرے تری فرقت مین صنم
کیا تعجب ہی جو یہ چرخِ ستمگر جل جائے

ہی وہ پرکالۂ آتش قدِ موزون تیرا
دیکھئے اُس سے جو تشبیہ صنوبر جل جائے

غزل ۳۷

چشم جانان اور ہی چشم غزالان اور ہی / وضع انسان اور ہی ترکیب حیوان اور ہی

گر کتان اُس سے پھٹے اِس سے جگر ہو چاک چاک / ماہ تابان اور ہی رخسار جانان اور ہی

سیر مقتل مت سمجھ گلگشت اے نازک مزاج / باغ و بستان اور ہی گنج شہیدان اور ہی

ایک یوسف وان گرا تھا یان گرے دنیا کے خلق / چاہ کنعان اور ہی چاہِ زنخدان اور ہی

برق اُسپر ہنستی ہی روتا ہی اسیر اک جہان / ابر باران اور ہی یہ چشم گریان اور ہی

خاک جنت مین لگے گا بعد مُردن دل مرا / ناز غلمان اور ہی انداز انسان اور ہی

اسمین ہی داغ فراق ای صبح اُسمین آفتاب / یہ گریبان اور ہی تیرا گریبان اور ہی

دل سے ہی کاوش اُسے تلوون سے ہی اسکو خلش / خارِ مژگان اور ہی خار مغیلان اور ہی

جانور اُسپر ہی عاشق اُسپہ عاشق آدمی / سرو بستان اور ہی سرو خرامان اور ہی

ہوتے ہین خون اُسکے دیکھے سے تو آنکھ فرق ہے / چشم جانان اور ہی شمشیر عریان اور ہی

گرچہ دونون خاک پر غلطان ہین لیکن فرق ہی / سنبلستان اور ہی زلفِ پریشان اور ہی

ناتراشیدہ ہی وہ اور یہ ہی سانچے مین ڈھلا / شاخ مرجان اور ہی دستِ حسینان اور ہی

باعثِ ایمان ہی وہ غارت گر ایمان ہی یہ / نظم قرآن اور ہی رخسارِ جانان اور ہی

فرق ہی شاہ و گدا مین قول شاعر ہی یہی / شیر قالین اور ہی شیر نیستان اور ہی

غزل ۳۸

دور سے آئے تھے ساقی سنکے میخانے کو ہم / بس ترستے ہی چلے افسوس پیمانے کو ہم

کیون نہین لیتا ہماری تو خبر اے بے خبر / کیا ترے عاشق ہوے تھے درد و غم کھانے کو ہم

ہمکو پھنسنا تھا قفس مین کیا گلہ صیاد سے / بس ترستے ہی رہے ہین آب اور دانے کو ہم

طاق ابرو مین صنم کے کیا خدائی رہ گئی / ابتو پوجینگے اسی کافر کے بتخانے کو ہم

باغ مین لگتا نہین صحرا سے گھبراتا ہی دل | اب کہان لیجا کے بٹھین ایسے دیوانے کو ہم
کیا ہوئی تقصیر ہمسے تو بتا دے اے نظیر | تاکہ شادی مرگ سمجھین ایسے مرجانے کو ہم

غزل ۴۰

کیا کمان ابرو نے اک تیر نظارا مارا | جسکے لگتے ہی جگر ہوگیا پارا پارا
کیا تجھے اور نہ تھا ہستی کے جنگل مین شکار | مرغ دل تو نے جو صیاد ہمارا مارا
رات تنہائی مین آیا تھا تصور تیرا | ذکر تیرا ہی کیا آہ کا تارا مارا
ہمنے پھینکی تھی کلی اُسکی طرف لالہ کی | اُسنے شوخی سے ہمین پھول ہزارا مارا
عشق بازی کی جو ہین ہمنے بچھائی چوسر | پانسا گرتے ہی گویا رنگ ہمارا ارا
غیر کیا چیز ہی محفل سے اُٹھا دون پل مین | کیا بھلا کہ نہین سکتا ہین تمھارا مارا
سچ ہی دنیا کے لیے کچھ نہ سکندر نے کیا | آپ گئے روز جیا کسلیے دارا مارا

غزل ۴۱

نہین تاب کہ دیکھون جمالِ صنم مجھے اپنی ہی خوش نظری کی قسم
مجھے حسن کی جلوہ گری کی قسم مجھے عشق کی پردہ دری کی قسم

ترے عاشق زار ہزار یہان تجھے دیکھنے آتی ہی خلق جہان
کوئی دیکھا ہی مجھسا بھی سوختہ جان تجھے میرے ہی دیدہ وری کی قسم

نہو قاصدِ یار تو چین بجبین ابھی اپنا خیال ہی اور کہین
ابھی ہوش کی اپنے خبر ہی نہین مجھے عالم بے خبری کی قسم

شبِ وصل کی ہوگئی صبح عیان کہ تڑپنے لگا دلِ سوختہ جان
مرے دیدۂ تر ہوے شعلہ فشان مجھے اِس شفق سحری کی قسم

نہ کر اتنا ذکی تو جگر کو لہو کہ نہ شوق سخن ہی نہ ذوق سبو
ترے شعر سے آتی ہی خون کی بو مجھے تیری ہی بیجگری کی قسم

غزل ۴۲

عشق مین پھنسکر ترے ازبسکہ غم کھاتے ہین ہم	دل لگا کر تجھسے پیارے ابتو پچھتاتے ہین ہم
کیون خفا رہتا ہی پیارے کیا خطا ہم سے ہوئی	سچ بتا کیا ماجرا ہی ابتو گھبراتے ہین ہم
چھوڑکر دونون جہان کو مثل مجنون ہوگئے	اب گدا ہین تیرے درکے تیرے کہلاتے ہین ہم
ساغر دل کو ئے وحدت سے تم نے بھردیا	چاہو بولو یا نہ بولو ابتو چلاتے ہین ہم
عرض خادم کی یہی ہی اسکو سنا ہی ضرور	حضرتِ شاہ صفی تیرے ہی کہلاتے ہین ہم

غزل ۴۳

تمھین کو دل مین بسا چکے ہین نشان اپنا مٹا چکے ہین
مزا محبت کا پا چکے ہین تمھارے غمزے اُٹھا چکے ہین
کہین ہی لیلی کہین ہی مجنون کہین ہی عاشق کہین ہی معشوق
یہ غور کرکے ذرا تو دیکھو ہر ایک گھٹ مین سما چکے ہین
کہین ہی یوسف کہین زلیخا کہین ہی شیرین کہین ہی فرہاد
اسی طرح سے ہر ایک رنگ مین تماشا اپنا دکھا چکے ہین
کہین رشد ہین کہین ہین ارشاد کہین ہین مرشد کہین ہین ہادی
یہ جتنی لفظین ہین سب ہین فرضی پتا تو اسکا بتا چکے ہین
کہین ہین خادم کہین صفی ہین کہین ہین مینا کہین ہین سارنگ
اسی سبب سے ہین سب سے ملتے صنم ہی اپنا سو پا چکے ہین

غزل ۴۴

عشق یہ شی ہی اسے ہر شی مین پوجا چاہیے	ہی خدا یار و اسی مین اسکو بوجھا چاہیے
ہمتو سمجھے ہین اسی کو ہی یہ سب احمد کا نور	کل شی مین ہی یہی بس اسکو سوجھا چاہیے
ہوگیا ثابت قلوب المومنین عرشِ خدا	ہی یہ کعبہ اور قبلہ اسکو دیکھا چاہیے

کھلگئے ہم کلمۃ الحق رمز مین توحید کے	ہی یہ ظاہر ہی یہ باطن اسکو سمجھا چاہیے
ہم تو خادم ہین صفی کے عشق ہی اپنا مقام	حل ہوا مقصد مرا مطلب کو بوجھا چاہیے

غزل ۴۵

صنم کو کرین ہم نہان کیسے کیسے	گذرتے ہین ہمپر گمان کیسے کیسے
کبھی بوسے یوسف کی آتی ہی ہم مین	ہین احمدؐ کے پاتے نشان کیسے کیسے
صنم کو سمجھتے ہین ہر اک جگہہ پر	حرم دیر مین ایکسان کیسے کیسے
صفت اپنے مرشد کی کیا کیا کرون مین	دکھائے ہین مجھکو جہان کیسے کیسے
غزل اب یہ خادم نے ایسی کہی ہی	صفی جب ہوے مہربان کیسے کیسے

غزل ۴۶

زحالِ عاشق مشو تو غافل دُرائے نینان بنائے بتیان
کہ تاب ہجران ندارم ایجان لیانہ کبھون لگائے چھتیان

چون شمع سوزان چون ذرّہ حیران ہمیشہ گریان بعشق آن مہ
نہ رات نینا نہ انگ چینا نہ آپ آوین نہ بھیجین پتیان

شبان ہجران دراز چون زلف و روز وصلش چو عمر کوتاہ
سکھی پیا کو جو مین نہ دیکھون تو کیسے کاٹون اندھیری رتیان

یکایک از دل دو چشم جادو بصد فریبم بہ بُرد تسکین
کسے پڑی ہی جو جا سُناوے ہمارے پیو کو ہماری بتیان

بحق روز وصال محشر کہ داد ما را فریب خسرو
برہ مین بیاکل تلپھ رہا ہون یا آپ آؤ یا بھیجو پتیان

غزل ۴۷

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو	یہ داغ وہ ہی کہ دشمن کو بھی نصیب نہو

یہی ہی دل مین تمنا ہمارے اے پیارے
رہون مین پاس ترے اور کوئی قریب نہو

جدا جو پہلو کرے اُس صنم کے کوچے سے
الٰہی راہ مین ایسا کوئی رقیب نہو

علاج کیا کرون حکما تپ جدائی ہی
سوائے وصل کے اسکا کوئی طبیب نہو

نظیر اپنا تو معشوق خوبصورت ہی
جو حُسن اُسمین ہی ایسا کوئی عجیب نہو

غزل ۴۸

جلایا آپ ہمنے ضبط کرکے آہ سوزان کو
جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو

ہمیشہ کنج تنہائی مین ہم مونس سمجھتے ہین
الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرمان کو

ترے اندام ور رخ و قد و زلف و خط سے ہی خجلت
سمن کو ارغوان کو سرو کو سنبل کو ریحان کو

بھگہ کن کن کو دون دل مین ترے ہاتھون سے اے قاتل
کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکان کو

ترے دندان ولب نے کردیا بیقدر عالم مین
گہر کو لعل کو یاقوت کو ہیرے کو مرجان کو

لڑا کر آنکھ اُس سے ہمنے دشمن کرلیا اپنا
نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو مژگان کو

نہو جب تو ہی اے ساقی بھلا پھر کیا کرے کوئی
ہوا کو ابر کو گل کو چمن کو صحن بستان کو

بنایا اے ظفر خالق نے کب انسان سے بہتر
ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو

غزل ۴۹

مے و ساقی ہین سب یکجا اہاہاہا اہوہوہو
عجب عالم ہی مستی کا اہاہاہا اہوہوہو

بہار آئی توڑانے پھر لگے زنجیر دیوانے
ہوا شور جنون برپا اہاہاہا اہوہوہو

نہ دیکھا تھا جن آنکھون نے کبھی اک اشک کا قطرا
روان ہی اُنسے اب دریا اہاہاہا اہوہوہو

مرے گھر اس جہان مین ساقی و مطرب اگر ہوتے
تو کیسی میکشی کرتا اہاہاہا اہوہوہو

کیا بیداد سے عاشق کو تو نے قتل اے ظالم
کوئی کرتا ہی کام ایسا اہاہاہا اہوہوہو

غزل ۵۰

تیری الفت مین ہوئے جان کے خواہان کتنے
تشنۂ خون ہین مرے گبر و مسلمان کتنے

ایک ہی آئنہ وہ اور ہین حیران کتنے — پھرتے ہین زلف پریشان کے پریشان کتنے

ایک امید بھی تجھسے نہ بر آئی میری — رہ گئے دل ہین مرے حسرت و ارمان کتنے

نہین ملتا ترے ناقے کا پتا اے لیلی — چھان مارے ترے مجنون نے بیابان کتنے

جسنے دیکھی تری تصویر کہا صلّ علےٰ — پڑھتے صلواۃ ہین آ آ کے مسلمان کتنے

اُٹھ کے صحرا سے چلا شہر کی جانب جب مین — لپٹے دامن سے مرے خار مغیلان کتنے

مصحفِ رُخ مین کھنچی جاتی ہی اُسکی تصویر — ایک قرآن سے لکھے جاتے ہین قرآن کتنے

کوئی سمجھا نہ ترے شعر کا رتبہ عاقل — یون تو ہین کہنے کو دنیا مین سخندان کتنے

غزل ۵۱

جسے عشق کا تیر کاری لگے — اُسے زندگی جگ مین بھاری لگے

نہووے اُسے جگ مین ہرگز قرار — جسے یار جانی سے یاری لگے

نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک — جسے عشق کی بیقراری لگے

ہی ہر دم مجھ اس عاشق پاک کو — پیارے تری بات پیاری لگے

اگر تو ولی کے سخن کو سُنے — رقیبون کے دل ہین کٹاری لگے

غزل ۵۲

خبر تحیر عشق سُن نہ جنون رہا نہ پری رہی — نہ تو تو رہا نہ تو مین رہا جو رہی سو بیخبری رہی

شہ بیخودی نے عطا کیا مجھے اب لباس برہنگی — نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی پردہ دری رہی

چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا — مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہین سو ہری رہی

نظر تغافل یار کا گلہ کس زبان سے بیان کرون — کہ شراب صد قدح آرزو خم دل مین تھی سو بھری رہی

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخہ عشق کا — کہ کتاب عقل کی طاق مین جو دھری تھی سو وہین دھری رہی

غزل ۵۳

ہمصفیران چمن ہمسے چمن چھوٹے ہی — ہاے اے شام غریبان کہ وطن چھوٹے ہی

غمزہ کو شوق سے دل دیکے مین ایسا بھاگا	جیسے صیاد کے ہاتھون سے ہرن چھوٹے ہی
قید سے دام محبت کے تمھارے ای جان	کب تلک دیکھیے آوارہ وطن چھوٹے ہی
اب تلک تیرے شہیدون کے بن ہر روز سے	لاکھ فوارہ کہ خون زیر کفن چھوٹے ہی
شب ہجران کی مصیبت کو لکھون کیا قدرت	تن سے [illegible] جان جدا جان سے تن چھوٹے ہی

غزل ۵۴

آنکھ کیون تو نے بھلا ہم سے ملائی پیارے	[illegible] کی تھی سو پھر اب آگ لگائی پیارے
دو [illegible] میرے ترے یار نبھا دے اللہ	گرچہ بدنامی زمانے مین اٹھائی پیارے
خانۂ دل مین میرے بھڑکے گی اب آتش عشق	شکل تو نے جو ہمین اپنی دکھائی پیارے
مین سوا تیرے کسی کو بھی نہ دیکھون ہرگز	سامنے اپنے ہو گر ساری خدائی پیارے
دل سے دل آنکھون سے آنکھون کو ملا کر تجھسے	کسکو خوش آتی ہی اب تیری جدائی پیارے
ہفت اقلیم کی شاہی نہین خوش آتی ہی	خوشنما ہی ترے کوچے کی گدائی پیارے
چین و آرام نہین عقل گئی ہوش گیا	دل کو عاشق کے نظر جب سے لگائی پیارے

غزل ۵۵

کھلیں گے شکوون کے جبکہ دفتر ادھر ہمارے اُدھر تمھارے
تو کیا کیا گذرے گی آہ دل پر ادھر ہمارے اُدھر تمھارے

اگر و غیر تجھسے ای میرے دلبر یہ بات جانے دو نا نوکسنا
نہین تو منہ کو رہونگے گھر گھر ادھر ہمارے اُدھر تمھارے

ہمارے دل مین ہی داغ حسرت تمھارے منھ پر ہی داغ چیچک
یہ دونون چمکین گے مثل اختر ادھر ہمارے اُدھر تمھارے

[illegible] اپنی قسم ہی پیارے ملو تو ایسا ملو کہ جس مین
غم جدائی نہ آئے دل پر ادھر ہمارے اُدھر تمھارے

ملون مین کیونکر ہوا ہون حیران اگرچہ دونون طرف ہی خواہش
پھرے ہین جاسوس یان تو گھر گھر ادھر ہمارے اُدھر تمہارے
ستم کا کیا تم جواب دوگے بھلا جو پوچھیگا تم سے خالق
وہ ہوگا منصف بروز محشر ادھر ہمارے اُدھر تمہارے
شراب ہی یہ سمجھ کے پینا خراب کہتا ہی اسکو عالم
کہین نشہ مین کھلین نہ جوہر ادھر ہمارے اُدھر تمہارے

غزل ۵۶

کس کو دکھلاؤن آبلے دل کے
زخم تازے ہوے ہین چھل چھل کے
اُسکی نیرنگی پر فدا ہون مین
گُل بنائے ہین جسنے اس گِل کے
زلفِ ناگن نے آپ کی صاحب
دل لیا ہی ہمارا ہل ہل کے
ہوا تجھ بن یہ باغ کا احوال
پھول کھلائے ہین کھل کھل کے
اس خطا اپنی کی کرین توبہ
رنج کھینچے ہین تم سے مِل مِل کے

غزل ۵۷

پھر بہار آئی چمن مین زخم دل آلے ہوے
پھر مرے داغ جگر آتش کے پرکالے ہوے
کس طرح چھوڑون بلا یک تیری زلفون کا خیال
اِس مدت سے یہ کالے ناگ ہین پالے ہوے
واہ کیا تاثیر ہی رخسار آتش ناک کی
شعلۂ جوالہ تیرے کان کے بالے ہوے
جب شب تاریک مین ہم کوے جانان ایچلے
آگے آگے چلے مشعل آتشین نالے ہوے
وہ پری پیکر لہا کرتا ہی اکثر فخر سے
ابتو ناسخ بھی ہمارے چاہنے والے ہوے

غزل ۵۸

اندنون جوش جنون ہی ترے دیوانے کو
لوگ ہر سو سے چلے آتے ہین سمجھانے کو
منع کرتا ہی مجھے یار کے گھر جانے کو
ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو

خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو
یہ غذا ملتی ہی جانان ترے دیوانے کو

پاس وعدے کا کبھی ای یار نہ آیا تجکو
روز کہ جاتے ہو گھر پر مرے آجانے کو

شہر مین اپنے یہ لیلی نے منادی کردی
کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو

اسقدر ظلم کیا مر گیا شید اتیرا
لاش عاشق کی لیئے جاتے ہین دفنانے کو

ساقیا مجھسے نہ کرنا کبھی پیمان شکنی
توڑ ڈالون گا ترے شیشہ و پیمانے کو

خون دل ہو کے بہا اشکون سے سیر دریا
منتظر جان ہو اب تن سے نکل جانے کو

کچھ بھی ہی عاشق بیدل کی تجھے اپنے خبر
آتا ہی پیک اجل اب اُسے لیجانے کو

دیر سے بیٹھا تری تاک مین ساقی ناظر
مُنھ سے اک دم تو لگا دے مرے پیمانے کو

غزل ۵۹

ہم اپنا حال اُنکو دکھائے چلے گئے
لیکن وہ ہم سے آنکھ چُرائے چلے گئے

دم بھر مرے تڑپنے کی دیکھی نہ تمنے سیر
دو ہاتھ نیچے کے لگائے چلے گئے

کوٹھے پہ وہ جو چھپ گئے تابوت دیکھکر
ہم بھی کفن سے مُنھ کو چھپائے چلے گئے

ایتو اُٹھائے ہاتھ مرے فاتحہ سے بھی
تربت پہ صرف پھول چڑھائے چلے گئے

آئے تھے اُس سے کہکے نہ آئینگے اب کبھی
لو آج پھر بغیر بُلائے چلے گئے

ہنستا رہا وہ برق کے مانند اور ہم
آنسو مثال ابر بہائے چلے گئے

برخاستہ دلون سے نہین دل لگی ضرور
بیگانہ وار بزم مین آئے چلے گئے

ای رند وقت بد مین کسی نے دیا نہ ساتھ
آنکھین چُرا کے اپنے پرائے چلے گئے

غزل ۶۰

کسی سے دل کو لگا چکے ہین ہم اپنی ہستی مٹا چکے ہین
سزا محبت کی پا چکے ہین غضب کے صدمے اُٹھا چکے ہین
کہو یہ حورون سے جائین باہر جو لیکے آئی ہین جام کوثر

نہین ہون پیاسا کہ آب خنجر ابھی وہ مجھکو پلا چکے ہین
کسی نے اُسکا پتا نہ پایا گیا جو کوئی سو پھر نہ آیا
کوئی کچھ اُسکی خبر نہ لایا ہزار قاصد تو جا چکے ہین
پہن کے آؤ لباس زرین کیا ہی سامان بہر تزئین
کہ کمرے کمرے مین جاسے قالین ہم اپنی آنکھین بچھا چکے ہین
فلک کو کب ہی یہ دست قدرت زمین کو کب ہی یہ تاب و طاقت
نہین اُٹھائینگے بار اُلفت کہ بار تیرے اُٹھا چکے ہین
بس اب خرابی ہی ملک دل کی نہین ہی شبخون مین دیر کچھ بھی
لگا کے دانتون مین اپنے مسی وہ لب پہ لالی جما چکے ہین
یقین ہی آتی ہو اب سواری ضرور لے گا خبر ہماری
عبث ہی آنکھون سے خون جاری وہان وہ مہندی لگا چکے ہین
جو مین یہ کہتا ہون اُنسے دیکھو عبث دیے داغ میرے دلکو
تو وہ ہین کہتے چراغ ہمتو خدا کے گھر مین جلا چکے ہین
نہین ہی بیوجہ عشق بازی رسا ہی تقدیر واسطی کی
جو لب سے کہتے ہین لن ترانی وہ اُسکو صورت دکھا چکے ہین

غزل ۶۱

کہنے مین نہین ہین وہ ہمارے کئی دن سے	پھرتے ہین اُنھین غیر اُبھارے کئی دن سے
جلوے نہین دیکھے جو تمھارے کئی دن سے	اندھیر ہی نزدیک ہمارے کئی دن سے
عشاق سے ہی کوچۂ معشوق مین میلا	رستہ ہی نہین بھیڑ کے مارے کئی دن سے
ہم جان سے گئے آنکھ ملاؤ نہ ملاؤ	بگڑے ہوے تیور ہین تمھارے کئی دن سے
آخر مری آہون نے اثر اپنا دکھایا	گھبرائے ہوے پھرتے ہو پیارے کئی دن سے

کس کشتۂ کاکل کا رکھا سوگ مرے جان
گیسو نہین کیون تمنے سنوارے کئی دن سے

کس چاک گریبان کا کیا آپ نے ماتم
کپڑے نہین تمنے جو اُتارے کئی دن سے

دیوانہ بھی سودائی بھی فرماتے ہین اکثر
ان نامون سے جاتے ہین پکارے کئی دن سے

دل پھنس گیا ہی آپ کی زلفون مین ہمارا
ہین بندۂ بے دام تمھارے کئی دن سے

پامال کروگے کسی وارفتہ کو اپنے
اٹھکھیلیان ہین چال مین پیارے کئی دن سے

ڈرسے تری کاکل کے نہین چلتے ہین رستے
دم بند ہین اس سانپ کے مارے کئی دن سے

پھر **شوق** سے کیا اُس بت کافر سے ہی بگڑی
ہوتے نہین باہم جو اشارے کئی دن سے

غزل ۶۲

ہم درد والم رقت مین ہین سیری کہانی سے
ترقی جس طرح ماتم کو ہووے نوحہ خوانی سے

دہن کے کشتون کو زندہ کیا جان بخشی لب نے
حد ملک عدم ملحق ہی ملک جاودانی سے

وہ رُخ ہی آفتاب اور ابر ہی یہ چشم تر رندو
ہوا بدلی بھرو ساغر شراب ارغوانی سے

خدا حافظ ہی ای تحریک زلف و جنبش ابرو
بلاے آسمانی سے قضاے ناگہانی سے

جگر کا سوز گریہ سے بڑھا یہ ماجرا کیسا
جہان مین آگ کو بجھتے ہوے دیکھا ہی پانی سے

یہ گیسوے بتان ہند کا کشتہ ہی ای یارو
بقا کو غسل دو ظلمات کے چشمہ کے پانی سے

غزل ۶۳

طاقت نہ صبر کی ہی نہ دل اختیار مین
یارب کوئی بشر نہ پڑے انتشار مین

رونق چمن کی سبزہ و گل سے کبھی نہو
بلبل کا ہونا شرط پڑا لالہ زار مین

ای گل تری تلاش مین مجھ زار کی طرح
بادصبا نے خاک اُڑائی بہار مین

گاتی یہ بیجنی یہ ڈوپٹہ ہی ای پری
یا کھل رہا ہی تختۂ سوسن کنار مین

واحد پس فنا یہ نہین داغ دل عیان
روشن ہی اک چراغ تمنا مزار مین

غزل ۶۴

جو تجھسے بدہ دل اپنا روبرو کرتے ۔ تو عمر بھر نہ کبھی تجھسے آرزو کرتے
نہ آیا رحم ترے دل مین اوبت کافر ۔ تمام عمر کٹی تجھسے آرزو کرتے
خیال ہجر صنم اپنے دل مین گر ہوتا ۔ دعائین وصل کی ہرگز نہ ہم کبھو کرتے
صبا نہ لائی مگر بوئے گیسوئے جانان ۔ کہ ہم دماغ دل و جان کو مشکبو کرتے
شب وصال مین گردون نے یہ نہ دی فرصت ۔ کہ شرح حال دل زار روبرو کرتے
جو رحم یار کو آتا ذرا بھی عاشق پر ۔ تو حشر تک تری منت نہ اک عدو کرتے

غزل ۶۵

دلون مین کینے سُننے سے عداوت آہی جاتی ہی ۔ صفائی لاکھ ہو لیکن کدورت آہی جاتی ہی
دل رنجیدہ کہتا ہی نہ بولون یار سے لیکن ۔ جب آنکھین چار ہوتی ہین مروت آہی جاتی ہی
کہا سو بار لیلون اُس سے بدلہ اس عداوت کا ۔ مگر مجبور ہون دل مین محبت آہی جاتی ہی
نہین موقوف سن پر دیکھکر صورت حسینون کی ۔ جوان و پیر دونون کی طبیعت آہی جاتی ہی
جب اُنکو دیکھتے ہین غیر سے ہم بولتے ہنستے ۔ نہین کچھ واسطہ لیکن حرارت آہی جاتی ہی
شب وصلت کا جب مین چھیڑتا ہون تذکرہ کچھ بھی ۔ چُرا لیتے ہین آنکھین اُنکو غیرت آہی جاتی ہی
سحر جب نام لیتے ہین کسی رشک مسیحا کا ۔ مریض عشق کے چہرے پہ فرحت آہی جاتی ہی
ہر اک ساعت کی صحبت مین نبھے گی دوستی کیونکر ۔ کدورت ہوتے ہوتے دل کو نفرت آہی جاتی ہی
برابر دوستی نبھتے کہین دیکھی نہ دنیا مین ۔ کسی ڈھب سے کہین رنجش کی نوبت آہی جاتی ہی
کسی کی تاب و طاقت کیا جو بچ جائے محبت سے ۔ اگر آنے کو ہوتی ہی تو شامت آہی جاتی ہی
چھپائے سے نہین چھپتا ہی ریحان نشۂ الفت ۔ ضرور آنکھون مین کچھ اس مے کی رنگت آہی جاتی ہی

غزل ۶۶

ہمچشم و گل یہ یار کے جسم نگاہ کی ۔ شیشہ نے رو دیا لب ساغر نے آہ کی

برسش غضب کی ہو تری تیغ نگاہ کی
جسکے لگی نہ اُسنے کبھی اُٹھکے آہ کی

اُلفت مین تیری ہاے ہمارا ہوا یہ حال
لیکن نہ تونے حیف کرم کی نگاہ کی

ہم سے یہ جان دین تمھین غیرون کا پاس ہو
ہوتی ہو کیا یہی اجی صورت نباہ کی

ہنسنے ہین دیکھ دیکھ کے میرا وہ رنگ زرد
اس شکل پر حضور کو خواہش ہی چاہ کی

غزل ۶۷

نشان پاوے وہی جو بے نشان ہو
پتا اُسکا کسی سے کب بیان ہو

مُبرّا وہ تو ہو کون و مکان سے
مکان اُسکا کہان جو لامکان ہو

کوئی جاگہ نہین ہو اُس سے خالی
زمین ہو عرش ہو یا آسمان ہو

سوا اُسکے نہین کوئی جہان مین
تلاش اُسکی کر دیار و جہان ہو

غنیمت ہو ملاقات آج اُسکی
خدا معلوم پھر کب ہو کہان ہو

ٹھکانا اُسکا مین کیونکر بتاؤن
خدا جانے وہ ہرجائی کہان ہو

تراب اُستاد سے معلوم کر لو
طریق معرفت گر قدردان ہو

غزل ۶۸

دل دے کے ہی ہر شخص طلبگار تمھارا
کیا حسن ہو کیا گرم ہو بازار تمھارا

کیا عام ہو لطف و کرم ای یار تمھارا
دم بھرتا ہو ہر کافر و دیندار تمھارا

ہنگامۂ محشر ہو کہ عشاق کا مجمع
کیا نام خدا گرم ہو بازار تمھارا

اُس ترک کی الفت تھی ارے موت کا پیغام
دو روز بھی جینا ہوا دشوار تمھارا

پڑتی ہو جگر پر مرے تلوار یہ تلوار
یاد آتا ہو جب ابروے خمدار تمھارا

کسکی تمھین یاد آئی علیم جگر افگار
مضطر نظر آتا ہو دل زار تمھارا

غزل ۶۹

حیف تسکین نہین کوئی دلانے والے
ہان بہت سے ہین مگر آگ لگانے والے

آتش ہجر کو اے شمع شبستان جمال | کون ہین تیرے سوا اور بجھانے والے
آپکا دھیان رہا کرتا ہی ہر دم مجھکو | آپ کی یاد نہین ہم ہین بھلانے والے
نامۂ شوق لکھا ہی اسے لیتے جانا | اے مرے کوچۂ دلدار کے جانے والے
کوئی ہمدم تو نہین اور بہت ہین ایجان | قصۂ غم کے مرے یاد دلانے والے
بخت برگشتہ ہوا حیف ہمارا ایسا | ہوگئے اپنے عدو لوگ زمانے والے
پیاس کا مجھکو قیامت مین بھلا خوف ہو کیا | جبکہ مولا ہین علی جام پلانے والے
ایک پرچہ بھی کبھی آپ نہین لکھتے ہین | باوجودیکہ بہت لوگ ہین آنے والے
ایسی باتون سے تمھین کیا بھلا حاصل ہوگا | دل صد چاک کے اے میرے جلانے والے
مصحف رخ کی تلاوت مین کیا کرتا ہون | کیا مجھے خاک پڑھائینگے پڑھانے والے
خواب راحت سے جگا دیتے ہین ناحق مجھکو | میرے دشمن ہین یہ گھڑیال بجانے والے
اے خدا تیرا کرم چاہیے پھر کیا غم ہی | لاکھ دشمن ہون اگر میرے زمانے والے
شعر کی اپنے خرابی کا نکر حفیظ خیال | صبح سے ہین ترے استاد بنانے والے

غزل ۷۰

حقیقت برج کی اودھو ذرا تم جا کے سمجھانا | مناسب ہی دم آخر ذرا تشریف لے آنا
خفا ہو ہو نکل جاتی ہی تن سے روح یان ہر دم | نہ خوش آتا ہی برج ہمکو نہ برنداین نہ برسانا
وہ بھولے صحبتین اگلی خفا ہمسے ہو بیٹھے | یہی ہی شرط الفت کی یہی ہی طرز یارانا
اک عالم بیخودی کا دل پہ ہو جاتا ہی رقت سے | وہ یاد آتی ہی جب مجھکو صدا بنسی کی ستانا
لگا کر خط کو چھاتی سے وہ بولین گوپیان رو رو | لکھا ہی شیام نے اودھو یہ اپنے ہاتھ پروانا
لبون پر جان آئی ہی تمھاری انتظاری مین | بوقت الوداع لازم تمھین صورت دکھا جانا
یہی ہی عرض شاہ دوارکا سے اب مری احقر | نکیجو اپنی خدمت سے مجھے محروم و بیگانا

غزل ۷۱

کہو بلبل سے لیجائے چمن سے آشیان اپنا
پڑھے گر صد ہزار افسون نہو گا باغبان اپنا

اُٹھا کر لیچلی بلبل چمن سے آشیان اپنا
کہا گل سے کہ اے بیوفا ہمسے مکان اپنا

ہوئی جب باغ سے رخصت کہا رو رو کے ای قسمت
لکھا تھا یون کہ فصل گل مین چھوٹے خانمان اپنا

ارے صیاد تو چاہے تو جی و جان سے حاضر ہون
و لیکن طوق قمری کیطرح کردے نشان اپنا

سیرا جلتا ہی جی اُس بلبل بیکس کی غربت پر
کہ گل کے آسرے پر یون لُٹا یا خانمان اپنا

نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلبل باغبان اپنا
چمن مین کس بھروسے پر بنایا خانمان اپنا

یہ حسرت رہگئی کس کس مزے سے زندگی کٹتی
اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا

الم کر اسطرح روئی کہ رسوا ہوگئی بلبل
ڈبو یا ہاے آنکھون نے تمامی خانمان اپنا

یہی ہی قول سچا اب علی گوہر پیارے کا
نگر برباد دنیا کو جو چھوٹے خانمان اپنا

غزل ۲ ے

وہ صنم دلدار ہم سے بیوفا ہونے لگا
شکل میری دیکھکر جور و جفا ہونے لگا

غم جدائی سے تری اب دلکو بھی سودا ہوا
بس تمہاری دوستی مین یہ نفع ہونے لگا

کر رقیبون سے محبت کیون جلاتے ہو ہمین
ظلم یہ ظالم ترا اب کی دفعا ہونے لگا

تیر مژگان کے چلا کر بیگنہ مارا ہمین
اب نشانہ کیا ترا ہمپر صفا ہونے لگا

آرزو کچھ بن نہ آئی آستانے پر بھلا
رحم کرنے کی جگہ اُلٹا خفا ہونے لگا

غزل ۳ ے

اے دل کہین نجائیو زنہار دیکھنا
اپنے ہی بیچ یار کا دیدار دیکھنا

خوبان اِس جہان کا تماشا جو تو کرے
آئینہ وار طلعت دیدار دیکھنا

تیر نگیون سے یار کے حیران ہو جیو
ہر رنگ مین اُسی کو نمودار دیکھنا

گر نقد جان طلب کرے وہ شوخ دلربا
انکار وان نہ کیجیو زنہار دیکھنا

ہر گز دوا نہ کیجیو اِس غم کی اے نیاز
سب راحتون سے اسکو نمودار دیکھنا

غزل ۷۴

چھوڑے سے سوا ہے دلِ دیوانہ ہمارا
تربت مین ہلائے نہ کوئی شانہ ہمارا

دم آنکھون مین اٹکا ہے ذرا شکل دکھادو
جلد آؤ کہ لبریز ہے پیمانہ ہمارا

اُلفت کے یہ معنے ہین اُسے نیند نہ آئی
جبتک نہ سُنا یار نے افسانہ ہمارا

بھولے سے بھی صاحب کبھی تشریف نلائے
ہان آپکے قابل نہین کاشانہ ہمارا

سایہ کے لیے ابر سیہ جھوم کے آیا
جب قصد ہوا جانب میخانہ ہمارا

صدقے ترے اکبار سرِ بزم یہ کہدے
ہم شمع ہین اور قدر رہی پروانہ ہمارا

غزل ۷۵

نہ ہرگز دردِ دل سے مین کراہا
غرض پوشیدہ اُلفت کو نباہا

محبت کے یہ معنی ہین کہ مین نے
وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا

فقیرون سے نہ پوچھو لذتِ عشق
اہاہاہا اہاہاہا اہاہا

صرفت العمر فی لہو و لعبٍ
فآہاً ثم آہاً ثم آہا

ظفر کو باز رکھ اعمال بد سے
خطا بخشا کرم گار اا تھا

غزل ۷۶

آج دعوے اُسکی یکتائی کا باطل ہوگیا
بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہوگیا

ایک دل لیکر دیے قاتل نے مجھکو لاکھ دل
جو لگا پیکان مرے پہلو مین وہ دل ہوگیا

کیون نہ اب عالم ہو اُسکا تختۂ مشقِ ستم
وقت بسم اللہ معلم جسکا بسمل ہوگیا

کچھ بھی حاصل باکمالون کو نہین ہے جز زوال
موردِ نقصان ہوا جب ماہِ کامل ہوگیا

مُصحفِ رخسارِ جانان مین نہین ہے ایک خال
بے نقط قرآن بھی دنیا مین یہ نازل ہوگیا

صبح ہوتے کچھ نظر آیا نہ غیر از آفتاب
کون کون اک رات گویان شمعِ محفل ہوگیا

غزل ۷۷

سیکڑون ہی کشتۂ رفتار جانان ہوگئے | پانون رکھا جس جگہ گنج شہیدان ہوگئے
آنکھ جنکی پڑگئی صورت پہ حیران ہوگئے | سایۂ گیسو مین جو آئے پریشان ہوگئے
تونے اُو ناوک فگن جس سمت دم بھر کی نگاہ | پار دل کے سیکڑون ہی تیر مژگان ہوگئے
استخوان ہم تیرہ بختون کے پسے ایسے کہ بس | توتیاے دیدۂ گورِ غریبان ہوگئے
وہ گلِ خوبی نہ جب اس باغِ عالم مین ملا | سامنے آنکھون کے سب گلشن بیابان ہوگئے
لاکھ چاہا پر نہ دکھلائی دیا اُنکا جمال | وہ بصارت کی طرح آنکھون سے پنہان ہوگئے
یادِ وحشت مین جو اے آباد آئی زلف کی | داغ جتنے تھے ہمارے مشک افشان ہوگئے

غزل ۷۸

ادا سے دیکھکر آنکھین چرانا | قیامت پر قیامت مسکرانا
ہمیشہ غیر کے گھر آپ جانا | بلائے سے یہان گاہے نہ آنا
یہی حسرت رہی دل مین مری جان | کبھی تونے کہا میرا نہ مانا
ذرا اگر آہ سے ہم دل جلون کی | کسیکا خوب ہو نی جان ستانا
روا کب ہے بھلا اے شمع محفل | مجھے پروانہ سان ہر شب جلانا
نصیحت مان رے کھینچیگا تکلیف | رضا بہتر نہین دل کا لگانا

غزل ۷۹

کیون ملا ظالم سے جا دل ہاے دل افسوس دل | کھینچتا ہے کیا جفا دل ہاے دل افسوس دل
جسنے عالم کو کیا ہے قتل میرے دیکھتے | اُس ستمگر سے ملا دل ہاے دل افسوس دل
کس پری رو نے چھپایا دل مرا ملتا نہین | ڈھونڈھتا ہون کیا ہوا دل ہاے دل افسوس دل
جانتا تھا مین کہ وہ ظالم نہایت بیرحم ہے | کیون ہوا تھا مبتلا دل ہاے دل افسوس دل
دیکھکر ان ماہ رویون کو ہوا مجھسے جدا | کسطرح سے رم گیا دل ہاے دل افسوس دل
کس سے جا پوچھون کہان ڈھونڈھون نشان ملتا نہین | کیا ہوا آتا بان مرا دل ہاے دل افسوس دل

غزل ۸۰

دکھلائے داغ دل نے گلستان نئے نئے
وحشت دکھا رہی ہی بیابان نئے نئے

جور بتان سے مجھکو الٰہی بچائیو
پیدا ہوے ہین جان کے خواہان نئے نئے

دیر و حرم مین کوئی نہین تیری راہ پر
کافر نئے نئے ہین مسلمان نئے نئے

مین ابتو اے جنون ترے ہاتھون سے تنگ ہون
لاؤن کہان سے روز گریبان نئے نئے

کسطرح ہو گذر در جانان پہ اے نیازؔ
دربان نئے نئے ہین نگہبان نئے نئے

غزل ۸۱

مرتا ہون ترے عشق مین سرشار خبر لے
اب میرے دل زار کی اے یار خبر لے

اے باد صبا تو ہی یہ اُس شوخ سے کہنا
مرتا ہی کوئی جا پس دیوار خبر لے

اللہ بچاوے مجھے اِس آتش غم سے
یا تو ہی ترس کھا کے مرے یار خبر لے

کسطرح بھلایا ہی مجھے پیارے اب اکبار
مرتا ہی ترا طالب دیدار خبر لے

کوچے مین ترے آنے کی طاقت ہی نہین یارؔ
مرتا ہون پڑا بر سر بازار خبر لے

یہ حال مرا دیکھ کے کہتے ہین معالج
بچتا ہی کہین عشق کا بیمار خبر لے

اُلفت مین تری نازنین بدنام ہوا ہون
بسمل ہی بہت اب یہ دل زار خبر لے

غزل ۸۲

عشق کیا شی ہی کسی کامل سے پوچھا چاہیے
کسطرح جاتا ہی دل بیدل سے پوچھا چاہیے

کیا تڑپنے مین مزا ہی قتل ہو پیارے کے ہاتھ
اِسکی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے

جسنے اِسکا زخم کھایا ہو اُسے معلوم ہو
تیغ ابرو کی صفت گھائل سے پوچھا چاہیے

اُنسے ملنے کی کوئی تدبیر اب بنتی نہین
طرح ملنے کی کسی واصل سے پوچھا چاہیے

آہ و نالہ کی حقیقت دیکھتا ہون ہجر مین
کیا گذرتی ہوگی تاباںؔ دل سے پوچھا چاہیے

غزل ۸۳

دل کو پالا تھا بہت ہمنے خبرداری سے
ناز برداری سے ہشیاری سے غمخواری سے

حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر بیٹھے
جان کے بوجھ کے پہچان کے ہشیاری سے

ہمپہ باطن مین جفا غیرون پہ ظاہر مین جفا
یہ تو امید نتھی شرط وفاداری سے

ناز و خط زلف و ادا چشم و مژہ اور ابرو
سب کے سب دشمن قاتل ہین مرے باری سے

سو رہین آج لپٹ اپنے صنم سے بلہار
نیند آتی ہی شب ہجر کی بیماری سے

غزل ۸۴

کیا بلا ہی میرے صاحب آشنائی آپکی
مار ڈالیگی غرض ہمکو رکھائی آپ کی

کس بھروسے پر رکھے تمسے کوئی چشم وفا
خلق پر مشہور ہیگی بیوفائی آپکی

بر سر مجلس پھراتے کیلیے منھ ہو صنم
ایسی کیا صادر ہوئی ہمسے برائی آپکی

بات کرنا ہمسے اور آنکھین لڑانا غیر سے
دیکھ لی بس واہ مشفق پارسائی آپکی

کیا عداوت ہی مری جان تمکو وحشت سے کہو
ابتلک ہمنے تو کچھ مرضی نہ پائی آپکی

غزل ۸۵

تمنا سیر گلشن کی مجھے صیاد باقی ہی
مگر قید قفس ظالم ہمین فریاد باقی ہی

لہو دامن سے گر دھویا تو کیا لیکن قیامت تک
ہمارا خون تری گردن پہ اے جلاد باقی ہی

جو دیکھا باغ مین جا کر نہ گل ہی اور نہ غنچہ ہی
چمن مین بلبلون کی ہر طرف فریاد باقی ہی

نہ لوہو ہی جگر مین اور نہ آنسو آنکھ مین میری
مگر خون محبت دلمین اے صیاد باقی ہی

نقاب عنبرین منھ سے اٹھا دو اپنے اے پیارے
کہ تیرے دید کی ہمکو مبارکباد باقی ہی

غزل ۸۶

مرا جاتا ہون ترے ہجر کے مارے آرے
مرے جانی مرے دلبر مرے پیارے آرے

آرہ گر سر پہ چلا میرے تو کیا مین لیکن
شوق مین تیرے کٹے جاؤنگا آرے آرے

مدتین ہو چکین پھرتے ہوے اغیارون مین
ایک دن رات کو مہمان ہمارے آرے

یاد کر کے وہ ترا چاند سا مکھڑا پُر نور | بیٹھا گنتا ہون فلک پر کے ستارے آرے

نورِ مہتاب ہی از بسکہ جدائی سے تری | رشکِ خورشید مرے ماہ کے پیارے آرے

غزل ۸۷

حُسن ہی چندے صنم آخر خزان ہو جائیگا | آج ہنس لے بول لے آخر کو پھر پچھتائیگا

دولتِ جوبن جو تونے ایک پایا ہی صنم | یہ مسافر ہی سرا کا پاس ذرہ جائیگا

ایک بوسہ ہمنے مانگا رات بھر تمسے اجی | جب کہا یہ ہی کہا ٹھہرو کوئی آجائیگا

چاند سا مکھڑا جو تیرا دیکھ لیگا او صنم | جان اُسکی جائیگی جو دام مین پھنس جائیگا

تیر مژگان کے نہ مارو بانکی چتون سے مجھے | دل چھدا ہی دیکھے اندر جگر چھد جائیگا

زلف پیچان کے تری ہین سیکڑون مارتے | تیغ ابرو سے بھلا کیونکر گلا کٹوائیگا

باغ مین ننگے نہ بیٹھو تم صنم مہتاب ہو | چاندنی پڑ جائیگی میلا بدن ہو جائیگا

آبداری کیا ہی تیرے گوہر دندان پر | دیکھ لیگا گر صنم ہیرا زہر کھا جائیگا

دیکھ کر چین جبین زُہرہ بھی بس روپوش ہو | مت اُدھر کو دیکھنا خورشید بھی چھپ جائیگا

پان کی لالی ترے ہونٹھون پہ کرتی ہی ستم | اس لبِ رنگین سے لعلِ یمن شرمائیگا

جب گلے ملنے کا تیرے خیال آویگا مجھے | اس دلِ مضطر کو بس تڑپائیگا رلوائیگا

سخت گوئی چھوڑ دے مین تو ہون عاشق بیقصور | گالیان دینے مین تجکو کیا مزا ملجائیگا

عشقِ صادق خوب نبہایون کہین رمضان علی | اِن بتون مین ڈھونڈ لے تجھکو خدا ملجائیگا

غزل ۸۸

نہ چھیڑو ہمین دل دُکھائے ہوے ہین | جدائی کے صدمے اُٹھائے ہوے ہین

سنبھالے سے پیارے سنبھلتا نہین دل | کڑی عشق کی چوٹ کھائے ہوے ہین

نہ دے اسقدر رقیبو تکلیف ہمکو | ترے گھر مین مہمان آئے ہوے ہین

دمِ ذبح کسطرح تڑپون بھلا مین | وہ زانو سے سینہ دبائے ہوے ہین

مزارِ شہیداں پہ قاتل یہ بولا	یہ سب گھر ہمارے بسائے ہوئے ہین
گلہ بخت سے ہے نہ شکوہ فلک سے	دلِ غمزدہ کے ستائے ہوئے ہین
یہ کیون خوف تجھکو ہر اک بات کا ہے	مدد کو علی تیری آئے ہوئے ہین

غزل ۸۹

حیران ہون ایک دل کو لگاؤن کہان کہان	اِس ناتوان کو لیکے مین جاؤن کہان کہان
ایسی لگی ہے یار کہ بجھنے کی اب نہین	یہ آگ عشق کی مین بجھاؤن کہان کہان
ہر جائی ہے وہ اُسکو بھلا پوچھتے ہو کیا	جو لامکان ہوا اُسکو بتاؤن کہان کہان
دنیا و عاقبت کا مجھے خوف کچھ نہین	بگڑی ہے ہر جگہ مین بناؤن کہان کہان
وارث یہ زلف کسطرح زنجیر ہوگئی	اب جان و دل پھنسا ہے چھڑاؤن کہان کہان

غزل ۹۰

نہ سمجھے تھے ہم یہ ستم کیجیے گا	بڑھا کر محبت کو کم کیجیے گا
حسینون پہ لاکھون ہی مرتے ہین صاحب	نہ اِسکا ذرا دل مین غم کیجیے گا
بہت یاد آئینگی میری وفائین	کسی اور پر جب ستم کیجیے گا
نہ چھوٹ جائیگی یار پیرونکی مہندی	جو تکلیف اِکدو قدم کیجیے گا
سپر کر دیا ہمنے سینہ ہے پیارے	سو دیکھین کہان تک ستم کیجیے گا

کسی اور سے دل لگا لیجئے صاحب
تو دل مین محبت کا غم کیجئے گا

غزل ۹۱

نہین صبح چلے جانا بس اتنی دیر دم لیلو	نکل جانے دو دم تن سے جو روکین پھر قسم لیلو
تمھارے ساتھیون مین ہون بچھڑو قافلے والو	بڑھے جاؤ نہ یون آگے رہے جاتے ہین ہم لیلو
چلے جانا چلے جانا نہ روکینگے نہ روکینگے	گھڑی بھر تو ذرا ٹھہرو ابھی آئے ہو دم لیلو
لحد تک اپنی اے یارو مین ہاتھون ہاتھ جاپہونچون	جنازہ دوش پر میرا جو تم دو دو قدم لیلو
دل اپنا بیچتا ہون اے حسینو ایک بوسے پر	تمھین لینا ہو گر لیلو بہت قیمت ہے کم لیلو

غزل ۹۲

مجھے لیچل اُسی جا پر جہان بیدرد جانی ہی
ارے پھر کیا بھروسا ہی یہ دو دن کی جوانی ہی

پڑا بیکل نہین ہی کل کسی کروٹ کسی پہلو
بنا اُس جانی کے جینا وبالِ زندگانی ہی

تپ دوری سے کیسا آبلہ دل کا چمکتا ہی
مرے سینہ مین روشن ہو رہا خورشید ثانی ہی

تڑپنا آہ بھرنا رات دن کھانا نہ پینا ہی
اسے تکلیف مت سمجھو یہ فرقت کی نشانی ہی

مثل اُسکے منتو ہم دوسرا جگ مین نہین دیکھا
یقین ہی ہمکو اُسمین صاف نورِ حق نہانی ہی

غزل ۹۳

دیکھ ہر رنگ مین ہر نور مین جلوا اُسکا
ہر تماشے مین ہی در پردہ تماشا اُسکا

غیر کو چاہیگا کب چاہنے والا اُسکا
ہوگا بھولے سے طلبگار نہ اِسکا اُسکا

غافلو دیدۂ دل وا ہو تو آجائے نظر
سیر مین سیر تماشے مین تماشا اُسکا

بند آنکھون کو کرے دل مین دکھائی دیگا
طور پر جائے نہ مشتاق تجلی اُسکا

دل زمانہ سے اُٹھا یار کو پہلو مین بٹھا
بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تماشا اُسکا

بزمِ عالم مین ہی سب دم سے اُسی کے رونق
چمنِ دہر مین یہ رنگ ہی سارا اُسکا

دل مرا دیدہ مرا سینۂ پُر داغ مرا
بلبل اُسکا ہی چمن اُسکا ہی دریا اُسکا

آج کل سے نہین عشقِ ازلی رکھتے ہین
ساتھ ہم سر کے یہان لائے ہین سودا اُسکا

نطق اپنی یہ تمنا ہی پس از مرگ مری
قبر مین کام کرے شمع کا جلوا اُسکا

غزل ۹۴

ربط غیرون سے بڑھا اب ہمسے کم ہوجائیگا
آنا جانا کیا ہی وعدہ بھی قسم ہوجائیگا

گرم ہوگا جب جوانی مین ترا بازارِ حُسن
ایک بوسہ رُخ کا لاکھون کی رقم ہوجائیگا

دلربائی کی چلیگا چال جب تو نازسے
نقشِ تسخیر اے صنم نقشِ قدم ہوجائیگا

یہ حلاوت بخش ہی آبِ دمِ شمشیر یار
کھل کے لب زخمِ جگر کا پھر تبسم ہوجائیگا

اپنا کھوٹا پن اگر تقدیر دکھلائیگی نطق | فلس ماہی ہاتھ مین آکر درم ہو جائیگا

غزل ۹۵

اب قتل گہ مین کوئی تڑپتا نہین رہا | گھر ٹھنڈے ٹھنڈے چلیے تماشا نہین رہا

محشر کا دن ہی وعدۂ فردا نہین رہا | اب منھ دکھائیے کوئی حیلا نہین رہا

کس وقت آئے صدمہ سے آنسو نہ آنکھ مین | کب ٹھیس سے یہ جام چھلکتا نہین رہا

پہلی نگاہ شوخ مین دل ہاتھ سے گیا | پھر دوسری نظر مین کلیجا نہین رہا

نالے بہت کیے نہ اُسے کچھ خبر ہوئی | اب آہ پر بھی آہ بھروسا نہین رہا

اس بات پر مین مرتا ہون روکر کہینگے وہ | ہی ہی ہمارا چاہنے والا نہین رہا

مسجد مین وصل بت کے لیے نالہ زاریان | اے نطق تمکو خوف خدا کیا نہین رہا

غزل ۹۶

اے ستمگار تجھے عذر ستم کیا ہوگا | جب لب زخم جگر حشر کو گویا ہوگا

جاؤ لیجاؤ ہمین دل کا کچھ افسوس نہین | جب ہمارا نہ ہوا کب وہ تمھارا ہوگا

تم بھی چاہوگے تو نبھ جائیگی الفت ہمسے | ورنہ اک اپنے کیے مشفق من کیا ہوگا

کون جھیلیگا ستم کون سہیگا بیداد | ناز ہی جب نہ اُٹھے تجھ سے دلا کیا ہوگا

موت دم دیکے ترے کوچے مین لائی ہوگی | آپ سے کوئی بھی مرنے کو نہ آیا ہوگا

مار رکھین مجھے غمزون سے تو کچھ دور نہین | نطق وہ جانتے ہین نام قضا کا ہوگا

غزل ۹۷

مقدر سے نہ کوئی شکل وصل دلربا نکلی | بھروسا آہ پر تھا آہ وہ بھی نارسا نکلی

غضب ہی الفت خال لب جان بخش نے مارا | ہمارے حق مین بس کی گانٹھ حب شفا نکلی

شب وصل صنم ہی کان زاہد کھوے دیتا ہون | دبا دونگا گلا آواز گر منھ سے ذرا نکلی

بقا اُسکے لیے ہی جو فنا ہو ذات مطلق مین | حباب بحر جب ٹوٹا تو اُس سے یہ صدا نکلی

خزان نے لالہ و گل کو ملا یا ہاے مٹی مین
اُڑا تی خاک سر پر باغ سے باد صبا نکلی

غزل ۹۸

لحد مین اُنکی ہوا ہے وصال باقی ہی
مین خواب مین ہون مگر یہ خیال باقی ہی

زوالِ حسن نے تمکو تو بیطرح لوٹا
وہ رنگ روپ نہ وہ چال ڈھال باقی ہی

لیا جو بوسہ کیا کیا گناہ کیون ہو خفا
ذرا سی بات کا اب تک ملال باقی ہی

بھلائیگا غم فرقت یہ اے وطن والو
کسی کسی کا جو کچھ کچھ خیال باقی ہی

ہماری خاک کے ذرّے ہین عرش کے تارے
پسِ فنا بھی وہی دیکھ بھال باقی ہی

بُرا ہو نشۂ مے کا خجل ہون یار سے مطلق
قصورِ بوسہ ہوا انفعال باقی ہی

غزل ۹۹

لگا تڑپنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے نہ ہاتھ ابھی ہی رگِ گلو باقی

ہمارے پھول اُٹھا کر وہ بولا غنچہ دہن
ابھی تلک ہی محبت کی اِسمین بو باقی

گلے لپٹ کے جو سویا وہ ایک شب گلرو
تو بھینی بھینی مہینون رہی ہی بو باقی

فنا ہو سبکے لیے اِس جہان فانی مین
یہ رشک ہی کہ اکیلا رہیگا تو باقی

جو قتل کرتا ہی صیاد میرے کھولدے پر
کہ رہ نجاے تڑپنے کی آرزو باقی

کیا تھا آپ نے وعدہ کہ بوسہ کل دینگے
اب اِسمین آپ کو کیا ہیگی گفتگو باقی

لو آج دل کے سبب اِسکو بھی ڈبو بیٹھے
ذرا ہماری رہی تھی جو آبرو باقی

کنوئین مین قید ہوے جب کہ حضرتِ یوسف
رہی نہ عشق مجازی کی آبرو باقی

غزل ۱۰۰

اِن گناہون سے مری توقیر آدھی رہگئی
بنتے بنتے خلد مین تعمیر آدھی رہگئی

کیا ندامت اُس گھڑی جلاد کو حاصل ہوئی
ٹوٹ کر جب ہاتھ مین شمشیر آدھی رہگئی

حالِ دل جسدم بیان اُس شوخ سے مین نے کیا
مسکرا کر رہگیا تقریر آدھی رہگئی

کھینچنے نقشہ جو بیٹھا اُس بُتِ مدہوش کا
دستِ مانی کانپ اُٹھا تصویر آدھی رہگئی
وصل کا مژدہ نگذرا تھا کہ شب آخر ہوئی
آرزو جو دل مین تھی اے میر آدھی رہگئی

غزل ۱۰۱

ہوسکے اگر بارِ خط بھیجون مین ہر بار خط
اسنے لکھوں یار خط لینے نہ دین دو چار خط
خط کی بھی کیا بات ہی دور کی سوغات ہی
نصف ملاقات ہی بھیجیے اے یار خط
آنکھون کی تنویر ہی یا خطِ تقدیر ہی
آپکی تحریر ہی آنکھون پہ اے یار خط
خط مین نہ تو دیر کر مجھپہ نہ اندھیر کر
مین تو اُلٹ پھیر کر پڑھتا ہون سو بار خط
ہاتھ نہ بڑھکر لگا اسکے برابر لگا
ہو جو گلے پر لگا قاتل خونخوار خط
بھیجیے نہ قاصد کو تنگ قدر وہان ہے یہ ڈھنگ
بنتے ہین جا کر تبنگ جاتے ہین بیکار خط

غزل ۱۰۲

خال سے کُل جواہر ہین تمھارے عارض
کہ مجھے دن کو دکھاتے ہین یہ تارے عارض
سامنا چاند سے ہوتا تو گہن لگ جاتا
کوٹھے پر ڈھانپ لیے آپنے بارے عارض
آسمان سر پہ اُٹھا لیتے کہ نذار سے تیے
دیکھ پاتے جو خلیل آپ کے پیارے عارض
اسمین کیا شک ہے پیمبر کو تو قرآن آیا
آپکو عرش سے خالق نے اُتارے عارض
کہدے کہدے کہین اکدن ترے ہونٹھونکے نثار
چوم لے چوم لے اے قدر ہمارے عارض

غزل ۱۰۳

جو ہے عرش پر وہی فرش پر کوئی خاص اُسکا مکان نہین
وہ یہان بھی ہے وہ وہان بھی ہے وہ کہین نہین وہ کہان نہین
مجھے بوسہ دینا ہو دے بھی دے نہین صاف کہدے تو ہان نہین
ترے لب نہین کہ دہن نہین کہ دہن مین تیرے زبان نہین
ہین وہ سرو باغ وجود ہون ہین وہ گل ہون شمع حیات کا

جسے فصل گل کی خوشی نہین جسے رنج بادِ خزان نہین
مرا ایک دل تھا وہ سرد ہی کسے اب دماغ ہی آہ کا
کہ ہوا ہی کب سے چراغ گل مین وہ جل بجھا کہ دھوان نہین
جو اُٹھے تو سینہ اُبھار کر جو چلے تو ٹھوکرین مار کر
نئے آپ ہی تو جوان ہین کوئی کیا جہان مین جوان نہین
کدھر ہی گیا مرا قافلہ یا زمین پھٹ کے سما گیا
نہ غبار اُٹھا نہ جرس بجا کہین نقش پا کا نشان نہین
جو سمجھ گیا وہ سمجھ گیا جو بہک گیا وہ بہک گیا
کہ عجیب حال ہی گومگو وہ نہان نہین وہ عیان نہین
ترا قہر نارِ جحیم ہی ترا رحم دار نعیم ہی
یہ فقط ہین قصہ کہانیان کوئی دوزخ اور جنان نہین
مرا دم اُلجھتا ہی واعظو نہ سنونگا لاکھ بکا کرو
تمھین جسقدر کہ جنون ہی مجھے اُسقدر خفقان نہین
کوئی خواب تھا کہ خیال تھا شب و روز اُسی سے وصال تھا
مجھے کچھ خبر نہین کیا ہوا وہ مکین نہین وہ مکان نہین
جو ہزار عذر بھی پیش ہون وہ کسی طرح نہین مانتا
کہو الحذر تو حذر نہین کہو الامان تو امان نہین
وہ زبانِ خنجر صبر ہون کہ بارے مین جسکے سخن نہین
وہ دہان زخم ملال ہون کہ دہن مین جسکے زبان نہین
اُٹھو قدر اُنپہ نہ جان دو اجی جان ہی تو جہان ہی
کوئی کام ایسا بھی کرتا ہی ارے میان غضب ارے میان نہین

غزل ۱۰۴

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دلبر جفا کرو تم
ہلیگا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوف خدا کرو تم
زمانہ اُلٹا ہی کیا کرو تم برا جو ہر رہ ادا کرو تم
وفا کرین ہم جفا کرو تم دعا کرین ہم دغا کرو تم
ہمین نے پہلے گلا کٹایا ہمین نے قاتل تمھین بنایا
ہمین نے یہ رنگ سے جمایا ہمارے حق مین دعا کرو تم
ابھی کفن مردے پھاڑ ڈالین ابھی مزارون سے سر نکالین
ابھی جو محشر کی چل کے چالین ذرا قیامت بپا کرو تم
نباہ ہوگا اسی مین باہم رہے یہ دونون طرف کا عالم
کرین تکلف نہ تمسے کچھ ہم نہ ہمسے شرم و حیا کرو تم
چلو بہت ہوچکی رُکاوٹ کہانکا پردہ اُٹھاؤ گھونگھٹ
لپٹ بھی جاؤ گلے سے جھٹ پٹ بہت نہ غمزے کیا کرو تم
بہت نہ بہکے ہوے رہو تم پھنسے ہو اب جو تو پھر سہو تم
جو بوسہ لے لون تو کیا کہو تم گلے لگا لون تو کیا کرو تم
بجا ہی بجا مرا گلا تمھارا اس مین قصور کیا تھا
یہ میری تقدیر مین لکھا تھا کہ مجھپہ جور و جفا کرو تم
بتا دو اسے قدر کیا کہا تھا یہی نتیجہ ہی عاشقی کا
غریب و بیکس ذلیل و رسوا خراب و خستہ بھرا کرو تم

غزل ۱۰۵

آج ہمنے لب جانان دیکھا	اے خضر چشمۂ حیوان دیکھا

پہلے گر مر گئے ہم خوب ہوا — نہ غمِ رحلتِ یاران دیکھا
کی نگہ چشمِ فنا سے جبدم — اپنے گھر آپ کو مہمان دیکھا
بادشاہی کی تمنا نہ رہی — جب سوے گورِ غریبان دیکھا
تجھسے اے صبح وطن ہو کے جدا — صدمۂ شامِ غریبان دیکھا
گر پڑی برق جو ہم تڑپے وزیر — روئے تو ابر کو گریان دیکھا

غزل ۱۰۶

ایک دن بولے کہ تسے ہو مجھے انکار کب — پھر تو موقع پا گئے مین نے بھی کہا لے یار کب
یہ در یرسے بھی کہین رکتے ہین بے روکے تھمے — اشک تھمتے ہین بھلا اے یار بے دیدار کب
یار ہو یا حور ہو نزدیک ہو یا دور ہو — بند رہتے ہین کسی پر طالبِ دیدار کب
خلق مین یا قبر مین یا حشر مین یا خلد مین — سچ کہو یارون کو دکھلاؤ گے تم دیدار کب
آسمان ٹلجاے پر ہرگز نہین ٹلنے کا قدر — ڈٹ گیا ڈیوڑھی پہ اب اُٹھتا ہے میرا یار کب

غزل ۱۰۷

جائیے کیا کوچۂ دلدار مین — ایک بھی روزن نہین دیوار مین
کیا عجب ہو آئنہ سنگِ مزار — مر گئے گر حسرتِ دیدار مین
ایک ہی نظارے مین مارا ہمین — گر پڑے ہم ایک ہی تلوار مین
مجھکو جو زاہد ملے اے برہمن — باندھ دون سبحہ تری زنار مین
صاف ہین احباب کے دل قدر سے — رہتا ہے وہ آئنہ بازار مین

غزل ۱۰۸

عشقِ شیرین مین گھلین اُس خستہ تن کی ہڈیان — چیونٹیون نے کھائین ہونگی کوہکن کی ہڈیان
ہاے یہ فصلِ بہاری اور یہ کنجِ قفس — سوکھ کر کانٹا ہوئین بلبل کے تن کی ہڈیان
کیا عجب تاثیر دکھلاے اگر بادِ مراد — صورتِ نے بول اُٹھین اہلِ سخن کی ہڈیان

رنج دے دیکر خدا کافر کو بھی دیتا ہی عیش
جل کے گنگا دیکھتی ہین برہمن کی ہڈیان

بعد مرنے کے ہوا اے قدر یہ بارِ گناہ
ہو گئین تابوت مین لاکھون ہی من کی ہڈیان

غزل ۱۰۹

لپٹ گئے مرے سینہ سے مہربانی کی
یہ سب اُمنگ تھے اُٹھتی ہوئی جوانی کی

نہ رحم آیا اُسے میرے حال پر ہرگز
اگرچہ بارہا تقریر بھی زبانی کی

نہ مُنھ کی کھائی نہ لی ہمنے لن ترانی کی
کسی سے ہم کبھی بچھڑے نہ پہلوانی کی

ہمارے یار کا تیز آب مین بجھا خنجر
رُکا نہ حلق پہ کیا بات اُسکے پانی کی

مین کیا کہون کہ دہن کو ضرور دیکھونگا
صدا بھی غیب سے آئی تو لن ترانی کی

غزل ۱۱۰

شادی و جشن سزاوار مبارک ہوئے
آج شہزادے کا دیدار مبارک ہوئے

صد و سی سال سلامت رہے باامن اماں
حُسن کی گرمیِ بازار مبارک ہوئے

وہ بھی دن آئے جو سہرا باندھے سر پہ اُسکے
سب خوشی سے کہین ہر بار مبارک ہوئے

بعد شادی کے خدا دے کوئی فرزند رشید
ہم کہین آکے یہ دلدار مبارک ہوئے

خار کھاتے رہین کمبخت جو دشمن ہون سرور
دوستون کو گل گلزار مبارک ہوئے

غزل ۱۱۱

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی ارے ظالم تو کیا کی

لگی ٹھوکر جو پائے دلربا کی
مہینون تک مری تربت ہلا کی

صبا نے اُسکے کوچے سے اُڑا کے
خدا جانے ہماری خاک کیا کی

وہ سوتے بے حجاب نہ رہے رات
نگاہِ شوق کام اپنا کیا کی

وصالِ یار سے دونا ہوا عشق
مرض بڑھتا گیا جیون جیون دوا کی

ابھی اِس راہ سے کوئی گیا ہی
کہے دیتی ہی شوخی نقشِ پا کی

کہا اُس بت سے اب مرتا ہو مومن	کہا مین کیا کرون مرضی خدا کی

غزل ۱۱۲

ایسے گُل کھائے بدن پر کہ چمن بھول گئے	وحشتِ دل کا بھلا ہو کہ وطن بھول گئے
داغ دل دیکھ کے ہم سیر چمن بھول گئے	فرط وحشت سے بیابان مین وطن بھول گئے
دیکھتے ہی رُخِ دلدار کا جلوہ ناصح	عقل و ہوش و خرد و حرفت و فن بھول گئے
یا وہین تجھکو جو تھے ہمسے کیے قول و قرار	یا کہ وعدے وہ سب اے عہدہ شکن بھول گئے
جلوہ فرما جو ہوا دیر مین وہ بت بخدا	بت پرستون کو اُسے دیکھ برہمن بھول گئے
دیکھ کر اُسکے لبِ لعل کی لالی دل سے	لعل دریا قوتِ بدخشان و یمن بھول گئے
گو بہت درد جدائی کے سہے تھے ہمنے	اُسکے آتے ہی مگر رنج و محن بھول گئے

غزل ۱۱۳

بلبل سے فزون تر ہی تمناے مدینہ	کیا غیرتِ گلزار ہی صحراے مدینہ
دکھلا دے مدینہ مجھے مولاے مدینہ	مرجاؤنگا کہہ کہہ کے یہی ہاے مدینہ
اے لطف کرے لطف جو مولاے مدینہ	ہم دور نہ کچھ دُور رہے اےواے مدینہ
معمور تجلی ہی ہر اک کوچہ و بازار	موسیٰ کو دکھائینگے تماشاے مدینہ
آہوے حرم ہی نظر حور سے خوش چشم	کیا غیرتِ فردوس ہی صحراے مدینہ
نے خواہش فردوس نہ پرواے ارم ہی	سو جان سے ہوئین بلبل شیداے مدینہ
کیا گلشن ایجاد ہی دیکھون نہ سوے خلد	ہاتھ آئے اگر دامنِ صحراے مدینہ
اے لطف یہ خواہش یہ تمنا یہ ہوس ہی	لیجاؤن نہ دنیا سے تمناے مدینہ

غزل ۱۱۴

اے فلک لیچل مدینہ کو خدا کے واسطے	دل تڑپتا ہی حبیبِ کبریا کے واسطے
لائے یہ بندہ کہان سے حق تعالیٰ کی زبان	احمد مرسل ترے وصف و ثنا کیواسطے

باغ مین جاکر پڑھا جب روح احمد پر درود — کھل گئے غنچون کے منھ صل علی کے واسطے
بارگاہِ احمدِ مرسل ہی وہ دار الشفا — آئینگے عیسیٰ جہان اپنی دوا کے واسطے
سُن لیا ہی جبسے تمکو رحمۃ للعالمین — کسقدر بیباک ہین عاصی خطا کے واسطے
ہیم احمد کے نکرنا راز کو افشا کہین — بند کر اے لطف منھ اپنا خدا کے واسطے

غزل ۱۱۵

بھروسا ہی مجھے بخشش کا حضرت کی شفاعت پر — نہ توبہ پر نہ تقوی پر نہ محنت پر نہ طاعت پر
ہوا ہی جب سے دل مائل گُلِ رخسار حضرت پر — شرف رکھتا ہی ہر داغِ جگر گلہائے جنت پر
حصول مقصد کونین عشق ذات عالی ہی — محبت کو محبت کیون نہ آئے اِس محبت پر
جگہ ہی اُسکی یادِ مصحفِ عارض مین سیپارہ — نزول آیت رحمت ہی جسکی پاک صورت پر
نبیؐ کے ہجر کا غم عیش و عشرت سے زیادہ ہی — ہزارون وصل یان قربان ہین اک ساعت کی فرقت پر
مدینہ کی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہی — چلو اے لطف یانسے خاک ڈالو اس ریاست پر

غزل ۱۱۶

کوئی اُسکو ادھر لایا تو ہوتا — ہمارا حال دکھلایا تو ہوتا
تو قاصد کچھ نہ اُس سے کہہ سکا ہے — مرا پیغام پہونچایا تو ہوتا
دلِ زخمی کے پھر ٹانکے گئے ٹوٹ — یہ سُنکر یار گھبرایا تو ہوتا
وہ رشکِ حوریان کسطرح آتا — قصور اپنا مین بخشایا تو ہوتا
تراب اُس بن نہین دل کو ترے چین — کسی صورت سے بہلایا تو ہوتا

غزل ۱۱۷

دلِ ناداں مجھے بہکا رہا ہی — فسونِ عشق پھر سکھلا رہا ہی
کیا شاید کسی نے یاد مجھکو — کہ یہ دل اسطرح گھبرا رہا ہی
جو آنا ہو تو جلد آؤ مسیحا — لبون پر دم ہمارے آرہا ہی

بلا دیکھین یہ کسکے سر پہ آئے — وہ زلفین شام سے سلجھا رہا ہی
مین تیری تیغ کا دم بھر رہا ہون — ارے قاتل تو کیا دھمکا رہا ہی

غزل ۱۱۸

خبر لے اے مسیحا تو کہان ہی — ترا بیمار بسمل نیم جان ہی
کبھی سنتا نہین فریاد بلبل — عجب بیدرد یار و باغبان ہی
نہین ملتا ہمین اُسکا ٹھکانا — خدا جانے وہ ہرجائی کہان ہی
اگرچہ غلبۂ الفت ہی از حد — ملین کیونکر عدو سارا جہان ہی
لیے پھرتی ہی بلبل چرخ مین گُل — شہید نازکی تربت کہان ہی

غزل ۱۱۹

آفتاب روز محشر جلوہ گر ہونے لگا — وصل کی شب ہوچکی رخصت قمر ہونے لگا
شام سے مُردہ رکھا رشک مسیحا نے مرے — قم باذنی جب کہا وقت سحر ہونے لگا
بار صندل سے عرق آیا جبین یار پر — بوے مشک عنبرین سے درد سر ہونے لگا
ایک دو دم ہون مسیحا اب دم آخر تو آ — جانب ملک عدم دم کا سفر ہونے لگا
پاس رہتا تھا شہیدی کچھ نہ تھا دلکو خیال — اب جدائی سے محبت کا اثر ہونے لگا

غزل ۱۲۰

وہ محفل مین تشریف لائے ہوے ہین — وہ دیوانہ سبکو بنائے ہوے ہین
زمانہ ہی مشتاق دیدار جنکا — وہ نظرون مین میری سمائے ہوے ہین
دل و دین گئے دونون ہمراہ جنکے — وہ اپنے سے پھر اب پرائے ہوے ہین
بجز دیکھے دلکو نہین چین میرے — کرین کیا کہ تیرے ستائے ہوے ہین
نہین زخم دل ہونگے اپنے یہ اچھے — کہ تیر نگہ کے یہ کھائے ہوے ہین

غزل ۱۲۱

کیا ملا تیری آشنائی مین
عمر آخر ہوئی جدائی مین

راہ و رسم وفا وہ کیا جانے
منتخب ہو جو بیوفائی مین

کج خرامی روش ہی خوبون کی
خوشنمائی ہی کج ادائی مین

خار و خس چومتے ہین اُسکے قدم
خوش ہی مجنون برہنہ پائی مین

بے طرح رخ پہ عکس زلف پڑا
تیرگی چھائی روشنائی مین

شاہ ہوتے ہین پابوس گدا
ہی عجب سلطنت گدائی مین

ناحق اُس بت کی دوستی مین ترابؔ
لگ گیا داغ پارسائی مین

غزل ۱۲۲

بہار آئی ہی بھر دے بادۂ گلگون سے پیمانہ
رہے لاکھون برس آباد ساقی تیرا میخانہ

اُسی رشک پری پر جان دیتا ہون نہین دیوانہ
ادا جسکی ہی بانکی ترچھی چتون چال مستانہ

نبھے کیونکر ہمارے اُس پری پیکر کے یارانہ
وہ بے پروا مین سودائی وہ سنگین دل مین دیوانہ

مجھے آنا ملے کیونکر تری محفل مین جانانہ
مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ

غزال دشت بولے دیکھکر مجنون کی میت کو
وہ وحشی مرگیا بس ہو چکا آباد ویرانہ

ہمارے اور تمھارے عشق کا چرچا ہی شہرون مین
کوئی سنتا نہین اب لیلی و مجنون کا افسانہ

گذر یارب گلستان مین ہوا ہی کس شرابی کا
کہ شاخین جھومتی ہین نالۂ بلبل ہی مستانہ

ظفر وہ زاہد بیدرد کی ہو حق سے بہتر ہی
کرے گر زندہ درد دل سے ہائے وہوئے مستانہ

غزل ۱۲۳

جدائی آپکو منظور تھی ہم سے اگر پہلے
کیے تھے قول اور اقرار یہ کیا جان کر پہلے

بڑے ہی بیمروت ہین یہ سب معشوق دنیا کے
اُٹھاتے کیون مصیبت جانتے یہ ہم اگر پہلے

وہی غصہ کی باتین ہین وہی قضیہ لڑائی ہی
وہی جھگڑا بکھیڑا ہی جو تھا آٹھون پہر پہلے

لگایا جسنے دل تم سے محبت ہم نے کی اُس سے
کبھی چاہا نہین ہمنے کسیکو عمر بھر پہلے

لیا گر نام جانے کا تو میری جان جائیگی	سفر کرنے سے صاحب کے مرا ہو گا سفر پہلے
گنواتے جان کیون اپنی لگاتے کسلیے دل کو	تمھاری بیوفائی کی اگر ہوتی خبر پہلے

غزل ۱۲۴

نگاہ قہر ہمپر آج بے تقصیر پھرتی ہی	کسیکا بس نہین چلتا ہی جب تقدیر پھرتی ہی
نہین تیرا قصور اسمین یہ سب ہی کھیل قسمت کا	پلٹتی ہیگی جب قسمت نہین تدبیر پھرتی ہی
نہایت ہی خیال ای جان تمھاری بیقراری کا	مری آنکھون مین لے ظالم تری تصویر پھرتی ہی
ترا وہ چاند سا مکھڑا مری آنکھون مین چھایا ہی	تری صورت کو ای جان ڈھونڈھتی تدبیر پھرتی ہی
تڑپتا ہی رفیع الدین ترے ای جان تصور مین	مرے حلقوم و گردن پر تری شمشیر پھرتی ہی

غزل ۱۲۵

اے رشک پری دل کا جلانا نہین اچھا	ہم خاک نشینون کا ستانا نہین اچھا
سب خندہ زنی کرتے ہین مین روتا ہون صد حیف	عاشق کو صنم اپنے رلانا نہین اچھا
دکھلا کے مجھے ماہ لقا چاند سا چہرہ	اسوقت مرے پاس سے جانا نہین اچھا
اغیار کی صحبت سے حذر چاہیے ظالم	یہ لوگ برے ہین یہ زمانا نہین اچھا
مونس کی گلستان مین ابھی آنکھ لگی ہی	بلبل یہ ترا شور مچانا نہین اچھا

غزل ۱۲۶

تلاش یار مین ہی رہنما دل	لیے پھرتا ہی مجھکو جا بجا دل
نہوتا زلف پر گر یہ فدا دل	تو کیون ہوتا بلا مین مبتلا دل
اسی کے ہجر مین روتا ہون دن رات	کہ جسنے ہنستے ہنستے لیا دل
نبھائیگی قیامت تک محبت	مبارک ہو تمھین صاحب مرا دل
نہوتا واسطی یہ سوز غم مین	جو ہوتا میرے پہلو مین مرا دل

غزل ۱۲۷

کوئی کب یاد کرتا ہی کسی کی | محبت چار دن ہی جیتے جی کی
نہ آوینگے تو کیا مرنے نہ دینگے | مصیبت اور ہی اک دو گھڑی کی
شب فرقت مین مر مر کر بھی جان | نئے سر سے خدا نے زندگی کی
یہ سب ہی پیارے قسمت کی خرابی | نکل نے پائی کچھ حسرت نہ جی کی
چلو سب مل کے اُنکو دیکھ آئین | بُری حالت ہی اسد م واسطی کی

غزل ۱۲۸

گلہ کیون ہجر مین اُسکا نہ کرتا | مثل سچ ہی کہ مرتا کیا نہ کرتا
زمین مین ناپتا ملکون مین پھرتا | نہ ملتے تم تو مین کیا کیا نہ کرتا
جو ہوتین قابل دیدار آنکھین | کبھی عاشق سے وہ پردا نہ کرتا
اُٹھاتا بار اُلفت کون سر پر | اگر مجھکو خدا پیدا نہ کرتا
نہوتا واسطی گر عشق پنہان | تو دل سینہ مین یون دھڑکا نہ کرتا

غزل ۱۲۹

پڑے ہو کیون قدر منھ لپیٹے ذرا بتاؤ تو حال دل کا
نہ مُنھ سے بولو نہ سر سے کھیلو کٹے گا کیونکر ملال دل کا
نہ تیغ ابرو کا ہمکو ڈر ہی نہ تیر مژگان کا کچھ خطر ہی
ہمیشہ سینہ یہان سپر ہی تو حوصلہ کچھ نکال دل کا
مین اُنسے گستاخ ہونگا جبدم تو پہلے مانگونگا لب کا بوسہ
وہ مجھسے بے شرم ہونگے جبدم تو پہلے ہوگا سوال دل کا
وہ زلف پیچان سے اُڑ چلا تھا تڑپ تڑپ کر پھڑک پھڑک کر
یہ دام چارون طرف سے لپٹا کہ پھنس گیا بال بال دل کا
ہی دل کو تیرا خیال ہر دم تجھے بھی آتی ہی یاد اُسکی

ہو اُسکو ہر وقت یاد تیری تجھے بھی کچھ ہو خیال دل کا
تمھاری زلفین لٹک رہی ہین جو انین ہوتا تو گر ہی پڑتا
تم اپنا جوڑا تو کھول ڈالو اسی مین ہو احتمال دل کا
پھرے ہین وہ ہمسے خیر بہتر ہم اُنسے اسقدر ہین مکدر
ہمین جہان مین نہ قحط دلبر اُنھین نہ دنیا مین کال دل کا

غزل ۱۳۰

شبِ ہجران کی طولانی نہ پوچھو
جو گذری ہو مرے جانی نہ پوچھو
حقیقت کیا بتاؤن چشم نم کی
ہوا جاتا ہو دل پانی نہ پوچھو
نکلنے ہی نہین پاتے ہین گھر سے
عزیزون کی نگہبانی نہ پوچھو
بچایا لاکھ پر پھنس ہی گیا دل
دلِ نادان کی نادانی نہ پوچھو
برب کعبہ ممتازِ حزین سے
کوئی حالِ پریشانی نہ پوچھو

غزل ۱۳۱

روٹھے ہین ہمسے آج اُنھین ہم منائینگے
کر کر کے منتین اُنھین گھر لے کے آئینگے
شکر خدا جنازے پہ میرے وہ آئینگے
اِس آبرو سے خاک مین ہمکو ملائینگے
نالے ہمارے یونہین اگر سر اُٹھائینگے
سُن لینا تم کہ عرشِ معلے ہلائینگے
جسدن ہمارے منھ سے وہ منھ کو ملائینگے
کیا کیا نہ پھر رقیب یہ سب منھ کی کھائینگے
ہمسے خدانخواستہ وہ گر جدا ہوے
پھر کسطرح فراق کے صدمے اُٹھائینگے
اے دل ہون مین بھی تنگ ترے ہاتھ سے بہت
بہتر کرینگے تجھکو اگر وہ جلائینگے
پہلو مین ہو رقیب کے وہ گلبدن اگر
کیونکر نہ اُسکو دیکھ کے ہم خار کھائینگے
دیکھا ہو ہمنے چاہ ذقن رات خواب مین
تعبیر یہ ہو ہمکو کنوین وہ جھکائینگے
گر آنکھ اُنکی پھر گئی اپنا بھی دل پھرا
اب بل کے اور سے نیا نقشہ جمائینگے

زلفون کیطرح بیچ مین لائینگے ہمکو وہ | یوہین بگڑ بگڑ کے اگر وہ بنا ئینگے
یہ خوف ہی کہ ہووے نہ عالم سیاہ آج | زیر نقاب اپنا وہ چہرہ چھپا ئینگے
اس گلبدن کے پھولون کا زیور پہنتے ہی | یہ کھل گیا کہ کوئی نیا گل کھلا ئینگے
دن رات جب رقیبون مین صحبت ہی آپکی | کا ہیکو آپ ہمکو بھلا پھر بلا ئینگے
اخگر انھین توشوق ہی دل کے جلانے کا | کا ہیکو میرے حال پہ وہ رحم کھا ئینگے

غزل ۱۳۲

دیا رتبہ خدا نے کسکو یون جیون کہے جانانکو | جنان کو جنت الماوی کو کعبہ کو گلستان کو
جو آیا بام پر وہ گل تو گردون پر ہوئی حیرت | قمر کو مشتری کو زہرہ کو مریخ و کیوان کو
مری اس نو گرفتاری سے ہر اک کو شکایت ہی | رسن کو طوق کو زنجیر کو زندان کو دربان کو
ملا کر خاک مین سب کو ترے کوچے مین آبیٹھے | حیا کو آبرو کو دین کو دنیا کو ایمان کو
لیا تیری ادا نے لوٹ کر شہر و ولایت کو | حلب کو روم کو ری کو ختن کو چین کنعان کو
نچھوڑا قتل سے تو نے کسی مذہب کو اے قاتل | یہودی کو نصاری کو برہمن کو مسلمان کو
سمجھتے کم ہین رتبے مین ہم اپنی چشم گریان سے | سمندر کو جمن کو نیل کو جیحون کو عمان کو
شب وصل صنم مین یاد کرین کسکو روتا ہون | جبین کو رخ کو عارض کو دہن کو لب و زنخدان کو
ترے رخسار و قد کے کب برابر ہم سمجھتے ہین | صنوبر کو سمن کو سرو کو لالہ کو ریحان کو
مرے اس درد دل نے کر دیا شرمندہ حکمت سے | ارسطو کو فلاطون کو لقومان اور لقمان کو

غزل ۱۳۳

صنما برب کریم یان ترے ہین ہر ایک یہ مبتلا | کہ اگر الست بربکم تو ابھی کہے تو کہین بلی
ہوس جمال حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم وش | نہ وہ لن ترانی ادھر کی سن ارنی ہی کہہ یہ چی چلا
وہ جو محو وحشت نظارہ ہین یہی آہ بھر کے کہین مین وہ | کہ اس تجلی نور نے ہمین مثل طور دیا جلا
یہ جو لیتے کعبہ مین ڈھونڈ متمط سو غلط ہی محض اسی نمط | جدھر آنکھ اٹھا کے نظر کرون نظر آوے مجھکو وہ ملا

تجھے انشا اور تو کیا کہوں وہ جہان مین کوئی بھی تو تھا ۔ جو خدا کے نور سے پُر نہو کہ محال دہر مین ہے خلا

غزل ۱۳۴

دل تڑپتا ہی صبح و شام پڑا ۔ یا الٰہی یہ کس سے کام پڑا
گوشہ لیوے تو نام عاشق کا ۔ اب تو منھ مین یہ سب کے نام پڑا
جان سے ہو گیا یہ بدن خالی ۔ جسم رہجائیگا تمام پڑا
قابل بندگی نہین تو نہین ۔ کب گلے آکے یہ غلام پڑا
یار ایسا نہ پاویگا فدوی ۔ دیکھ لینا گر اسکو کام پڑا

غزل ۱۳۵

دل گرفتار کیا کسنے کیا یار کیا ۔ اب مجھے پیار کیا کسنے کیا یار کیا
ہم جو رہتے تھے سدا گوشۂ تنہائی مین ۔ سرِ بازار کیا کسنے کیا یار کیا
آپ کثرت مین گیا گوشۂ وحدت سے نکل ۔ عشق اظہار کیا کسنے کیا یار کیا
کسنے لے آگ مین ڈالا تھا خلیل اللہ کو ۔ نار گلزار کیا کسنے کیا یار کیا
کون منصور تھا وہ جسنے انا الحق بولا ۔ بر سرِ دار کیا کسنے کیا یار کیا

غزل ۱۳۶

قد ترا سروِ روان تھا مجھے معلوم نہ تھا ۔ گلشنِ دل مین عیان تھا مجھے معلوم نہ تھا
دھوپ مین غم کی عبث جی کو جلایا افسوس ۔ پیو کے سایہ مین امان تھا مجھے معلوم نہ تھا
خاک تیرے قدم پاک کی اے ماہ جبین ۔ سُرمۂ دیدۂ جان تھا مجھے معلوم نہ تھا
شب ہجرت کے اندھیرے سے بہ تنگ آیا تھا ۔ رُخ ترا نور فشان تھا مجھے معلوم نہ تھا
یار نے ابروے مژگان سے مجھے صید کیا ۔ اُس کنے تیر و کمان تھا مجھے معلوم نہ تھا
سب جگہ ڈھونڈھ پھرا اُسکو نہ پایا ہرگز ۔ دل کے گوشہ مین مکان تھا مجھے معلوم نہ تھا
مین نے سمجھا تھا کہ اُس یار کا ہی نام و نشان ۔ وہ تو بے نام و نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا

دلِ بیدل نے کہا تھا سو ہوا آج سراج ۔ کیا بلا سیف زبان تھا ب مجھے معلوم تھا

غزل ۱۳۷

عشق کا سا کبھی آزار نہ دیکھا نہ سنا ۔ اس سے بچتا کوئی بیمار نہ دیکھا نہ سنا

[illegible] جس بزم مین زنہار نہ دیکھا نہ سنا ۔ ناچ اور راگ وہان یار نہ دیکھا نہ سنا

[illegible]ین نے کبھی ردِ کلام واعظ ۔ اسکے جز مصحفِ رخسار نہ دیکھا نہ سنا

[illegible] راہ مین نقشِ قدم وشورِ جرس ۔ گاہ ہنسنے دمِ رفتار نہ دیکھا نہ سنا

[illegible] رہتی ہین اور گوش بر آوازِ قدم ۔ عاشقون کو کبھی بیکار نہ دیکھا نہ سنا

غزل ۱۳۸

جادہ نشین قیس ہوا میرے بعد ۔ نہ رہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد

[illegible] جو اُٹھے مرقدِ لیلیٰ سے صدا ۔ میرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد

[illegible] سرِ ہر خار کو اے دشتِ جنون ۔ شاید آجاوے کوئی آبلہ پا میرے بعد

[illegible] ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن مین ہر صبح ۔ پہلے مین جاتا ہون اور بادِ صبا میرے بعد

منہ پہ رکھ دامنِ گل روینگے مرغانِ چمن ۔ ہر روش خاک اُڑائیگی صبا میرے بعد

اسلیے کرتا ہون مین چاک کفن کو اپنے ۔ کون کھولیگا ترے بندِ قبا میرے بعد

جیتے جی قدر بشر کی نہین ہوتی پیارے ۔ یاد آویگی تجھے میری وفا میرے بعد

لاش مجھ کشتہ کاکل کی کوئی لٹکا دو ۔ تا نہووے کوئی محبوس بلا میرے بعد

جا کے کہدیوے کوئی خان کی زبانی آتی ۔ اب نہین آتے ہو پھر آؤ گے کیا میرے بعد

غزل ۱۳۹

جیتے جی جاؤن مین کیونکر کوے جانان چھوڑ کر ۔ بلبلِ نالان کہان جائے گلستان چھوڑ کر

[illegible] غم دور ہو میرے دل ویران کیا ۔ خار آتے ہین کہین صحرا کا دامان چھوڑ کر

[illegible] مہمانان کسکی قسمت مین ہمیشہ ہو ولا ۔ جاتی ہی اک روز آخر جسم کو جان چھوڑ کر

ہو الٰہی وصل جنت مین بھی مجھکو یار کا
کب وہ انسان ہی جو مانگے حور انسان چھوڑکر

سر پٹکتی پھرتی ہین ارواح سنگ وخشت سے
چل بسے ہین جسم کیا کیا قصر وایوان چھوڑکر

زاہدا کیونکر کرون مین ترک یہ دنیا ہی وہ
سیر کو آئے تھے آدم باغ رضوان چھوڑکر

کوے قاتل کو چلے وحشت مین یون صحرا سے ہم
بھاگتے ہین جسطرح سے شیر میدان چھوڑکر

مرگیا کیا ناسخ میکش جو سارے مے فروش
مسجدون مین بیٹھے ہین وہ اپنی دکان چھوڑکر

غزل ۱۴۰

وہ جو زندگی مین نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلق
یہ قلق ہی کیسا کہ ہی ستم گئی جان پر نگیا قلق

کسی کے خرام کی یاد مین تہ خاک بھی یہ رہا قلق
کہ زمین کو زلزلہ آئے ہی جو لٹا دے مجھکو ذرا قلق

برہم ہی حالت جان کی غرض اتنو جان پہ آبنی
یہ عذاب مرگ ہی یا طپش یہ خدا کا قہر ہی یا قلق

یہ کہان کی جی کو بلا لگی مری ہاے کیونکہ ہو زندگی
کوئی کیا جیے جو ہو ایک سا شب وروز صبح ومسا قلق

نہین چاہ میری اگر اُنھین نہین راہ دل مین تو کسلیے
مجھے روتے دیکھ کے رو دیے مرا حال سنکے ہوا قلق

غم ہجر یار کے ہاتھ سے شب وروز ہون مین عذاب مین
ہی ہمیشہ ایک نئی طپش ہی مدام ایک نیا قلق

کہا جان بلب ہون جو آے تو میری زندگی ہو تو یہ کہا
ترے جینے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا مجھے کیا قلق

غزل ۱۴۱

کوئی اِس دام محبت مین گرفتار نہو — اے خدا کیسی بندے کو تُو آزار نہو
سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ یہان — سانس لینے مین کوئی شخص گنہگار نہو
نالۂ مرغ چمن نے اُسے بیخواب کیا — مجھے ڈر ہے کہ خفا مجھسے وہ دلدار نہو
آج ہی دھوم اسیران قفس آتے ہین — جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو
بخت بیدار اگر خواب مین مجھکو پاوے — تو وہ پھرتا بہ قیامت کبھی بیدار نہو

غزل ۱۴۲

ڈرتا ہون جدا مجھسے وہ دلدار نہو جاے — یہ زندگی میری کہین دشوار نہو جاے
دفنائیو ہرگز نہ مری لاش کو یارو — جب تک کہ جنازے پہ مرا یار نہو جاے
ساقی تو اسے جان کے مت کیجیو مدہوش — ایسا تو نشا پی کہین سرشار نہو جاے
ڈرتا ہون تری شوخ شرارت سے پری رو — ایسا نہ کہین تو سر بازار نہو جاے
اے موج تجھے خوف نہین کیا دل وحشی — الفت مین کسی بت کی گرفتار نہو جاے

غزل ۱۴۳

عشق ہی دام بلا زلف پریشان مدد ے — راہ بھولا ہے یہ دل خضر بیابان مدد ے
ہجر مین یار کے پھرنا ہے مجھے کوہ و دشت — پا برہنہ ہے مرا خار مغیلان مدد ے
تیغ ابرو نے تری مجھکو کیا ہے گھائل — نیم بسمل نہ رہون خنجر مژگان مدد ے
سُرخ چہرے پہ جو کھایان وہ آیا قاتل — خون کرنے کو مرے خاک شہیدان مدد ے
جوش دیوانگی ہے مجھپہ سراپا فانی — ہاتھ کہنے مین نہین چاک گریبان مدد ے

غزل ۱۴۴

بتا دین ہم تمھارے عارض و کاکل کو کیا سمجھے — اسے ہم سانپ سمجھے اور اُسے من سانپ کا سمجھے
یہ کیا تشبیہ بیہودہ ہے کیون موذی سے نسبت دین — سمن عارض کو اور کاکل کو سنبل کی جٹا سمجھے
نباتات زمین سے اُسکو کیا نسبت معاذ اللہ — ہما عارض کو اور کاکل کو ہم کالی بلا سمجھے

غلط ہی ہو گئی تشبیہ یہ بھی ایک طرف سے	اِسے برق اور اُسے ساون کی ہم کالی گھٹا سمجھے
گھٹا اور برق کیا ہی کیون گھٹا کر اُسکو نسبت دین	اِسے ظلمات اُسکو چشمۂ آبِ بقا سمجھے
جو کہیے یہ فقط مقصود تھی خضر و سکندر کی	ید بیضا اِسے اور اُسکو موسیٰ کا عصا سمجھے
جو اِس تشبیہ سے بھی داغ دل دونون پہ آتا ہی	اِسے قندیل کعبہ اُسکو کعبہ کی ردا سمجھے
جو یہ تشبیہ پسندِ خاطرِ والا نہو تو پھر	اِسے وقتِ نمازِ صبح اور اُسکو عشا سمجھے
حقیر اِن ساری تشبیہون کو رد کر کے یہ کہتا ہی	سویدا اِسکو سمجھے اور اُسے نورِ خدا سمجھے

غزل ۱۴۵

یہی کہتی تھی لیلی پردہ نشین نہین کھاتی ادب سے خدا کی قسم
غمِ قیس سوا مجھے کچھ نہین غم اُسی کشتۂ ناز و ادا کی قسم

رُکا پایا جو لیلی نے مجنون کا جی کہا کیون ہو خفا مرے سرو سہی
کہ نہ مین نے کسی ہنسنگ بات بھی کی مجھے میری ہی شرم حیا کی قسم

مرے گریہ سے جاوے ہی صبر و سکون مرے اشکون سے ٹپکے ہی قطرۂ خون
ارے چین نہین مجھے پیارے کبھو ن مجھے اِس تری مہر و وفا کی قسم

شب ہجر مین اشکون کا خون بہا اُسے دیکھ کے رنگ شفق کا اڑا
نہین اِسمین مبالغہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگِ حنا کی قسم

ترے کشتۂ غم کا ہی حال بتر ہی کہیو جو جانا ہو تیرا اُدھر
تجھے قاصدِ موجِ نسیمِ سحر شبِ ہجر کی میری بکا کی قسم

کبھی کہتا تھا قیس غزالون سے کہو ناقہ اِدھر سے کدھر کو گیا
کبھی کہتا تھا تو ہی بتا دے صبا تجھے لیلیٰ کی زلفِ دوتا کی قسم

کبھی ساغرِ وصل نہ مین نے پیا کبھی چاک جگر کو نہ مین نے سیا
غم و رنج و تعب کو عزیز کیا مجھے عشق کے جور و جفا کی قسم

نہ تو پائی ہوس کبھی پھولون کی بو نہ تو بیٹھا ہون مین کبھی بر لب جو
نہ تو بے کلی دل کی گئی ہے کبھو مجھے پیارے کی اپنے وفا کی قسم

غزل ۱۴۶

مزا وصالِ صنم کا اُٹھائیگا پھر کیا ۔۔۔ ذرا جو ہجر سے وہ دل لگائیگا پھر کیا
کسیکی زلف کی جانب جو کھنچ رہا ہے دل ۔۔۔ بلائے تازہ مرے سر پہ لائیگا پھر کیا
الٰہی خیر ہو کیون جوش پر ہے دیدہ تر ۔۔۔ کسیکے عشق کا طوفان اُٹھائیگا پھر کیا
بتون کے کوچہ سے بہر خدا نکل اے دل ۔۔۔ یہان جو بیٹھا ہے صدمے اُٹھائیگا پھر کیا
ازل سے یان خط قسمت کی جا ہے نقش قدم ۔۔۔ مٹے ہوئے کو مقدر مٹائیگا پھر کیا
دم حسینون کا بھرتا ہے ہو چکی مری زیست ۔۔۔ جو خود مریگا کسیکو جلائیگا پھر کیا
دکھایا زیست مین جسنے نہ منھ امانت کو ۔۔۔ پس وصال وہ تربت پہ آئیگا پھر کیا

غزل ۱۴۷

یہی دل کو قلق رہا زیر زمین نہ موئے پہ بھی رنج والم سے چھٹے
جنھین چھوڑتے تھے اک دم نہ کبھی تا حشر غضب ہے وہ ہمسے چھٹے
کرے پیچ ہزار طرح کے بشر پہ نہ دل خم زلف صنم سے چھٹے
چھٹ جائے جو ایسی بلا سے کوئی تو خدا ہی کے فضل و کرم سے چھٹے
ہو کیون نہ ہمین مرنے کی خوشی کہ لحد مین فراق کے غم سے چھٹے
آفت سے چھٹے ابد اسے چھٹے ہر وقت کے رنج والم سے چھٹے
صیاد کے جب پھندے مین پھنسے مرنے کا بہانا ہے کیا
ہمدم یہ پھڑکنے کی ہے جگہ ہم دام مین آکر دم سے چھٹے
صحبت مین تن و جان کے اے دل دنیا کے مزے سب حاصل تھے
کیا تفرقہ ڈالا اجل نے بہم دم سے چھٹا ہم دم سے چھٹے

ہر طرح امانت مشکل ہو کوئی نہین مشکل رہائی کی
ہستی کے وہ دام مین آکے پھنسے جو لوگ کہ قید عدم سے چھٹے

غزل ١٤٨

زلف مین پھنسکے نہ مرغ دل مضطر چھوٹے
کسطرح بال کے پھندے سے کبوتر چھوٹے

جان مضطر کو بن اُس سرو کے کیونکر ہو قرار
ہی بڑا قہر جو قمری سے صنوبر چھوٹے

آبرو اپنی گئی داغ حسینون کو لگا
عشق بازی مین جو پوچھو تو برابر چھوٹے

مرغ دل پنجۂ مژگان سے رہا ہو کیونکر
کسطرح باز کے چنگل سے کبوتر چھوٹے

غرق ہی بحر تفکر مین امانت دن رات
طبع سے گوہر مضمون کوئی کیونکر چھوٹے

غزل ١٤٩

شب فرقت مین نالون نے جہان سر پر اٹھایا ہی
زمین کو زلزلہ ہی آسمان چکر مین آیا ہی

حساب آب و دانہ حشر مین ہوگا تو کہدونگا
پیا ہی عمر بھر خون جگر غم مین نے کھایا ہی

شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر بدخشان مین
لب رنگین پہ مسی مل کے اُسنے پان کھایا ہی

مری تربت پہ تانا چاندنی مین کیون ہی بیگرا
یہ کسنے چادر مہتاب مین دھبا لگایا ہی

نہین بیوجہ ہیہم ہچکیان آتی ہین فرقت مین
کسی محبوب کو تو اے امانت یاد آیا ہی

غزل ١٥٠

دل مرا اسیر چمن سے نہوا شاد کبھی
لیگیا باغ مین بھولے سے نہ جلاد کبھی

زندہ جبتک ہین ہم اے جان جفائین کرلو
یون رہیگا نہ تمھاری کوئی بیداد کبھی

ستم ایجاد تجھے ہم نے بتایا جانی
اسطرح دل سے ستم ہوتے تھے ایجاد کبھی

ہوگا تب جال مین بلبل کا پھنسانا معلوم
آئیگا موت کے پھندے مین جو صیاد کبھی

مضمون اُسکو دکھاتی ہو عروج پرواز
ہم بھی اس باغ مین تھے قید سے آزاد کبھی

ہین قیامت ستابت بے شرم و حیا کی باتین
کبھی کہتا ہی امانت مجھے اُستاد کبھی

غزل ۱۵۱

دلِ نادان تجھے آزار ہوا خوب ہوا
دام گیسو مین گرفتار ہوا خوب ہوا

ایک کافر کی محبت نے بھولایا سبکو
بدلے تسبیح کے زنار ہوا خوب ہوا

یہ سزا ہی دل نادان کی نمانا کہنا
نرگسین چشم کا بیمار ہوا خوب ہوا

بار منت کا مرے کون اُٹھاتا سرپر
وہ نہ اپنا کبھی غمخوار ہوا خوب ہوا

ناصحا مجھسے تجھے کوئی سروکار نہین
مین جو رسوا سرِ بازار ہوا خوب ہوا

روز کے جھگڑے سے ہمنے بھی فراغت پائی
اِسکو ملنے سے بھی انکار ہوا خوب ہوا

خوف محشر کا نہین دلمین ہی کچھ میرے خلیل
رہنما حیدرِ کرار ہوا خوب ہوا

غزل ۱۵۲

ترا یہ حُسن یہ جوبن رہے رہے نہ رہے
یہ نوبہار یہ گلشن رہے رہے نہ رہے

یہ چار دن کی جوانی بہت غنیمت ہی
ترا یہ رنگ یہ روغن رہے رہے نہ رہے

جو قتل مد نظر ہی تو پھیر دے خنجر
جھکی ہوئی مری گردن رہے رہے نہ رہے

یہی ہی اشک فشانی تو صبر ہی کیسا
ہجوم سیل سے خرمن رہے رہے نہ رہے

تجھی کو ہاتھ لگی واسطی نشست ردیف
کہیگا کیا کوئی دشمن رہے رہے نہ رہے

غزل ۱۵۳

رُخ روشن ترا قرآن ہی اللہ اللہ
اے صنم میرا یہ ایمان ہی اللہ اللہ

شیخ کو کعبہ بھلایا ہی برہمن کو دیر
وہ تری زلف پریشان ہی اللہ اللہ

وصلِ دلبر مین بھی آرام نہو وے حاصل
عاشقی کی یہی پہچان ہی اللہ اللہ

ترچھی چتون سے وہ پھر دیکھتے ہین آج دلا
قتل کا کسکے یہ سامان ہی اللہ اللہ

عشق نے اُسکے فقط مجھ مین نہین کی تاثیر
جسنے دیکھا وہ پریشان ہی اللہ اللہ

تھی خلیل ایسی زبان تیرے سخن مین لذت
شاہِ خادم کا یہ فیضان ہی اللہ اللہ

غزل ۱۵۴

گئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہین دلکو میرے قرار ہی
کرون اس ستم کا مین کیا بیان مرا غم سے سینہ فگار ہی

یہ رعایا ہند تباہ ہوئی کہو کیسے اسیر بلا ہوئی
جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابل دار ہی

یہ کسی نے ظلم بھی ہی سُنا دیا پھانسی لاکھون کو بیگناہ
وے کلمہ گویونکی سمت سے ابھی دلمین اُنکے غبار ہی

نہ تھا شہر دہلی یہ تھا چمن کہو کسطرح کا تھا یان امن
جو خطاب تھا وہ مٹا دیا فقط ابتو اُجڑا دیار ہی

یہان تنگ حال جو سبکا ہی یہ کرشمہ قدرت رب ہی
جو بہار تھی سو خزان ہوئی جو خزان تھی اب وہ بہار ہی

شب و روز پھولو نمین جو تلے کہو خار غم کو وہ کیا سہے
ملی طوق و بیڑی جو قید مین کہا گل کے بدلے یہ ہار ہی

یہ بھی شہر خلد سے کم نہ تھا اِسی جا کسیکو الم نہ تھا
چلی غم کی کسطرح باد صبا نہ وہ رنگ ہی نہ بہار ہی

سبھی جا وہ ماتم سخت ہی کہو کیسی گردش بخت ہی
نہ وہ تاج ہی نہ وہ تخت ہی نہ وہ شاہ ہی نہ دیار ہی

کیا ہی غم ظفر تجھے حشر کا جو خدا نے پوچھا تو برملا
ہمین ہی وسیلہ رسول کا وہ ہمارا حامی کار ہی

غزل ۱۵۵

فرقت مین ہم کیا کیے نالے تمام رات
چُبھتے رہے کلیجے مین بھالے تمام رات

یاد آ گیا کسیکا یہ کہنا غضب ہوا
کمبخت آج اور ستالے تمام رات

زلفین ہٹین نہ چہرۂ مہرو سے ایک دم
اس چاند مین پڑے رہے ہالے تمام رات

ہوتی ہی کسطرح بسر اوقات کیا کہین
زاری تمام روز ہی نالے تمام رات

کسوقت اُنسے کیجئے مطلب کی گفتگو
رہتے ہین گرد چاہنے والے تمام رات

ہم چھیڑنے سے باز نہ آئینگے ای صنم
جو تیرے دل مین آئے سُنالے تمام رات

غزل ۱۵٦

دیکھتے ہین واللہ اُسیکو دل کے ہم کاشانے مین
ڈھونڈھتے ہین دن رات جسے سب مسجد اور بتخانے مین
دھوکھا ہم نہین کھانے کے تو لاکھ چھپا وے اپنے تئین

تیری ہی ہی یہ جلوہ گری سب بستی اور ویرانے مین
فرق نہین ہمین کچھ بھی گر جھوٹ کہون تو کافر ہون
دیکھ رہا ہون شکل کسیکی اپنے اور بیگانے مین
عشق و محبت جیسا یار و شمع سے ہی پروانے مین
عاشق ہو تو ایسا ہو کچھ خوف نہین جل جانے مین
زہنا خلیل آگاہ تھے ہم عشق و محبت کیا شی ہی
چھین لیا دل آہ کسی نے دھوکھے سے یارانے مین

غزل ۱۵۷

مین نے تمکو دل دیا تمنے مجھے رسوا کیا
مین نے تمسے کیا کیا اور تمنے مجھسے کیا کیا
کشتۂ نازبتان روز ازل سے ہون مجھے
جان کھونے کے لیئے اللہ نے پیدا کیا
آنکھ عاشق کی کہین پھرتی ہوئے وعدہ خلاف
دیکھے مین مرتے مرتے سو سے در دیکھا کیا
دلبرون مین بیوفا میری وفا کی دھوم ہی
بوالہوس سے کیون کہا تھا راز جو افشا ہوا
کیا مخل ہون اب علاج بیقراری کیا کرون
دھر دیا ہاتھ اُسنے دل پر تو بھی دل دھڑکا کیا

غزل ۱۵۸

عدم مین رہتے تو شاد رہتے اُسے بھی فکر ستم نہوتا
جو ہم نہوتے تو دل نہوتا جو دل نہوتا تو غم نہوتا
وصال کو ہم ترس رہے تھے جواب ہوا تو مزا نپایا
عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اُسکو رنج و الم نہوتا
مگر رقیبون نے سر اُٹھایا کہ یہ نہوتا تو ہمسر وت
نظر سے ظاہر حیا نہوتی حیا سے گردن مین خم نہوتا
وہان ترقی جمال کو ہی دیھان محبت ہی روز افسزدن

شریک زیبا تھا بوالہوس بھی جو ہیوفائی مین کم نہوتا

دا مسلمان مین اور ڈرسے نہ درس واعظ کو سن کے مومن
نبی تجھے دوزخ بلا سے لیکن عذاب ہجر صنم نہوتا

غزل ۱۵۹

کھا گیا جی غم نہان افسوس
کھل گئی غم کے مارے جان افسوس

میرے مرنے سے بھی وہ خوش نہوا
جی گیا یون ہی رایگان افسوس

گل داغ جنون کھلے بھی نہ تھے
آگئی باغ مین خزان افسوس

موت بھی ہوگئی ہی پردہ نشین
راز رہتا نہین نہان افسوس

تھا عجب کوئی آدمی مومن
مر گیا کیا ہی نوجوان افسوس

غزل ۱۶۰

سرمہ گین آنکھ سے تم نامہ لگاتے کیون ہو
خاک مین نام کو دشمن کے ملاتے کیون ہو

رم جولان مرے مدفن پہ تم آتے کیون ہو
اپنے دل سوختہ کی خاک اڑاتے کیون ہو

جسے منظور وفا ہو جفا بھی اونپر
مجھسے کچھ کام نہین ہی تو ستاتے کیون ہو

ٹوٹنا جان کا ہو جائیگا دشوار آخر
چارہ سازو میری امید بندھاتے کیون ہو

کھل گیا عشق صنم طرز سخن سے مومن
اب چھپاتے ہو عبث بات بناتے کیون ہو

غزل ۱۶۱

وہ جو ہم سے تمسے قرار تھا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو لطف مجھپہ تھا بیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہی یاد ذرا ذرا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ نئے گلے وہ شکایتین وہ مزے مزے کی حکایتین

وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی بیٹھے سب مین جو روبرو تو اشارتون مین ہو گفتگو
وہ بیان شوق کا برملا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہوے اتفاق سے گر بہم تو وفا جتانے کو دمبدم
گلۂ ملامتِ اقربا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی ہم مین تم مین بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تمسے بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ بگڑنا وصل کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا
وہ نہین نہین کی ہر آن ادا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
مین وہی ہون مومن مبتلا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

غزل ۱۶۲

خوشی نہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی
خبر ہی لاش پہ اُس بیوفا کے آنے کی

چلی ہی جان نہین تو کوئی نکالو راہ
تم اپنے پاس تک اس مبتلا کے آنے کی

خیال زلف مین خود رفتگی نے قہر کیا
امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی

کرون مین وعدہ خلافی کا شکوہ کس کس سے
اجل بھی رہ گئی ظالم سُنا کے آنے کی

مجھے یہ ڈر ہی کہ مومن کہین نہ کہتا ہو
میری تسلی کو روز جزا کے آنے کی

غزل ۱۶۳

دفن جب خاک مین ہم سوختہ سامان ہونگے
فلس ماہی کے گل شمع شبستان ہونگے

ناوک انداز جدھر دیدہ جانان ہونگے
نیم بسمل کئی ہونگے کئی بیجان ہونگے

صبر یارب مری وحشت کا پڑیگا کہ نہین
چارہ فرما بھی کبھی قیدی زندان ہونگے

داغ دل نکلینگے تربت سے مرے جون لالہ / یہ وہ اخگر نہین جو خاک مین پنہان ہونگے
پھر بہار آئی وہی دشت نوردی ہوگی / پھر وہی پانون وہی خار مغیلان ہونگے
عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن / آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے

غزل ١٦٤

کشتۂ حسرت دیدار ہین یارب کسکے / نخل تابوت مین جو پھول لگے نرگس کے
کس پریرو سے ستمگر سے ملا دل افسوس / کس پہ دیوانہ ہوا ہوش گئے ہین اس کے
لذت مرگ سے ہجران مین دعا ہی کہ خدا / یہ مزا ہو نہ نصیبون مین کسی بیکس کے
کیون نہ ہم شمع کے مانند جلین دور کھڑے / جب عدو باعث گرمی ہون تری مجلس کے
یار مومن سے بھی ہین مدعی طبع روان / واہ افکار تر ان ادمغۂ یابس کے

غزل ١٦٥

یعقوب سان جو آنکھون مین عالم سیاہ ہی / کس یوسف عزیز کی اس دل کو چاہ ہی
ہم ایسے خاکسارون کی کب تجھکو چاہ ہی / جاروب کش گلی کا ترے بادشاہ ہی
دعوی عبث عبث ہی مسیحائی کا تجھے / اب تو مریض عشق کی حالت تباہ ہی
ہو جائینگے گناہ مرے عفو حشر مین / مجھپر بھی جو یہ لطف و کرم کی نگاہ ہی
کیون ہمسے بیقصور بگڑتے ہوا حضور / بوسہ کا مانگنا نہین کوئی گناہ ہی
اس جا جو تمنے ذبح کیا مجھکو بے قصور / یہ قتلگاہ میرے لیے عیدگاہ ہی
گیسو کو رخ پہ دیکھکے کہتی ہی ساری خلق / یہ گنج حسن ہی تو وہ مار سیاہ ہی
آنکھین دکھاکے طائر دل کر لیے شکار / کیا صیدگاہ یار کی تیر نگاہ ہی
قاتل نہین ضرورت شمشیر آبدار / کافی ہمارے واسطے تیغ نگاہ ہی
کیونکر نہ آہ آہ کرے اخگر حزین / تجھسے فراق یار خدا کی پناہ ہی

غزل ١٦٦

بہار آئی چمن مین رنگ بدلا باغِ عالم کا
چلی پھر اپنی وحشت کی ہوا پھر داغ دل چمکا

خیالِ قامتِ جانان مین مبتلا ہون بس غم کا
گمان سروِ گلستان پر ہی مجھکو نخل ماتم کا

نہین بھولا مجھے شرما کے اُسکا وصل مین کہنا
اُتارے قبر مین ہمکو جو کھولے بند محرم کا

مزاج اُسکا نکیونکر نالۂ بلبل سے برہم ہو
نزاکت سے ڈوپٹہ بار ہو جس گل کو شبنم کا

اسیرِ دام الفت پھر ہوئے تم آج کل عاشق
پڑا پھندا گلے مین حلقۂ گیسوے پُرخم کا

غزل ۱۶۷

کب مرے دل کو خیال رُخ جانان نہوا
جلوہ گر کب مرے گھر مین مہ تابان نہوا

کونسا دل ہی نہین جسمین محبت تیری
کون کافر تری الفت مین مسلمان نہوا

دشمنی کسنے نہ کی مجھسے تری الفت مین
اے پری کون مری جان کا خواہان نہوا

کیون ہٹا جاتا ہی قاتل مجھے بسمل کر کے
لطف کیا خون سے جو دامن تر افشان نہوا

بوسۂ لب مجھے اُسنے کبھی عاشق نہ دیا
شکر کرتا ہون کہ شرمندۂ احسان نہوا

غزل ۱۶۸

دل پردہ نشینون سے لگانا نہین اچھا
کوچے مین پری رویون کے جانا نہین اچھا

رُخ چاند سا زلفون مین چھپانا نہین اچھا
اے جان یہ اندھیر مچانا نہین اچھا

پردے کو اُٹھا کر مجھے صورت بھی دکھا دو
خالی فقط آواز سنانا نہین اچھا

گو آگ لگی دل مین مگر ضبط ہی لازم
اے شمع یہ اشکون کا بہانا نہین اچھا

سوئے ہین شب وصل کے جاگے ہوے عاشق
اے مرغ سحر شور مچانا نہین اچھا

غزل ۱۶۹

کیا پوچھتے ہو تم کہ محبت مین کیا دیا
دی جان اُس پری کو جدا دل جدا دیا

تیری صدا نے چین نہ اے دلربا دیا
سوتے ہوؤن کو خواب اجل سے جگا دیا

رویا کبھی جو یاد مین اُس بحر حسن کے
آنکھون سے مین نے اشک کا دریا بہا دیا

بیگانون کی خبر نہ یگانون کا ہوش ہی
سبکو تمھارے عشق مین دل سے بھلا دیا

سمجھا نہ کچھ کہ قعر ہی چاہ ذقن کا عشق
دانستہ مین نے دل کو کوئین مین گرا دیا

بھولے نہین سماتے ہو کل رات سے جو تم
عاشق بتاؤ تو تمھین اُس گل نے کیا دیا

غزل ۱۷۰

کسیکی زلف مین گر بھول کر بھی دل اٹکا
تو مرتے مرتے بچا پھر اُٹھایا وہ جھٹکا

مقام امن و امان جانیو نہ منزل عشق
گھڑی گھڑی ہی یہان خوف دمبدم کھٹکا

سوائے جرم محبت قصور ہی نہ گناہ
مجھے سبب نہین کھلتا تری رکاوٹ کا

ہوے تھے وہ ابھی راضی خدا خدا کرکے
جھجھک کے ہٹ گئے کیا رجو سنا کھٹکا

ہٹے نہ معرکہ عشق سے قدم عاشق
اڑے رہو کہ اسی مین ہی نام جیوٹ کا

غزل ۱۷۱

بہار آئی خیال آیا مجھے پھر خوش جمالون کا
لگی پھر آگ سینے مین ہوا پھر خوف نالون کا

قلق سے دم ہی یان اُلجھا ہوا آشفتہ حالون کا
اُدھر پھندا پڑا ہی پانون مین زلفون کے بالون کا

ترا مجنون اسی جانب تڑپتا ہو گا ای لیلی
یہ غل زنجیر کا جس دشت مین ہی شور نالون کا

کہان اُترے کہان مسکن کیا مطلق نہین کھلتا
پتا یان کس سے پوچھین ہم عدم کے جانیوالون کا

گران ہی گوش گل ناحق چمن مین غل مچاتی ہو
نہین یان سننے والا کوئی بلبل تیرے نالون کا

جگر کے داغ سے ہر دم دھوان پیچیدہ اُٹھتا ہی
ہماری جان لیگا عشق گھونگر والے بالون کا

غزل ۱۷۲

چہچہے کرتے ہین مرغان خوش الحان کیا کیا
وجد مین لاتا ہی بلبل کو گلستان کیا کیا

عشق گل مین کوئی بلبل جو فغان کرتی ہی
ڈھونڈھتا ہی تجھے میرا دل نادان کیا کیا

درد فرقت مین کسی نے نہ خبر بھی پوچھی
مثل بیمار کراہا دل نادان کیا کیا

سوزش داغ جنون وحشت مین کیونکر کہو
آگ بھڑکاتے ہین یہان غول بیابان کیا کیا

خاک مین ملگئے اے چرخ ترے ہاتھونسے	دل غمگین مین بھرے تھے میرے ارمان کیاکیا
بعد مردن بھی نہ بھولونگا وہ دیوانہ ہون	یاد آئیگا مجھے خانۂ زندان کیاکیا
پھر دکھائے کہین اللہ مجھے اے عاشق	یاد آتا ہو مزار شہ ذیشان کیاکیا

غزل ۱۷۳

موت اُسکی ہی جو شخص ہی بیمار محبت	عیسیٰ سے بھی جاتا نہین آزار محبت
مارا مجھے قاتل نے تو ہر سو یہ ہوا غل	تو قتل ہوا آج گنہگار محبت
وحشت ہو کہ سودا ہو وفا ترک نہوگی	ہون خادم دیرینۂ سرکار محبت
معشوقون کو کیا کام بھلا مہر و وفا سے	نادان ہی جو اُنسے ہو طلبگار محبت
یارب نہ خزان آئے کبھی باغ جہان مین	سرسبز ہمیشہ رہے گلزار محبت
رُخ زرد ہی تن زار ہی تر چشم ہی لب خشک	کیونکر نہ کہین سب مجھے بیمار محبت
ہمت نہ کبھی ہاریو عاشق یہ رہے یاد	ہی مرد وہی جس سے اُٹھے بار محبت

غزل ۱۷۴

روا نہین یہ جفائین خدا سے ڈر صیاد	عبث نہ باندھ مرے قتل پر کمر صیاد
سناؤن گر تجھے درد دل و جگر صیاد	یقین ہی شام سے تو روئے تا سحر صیاد
بیان مین کس سے کرون حال کون سنتا ہی	کسے دکھاؤن مین بیتابیٔ جگر صیاد
اسیر کنج قفس ہون مین ابتو مدت سے	کبھی مرا بھی گلستان مین تھا گزر صیاد
بہت بُرا ہی ستانا کسیکا اے ظالم	نہ ذبح کر مجھے سد درگزر صیاد
سناؤن کسکو پسیجیگا سُنکے دل کسکا	مرے تو نالون کا جاتا رہا اثر صیاد
چھٹا ہی جبسے چمن کچھ نہ پوچھ حال مرا	کہ رُخ ہی زرد دہن خشک چشم تر صیاد
چمن مین رہنے دے بلبل کے آشیانے کو	اُجاڑتا نہین اچھا کسیکا گھر صیاد
اسیر دام بلا کر کے مجھکو اے عاشق	ہوا ہی آج خوشی دل مین کسقدر صیاد

غزل ۱۷۵

جاؤ تم میری جان خدا حافظ — صبح غم ہی عیان خدا حافظ
جان نثارون کا کوے قاتل مین — آج ہی امتحان خدا حافظ
دل بچیگا نہ اب کسی صورت — اشک خون ہین روان خدا حافظ
نہین معلوم اب ہمین صیاد — لے سکے جا سے کمان خدا حافظ
رہ گئے ہم تو دشت غربت مین — جاؤ اے ہمرہان خدا حافظ
آج وہ شوخ کہہ گیا عاشق — تو ہی اب نیمجان خدا حافظ

غزل ۱۷۶

زلفون مین جا پھنسا ہوئی ثابت خطا دل — چھوٹے نہ دام سے یہی اب ہی سزاے دل
فرقت مین یار کی ہی یہ ہر دم دعاے دل — خالق کرے کسیکا کسی پر نہ آئے دل
پیارے یہ دے بتا کہ وہ جادو ہی کون سا — قابو مین آپ لاتے ہین جس سے پرائے دل
مشہور ہی جہان مین کہ دل کو ہی دل سے راہ — پھر کیون نہ تمھارا دل ہوا آشناے دل
مجنون بنے اسیر رہے در بدر پھرے — اُسکی سزا یہی ہی جو تمسے لگائے دل
بالکل وفا نہ مہر و محبت نہ دلبری — پھر کس امید پر کوئی تمسے لگائے دل
دیکھو سمجھ کے رکھو قدم کوے یار مین — یان اور کچھ نظر نہین آتا سواے دل
اکدن وصال یار نہ عاشق ہوا نصیب — کیونکر نہ صدمہ شب فرقت اُٹھائے دل

غزل ۱۷۷

کسنے دیکھین ہین زمانے مین یہ پیاری آنکھین — چشم نرگس سے بھی بہتر ہین تمھاری آنکھین
جسپہ کی ایک نظر جان سے مارا اُسکو — کیون نہ کہیئے تری آنکھون کو شکاری آنکھین
دیکھیئے کب نظر آتا ہی وہ خورشید جمال — راہ تکتی ہین کئی دن سے ہماری آنکھین
نامہ بر دیکھیئے آتا ہی کب اُس گلرو کا — نگران صورت نرگس ہین ہماری آنکھین

قابل دید کہان دیکھین کسے اے عاشق	اب نہ وہ ہم ہی رہے اور نہ ہماری آنکھین

غزل ۱۷۸

رخ دکھاؤ ہمین ترساؤ نہین	عارض حسن پہ اتراؤ نہین
جان بلب دیکھکے آہین نہ کرو	تم کلیجہ میرا سلگاؤ نہین
آتش دل ابھی سر کھینچیگی	اس دبی آگ کو بھڑکاؤ نہین
کچھ نہین تمکو محبت میری	جانتا ہون مین قسم کھاؤ نہین
تم زبان سے مجھے جو چاہو کہو	گالیان غیر سے دلواؤ نہین
مین ہون یا تم یہان اور ہے کون	آؤ آغوش مین شرماؤ نہین
کیون دکھاتے ہو مرا زخم جگر	جسمین بخیہ ہو یہ وہ گھاؤ نہین
تھا مقدر مین جو ہونا وہ ہوا	دل کو کھویا ہے تو پچھتاؤ نہین
اچھے ہو جاؤگے جلدی عاشق	مرض عشق سے گھبراؤ نہین

غزل ۱۷۹

بھلا ہو تیرا اے ساقی رہے آباد میخانہ	مئے گلرنگ سے بھردے فقیرونکا بھی پیمانہ
کہون کیا تجھ سے اے زاہد مرا مشرب ہے رندانہ	کبھی جاتا ہون کعبہ کو کبھی مین سوے بتخانہ
میرا بھی قصد ہے صحرا نوردی کا مبارک ہو	کوئی کہدے یہ مجنون سے کہ اور آتا ہے دیوانہ
سوال بوسہ لب پر نکیونکر منھ پھرا لین وہ	مری عادت فقیرانہ مزاج انکا امیرانہ
پسند آئے نہ کیون عاشق مزاجونکو یہ اے عاشق	کلام اپنا ہے رندانہ غزل اپنی ہے مستانہ

غزل ۱۸۰

کرون تعریف کیا زلف رسا کی	یہ ہے اڑتی ہوئی ناگن بلا کی
سنبھالا ہوش جب اس سنگدل نے	مجھی پر مشق کی پہلے جفا کی
جہانتک جی مین آئے ظلم کیجے	نہونگا مین کبھی صاحب سے شاکی

گئے سب چھوڑ کر دل سوز مجھکو
یہی جاری ہی فرقت مین زبان پر
مرا جانا ہو کب تک و کھون عاشق

فقط اک شمع تربت پر جلا کی
کوئی صورت دکھا دے دلربا کی
ہی نیت روضۂ خیر الوار کی

غزل ۱۸۱

تڑپ رہا ہون مین جسکی فرقت مین اُسکو مطلق خبر نہین ہی
یہ کیسے نالے ہین میرے یارب کہ جنمین کچھ بھی اثر نہین ہی
نقاب رُخ سے اُٹھا دو صاحب جمال اپنا دکھا دو صاحب
نہ خوف کو دل مین جا دو صاحب یہان کوئی بدنظر نہین ہی
کرون زبان سے اُسے بیان کیا ارادہ جو کچھ تھا مرغ دل کا
یہ اُڑکے تم تک وہین پہونچتا مگر ہی مجبور پر نہین ہی
لکھون مین کیا اُنکو حال فرقت ہی مجھکو دردِ جگر بشدت
بڑی تو اسمین یہ اب ہی دقت کہ کوئی یہان نامہ بر نہین ہی
مین کس سے پوچھون بچشم گریان رہِ عدم کے پتے کو اس آن
سوائے اندوہ و یاس و حرمان کوئی مرا ہم سفر نہین ہی
بھرا ہی لاشون سے کوے قاتل تڑپ رہے ہین ہزارون بسمل
عجب تماشا ہی دیکھ اے دل کسیکے تن پر بھی سر نہین ہی

غزل ۱۸۲

نہین روکے سے رکتی ہی طبیعت آہی جاتی ہی
اُڑاؤن دھجیان کیونکر نہ وحشت مین گریبان کی
کنارے ہون برنگ خار گو مین ناتوان لیکن
حسینون سے نہین خالی ارے صاحب یہ دنیا ہی

حسین جب سامنے آتے ہین الفت آہی جاتی ہی
بہارِ گل مین زورون پر طبیعت آہی جاتی ہی
مجھے اُس گل سے کچھ بوے محبت آہی جاتی ہی
نظر یان ایک نہ اک دلچسپ صورت آہی جاتی ہی

خیال قامتِ موزون ہی حسب سے دلکوا ے عاشق	نئی ہر روز اک مجھپر قیامت آہی جاتی ہی

غزل ۱۸۳

نیند آنکھون مین بھری ہی کہان رات بھر رہے	کسکے نصیب تمنے جگائے کدھر رہے
ناوک مین راستی ہو گجی ہو کمان مین	ٹیڑھی اگر بھوین ہون تو سیدھی نظر رہے
ہر دم حجاب ئے نہ محبت شبِ وصال	جب یہ نگاہ آپ کی آنکھون پہر رہے
ہر دم گلے سے اپنے لگائے رہون انھین	یہ ہاتھ ہین وہی جو ترے سینہ پر رہے
بھاگو ہزار کھینچ ہی لائیگی ایک دن	مظہر کی آہ وہ نہین جو بے اثر رہے

غزل ۱۸۴

باہر نہین ہون حکم سے ای جان آپکے	دل سے نثار جان سے قربان آپکے
زلفون کی آڑ مین لیے بوسے تو بول اُٹھے	نکلے اندھیری رات مین ارمان آپکے
اللہ رے ناز دیکھی جو پرچھائین زلف کی	ناگن سمجھ کے اُڑ گئے اوسان آپکے
صورت دکھا کے ذبح کیا جان پڑ گئی	بندے کے سر پہ آنکھون پہ احسان آپکے
مظہر بغل مین رہتی ہین پریان تمام رات	رہتا ہی روز گھر مین پرستان آپکے

غزل ۱۸۵

صنم دل لیکے تڑپایا نہ کیجیے	کسی عاشق کو ترسایا نہ کیجیے
پڑیگا صبر دل تجھپر مری جان	وگرنہ مجھکو کلپایا نہ کیجیے
نہ جانون کیا خطا صادر ہوئی ہی	جو کہتا ہی یہان آیا نہ کیجیے
ہزارون مرغ جان ہوتے ہین بسمل	چمن مین سیر کو جایا نہ کیجیے
اسیر دام الفت کرکے اے جان	دل مضطر کو تڑپایا نہ کیجیے
نظر جسکی پڑے گی ہوگا گھائل	خدارا بام پر آیا نہ کیجیے
مین عاشق ہون ترا دل سے میری جان	مجھے مت ترسایا نہ کیجیے

کہا مانو وگرنہ ہو گے بدنام
بہت اُس کوچے مین جایا نہ کیجے

حسینون پر بہت اس دل کو اپنے
خدا کے واسطے لایا نہ کیجے

نظر لگجائیگی تمکو مری جان
مکان سے در پہ یون آیا نہ کیجے

جو مانگے کوئی تمسے ایک بوسہ
اُسے للہ ترسایا نہ کیجے

حفیظ اسد دل دیکر بتون سے
کبھی پیچھے سے پچھتایا نہ کیجے

غزل ۱۸۶

خوشی سے کاٹ لے دلدار گردن
کہ حاضر روبرو ہی یار گردن

جو عاشق ہین نہین مرنے سے ڈرتے
کٹاتے ہین سر بازار گردن

تم اپنی زلف کی پھانسی بناؤ
جھکاتا ہون ابھی سو بار گردن

اسیر دام الفت کی مری جان
نہین چھٹنے کی ہی زنہار گردن

مرے معشوق کے دو ہی پتے ہین
کمر پتلی صراحی دار گردن

حفیظ اسد اگر ہی عشق صادق
تو سر کاٹا نہ تم زنہار گردن

غزل ۱۸۷

کسیکے عشق مین بیتاب دل ہی
مثال ماہی بے آب دل ہی

نہین ہی ایکدم یان چین پیارے
نہ جانین کب سے یہ بیخواب دل ہی

اُٹھائے ہجر کے صدمے یہ کب تک
مری جان اب بہت بیتاب دل ہی

پھنسا ہی دام الفت مین کسی کے
اسی باعث سے یہ بیتاب دل ہی

گلستان محبت مین پریشان
جدائی نے کیا ہر باب دل ہی

وہی سمجھیگا رمز عشق جانان
حفیظ اسد جو ارباب دل ہی

غزل ۱۸۸

کسی پر آگیا شاید مرا دل
کہ افسردہ سا رہتا ہی سدا دل

اسیر دام الفت ہو گیا دل
بچا یا تھا بہت پر جا پھنسا دل

مین خود حیرت مین ہون بیٹھے بٹھائے
کہ کس نے چھین لیا میرا بھلا دل

چلے کس طرح اُسپر زور اپنا
جو ہو مشہور عالم بیوفا دل

کرون کیا ہاے سوے کوے جانان
لیے جاتا ہی دیکھو کھینچتا دل

ملا کر آنکھ وہ ہم سے پریرو
نہ جانین کس طرح سے لیگیا دل

تپان ہی ہجر سے تیرے مری جان
مثال مُرغ بسمل یان مرا دل

اگر تو مانتا کہنا ہمارا
توکیون ملتی یہ تجھکو اب سزا دل

کسی گلفام کی فرقت مین لب پر
ہین نالے ہر گھڑی مثل عنادل

جہان کے خوبرویون پر ہمارا
ہمیشہ سے رہا دل سے فدا دل

نہین ہوتا اثر کچھ اُسپہ جانان
عجب ہی سخت پتھر سے ترا دل

سلام اُسوقت کرتا مین تجھے گر
کسی پر تیرا آتا ناصحا دل

حفیظ اللہ خان سانڈی سے کب تک
کریگا عزم سوے کربلا دل

غزل ۱۸۹

اسیر زلف جانان دل ہوا ہی
حفیظ اللہ خان حافظ خدا ہی

نہین معشوق کی فرقت سے بڑھکر
ہمارے واسطے کوئی بلا ہی

شب تار لحد کا خوف کیا ہو
کہ داغ دل ہمارا پرضیا ہی

سنبھالون کسطرح دلکو مین اپنے
وہ قابو مین نہین میرے رہا ہی

تری فرقت مین نالون نے ہمارے
اُٹھایہ آسمان سر پر لیا ہی

دل ناداں نے کی غلطی ہمارے
جو تم سے بیوفا پر آگیا ہی

نہین موقوف کچھ مجھپہ مری جان
حسینون پر ہر اک ہوتا فدا ہی

پریشان رہتے ہو ہروقت پیارے
وبال دل مرا شاید پڑا ہی

کرو تم قدر اِسکی سیر سے پیارے | کہ دل سے تجھ پہ دل میرا فدا ہی
حفیظ اللہ خان تجھکو مبارک | کہ آیا آج تیسرا او لربا ہی

غزل ۱۹۰

نہین آسان کسی سے دل لگانا | کہ لخت دل سدا پڑتا ہی کھانا
بہت مشکل ہی لے دل عشق بازی | ہزارون رنج پڑتے ہین اُٹھانا
ملین ہم کسطرح اُس ماہ رو سے | کہ ہی دشمن ہمارا سب زمانا
خطا پاؤ گے بیشک ایک دن تم | نہین لازم وہان ہر روز جانا
تمھارے ہجر مین نوبت یہ پہونچی | کہ ہنستا ہی ہمین سارا زمانا
خدا کے واسطے آکر مری جان | لگا جا ہاتھ سے اپنے ٹھکانا
منع کرتا ہون دل کو وان نجا تو | نہین رُکتا ہی لیکن یہ دوانا
بھروسا کیا ہو اُسکی زندگی کا | چھٹا ہو جسکا کب سے آب و دانا
کسی کے ایک بوسہ مانگنے پر | نہین لازم تمھین کرنا بہانا
مری جان عاشق صادق سے اپنے | نہین لازم تمھین مُنھ کا چھپانا
حفیظ اللہ خان اُس ماہ رُو سے | مبارک ہو تمھین دل کا لگانا

غزل ۱۹۱

بیطرح حال ہی پیارے ترے دیوانے کا | جلد اب آکہ نہین وقت ہی شرمانے کا
ہو گیا ہون مرض عشق سے لاغر ایسا | ہی یقین سبکو مری روح نکلجانے کا
دل کو دے پیچھے تمھین پہلے ارادہ کرلے | خون دل پینے کا اور لخت جگر کھانے کا
دل مین رو رو کے کہا کرتی تھی لیلی اپنے | حال کیا جانے ہوا ہی مرے دیوانے کا
مُرغ بسمل کی طرح دل ہی تڑپتا میرا | سُن لیا حال ہی جب سے کہ ترے جانے کا
کشش دل نے اثر آج دکھایا شاید | ورنہ کیا کام تھا تشریف اِدھر لانے کا

اسطرح پیار سے ٹھلا کے قرین آپ اپنے | ماجرا کون سنیگا ترے دیوانے کا
شمع رویون سے نہین دل کا لگانا اچھا | حفظ کیا حال ہوا دیکھ لے پروانے کا

غزل ۱۹۲

دل ناداں جو تو بدنام ہوا خوب ہوا | رنج و غم کھانا ترا کام ہوا خوب ہوا
بارہا مین نے کہا تو نے نہ مانا کہنا | اب زمانے مین تو بدنام ہوا خوب ہوا
مرمٹا تو تو محبت مین ولیکن اے دل | راضی تجھسے نہ وہ گلفام ہوا خوب ہوا
لخت دل کھانا پڑا خون جگر کو پینا | دل لگانے کا یہ انجام ہوا خوب ہوا
عشق مین اُس بت کافر کے پھنسا کر دل کو | حفظ تو تارکِ اسلام ہوا خوب ہوا

غزل ۱۹۳

ہنس کے دل چھین لیا تو نے ہمارا جب سے | چین ہی عاشق مضطر کو کہان اب تب سے
غیر حالت ہی مری کنج قفس مین صیاد | چھٹ گیا کوچہ دلدار ہمارا جب سے
حال کیا اپنا کہون تیری محبت مین صنم | کسی قابل نہ رہا چھوٹ گیا مین سب سے
مضطرب حال سراسیمہ پریشان خاطر | نام کیا کیا ہوے مشہور نہ میرے تب سے
ہاے کس درد و مصیبت سے تجھے پالا تھا | دشمن جان ہوا میرا دل ناداں کب سے
ایک دل سیکڑون دلدار حفیظ اللہ خان | دل نذر کسکو کرون کون ہی بڑھکر سب سے

غزل ۱۹۴

قفس بلبل کا سوے گلستان لانے سے کیا حاصل | وہ اگلے چہچہے پھر یاد دلوانے سے کیا حاصل
نفس کی آمد و شد ہی جنبش نبض مین باقی | ترے بیمار کو آئینہ دکھلانے سے کیا حاصل
درِ زندان تلک آنے کی بھی طاقت نہین تن مین | ہمارے پانون کی زنجیر کٹوانے سے کیا حاصل
ترا بیمار وقت نزع یہ رو رو کے کہتا ہی | جہان سے اُٹھ گئے جب ہم تو پھر آنے سے کیا حاصل
مرا باغ تماشا چہرۂ رنگین خوبان ہی | مجھے پھر تماشا باغ مین جانے سے کیا حاصل

غزل ۱۹۵

نہ گرد کعبہ نہ بتخانے کا غبار رہون مین
اگر رہون خاک بھی تو خاک پا سے یار رہون مین

نہ کوہکن سے ہی نسبت مجھے نہ مجنون سے
فنون عشق مین یکتا سے روزگار رہون مین

نگاہ لطف جو کرتے تھے یہ بتان نہ کرین
خدا کے فضل و کرم کا امیدوار رہون مین

شگفتہ رہنے دے اندم تو مجھکو باد خزان
کہ اس چمن مین گل آخر بہار رہون مین

بتون سے ظلم سے ہرگز نہ منھ کو موڑون گا
جفا شعار ہین وہ اور وفا شعار رہون مین

کٹے ہی یاد الٰہی مین عمر رفتہ مری
نہ جاننا مجھے غافل کہ ہوشیار رہون مین

غزل ۱۹۶

نگاہ یار ہمسے آج بے تقصیر پھرتی ہی
کسیکی کچھ نہین چلتی ہی جب تقدیر پھرتی ہی

مرقع ہی میری آنکھون مین کیا یاران رفتہ کا
جو نظرون کے تلے ہر ایک کی تصویر پھرتی ہی

ترا دیوانہ جبسے اُٹھ گیا صحرا سے وحشت سے
بگوسے کیطرح سے ڈھونڈھتی زنجیر پھرتی ہی

تری تلوار کا منھ جسسے پھر جانے تو پھر جانے
ہماری آنکھ کب قاتل تہ شمشیر پھرتی ہی

کبھی تو کھینچ لائیگی اُسے گور غریبان تک
کہ مدت سے ہماری خاک دامنگیر پھرتی ہی

بیان کس منھ سے ہووے یار کی شیرین بیانی کا
زبان پر اپنے ابتک لذت تقریر پھرتی ہی

مقام عشق مین شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہی
زلیخا ہر گلی کوچے مین بے توقیر پھرتی ہی

در باب اثر تک ایک دن جاتے نہین دیکھا
خدا جانے کہان یہ آہ بے تاثیر پھرتی ہی

خدا شاہد ہی اسکا پھر نہین ملتی نہین ملتی
طبیعت جس سے اپنی اوبت بے پیر پھرتی ہی

ہم اُس لیلی کے دیوانے ہین اے غافل جو صحرا مین
بغل مین اپنے مجنون کی لیے تصویر پھرتی ہی

غزل ۱۹۷

پابند گیسوے سیہ یار ہم ہوے
دانستہ کس بلا مین گرفتار ہم ہوے

بیگانہ وار اس چمنستان مین کی بسر
ہرگز نہ آشنا ے گل و خار ہم ہوے

آتے ہی اُس گلی مین ہوا درد دل فزون | دار الشفا مین اور بھی بیمار ہم ہوے
چھوٹے تمام عمر نہ زنجیر زلف سے | دام بلا مین ایسے گرفتار ہم ہوے
اُسکی روش مین تیغ کے چلنے کے ڈھنگ ہے | پہلے قدم مین کشتہ رفتار ہم ہوے
پوچھیگا کون مجرم اُلفت کو حشر مین | اچھا ہوا جو تیرے گنہگار ہم ہوے
فرہاد و قیس و وامق و غافل علی الخصوص | کامل یہ فن عشق مین دو چار ہم ہوے

غزل ۱۹۸

چھٹے رفیق مگر رہگیا نشان باقی | ہر داغ فرقت یاران رفتگان باقی
فلک کی تفرقہ سازی سے چھٹ گئے سب دوست | نہ صحبتین ہین نہ یاران رفتگان باقی
جو ظلم چاہیے عاشق پہ کیجیے صاحب | ستم نہ کوئی رہے مجھپہ مہربان باقی
نہ مدحت لب رنگین یار چھوڑونگا | مرے دہن مین ہی جبتلک مری زبان باقی
بتاؤ کس سے پتہ پوچھون اپنے یوسف کا | نہ کاروان ہی نہ اب گرد کاروان باقی

غزل ۱۹۹

گنہ کا ہی بوجھ سر پہ بھاری آلہی توبہ آلہی توبہ | ہر اپنے فعلون سے شرمساری آلہی توبہ آلہی توبہ
زنا و مکر و فریب کاری غرور و زجل و دغا شعاری | کٹی انھین سب مین عمر ساری آلہی توبہ آلہی توبہ
نہ کی غریبون کی پاسداری نہ کی یتیمون کی غمگساری | سُنی نہ مفلس کی آہ و زاری آلہی توبہ آلہی توبہ
خطائین ہین اسقدر ہماری زبان ہی جنکی بیان سے ہاری | قلم ہوا لکھتے لکھتے عاری آلہی توبہ آلہی توبہ
مدام غفلت رہی یہ طاری کہ کی نہ یاد جناب باری | تجھی سے ہی چشم رستگاری آلہی توبہ آلہی توبہ
ترا تو ہی فیض عام جاری ہو رکھتا غافل ہی امیدواری | ترے کرم کی ہی انتظاری آلہی توبہ آلہی توبہ

غزل ۲۰۰

ذرا تو سوچ اے غافل کیا دم کا ٹھکانا ہی | نکل جب یہ گیا تن سے تو سب اپنا بگانا ہی
مسافر تو ہوا در دنیا سرای جمول ست نافل | سفر ملک عدم آخر تجھے درپیش آنا ہی

لگاتا ہی عبث دولت پہ اپنے دلکو تو منعم
بچا وے سنگ کچھ ہرگز یہان سب چھوڑ جانا ہی

نہ بھائی بند ہی کوئی نہ کوئی آشنا اپنا
بخوبی غور کر دیکھا تو مطلب کا زمانا ہی

لگا رہ یاد مین اُسکی اگر اپنی شفا چاہے
عبث دنیا کے دھندون مین ہو اُگلی کیون دیوانا ہی

غزل ۲۰۱

خار حسرت قبر تک دل مین کھٹکتا جائیگا
مُرغ بسمل کی طرح لاشہ پھڑکتا جائیگا

سر مرا جب کاٹ کر تشہیر فرماوینگے آپ
خون اِن آنکھون سے قدمون پر ٹپکتا جائیگا

جان جائیگی جو عشقِ عارضِ گلرنگ مین
تختۂ تابوت مثلِ گُل مہکتا جائیگا

وہ مین کشتہ ہون کہ میری نعش پر اے دوستو
اک زمانہ دیدۂ حسرت سے تکتا جائیگا

چینکہ افشان بام پر بہرِ خدا مت جائیو
اے صنم جو دیکھ لیگا سر ٹپکتا جائیگا

مر گیا ہون مین کسیکی حسرتِ دیدار مین
قبر تک لاشہ بھی میرا راہ تکتا جائیگا

اے ظفر قائم رہیگی جب تلک اقلیم ہند
اخترِ اقبال اُس گُل کا چمکتا جائیگا

غزل ۲۰۲

یا مجھے افسر شاہانہ بنایا ہوتا
یا مرا تاجِ گدایانہ بنایا ہوتا

خاکساری کے لیے گرچہ بنایا تھا مجھے
کاش خاکِ درِ جانانہ بنایا ہوتا

اِس خرد نے مجھے سرگشتہ و بدنام کیا
کیون خردمند بنایا نہ بنایا ہوتا

نشۂ عشق کا گر ظرف دیا تھا مجھکو
عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا

اے پری حور لقا نور قدم سے اپنے
رشک جنت مرا کاشانہ بنایا ہوتا

روز معمورۂ دنیا مین خرابی ہی ظفر
ایسی بستی سے تو ویرانہ بنایا ہوتا

غزل ۲۰۳

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اِک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا

رہا شباب مین باقی جو ولولہ دل کا
تو خاک نکلیگا پیری مین حوصلہ دل کا

جہان مین جو کہ ہی مشہور قاتلِ عالم
پڑا ہی اُس سے اب آکر مقابلہ دل کا

وہ رند ہون کہ مجھے ہتکرطی سے بیعت ہی
ملا ہی گیسوے جانان سے سلسلہ دل کا

وہ ظلم کرتے ہین مجہپر تو لوگ کہتے ہین
خدا بُرے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا

پھرا جو کوچہ کاکل سے کوئی پوچھین گے
سُنا ہی لٹ گیا رستے مین قافلہ دل کا

ہزار فصل گل آئے جنون وہ جوش کہان
گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا

بہار آتے ہی کنج قفس نصیب ہوا
ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا

خدا کے سامنے ہی اپنا ای قلق انصاف
بتون سے حشر مین ہو گا مقابلہ دل کا

غزل ۱۰۴

بار تھا گلزار تھا مے تھی فضا تھی مین نہ تھا
لائقِ پابوس جانان کیا حنا تھی مین نہ تھا

محفل دلدار مین غیرون کی جا تھی مین نہ تھا
لوٹ جب گلشن مین تھی بادِ صبا تھی مین نہ تھا

ہاتھ کیون باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا
یہ سراپا شوخیِ دزدِ حنا تھی مین نہ تھا

بیخودی مین لیلیا بوسہ خطا کیجے معاف
یہ دلِ بیتاب کی ساری خطا تھی مین نہ تھا

ہاے ساقی یہ ہو سامان اور عاشق وان نہو
یار تھا سبزہ تھا بدلی تھی ہوا تھی مین نہ تھا

مین سسکتا رہگیا اور مر گئے فرہاد و قیس
کیا رقیبون دونون کے حصہ مین قضا تھی مین نہ تھا

مین نے پوچھا کیا ہوا وہ آپکا حسن و شباب
ہنس کے بولا وہ صنم شانِ خدا تھی مین نہ تھا

اے ظفر یہ دل پہ میرے داغ کیسا رہگیا
خانہ باغِ یار مین خلقِ خدا تھی مین نہ تھا

غزل ۲۰۵

بیٹھے بٹھائے مفت مین سودا نیا ہوا
دل مبتلاے الفتِ زلفِ دوتا ہوا

کعبہ کا ہی خیال نہ خواہش ہی دیر کی
دل ہی تمہاری چال سے ایسا پسا ہوا

رویا شب فراق مین نیسان کیطرح مین
ہر قطرہ آنسوؤنکا دُرِ بے بہا ہوا

افسوس زندگی مین نہ آیا کہین نظر
مرقد پہ میرے آکے وہ سر پر کھڑا ہوا

آم بخمہ یہ حُسن بندش اشعار کیا سبب
یوسف کا ہم شبیہ مگر آشنا ہوا

غزل ۲۰۶

ہوگیا دل جب سے مائل زراعت پیچان کیطرف
آنکھ بھر کے پھر نہ دیکھا سنبلستان کیطرف

قصد بھی جانے کا کرتا ہون کسی جانب اگر
دل لیے جاتا ہی مجھکو کوے جانان کیطرف

بعد مجنون ہوگیا خالی بیابان یک قلم
پھر نہ آنکلا کوئی اِس دشتِ ویران کیطرف

دیکھ لے گر کوئی میرے یار کے رُخ کی چمک
عمر بھر دیکھے نہ پھر وہ ماہِ تابان کیطرف

پھر ہوا جوش جنون دل شہر مین لگتا نہین
دھیان پھر جانے لگا کوہ وبیابان کیطرف

یکقلم عالم جو تمنے ترک دنیا کو کیا
دھیان شاید آگیا کچھ دین و ایمان کیطرف

غزل ۲۰۷

ہمارے اُستاد منشی شنکر پرساد صاحب صبح بلگرامی ہیڈ ماسٹر کرسی اسکول

نہ تو آرزو مجھے نام کی نہ تو حوصلہ ہی نشان کا
نہ ہی شوق کندہ قبر کا نہ لحد کے اونچے مکان کا

تجھے دیکھ لے جو کہین ذرا ہی یہ آدمی کی مجال کیا
تری بارگاہ مین اے خدا نہین دخل کچھ بھی گمان کا

تو کہان ہی اے دل شیفتہ نہ وابرؤون پہ فریفتہ
مری بات باندھ گرہ مین تو ہی خطر وہان تری جان کا

نہ قدِ خمیدہ پہ جائیے یہ بلا کی آہ ہی الحذر
کہ تو افلاک کا بھی توڑ دے وہ ہی تیر اپنی کمان کا

نہ بڑھیگا آگے کو تو ذرا نہ اُٹھیگا آگے قدم ترا
اے نامہ بر اسے یاد رکھ یہ نشان ہی اُنکے مکان کا

شبِ وصل مین ہمین ایسے ہی وہ ہزارون بالے بتاتے ہین
اجی ہاتھا پائی نہ کیجیے کہین بالا ٹوٹے نہ کان کا

مہ چاردہ تہ ابر ہی نہین چہرہ زلفون مین آگیا
ہی ہلال ایک تہِ شفق نہین رنگ لب پہ ہی پان کا

کہین جل کے دھوئین رہ گئیے مرے عاشقی کے اُڑ ائیے
کہین جل کے خاک سیاہ ہو یہ بکھیڑا سارے جہان کا

مرے مرنے کی جو خبر سُنی تو یہ آئے کہنے جنازے پر
کہ یہ صبح کیا ہی جوان تھا مجھے غم ہی ایسے جوان کا

غزل ۲۰۸

مری آہون کا دھوان ہونے دو
دل کی گنجلک تو عیان ہونے دو

ہونے دو شور و فغان ہونے دو
راز پوشیدہ عیان ہونے دو

واعظو جبہ و دستار کی خیر
ابھی مجھکو خفقان ہونے دو

وصل نکلینگے انشا اللہ
خیر سے اُنکو جوان ہونے دو

آج موذن کا گلا گھوٹینگے
صبح کو آج اذان ہونے دو

جان جاتی ہے خدا کو مانو
وصل تو اے مری جان ہونے دو

ساقیو صبح کو منگوا دو شراب
ہے جو ماہِ رمضان ہونے دو

غزل ۲۰۹

پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا
اُسے آہ دامنِ باد نے سرِ شام ہی سے بجھا دیا

مجھے دفن کرنا جی جس گھڑی تو یہ اُس سے کہنا کہ او پری
وہ جو تیرا عاشق زار تھا تہ خاک اُسکو دبا دیا

دم غسل سے وہ پیشتر اُسے ہمدمون نے یہ سوچ کر
کہین جاوے اُسکا نہ دل دہل مری لاش پر سے ہٹا دیا

مری آنکھ جھپکی تھی ایک پل مرے دل نے چاہا کہ اُٹھکے چل
دل بیقرار نے او میان مین چٹکی لے کے جگا دیا

تجھے دل دیا مین نے جان دی مگر آہ تو نے نہ قدر کی
کسی بات کو جو کبھی کہا اُسے چٹکیون پہ اُڑا دیا

غزل ۲۱۰

عمر سب غفلت مین کھویا کیے نادان رہے
دل مین پایا جسے اُسکے لیے حیران رہے

یون تو منھ دیکھے کی ہوتی ہے محبت سبکو
جب مین جانون کہ مرے بعد مرا دھیان رہے

ہمتو جاتے ہین صنم ملک عدم دیکھینگے
کسکو سونپین ترا اللہ ہی نگہبان رہے

بعد مرنے کے مری قبر پہ خنجر رکھنا
کشتۂ ابروے خمدار کی پہچان رہے

نزع کے وقت ملاقات نہونے پائی
دل کے دل ہی مین مری جان سب ارمان رہے

اب کسی گل مین نہین بوے محبت باقی
وہ زمانہ نرہا اور نہ وہ انسان رہے

حق تعالیٰ سے دعا ہے یہ علی گوہر کی
تندرستی رہے ایمان رہے جان رہے

غزل ۲۱۱

مجھے جامِ الفت یار نے جو پلا دیا کئی بار ہی
مری آنکھوں میں وہی اب تلک بخدا اُسی کا خمار ہی

جو صبا کرے تو اُدھر گذر تو یہ اُس سے کہنا مری خبر
غم ہجر تیرے نے او صنم کیا کیسا زار و نزار ہی

مری جان جاوے و یار ہے مگر اتنا کہتے ہیں او صنم
نہ پھرینگے عشق سے تیرے ہم مرا دل تو تجھپہ نثار ہی

ترے ہجر میں جو سہے ستم نہیں اسکا شکوہ کرینگے ہم
جا ہو سر کو تن سے کرو قلم بخدا نہیں مجھے عار ہی

مجھے خوف حشر خلیل کیا کہ ہو شاہ خادم پیشوا
کوئی مانے یا کہ نہ مانے ہاں مرا دل تو اُنپہ نثار ہی

غزل ۲۱۲

غم دل کا چھپاؤں تو چھپائے نہیں بنتا
بگڑا ہی وہ ایسا کہ بنائے نہیں بنتا

پاس اُسکے میں جاؤں تو کٹھن ہی اگر اُسکو
پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں بنتا

دن رات گذرتے ہیں تصور میں اُسی کے
یاد اُسکی بھلاؤں تو بھلائے نہیں بنتا

وہ شرم سے منھ سامنے کرتا نہیں میرے
آئینہ دکھاؤں تو دکھائے نہیں بنتا

کہتا ہی جو اک آن بچھوڑونگا میں تجھکو
جی اُس سے چھڑاؤں تو چھڑائے نہیں بنتا

قاصد یہ پیام اُس سے تو کہیو چپکے
گر خط میں لکھاؤں تو لکھائے نہیں بنتا

بیکل کوئی کرتا ہی تراب اپنے کو ایسا
دل تجھسے اُٹھاؤں تو اُٹھائے نہیں بنتا

غزل ۱۱۳

گلے میں ڈال کے مالا ہیں کے کان میں بالا
لیے جاتا ہی دل میرا یہ لڑکا برہمن والا

خرام ناز آفت ہی وہ بالا پن قیامت ہی
دکھاتا اُسکا قامت ہی عجائب عالمِ بالا

پری چہرہ بت طناز و خوش اسلوب خوش انداز
بدن نازک سراپا ناز کیا سانچے میں ہی ڈھالا

ہوا جو زلف پر مفتون وہ سودائی ہی اور مجنون
نہیں اس سانپ کا افسون غضب یہ ناگ ہی کالا

نہ پوچھو یار و اُسکا گھر کہاں رہتا ہی وہ دلبر
جہاں بستے ہوں جادو گر وہی ہی ملک بنگالا

وہ چشم سرمگین پیاری غضب کرتی ہی خونخواری
تراب اُس سے نکر یاری مجھے کل قتل کر ڈالا

غزل ۲۱۴

ترے فرقت زدہ کا ہاے کس حسرت سے دم ٹوٹا
ہوا مر وہ پٹک کے سر جو ہین تیرا قدم چھوٹا

تو کہتا ہی قسم اپنی نہ غیرون سے ملونگا پھر
کسی سے یون بھی کرتا ہی کوئی قول و قسم جھوٹا

ملا آخر رقیبون سے ہوا ناخوش حسینون سے
نصیب اُسکا کہو پھوٹا کہ جس سے وہ صنم چھوٹا

کیا جسطرح سے غارت مرا دل اُسنے چتون سے
نہوگا یون کسی کا فرنے کوئی بیت الحرم لوٹا

نکرنا تھا اُسے یارو تراب ایسے کی دلشکنی
یہ دل ٹوٹا نہین ہاتھون سے اُسکے جام جم ٹوٹا

غزل ۲۱۵

نہایت بیوفا نکلا صنم سے دل مرا ٹوٹا
نہین اب کچھ امید اُس سے کہ بالکل آسرا ٹوٹا

لگاوٹ سے پھر اُسکی یہ شکن دلکی نہ جاویگی
نہین جوڑے سے ملتا ہی جہان شیشہ ذرا ٹوٹا

ہمارے شیشۂ دل کو سنبھل کے ہاتھ مین لیجو
نزاکت اسمین ہی اتنی نظر سے جب گرا ٹوٹا

بہت پیری مین دانائی کا تھا تجھکو گھمنڈ اے دل
جتون مین ہاتھ سے لڑکون کے اب سر ترا ٹوٹا

تراب اُسکو غنیمت جان جو رسوا ہوا جگ مین
محبت مین ہوا فانی ترا چون و چرا ٹوٹا

غزل ۲۱۶

چھیڑ مت بلبل کو اے صیاد ہنگام بہار
صبر کر چند سے گذر جانے دے ایام بہار

گل کھلے ہین کیون نہو مرغ چمن کو بیکلی
پھول جاتے تھے خوشی سے سبکے جو نام بہار

کیون مزے مین بلبل و گل کے خلل ڈالے ہی تو
دور کر صیاد دام اپنا با یام بہار

لڑکپن سے تا جوانی یون رہا اُسکا جمال
جسطرح گل ہو دم آغاز و انجام بہار

کسطرح وہ رنگ و بو پر گل کے مائل ہو تراب
جو گئے صبح خزان دیکھے گئے شام بہار

غزل ۲۱۷

اُدھر وے ظالم و سرکش لیے تلوار بیٹھے ہین
ادھر ہم سر جھکائے ناتوان بیمار بیٹھے ہین

کمر پھر اُسنے میرے قتل پر باندھی ہی بسم اللہ
کہ جی دینے پہ ہم بھی مستعد تیار بیٹھے ہین

ادھر ہو وے وہ متوجہ کدھر آنکھیں ملاوے وہ — کہ چاروں سمت اُسکے طالب دیدار بیٹھے ہین
سنا ہی ہمنے اے بلبل یہان آئیگا گل وہ گُل — چمن مین اسلیے پوشیدہ ہم چون خار بیٹھے ہین
شراب اُس بت سے کہدینا سمجھ کے یان قدم رکھے — کہ کتنے یان برہمن توڑ کے زنار بیٹھے ہین

غزل ٢١٨

ہوے ہم کامران خون مین نہا کے — بہت پچھتائے وہ مقتل مین آ کے
گئے ٹھوکر سے غیرون کو جلا کے — ملایا خاک مین ہمکو جلا کے
سرشکون نے دیا داغ جدائی — رکھا تھا اُنکو آنکھون سے لگا کے
عبث کرتے ہو تکلیف اے مسیحا — دوا کے ہین نہ قابل ہم دعا کے
بڑھا ہی عشق خط سے عشق گیسو — ہوے ظلمت کے ہادی خضر آ کے
شب وصلت کٹی جاتی ہی یارب — مگر اُٹھتے نہین پردے حیا کے
گئے لخت جگر بھی اشک کے ساتھ — کسے کھینچینگے چھاتی سے لگا کے
ہی عشق خطِ اخضر اگر ہی — کسی دن سو رہینگے زہر کھا کے
نہ سمجھے تھے کہ شل شمع محفل — کرینگے خاک وہ ہمکو جلا کے
مین وہ افسردہ دل تھا بعد مردن — نہ لایا شمع کوئی بھی جلا کے
لبون کی یاد مین ہمکو غش آیا — مرے ہم چشمۂ حیوان پہ جا کے
محبت کھینچ لائی بعد مردن — وہ روئے تربت عاشق پہ آ کے
اُلجھتی زلف ہی شانہ سے کیا کیا — بگاڑا تمنے اپنے سر چڑھا کے
نہ زندہ کر سکے عاشق کا مردہ — مسیحا بھی چلے شانہ ہلا کے
کہا قاتل نے آکر قبر پر سعد — اُٹھو سوئے بہت آرام پا کے

غزل ٢١٩

سنتا ہی کون کس سے کہون ماجرائے دل — بہتر یہ ہی کسی سے نہ کوئی لگائے دل

کیونکر رہین جو اس جو قابو سے جائے دل
اے کاش موت آئے کسی پر نہ آئے دل

باتین وہ دلفریب ادائین وہ دلربا
ایسے پری جمال پہ کیونکر نہ آئے دل

بیمہر و بیمروت و ناآشنا ہو تم
تمسے خدا کرے نہ کوئی بھی لگائے دل

شیرین کا یہ کلام ہی ہر وقت ہر گھڑی
جسکو خدا خراب کرے وہ لگائے دل

غزل ۲۲۰

نشان ہی دل مین اپنے ناوک مژگان جانان کا
مداوا ہو سکے کیا چارہ گر سے زخم پنہان کا

نہ پوچھو ہمدمون کتنا شب تاریک ہجران کا
دم شمشیر تھا گردن پہ ہر دم خم گریبان کا

جنون یہ کشمکش ہمسے عبث ہی تجھکو زندان مین
چھڑا دے قید سے ہمکو تو رستہ لین بیابان کا

بجائے گل ہی زخم دل بجائے ابر چشم تر
مثال تار بارش تار ہی اک اک گریبان کا

مجھے گریہ کی فرصت دے تو اہم وحشت کھادون مین
جو عالم ہی بیابان کا وہی نقشہ ہو زندان کا

خرابی مین پڑیگا تو پریشان دل ترا ہوگا
ارے ناصح نہ سن قصہ مرے حال پریشان کا

جنازہ جلد پہونچا دو مرا اُس بت کے کوچہ مین
کہین جھونکا نہ لگ جائے نسیم باغ رضوان کا

غزل ۲۲۱

کوئی بشر تجھے ایسا نظر نہین آتا
کہ تیرے کوچے سے تھامے جگر نہین آتا

رفیق وان کوئی جاتا ہی رحم کھاکے اگر
تو پھر وہ بھول کے رستہ ادھر نہین آتا

مریض درد محبت کا دل نہ توڑ اپنے
نہین تو منھ سے نہ کر تو اگر نہین آتا

مسیح ہی یہ جلانا مرا انھین منظور
مرے جنازے پہ وہ جان کر نہین آتا

ہوا ہی حال حیا کا یہ ہجر مین تیرے
کہ اب تو دم بھی ہی دو دو پہر نہین آتا

غزل ۲۲۲

لبون پہ جان ہی یان وان سوال جانے کا
کہان ہی ہم مین دم اس صدمہ کے اٹھانے کا

بھری ہین ان کے سینے مین حسرتین ایسی
کہ اب ٹھکانا نہین دم کے بھی سمانے کا

بغیر جان لیے آزارِ غم نہین جاتا
خدا کسیکو نہ دے روگ دل لگانے کا

شگاف سینہ مرا چاک دل جگر ٹکڑے
اور اُسپہ بھی ہی خیال اُسکو آزمانے کا

رقیب سوزشِ دل کے مزے کو کیا جانے
کہ حوصلہ نہین رکھتا جگر جلانے کا

خدا ہی ہی کہ رہے توبہ کعبہ جانے تک
قدم قدم ہی تصورِ شراب خانے کا

غزل ۲۲۳

تشنہ کامون نے شہادت پہ ترے دل کھولا
آبِ شمشیر سے روزہ دمِ بسمل کھولا

الامان کی در و دیوار سے آتی ہی صدا
کسنے زخمِ جگرِ عاشقِ بیدل کھولا

سینہ کوبی سے بتنگ آئے تھے یان تک احباب
کہ نہ چھاتی سے مرا ہاتھ تہِ گل کھولا

داد بیداد کی چاہی تو کیا اور ستم
خوب انصاف پہ دل جور شمائل کھولا

ہاے رے ہاے محبت کہ صفائی کے لیے
خط مرا غیر کے آگے سرِ محفل کھولا

غزل ۲۲۴

سُنا ہی آپ ذکرِ عاشقِ ناشاد کرتے ہین
جزاک اللہ مجھ بھولے ہوے کو یاد کرتے ہین

عروسِ گل کی مہندی آج ہی کیا صحنِ گلشن ہین
کہ مرغانِ چمن شورِ مبارکباد کرتے ہین

اُڑاتی ہین پریان صاف اِنکے شیشۂ دل ہین
نہین معلوم کیا جادو یہ آدم زاد کرتے ہین

نہین معشوق و عاشق اپنے اپنے شغل سے غافل
وہ صحنِ باغ کو ہم دشت کو آباد کرتے ہین

کتر کر نوچ کر پر توڑ کر یا باندھ کر فرحت
وہ مرغانِ چمن کو قید سے آزاد کرتے ہین

غزل ۲۲۵

قصۂ ہجرِ بتان ہوش مین آؤن تو کہون
تھام لون ضبط کرون دل کو سنبھالون تو کہون

دیکے دل دام جو پوچھے تو کہا یوسف نے
اے زلیخا اسے بازار دکھالون تو کہون

زرِ رخسار کے بوسے کی ہو یون کیا قیمت
چاشنی دیکھ لون کس دیکھ لون تا لون تو کہون

سلسبیل دہنِ پاک کی پوچھو نہ صفت
ہاتھ مُنھ دھو لون وضو کر لون نہا لون تو کہون

تلخ ہی ترش ہی شیرین ہی کہ پھیکا ہی کہ تیز
میوۂ بوسۂ غبغب کا مزا لون تو کہون

سرگذشتِ غمِ گیسو سے وہ برہم ہونگے
اپنے سر بیٹھے بٹھائے جو بلا لون تو کہون

رازِ دل کی نہ کسیکو ہو خبر کانون کان
فرحت اغیار کو جب بزم سے ٹالون تو کہون

غزل ۲۲۶

یہ زمانہ عالمِ خواب ہی پۓ تشنہ مثلِ سراب ہی
جو مکین ہین نقش بر آب ہین جو مکان ہین شکل حباب ہی

رگِ برگِ گل ہی رگِ بدن رُخِ صاف غیرتِ یاسمن
جو وہ تن ہی رشکِ گلِ چمن تو پسینا عطرِ گلاب ہی

نہ پھرے عدم کو جو چل بسے ہی سزا جزا کی خبر کسے
یہ ہین سب یہین کے مباحثے نہ عذاب ہی نہ ثواب ہی

نہ وہ وقت عیش و خوشی رہا نہ وہ لطف بادہ کشی رہا
نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمر ہی نہ شباب ہی

ہی سمندِ عمر رواں رواں بشر آگے پیچھے ہین سب دوان
ہی رواں عدم کو یہ کاروان جسے دیکھو پا بہ رکاب ہی

لہو چشمِ تر سے بہاتے ہین جگر اپنا غم سے جلاتے ہین
اسے پیتے ہین اُسے کھاتے ہین یہ شراب ہی وہ کباب ہی

کبھی آئے آئے نہ آئے وہ اگر آئے بھی تو لجائے وہ
رہے بیٹھے منھ کو چھپائے وہ جو کہا تو بولے حجاب ہی

تحسین طرفہ مشتری خبط ہی کہ جو بیوفاؤن سے ربط ہی
مگر اللہ اللہ یہ ضبط ہی کہ نہ جسکی حد نہ حساب ہی

غزل ۲۲۷

پلا ساقی مجھے ساغر شراب ارغوانی کا
کہ جوشِ فصلِ گل ہی اور عالم ہی جوانی کا

نہین دم بھر کو بھی تشریف لاتے ہو یہان صاحب
ہمین کیا لطف حاصل ہوگا اپنی زندگانی کا

تمھاری بیت ابرو ہو گئی ہی یاد جسدن سے
کسی ساعت نہ بھولا شوق ہمکو شعر خوانی کا

ہنسا کرتے ہین خوبانِ جہان جو دیکھ کر مجھکو
اثر ہی تیرے عاشق کے یہ رنگِ زعفرانی کا

نہ کیونکر سر سے پا تک زرد ہو جاوے مرا لاشہ
کہ مین کشتہ ہون قاتل کے لباسِ زعفرانی کا

تری مخمور آنکھون نے کیا سرمست کیا تجھکو
ذرا ہوتا نہین نشہ شرابِ ارغوانی کا

ذرا اے ماہ وقتِ نزع تو صورت دکھا جانا
رہونگا حشر تک ممنون تری اِس مہربانی کا

میسر ہووے وہ معشوق اے اخگر تو راحت ہی
وگرنہ خضر سان کیا لطف عمرِ جاودانی کا

غزل ۲۲۸

لگی ہی آگ دل سوزِ غمِ فرقت سے جلتا ہی
خبر دیتا ہی بیتابی کی جو آنسو نکلتا ہی

خدارا جلد لے آ کر خبر اے عیسیِ دوران
ترے بیمار کا اب کوئی دم مین دم نکلتا ہی

ملین مہندی وہ خوش ہو کر انھین ہی کیا خبر اسکی
کوئی ناشاد حسرت سے کفِ افسوس ملتا ہی

وہ دن آئین کہ وہ پہلو مین ہون و روصل کی تدبیر
زمانہ ہجر کا کب دیکھیے کروٹ بدلتا ہی

بجز غم خوارِ تنہائی نہ مونس ہی نہ ہمدم ہی
مگر ہان لے خیالِ یار تجھسے جی بہلتا ہی

خدا شاہد کسی کی اور الفت ہو تو کافر ہو
تمھین پر جان جاتی ہی تمھین پر دم نکلتا ہی

پس مردن بھی اسکو اسقدر نفرت ہی اے رنگین
ہماری قبر سے منھ پھیر کر وہ شوخ چلتا ہی

غزل ۲۲۹

تمھارے عاشق کو کیا ہوا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے
وہ مستِ مجذوب بنگیا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

ہزار کوئی سیانے لائے کوئی پلائے کوئی کھلائے
جسے کہ آسیب زلف کا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

کیا جسے تو نے محوِ حیرت دکھا کے آئینہ وار صورت
وہ تیری صورت کو تک رہا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

تمھاری وہ بات ہی دہن مین ہزار انداز ہر سخن مین
چمن مین یہ غنچہ کیا بلا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

کھلی ہی جسپر کہ کچھ حقیقت وہ کھول کر دیدۂ بصیرت
تماشے قدرت کے دیکھتا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

جو درد ہوتا تو غل مچاتا جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا
الٰہی دل کو مرض یہ کیا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

ظفر جب اُس پری نے اپنا جمال دکھلایا حیرت افزا
وہ نقش دیوار ہو گیا ہے نہ مُنھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

غزل ۲۳۰

کسی پردہ نشین کا ہے شوق تھا کوئی طرح اب ایسی بتا دے مجھے
کہ اُٹھا کے وہ پردۂ شرم و حیا ذرا اپنا جمال دکھا دے مجھے
ترے دیکھنے کے تو ہین سیکڑوں ڈھب نہین دیکھتا مین تو یہی ہے سبب
کہ تجلی حُسن کی برق غضب کہین ایسا نہو کہ جلا دے مجھے
مجھے قتل کیا تو یہ اُسنے کہا کہ تو رنج و عذاب سے چھوٹ گیا
ترے ساتھ یہ مین نے سلوک کیا مرے کشتۂ ناز دعا دے مجھے
رہی اتنی بھی طاقت و تاب نہین کہ زمین سے اب اُٹھے یہ خاک نشین
ترے کوچے کی سمت بلا سے کہین مرا اگر یہ شوق بہا دے مجھے
کبھی زخم تو کھانے پر آج تلک ملی لذت عشق نہ مجھکو فلک
مرے زخم جگر پہ چھڑک کے نمک مزا عشق و وفا کا چکھا دے مجھے
لگے بات کا میری ٹھکانا کہان کہ جب ایک سخن مین وہ سحر بیان
کبھی عرش برین پہ بنا دے مکان کبھی فرش زمین پہ گرا دے مجھے
ہو دام علائق جسم اگر کرون گلشن قدس کی سیر ظفر
کوئی ایسا ہو کامل پاک نظر کہ جو قید سے اُسکی چھڑا دے مجھے

غزل ۲۳۱

جسکو دلدار سمجھتے تھے سو دلبر نکلا
چارہ گر ہم جسے سمجھے وہ فسونگر نکلا
سرمہ چشم بت شوخ کو سمجھا مین کہ بس
جس سے تیغ نگہ ناز کا جوہر نکلا
خاک جو شوق شہادت مین ہوا ہون قاتل
سبزہ تربت سے مری صورت خنجر نکلا

تو نکلے یہ داغ نہین مہرین ہین گویا قاتل
ترا دامان ہی مرے قتل کا محضر نکلا

حسرت قد مین ترے سینہ گلزار سے آج
صورت آہ رسا سرو و صنوبر نکلا

غزل ۲۳۲

جہان مین ہمنے اگر کیا نہ پایا
نشان لیکن محبت کا نہ پایا

برائی اپنے دل سے دور کرکے
یہان ہم نے کسے اچھا نہ پایا

کنشت و کعبہ و دشت و چمن مین
کہان یا رب ترا جلوا نہ پایا

خبر دے کون یاران عدم کی
کسی زندہ نے وہ رستا نہ پایا

رہی نالان سدا بلبل چمن مین
مزا کچھ گل کی صحبت کا نہ پایا

چھپایا ہمنے یہ سوز نہان کو
کسی نے راز غم اپنا نہ پایا

بہت دیکھے اگرچہ مصر و بازار
کوئی یوسف مگر تجھسا نہ پایا

یہ دنیا واقعی ماتم کدہ ہے
نشان یان عیش و راحت کا نہ پایا

غزل ۲۳۳

کیا تڑپنا دیکھکر میرا وہ گھبرا جائیگا
سامنے قاتل کے خود مجھسے نہ تڑپا جائیگا

کیا مین تڑپون خنجر بران قاتل کے تلے
دیکھکر مجھکو تڑپتا وہ تو گھبرا جائیگا

یہ تو کرتے ہین ستم پھر انکے کوچے مین کوئی
کیا دل شیدا کو اپنے خاک بہلا جائیگا

بسکہ شوق دید ہی پھٹ جائیگا سنگ مزار
وہ بت کافر مری تربت پہ گر آ جائیگا

عاشق کاکل کا وحشت سے ٹھہرنا ہی محال
لاکھ گو دیوانہ زنجیرون سے جکڑا جائیگا

اے فدا اس کرنہ تو محفل مین اسکے ہاتھ کو
وہ سراپا نازان باتون سے شرما جائیگا

غزل ۲۳۴

اشک سے میرے غبار کوے جانان بہگیا
ہے ترا کحل الجواہر چشم گریان بہگیا

دفتر گردون ڈبویا میری موج اشک نے
غرق ہونے مین عطارد ہے تو کیوان بہگیا

کسقدر دنیا مین دریا سے فنا ہو موجزن / دیکھ اے غافل کہان تخت سلیمان بہہ گیا
باغ جنت مین جو رویا ہون فراق یار سے / غل ہوا ارباب جنان کا یہ کہ رضوان بہہ گیا
اے فدا سامان نخوت ہی خدا کو ناپسند / دیکھ کیونکر لشکر فرعون دریا مین بہہ گیا

غزل ۲۳۵

کھویا ایسا غم دلدار مین ڈھونڈھا نہ ملا / دل مرا اس حسبد زار مین ڈھونڈھا نہ ملا
زخم جو ہین دل صدچاک مین سیے اے گل / غنچہ ایسا کوئی گلزار مین ڈھونڈھا نہ ملا
تیغۂ ابروے قاتل مین جو ہی برائی / کاٹ ایسا کسی تلوار مین ڈھونڈھا نہ ملا
یوسف اپنا نہین معلوم کہان پنہان ہی / جسقدر کوچہ و بازار مین ڈھونڈھا نہ ملا
حسن کو خط نے ترے رنگ بنایا سیرا / اب وہ آئینہ جو زنگار مین ڈھونڈھا نہ ملا

غزل ۲۳۶

فریاد کہ مین آیا تھا دلدار سمجھکر / مارا ہی مجھے تو نے گنہگار سمجھکر
واقف نہین کوئی مری بیماری دل سے / بالین پہ طبیب آتے ہین بیمار سمجھکر
دکھلاتا ہی ہر روز نئے رنگ کا انداز / عاشق مجھے اپنا وہ ستمگار سمجھکر
سب بھول گئے عالم ہستی مین صد افسوس / ہم آئے عدم سے تھے جو اسرار سمجھکر
واقف ہی مرے سوز نہان سے جو وہ کافر / کرتا ہی تبسم مرے اشعار سمجھکر
تعجیل کسی کام مین اچھی نہین ہرگز / دنیا مین فدا کیجیے ہر کار سمجھکر

غزل ۲۳۷

تیرا غبار کو آتا ہی ادھر سو سو بار / داغ غم دیتا ہی وہ رشک قمر سو سو بار
ہی کہان گل کا نشان فصل خزان مین بہار / جا کے لیتی ہی گلستان کی خبر سو سو بار
سیر کو جاتا جو گلشن مین وہ رشک گلزار / جھکتی تسلیم کو ہر شاخ شجر سو سو بار
دل لگا کیا کہ ادھر اب ہی نکلنا دشوار / جایا کرتا تھا مین ہر روز جدھر سو سو بار

کسقدر شوق ہی تیرا مجھے اے فصل بہار — روز تیری راہ مین تکتا ہون میں سو سو بار

غزل ۲۳۸

ایسے رکھتے تھے نہ روشن مہ کنعان عارض — ہین وہ خورشید منور ترے جانان عارض

سبزۂ خط ہی جو ریحان تو ہی کاکل سنبل — گل ہین گویا ترے لے رشک گلستان عارض

دیکھ کر اے بت کافر یہ خط تو اغماز — پوچھتے ہین ترے یاقوت رقم خان عارض

غیر کو بوسہ دیا ہے ہاے ستم یون مجھسے — تت نھفت مین چھپائے ہین مرجان عارض

چمنِ حسن ہی وہ غیرت شمشاد فدا — لالہ و گل کے ہین گویا وہ خیابان عارض

غزل ۲۳۹

ڈالا ہی کس بلا مین مجھے واے ولے دل — ہی روز و شب جو لب پہ مرے ہاے ہاے دل

جی جاے جان جاے اجل آئے موت آئے — یارب مگر کسی کا کسی پر نہ آئے دل

اس بت کے غم مین ابکی سلامت اگر رہا — کافر ہو پھر کسی سے جو بندہ لگائے دل

مجھکو بلا سے جان یہ دل بیقرار رہی — دردِ بتانِ شوخ ہی یارب بلائے دل

کیونکر نہ عزم کوے بتان مجھکو ہو فدا — ہی خضرِ اشتیاق مرا رہنمائے دل

غزل ۲۴۰

ترے ہجر کی تاب نہین ہی صنم مجھے نالہ و آہِ رسا کی قسم
مجھے عادت رنج و عنا کی قسم مجھے شیوۂ درد و بکا کی قسم

یہ جو آپ کے لب پہ ہی داغ ہوا نہین مجھپہ کچھ اسکا ہی راز کھلا
تو بتاؤ صنم مجھے بہرِ خدا تمھین خالق ارض و سما کی قسم

مین نے بوسہ جو تمسے کیا ہی طلب مرجان یہ سکوت کا کیا ہی سبب
مجھے دیجیے خیر جواب ہی اب تمھین پردۂ شرم و حیا کی قسم

صنم آتشِ غم سے کباب ہون مین کئی روز سے بیخور و خواب ہون مین

مری ایسی خبر کہ خراب ہون مین تمھین شافع روز جزا کی قسم
ترے دید کے شوق مین رشک سے قمر مین نکلی ہی عدم کی جو راہ سفر
مرے پیچھے جنازے پہ تو بھی گذر تجھے کشتۂ ناز و ادا کی قسم
نہ کل کی خطا پہ خفا او پری کرو رات کو پھر یہان جلوہ گری
مین نہ چھیڑونگا اب تمھین آج ذری مجھے پاس لحاظ و وفا کی قسم

غزل ۲۴۱

اٹھا کر لیچلو میرا ابھی بستر کوے جانان مین
شفا پاتا ہی ہر بیمار رہ کر کوچۂ جانان مین

عجب کیا ہو مریض غم جو رہتے ہین یہان ناصح
مسیحا کا گذر رہتا ہی اکثر کوے جانان مین

شمیم زلف مشکین آ پہنچی لے عدم تک [illegible]
کہ آتی ہی کہان سے بوے عنبر کوے جانان مین

[illegible] صبا کا بھی وہان وقت سحر جانا ہو
غبار خاکساران جو پہنچے کیونکر کوے جانان مین

یہ شب ظلمت ہی اور آنسو ہین میرے چشم حیران
بنا ہون اے فدا مین بھی سکندر کوے جانان مین

غزل ۲۴۲

بہت مشکل ہی اب شفا مجھکو
مرض عشق ہی فدا مجھکو

دونگا ای چرخ گالیان تجھکو
اسنے تو نے کیا جدا مجھکو

چرخ فریاد اک بت سفاک
ذبح کرکے چلا گیا مجھکو

لیگیا دل اور اسکے بدلے مین
دے گیا غم وہ دلربا مجھکو

مال و دولت سے کیا غرض یارب
اسکے کوچے کا کر گدا مجھکو

ناتوان ہون دیار جانان مین
جلد اڑا لیچل اے صبا مجھکو

غزل ۲۴۳

کیا برا عشق کا آزار لگا ہی مجھکو
کچھ موثر نہ دعا اور نہ دوا ہی مجھکو

کام کچھ آب و خورش سے نہ رہا ہی مجھکو
ناشتہ خون جگر کا جو سدا ہی مجھکو

مشغلہ ہجر مین جو آہ وبکا ہی مجھکو
کس سے بوسہ لب شیرین کا ملا ہی مجھکو
آج جو شربت دیدار ملا ہی مجھکو
نظر افضال خدا پر جو فدا ہی مجھکو

مونس جان حزین رنج وعنا ہی مجھکو
تلخ کامی مین جو شکر کا مزا ہی مجھکو
بارے کچھ درد تپ غم سے شفا ہی مجھکو
ہر در مشکل دارین کھلا ہی مجھکو

غزل ۲۴۴

اے پری حسن دل افروز دکھا دے مجھکو
تاب دوری ہی نہین اصلا مرے دل کو یارب
عمر کاٹی ہی ترے رنج ومحبت مین مدام
سادہ رویون کی نہ سادی ہی کوئی نا زسے بات
بوسۂ زلف جو لے لون مین سیہ مستی مین
ایک مدت سے فدا ہون ترا مشتاق کلام

تو جو لیلی ہی تو مجنون بھی بنا دے مجھکو
آتش ہجر بتان کا ش جلا دے مجھکو
ہو فانی سے نہ اے شوخ دغا دے مجھکو
بھیجتا خط بھی ہی وہ شوخ تو سادے مجھکو
بت میکش کبھی اک جام پلا دے مجھکو
غزلین دو چار تو آج اپنی سنا دے مجھکو

غزل ۲۴۵

زخم کھایا ہی جگر پر ابروے خمدار سے
سایۂ طوبی کی خواہش ہی نہ حورون سے غرض
قبر پر کوندا کریگی میری بجلی رات دن
ہجر مین اُس سرو قامت کے نہ دو تکلیف سیر
پاک ہی نیت جو تیری اے فدا کچھ غم نہین

ہو گیا ہون ذبح اوقاتل تری تلوار سے
کام رکھتا ہون بتون کے سایۂ دیوار سے
مرگیا ہون مین کسی کے جلوۂ دیدار سے
مجھکو ہوتا ہی جنون پیدا گل وگلزار سے
ہی عبث پرہیز کرنا صحبت دلدار سے

غزل ۲۴۶

جسے تم غیر سمجھے ہو اُسے ہم یار کہتے ہین
نہ جس گل مین تیری بو اُسے ہم خار کہتے ہین
ادا جس چال مین نکلے اُسے رفتار کہتے ہین

جہان کو ہم سراسر جلوۂ دلدار کہتے ہین
جہان تو جلوہ گر ہو وے اُسے گلزار کہتے ہین
سخن جو جی کو لبھا وے اُسے گفتار کہتے ہین

سند منصور سے جو یہ ملی رہ [illegible] مین
سرِ دار آئے جسکا سر اُسے سردار رکھتے ہین

نگہ دست تیری کہتہ رتو نیز عالم ہی
عبث آنکھون کو تیری نرگس بیمار رکھتے ہین

نہین ہے اپنا شیوہ شاعری کا فرو پڑھتے
کیا نذر نیاز اُنکے جو یہ اشعار رکھتے ہین

غزل ۲۴۷

پری ہے شکل گوری سانولی معلوم ہوتی ہے
جوانی جس کسی کی ہو بھلی معلوم ہوتی ہے

نمو ہے اُنکے پستان کا بہار آئی ہے جوبن پر
چھپکتی حسن سے گُل کی کلی معلوم ہوتی ہے

شبِ فرقت فلک پر ہین ستارے یا کہ انگارے
یہ سقفِ کہنۂ گردون جلی معلوم ہوتی ہے

طبیعت کا عجب ہے ڈھنگ ہو معشوق کیسا ہی
بُری بھی ہر ادا اُسکی بھلی معلوم ہوتی ہے

خط اُنکا وہ دیدہ دل سے محبت مین جو پڑھتا ہون
عبارت بھی خفی لکھی جلی معلوم ہوتی ہے

کہا صیاد نے انداز دیکھا جبکہ بلبل کا
گلون مین رہ کے نازون کی پلی معلوم ہوتی ہے

نہین بیوجہ لب پر خون کی لالی لگائی ہے
کسی پہ تیغ قاتل کی چلی معلوم ہوتی ہے

لطافت ہند مین ہے مبتلا آکر خبر لیجے
رہائی اس سے مشکل یا علی معلوم ہوتی ہے

غزل ۲۴۸

نہ چھیڑو ہمین دل دُکھائے ہوئے ہین
جدائی کے صدمے اُٹھائے ہوئے ہین

جو اشک آنکھ مین ڈبڈبائے ہوئے ہین
جگر پر کڑی چوٹ کھائے ہوئے ہین

بتون نے جلایا ہمین شمع صورت
خدا سے بس اب لو لگائے ہوئے ہین

نہ دے اِسقدر قبر تکلیف ہمسکو
ترے گھر مین مہمان آئے ہوئے ہین

شہیدون کے لاشون پہ بولا یہ قاتل
یہ سب خون مین کیون نہائے ہوئے ہین

گلہ بخت کا کچھ نہ شکوہ فلک سے
دلِ غم زدہ کے ستائے ہوئے ہین

حیا وصل مین بھی نہین جاتی اُنکی
دُوپٹہ سے منہ کو چھپائے ہوئے ہین

جو آجائے مشکل تو گھبرا نہ رنگین
علی ہر امداد آئے ہوئے ہین

غزل ٢٤٩

ستم ہوئی حق مین ہمارے آشنائی آپکی
چاشنی گرم فرقت نے چکھائی آپکی

بے سبب اچھی نہین جانان رکھائی آپکی
جان لیگی ایک دن یہ کج ادائی آپکی

حال پرسی چاہیے ہی اے شہ خوبان ضرور
دیتے ہین در پر کھڑے عاشق دُہائی آپکی

آنکھ بھر کر بھی کبھی ہمنے نہ دیکھا حور کو
چاندسی صورت جو نظرون مین سمائی آپکی

ہوگئی اغیار کی جب سے رسائی بزم مین
وہ طبیعت ہمنے پھر اکدن نہ پائی آپکی

جب ملی مہندی ہوے دو چار خون عشاق کے
واہ واصاحب حنا کیا رنگ لائی آپکی

بعد مدت کے قدم رنجہ کیا کیا نذر دین
نقد دل تو دے چکے ہین رونمائی آپکی

شب تڑپتے لوٹتے سر دھنتے گذری ہی مجھے
بیقراری بڑھ گئی جب یاد آئی آپکی

پھر گئے غیرون کی خاطر آپ اپنے قول سے
سخت مشکل اب ہی عالم سے صفائی آپکی

غزل ٢٥٠

جب سے مین بندہ ہوا ہون اُس بت دلخواہ کا
شرم دنیا خوف عقبیٰ ہی نہ دھیان اللہ کا

کوئی چپ ہی کھینچتا ہی کوئی نعرہ آہ کا
سچ جو پوچھو یہ پتا ہی اُسکے گھر کی راہ کا

حیلہ سازی کرکے مارے کیسے کیسے شیر نر
گنبد گردون نے سیکھا ہی چلن روباہ کا

کس گل خوبی کے آنے کی خبر ہی اے صبا
شور ہی چارون طرف گلشن مین بسم اللہ کا

یار کو دیکھا ہی اور یوسف کو سنتے ہین فقط
سچ تو یون ہی ہو یقین کسکے تئین افواہ کا

دونون عارض ہین ستارے کہکشان وہ مانگ ہی
روے دلبر ماہ ہی گیسو ہی ہالا ماہ کا

عشق تیرا کیون نہ کھینچے تیری جانب کو مجھے
تجھ مین عالم کہربا کا مجھ مین نقشہ کاہ کا

غرق بحر عشق مین لاکھون ہوے ہین آشنا
آج تک کھلتا نہین احوال اُسکی تھاہ کا

روز ترساتا ہی وہ قاتل مجھے ہر بات مین
کیا اثر جاتا رہا امد میری آہ کا

آزمایش کے لیے کہتا ہی یہ ہمسے وہ شوخ
واہ کیا آسان ہی کرنا کسی سے چاہ کا

گرد بتخانے کے پھرنے سے ملا کیا فائدہ ۔۔۔ کیجیے چل کر طواف اسے جوش بیت اللہ کا

غزل ۲۵۱

کسکو وحشی کسے رسوا نہ کیا ۔۔۔ حضرت عشق نے کیا کیا نہ کیا

چشم سرشار سے اُسکی تونے ۔۔۔ سامنا نرگس شہلا نہ کیا

خاک دعویٰ تھا مسیحائی کا ۔۔۔ کشتۂ ناز کو زندا نہ کیا

نقد اِک بوسے پہ تھی اِسکی خرید ۔۔۔ تونے دل کا مرے سودا نہ کیا

تمنے کین مجھپہ جفائین لاکھون ۔۔۔ مین نے پر ایک کا شکوا نہ کیا

بجلی کب ہنسنے سے تیرے نہ گری ۔۔۔ فتنہ کب چال سے برپا نہ کیا

ہوگیا مائل رخسار صنم ۔۔۔ بخدا دل نے کچھ اچھا نہ کیا

کیون نہ یکتا اُسے کہیے جسنے ۔۔۔ اپنا ثانی کوئی پیدا نہ کیا

کھینچ لاتی اُسے میرے گھر تک ۔۔۔ کام اِس آہ نے اتنا نہ کیا

دل کے لیتے مین کیا تمنے سوچ ۔۔۔ جوش نے اپنا پرایا نہ کیا

غزل ۲۵۲

تکلف نہین ہمسے زیبا تمھارا ۔۔۔ تمھارا ہمارا ہمارا تمھارا

لیا دل تو لو جان بھی کیون سہے ہجر ۔۔۔ تمنا ہماری تقاضا تمھارا

یہ تصویر چہرہ اُتر کیون گیا ہے ۔۔۔ کھینچے کس سے ہوگیا ہے نقشا تمھارا

نہ تیر آہ کا دست قدرت مین اپنے ۔۔۔ نہ شمشیر ابرو پہ قبضا تمھارا

چلے ہمتو حسرت ہی لیکر رقیبو ۔۔۔ مبارک رہے تمکو پیارا تمھارا

رقیبون سے لڑنے کا قصہ نہ پوچھو ۔۔۔ غنیمت ہماری تماشا تمھارا

مین اپنے ہی مرنے کا قائل تھا لیکن ۔۔۔ غضب ہے مری جان غصہ تمھارا

مجھے اور سے کیا مین عاشق ہون پیارے ۔۔۔ تمھارا تمھارا تمھارا تمھارا

خفا ہوتے کیون ہو رکیگا نہ پیارے
نہ جذبہ ہمارا نہ جلوا تمھارا

نسیم اس چمن مین گل تر کی صورت
لپیٹے کپڑے رکھتے ہین پردا تمھارا

غزل ۲۵۳

عجب کچھ لطف سے صدمے دل نادان اُٹھاتا
سزا اپنے کیے کی آپ یہ جسوقت پاتا ہی

کبھی تو خون روتا ہی یہ دل گہ مسکراتا ہی
کبھی صحرا مین جا کر خاک یہ سر پر اُڑاتا ہی

سمجھتا تو نہ اسے نادان کہ یہ باتین بناتا ہی
بہار آنے دے پھر دل دیکھنا کیا رنگ لاتا ہی

مرے نالون سے نالان ہو ملک فریاد کرتے ہین
کہ اے کمبخت کیون عرش برین ہر دم ہلاتا ہی

نہو ثابت پا اے دل تو میدان محبت مین
کہ تجھکو بعد مدت آج قاتل آزماتا ہی

کلام تلخ کرنے سے تجھے کیا فائدہ ظالم
مثال آبلہ خود دل ہی کیون اُسکو دکھاتا ہی

اگر پوچھے وہ میرا حال تو قاصد یہ کہدینا
جگر مین درد ہی اور ضعف سے دل سنسناتا ہی

نہین ممکن ہی بے محنت کسی کو اپنا کر رکھنا
بہت مشکل سے دل پیارے کسی کا ہاتھ آتا ہی

اگر کہتا ہون اُس سے دیکھ مر جاؤنگا کچھ کھا کر
تو کہتا ہی بلا سے کسکو مرنے پر ڈراتا ہی

غزل ۲۵۴

دل مرا تیر ستمگر کا نشانہ ہوگیا
آفت جان میرے حق مین دل لگانہ ہوگیا

ہو گیا لاغر جو اک لیلی ادائے عشق مین
مثل مجنون حال میرا بھی فسانہ ہوگیا

خاکساری نے دکھایا بعد مردن یہ عروج
آسمان تربت پہ میری شامیانہ ہوگیا

خواب غفلت سے ذرا دیکھو تو کب چونکے ہین ہم
قافلہ ملک عدم کو جب روانہ ہوگیا

فصل گل مین بھی رہائی کی نہ کچھ صورت ہوئی
قید مین صیاد مجھکو اک زمانہ ہوگیا

بعد مردن کون آتا ہی خبر کو اے رسا
ختم بس کنج لحد تک دوستانہ ہوگیا

غزل ۲۵۵

ہماری آہ کی تاثیر دیکھو
ہلی وہ عرش کی زنجیر دیکھو

جدھر وہ ہے اُسی جانب کو اپنا
کھنچا جاتا ہے دل تاثیر دیکھو

دیا داغِ جگر ہے جسنے ہمکو
یہی ہے وہ بت بے پیر دیکھو

نہین دامن مین اُسکے سُرخ سنجاب
ہمارا خون ہے دامنگیر دیکھو

اُداسی چھا رہی ہے بیکسی ہے
مزار عاشق دلگیر دیکھو

جو خط جاتا ہے پڑھ سکتا نہین وہ
مری تقدیر کی تحریر دیکھو

پھرا آیا یار میرے در سے جاکر
مری اُلٹی ہوئی تقدیر دیکھو

گلے مین طوق دُھرے پا بہ زنجیر
اسیر عشق کی توقیر دیکھو

وہ بن بن کے بگڑ جاتے ہین سلطان
مری بگڑی ہوئی تقدیر دیکھو

غزل ۲۵۶

وہ میرے پہلو سے گھر سدھارے اودھر کی دنیا اُدھر ہوئی ہے
قیامت آئی ہے یاالٰہی یہ آج کیسی سحر ہوئی ہے

مریض اُلفت کی روح تن سے روانہ پچھلے پہر ہوئی ہے
تمام آفاق مین ہے چرچا تعین کچھ اسکی خبر ہوئی ہے

تجھے ہے معلوم خاک زاہد کہ عاشقی مین ہے کیسی لذت
یہ پوچھ مجھسے کہ عمر میری اسی مین ساری بسر ہوئی ہے

خدا نے ایسا جمال روشن کیا ہے اُس مہر کو عنایت
جو روئے تابان سے زلف اُٹھی تو شام کو بھی سحر ہوئی ہے

کبھی جو در تک مین اُنکے پہونچا تو مجھکو دربان نے دی یہ تسکین
بُلا لینگے وہ ضرور تمکو ذرا سا ٹھہرو خبر ہوئی ہے

نجیب دیکھو کہ ایک دن بھی مزاج اُنکا نہ ہمسے بدلا
اگرچہ سو بار سے زیادہ ادھر کی دنیا اُدھر ہوئی ہے

گذر گئی جب شب جوانی تو کیا رہا لطف شعر خوانی
زبان کر بند اپنی صفدر خموش شمع سحر ہوئی ہے

غزل ٢٥٧

بہ بے پھرتا ہے مجھکو جا بجا دل
مرا بچپن سے ہی اچھا بھلا دل

ملایا خاک مین کیون اسکو تو نے
بہت نازون کا پالا تھا مرا دل

ہزارون حسرتون کا خون ہوگا
ارے ظالم نہ مٹی مین ملا دل

اٹھاتا کیون بتون کے ناز بیجا
اگر ہوتا نہ سینہ بس مین مرا دل

ادا و ناز جانان کی دہائی
گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل

ملا روز ازل عالم کو سب کچھ
ہمین آفت رسیدہ اک ملا دل

ہمارا بھی کبھی تو آشنا تھا
ارے او بیمروت بیوفا دل

گلی سے انکے گھر تک آتے آتے
مچل کر سو جگہ رہ رہ گیا دل

خوشی ہو غم ہو کچھ ہو ہمنے صفدر
بس اب تو اک صنم کو دے دیا دل

غزل ٢٥٨

ہزار صدمے سہا کرینگے کبھی نہ آہ و بکا کرینگے
وہ لاکھ ہمپر جفا کرینگے ہم انکے بدلے وفا کرینگے

چمن مین بلبل چہک رہے ہین شگفتہ گل مہک رہے ہین
سرور مین ہم بہک رہے ہین نہ ہاتھ خم سے جدا کرینگے

جو جمع ہوتے ہین اہل مذہب تو مجھکو حسرت سے کہتے ہین سب
جو یہ ہنوگا تو رند مشرب اسی کا چرچا کیا کرینگے

بہت سی کی ہمنے سیر عالم بس اب ارادہ ہے یہ مصمم
گلی مین اس بت کی بیٹھکر ہم ہمیشہ یاد خدا کرینگے

اسے ہے کیا خوف روز محشر کہ جسکے صفدر علی ہون یاور
یہان بھی حامی رہے برابر وہان بھی جنت عطا کرینگے

غزل ١٥٩

کوئی گھڑی نہ وصل کی آئی تمام رات
باتون مین اس پری نے گنوائی تمام رات

اٹھ کر جو آپ پہلو سے میرے چلے گئے
پہلو مین دل نے دھوم مچائی تمام رات

پیرون پڑے بلائین لین اور منتین بھی کین
سرکی نہ اُنکے مُنھ سے دُلائی تمام رات

خوف اُنکو تھا کہ نیند مین بوسہ نہ لین کہین
گالون پہ دھرکے سوئے کلائی تمام رات

پالا پڑا ہی مجھکو عجب بد مزاج سے
جھگڑے تمام دن ہین لڑائی تمام رات

مونس پھر آج ہجر کی شب کاٹنی پڑی
نیند ایسی سوگئی کہ نہ آئی تمام رات

غزل ۲۶۰

عشق بتان کرون کہ مین یاد خدا کرون
دو دن کی زندگی مین بتاؤ مین کیا کرون

تجھ بن مین اے مسیح بھلا جی کے کیا کرون
آجائے موت اگر تو مین شکر خدا کرون

ملجائے آسمان و زمین سے بھی صنم
مجھکو قسم خدا کی نہ تجھکو جدا کرون

کی لاکھ جستجو ہوا وصل پر نصیب
تقدیر مین لکھا نہین تدبیر کیا کرون

گلشن مین جاکے اور بھی وحشت ہوئی نصیب
اب قصد ہی کہ سیر بیابان کیا کرون

غزل ۲۶۱

پھر آئی فصل گل پھر زخم دل رہ رہ کے پکتے ہین
مرے داغ جگر پھر صورت لالہ لہکتے ہین

کوئی جاکر کہو یہ آخری پیغام اُس بت سے
ارے آجا ابھی دم تن مین باقی ہی سسکتے ہین

نہ بوسہ لینے دیتے ہین نہ لگتے ہین گلے میرے
ابھی کم عمر ہین ہر بات پر مجھ سے جھجکتے ہین

وہ غیرون کو اداسے قتل جب سفاک کرتا ہی
تو اُسکی تیغ کو ہم آہ کس حسرت سے تکتے ہین

رسا کی ہی تلاش یار بن یہ دشت پیمائی
کہ مثل شیشہ سر سے پانون کے چھالے جھلکتے ہین

غزل ۲۶۲

قیامت ہی کسی کو پیار کرنا اس زمانے مین
قضا کا سامنا رکھا ہوا ہی دل لگانے مین

یہی عالم رہے بس موسم گل کا زمانے مین
رہین آباد بلبل اپنے اپنے آشیانے مین

بتائے دیر و کعبہ کا سبب کیا جانیے کیا ہی
نہین ہی دخل بندون کو خدا کے کارخانے مین

قدم رکھ دیکھکر بحر محبت مین ذرا اے دل
خطر ہی ڈوب جانے کا بھی دریا کے نہانے مین

صبا جی چاہتا ہی بس گریبان چاک کرنے کو ‏— کبھی راحت نہین پائی فلک کے شامیانے مین

غزل ۲۶۳

تری صورت بت کافر خدائی وہ بنائی ہی ‏— نہ جھوٹ خدا مائل تری ساری خدائی ہی
جنون کا جوش ہی ای گلبدن تجھسے جدائی ہی ‏— ہوائے دامن صحرا مرے سر مین سمائی ہی
ہوائے زلف عنبر فام پھر سر مین سمائی ہی ‏— قضا کا سامنا ہی موت پھر تشریف لائی ہی
کسی دن پان کھانے مین ہنسی انکو جو آئی ہی ‏— دل پر خون اہل عشق پر بجلی گرائی ہی
ہوا منظور پھر تاراج کرنا کشور دل کا ‏— جو فوج رنج و درد ہجر کی مجھ پر چڑھائی ہی
ترے کوچے سے جیتے جی نہ اٹھونگا نہ جاؤنگا ‏— تجھے سیری قضا جان جہان یان کھینچ لائی ہی
ہماری قبر پر رو روکے فرماتے ہین حسرت سے ‏— یہ وہ عاشق ہی جسنے جان تک آخر گنوائی ہی
الجھکر وہ سوال بوسہ کا کل یہ یون بولے ‏— تجھے سودا ہوا ہی یا کہ تیری موت آئی ہی
وہ عیسی دم جو آجاتا تو جی اٹھتا یہ پھر مردہ ‏— یہی تھا مشورہ سب کا مری جب لاش اٹھائی ہی
کوئی کہتا ہی مجنون اور کوئی کہتا ہی دیوانہ ‏— تمھارے عشق مین پیارے یہ ذلت ہمنے پائی ہی
نہ کر اس سکہ داغ جنون کو رائگان آخر ‏— کہ تیرے بڑے گاڑھے پسینے کی کمائی ہی

غزل ۲۶۴

بدر کو رشک سے ہلال کیا ‏— ماہرو نے مرے کمال کیا
چہرہ سے عاشق جمال کیا ‏— قد دکھا کے مجھے نہال کیا
عشق گیسو نے تیرے آہ مجھے ‏— ہی گنہگار بال بال کیا
باغ عالم مین ہون وہ برگ حنا ‏— جسکے ہاتھ آیا پائمال کیا
کس ادا سے وہ بولے جاؤ بھی ‏— مین نے اُنسے جو عرض حال کیا
عکس پڑتا نہین ہی آئنہ مین ‏— تمکو اللہ نے بیمثال کیا
سرونرا تو وہ ہین خفیف مین ہون ‏— کس نے شب کا بیان حال کیا

شب وصل اُنکے خوف سے ہمنے
اپنا ہی مرغ دل حلال کیا

باغ عالم مین سبزہ رنگون نے
صورت سبزہ پائمال کیا

صدقے ہوجاؤن ایسی فرقت کے
ہجر ہی مین مرا وصال کیا

ق

ایک دن راہ مین ملے تنہا
بوسہ مانگا تو رد سوال کیا

الغرض طول جب ہوا قصہ
چار بوسون پہ انفصال کیا

دیدے پیٹو مجھی کو تم اسعد
دل مین گر اور کچھ خیال کیا

غزل ۲۷۵

سودا ہوا ہی پھر مژۂ چشم یار کا
تلوون کو اشتیاق ہی پھر نوک خار کا

اُڑ کر چھوا ہی عارض پرنور یار کا
دیکھو تو حوصلہ ذرا مشت غبار کا

اک پل کمی نہین ہی ترے شوق دید مین
آنکھون مین گھر بنا ہی ترے انتظار کا

رکھتا ہون زیر تیغ گلا شوق ذبح مین
ہی عشق جب سے ابروے خمدار یار کا

نشہ نہ اُسکے زہر کا اُتریگا تا بحشر
مارا ہوا ہون افعی گیسوے یار کا

مجھکو کیا قفس سے نہ صیاد نے رہا
افسوس ہی گذر گیا موسم بہار کا

یوسف ہوون کے عشق مین بھولے خدا کی یاد
کچھ تمکو ڈر رہا نہین روز شمار کا

غزل ۲۷۶

یہ سمجھے جیتے جی ہم خلد کی تعمیر مین آئے
اُٹھا کر گردشین جب کوچۂ بے پیر مین آئے

عدم سے شوق وصل اُس سیم تن کا دہر مین لایا
ہوس مین زر کی ہم فی خواہش اکسیر مین آئے

تمھاری زلف کے سودے مین آوارہ پھرے برسون
بہت کڑیان اُٹھا کر خانۂ زنجیر مین آئے

لب اعجز بیان سے اپنے گر تم لفظ قم کہدو
تعجب کیا اگر جان پیکر تصویر مین آئے

غنچے وہ ہو گئے رنگ طلائی دیکھکر تیرا
گدا جو پاس تیرے خواہش اکسیر مین آئے

چھٹی عارض کی الفت یار نے جب سرد مہری کی
حلب کو چھوڑ کر ہم خطۂ کشمیر مین آئے

تا تبسم نکنی عقل نگوید هرگز
که تو در آب خضر لولوی لالا داری

سنبل و یاسمن و نسترن و سرو سهی
از سر زلف و عذار و دهن و بالا داری

دل درین برده همه هوش و خرد صبر و قرار
دیگر از خسرو بیدل چه تمنا داری

غزل ۴

نصیحت به نسازد درد دلم زخم جدائی را
نباشد در شکست شیشه دستی مومیائی را

بخاک و خون نشاندی همچو گل ما را درین گلشن
شعار خویش کردی تا چو شبنم بیوفائی را

حیات خویش را چون شمع صرف دیگران کردم
کسی چون من ندارد پاس رسم آشنائی را

بهر صورت برویت چهره همچون عکس میگردد
بلی ناکس نمیداند طریق آشنائی را

امید از دست مردم چاره دل برنمی آید
ز مرهم بر نمیسازد کسی داغ جدائی را

غزل ۵

کافر عشقم مسلمانی مرا در کار نیست
هر رگ من تار گشته حاجت زنار نیست

ما غریبان را تماشای چمن در کار نیست
داغهای سینهٔ من کمتر از گلزار نیست

از سر بالین من برخیز ای نادان طبیب
دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

ناخدا در کشتی من گر نباشی گو مباش
با خدا کار است ما را ناخدا در کار نیست

خلق میگوید که خسرو بت پرستی میکند
آری آری میکنم با خلق و عالم کار نیست

غزل ۶

هر شب منم فتاده بگرد سرای تو
هر روز آه و ناله کنم از برای تو

جانان باین شکسته دلی بیوفا مشو
عمری گذشت تا شده ام آشنای تو

روزی که ذره ذره شود استخوان من
باشد همیشه شیفته دل در هوای تو

یکدم شب وصال میسر نشد مرا
ای وای بر کسی که شود مبتلای تو

برحال زار ما نظری کن ز راه لطف
تو بادشاه حسن و خسرو گدای تو

غزل ۷

من آن پروانۂ عشقم کہ در آتش وطن دارم — چو فانوس آتش دل را بزیر پیرہن دارم

منم بلبل صفت از عشق تا گفت و شنو دارد — نہان در زیر ہر حرفے گلستان سخن دارم

بہ محشر گر بپرسندم چہ آوردی ہمین گویم — شہید خنجر عشقم گواہ خود کفن دارم

نہ پنداری کہ در ہجرت مرا صبرست و آرامی — ز افغان داغہا بر داغ مرغان چمن دارم

اگر در گلشن عشرت ندارم راہ ای مخفی — بحمد اللہ کہ باری گوشۂ بیت الحزن دارم

غزل ۸

ما را بہ غمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت — خود سوے ما ندید و حیا را بہانہ ساخت

رفتم بہ مسجدے پئے نظارۂ رخش — دست بر رو کشیدہ دعا را بہانہ ساخت

دست بدوش غیر نہاد از سر کرم — ما را چو دید لغزش پا را بہانہ ساخت

اقرار وصل کرد و نیامد ہزار حیف — در روز وصل پایہ حنا را بہانہ ساخت

رفتم بمحفلے پئے دیدار حسن او — دور مرا نشاند و تنگی جا را بہانہ ساخت

خون قتیل بیگنہے را بپاے خویش — مالید آن نگار و حنا را بہانہ ساخت

غزل ۹

روحے فداک اے [illegible]ب — آشوب ترک و شور عجم فتنۂ عرب

کس نیست در جہان [illegible] تو ماند — اے در کمال حسن عجب تر ز ہر عجب

ہر کس نیافت بہرہ از جام وصل تو — زین بزمگاہ تشنہ جگر رفت و خشک لب

[illegible] تو [illegible] ست ورنہ آفتاب حسن — واللیل و والضحی ست بر آ درو روز و شب

رفتن بسر طریق ادب نیست در رہت — ما عاشقیم دست نیاید ز ما ادب

دل با دو منزل غم و سر خاک مقدمت — کاین موجب شرف بود آن مایۂ طرب

مطلوب جامی از طلبم گفتہ کہ چیست — مطلوب او ہمین کہ دہد جان درین طلب

غزل ۱۰

اے ماہِ عالم سوزِ من از من چرا رنجیدہ
وے شمعِ شب افروزِ من از من چرا رنجیدہ

یک شب ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم
جاے تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدہ

اے جانِ من جانانِ من برمن نگر سلطانِ من
یک شب بیا مہمانِ من از من چرا رنجیدہ

من عاشقِ زارِ توام از جان وفادارِ توام
تا زندہ ام یارِ توام از من چرا رنجیدہ

رنجیدہ رنجیدہ از من گناہے دیدہ
آخر گنہ بخشیدہ از من چرا رنجیدہ

بنگر ز عشقت چون شدم سرگشتہ و مجنون شدم
چون لالہ دل خون شدم از من چرا رنجیدہ

من عاشق دیوانہ ام اندر جہان افسانہ ام
تو شمع و من پروانہ ام از من چرا رنجیدہ

گر من بہ میرم در غمت خونم فتد بر گردنت
فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدہ

ای سرو خوش بالاے من وے دلبرِ رعناے من
لعل لبت حلواے من از من چرا رنجیدہ

من سعدیِ دل خواہِ تو ابروے ہمچون ماہِ تو
من یار نیکو خواہِ تو از من چرا رنجیدہ

غزل ۱۱

اے بالا چون صنوبر روی رخت چون م و ہ
زلف داری ہمچو عنبر لب چو ش و ک و ر

آفتابِ عاشقان و ماہتابِ دلبران
قبلۂ آزادگانی اے صنم با ر و خ

در میانِ ر و خ اندر کشیدہ خ و ط
دردمندم مستمندم تن گرفتہ ت و پ

ت و پ آمد نگارِ من مرا از عشق تو
دارو ے دردم تو دری در میانِ ل و ب

ل و بِ ل و ب بنہادہ باشد تا سحر
م و ی در پیش آید بستہ باشد د و ر

اے نگارا اگر تو ما را یک شبی مہمان بری
نقل خواہم از لبانت ب و و س و ہ

شاعران بسیار گفتہ شعرہاے پر نمک
کس نگفتہ شعر ہمچون س و ع و د و ی

غزل ۱۲

بہ بستانِ تجمل گل عذاری کردہ ام پیدا
سراپا دل کشی رنگین نگاری کردہ ام پیدا

قیامت قامتی بالا بلاے آفت جانی
بتی غارتگرِ دین سحرکاری کردہ ام پیدا

نگارِ کافر زاہد فریبے عشوہ پردازی
عجائب دلربائی طرفہ یاری کردہ ام پیدا

جوانِ نکتہ دانی طبع موزونی سخن سنجی
سروِ یوان حسنی خوش شعاری کردہ ام پیدا

بیا جانان تماشا کن چراغ آتِ تنِ سوزان
بداغستان دل رنگین بہاری کردہ ام پیدا

جگر آتش تن آتش سینہ آتش دیدہ با آتش
باین ہر چار آتش کاروباری کردہ ام پیدا

گزار کاروانِ لختِ دل از سینہ می جستم
رہی از دیدۂ خونبار باری کردہ ام پیدا

سر و سامانم از عجز و نیاز و بےخور و خوابست
بزورِ ناتوانی حال زاری کردہ ام پیدا

غزل ۱۳

الا یا ایہا الساقی بنوشان جام می مارا
کہ تشنا سم ز مدہوشی سراز پا وز سر پارا

سراپا بیخودم گردان ز قید ہستی حرمان
چہ در بندی خودے یافتم جملہ بلا ہا را

بلاے بندِ ہستی سخت عقد مشکلے دارد
کہ مشکل مینماید حل او ہر پیر و برنا را

بیا و جلوہ گر شو بر دلم اے راحتِ جانم
دگر مپسند بر من وعدۂ امروز فردا را

سرِ یہ دل بملکِ تن مہیا دارم ولیکن
گریزی نیست گر نباید پسند آن شاہِ زیبارا

بشبہای فراق تو در روزان مہجوری
اگر بینید مرا صد پارہ گردد سینۂ خارا

نیاز و انکسار و عجزِ من از حد گذر کردہ
بدہ یکذرہ باری بدرگاہِ خودم مارا

غزل ۱۴

زہے عز و جلال بوتراب فخر انسانی
علیِ مرتضیٰ مشکلکشائی شیر یزدانی

ولی حق وصی مصطفیٰ دریاے فیضانی
امامِ دو جہانی قبلۂ دینی و ایمانی

امیرِ کشورِ فقرے شہِ اقلیم عرفانی
خداگوئی خدابینی خدادانی خداشانی

انیسِ محفلِ انسی جلیسِ مجلسِ قدسی
سرورِ جانِ خاصانی نشاطِ روحِ پاکانی

نیاز اندر قیامت بی سر و سامان نخواہی شد
کہ از حبِ تولاے علیؑ داری تو سامانی

غزل ۱۵

مست گشتم از دو چشم ساقی پیمانہ نوش الفراق ای ننگ و ناموس الوداع ای عقل و ہوش
نیست اندر اختیارم ضبطِ حالت چون کنم مے بر آید از درونم منیجر و ش و منیجر و ش
زہد و تقوی در فگندم زیر پاے آن صنم مذہبم عشق است و رندی مشربم جوش و خروش
خدمتِ پیر مغان بر خود گرفتم فرض عین کمترین از بندگانش بندہ ام حلقہ بگوش
وے بدم من شیخ دین و سبحہ خوان مسجد نشین ہستم اکنون بت پرست و کافر و زنار پوش
بر در میخانہ بنشستم بعجز و نیاز کہ گشتہ ام از بہر یک دو جام مے طاعت فروش

غزل ۱۶

اے از رخ تو در دل گلنار نار نار وز موے تست نافہ تاتار تار تار
اے گل عذار بے گل روی تو تا بہ کے نالم چو عندلیب بگلزار زار زار
شب ریختیم بیادِ قدت سرو ناز من صد جوے خون ز دیدۂ خونبار بار بار
باشد ز باغ حسن تو گلچین رقیب و من دارم بہ سینہ اے گل بیخار خار خار
دلشب خیال زلف تو میداشتم کہ بود ہر موے بر تن من بیمار مار مار
دور از دیار و یارم و بے یار و بیکسم تا چند باشی آہ باغیار یار یار
گرید چرا نہ سرو ز دل خستہ نوید افتادش آہ با بتِ مکار کار کار

غزل ۱۷

جانان ز اشتیاق تو جان آدم بلب دریاب ساعتے کہ نشست از پے طلب
تا جان بود بہ تن ندہم دامنت ز دست وصل تو در زمانہ ہوائیست منتخب
گہ در خیال عارض و گہ در خیالِ زلف از کثرتِ خیال بود روز من چو شب
رفتے و آمد از پے تو صد ہزار دل ق حیرت فزودہ بر من ازین نقش بوالعجب
کاین سحر سامریست و یا معجز کلیم ؛ صیاد پیش میرود و صید ہش از عقب

هندو کشیده تیغ بملک فرنگ و روم — تسخیر کردهٔ تو همه مصر تا حلب
اے کج خیال همچو سر زلف خود مدام — از حرف راست انچه توئی باز گو سبب
شعر سعید زهره برقص آورد بچرخ — گر بار بد بصوت کشد نغمهٔ طرب

غزل ۱۸

طاق محراب دعا یا خود خم ابرو است این — قبلهٔ حاجات عالم یا رخ نیکو است این
پرتو نور تجلی یا شعاع اقدس است — خندهٔ صبح قیامت یا فروغ رو است این
حلقهٔ فتراک چشش دام چین دلفریب — یا کمند عنبرین یا پیچش جادو است این
یا قیامت یا بلا یا فتنه یا آشوب شهر — یا نهال باغ جان یا قامت دلجو است این
نسخهٔ خواب پریشان رشتهٔ عمر مسیح ؛ — مشک تا تار است این یا کاکل خوشبو است این

غزل ۱۹

هست از خار گر دامن صحرا خالی — که نگردید دل آبلهٔ پا خالی ؛
عزت شاه و گدا از پے زمین یکسانست — میکند خاک برائے همه کس جا خالی
چشم تعظیم ازین بیجیران نتوان داشت — بهر کس جا نکند صورت دیبا خالی
شمع فانوس نیم لیک ز بے سامانی — شد میان من و پیراهن من جا خالی
از غم آباد جهان نیست بهم عیش مدام — گشت تا جام پر از مے شده مینا خالی

غزل ۲۰

قلق از سوزش پروانه دارے — ز سوز عاشقان پروانه دارے
نبوده عاشق لیلی بجز قیس ؛ — تو صدها عاشق دیوانه دارے
لبالب جام خواهم ساقی از مے — چرا لبخالی لب پیمانه دارے
دلم قربان این مژگان و ابرو — عجب تیر و کمان ترکانه دارے
طریق بیخودی مسدود گردد ؛ — اگر بسته در میخانه دارے

ترا ب آوازۂ عشقت فسزون باد
کہ ہاے و ہوسے خوش مستانہ داری

غزل ۲۱

بہ بین در وقتِ رفتن حسرت دیدانی نگارِمن
کہ از نقش قدم پیداست چشم انتظار من

نگہ از دیدن او چون پر پروانہ می سوزد
مگر دارد چراغ از داغ دل شبہای تارمن

فلک را گرداز فرط حرارت کورۂ آتش
معاذ اللہ فتد گر برزمین مشتِ غبار من

اگر از سستی بختم سمند او سنے آید
بپاسے او رسدای کاش این مشت غبارمن

بغیر از روے حسرت شکل دیگر در نظر ناید
بہ بیند گر کسے آئینۂ لوح مزار من

مبادا پاسے تو در لغزش آید گر قدم نہی
صفا ہا صورت آئینہ مے دارد غبار من

غزل ۲۲

وہ کہ جان و دل من گشت پریشان بے تو
زود باز آسے کہ ہر یک شدہ حیران بے تو

وعدۂ وصل نکردسے بمن خستہ وفا
جانِ من چند کشد محنت ہجران بے تو

واقف از درد دل غمزدہ و جان حزین
چکنم نیست کسے اسے شہ خوبان بے تو

واسے صد واسے کہ درد دل مارا از مہر
نکند چرخ فلک ذرۂ درمان بے تو

درد من نیست بجز نام تو تا جان دارم
مونس جان حزین دیدۂ گریان بے تو

غزل ۲۳

از درد بیقرارم فریادرس الٰہی
کس نیست جز تو یارم فریادرس الٰہی

بے یار و ناتوانم بر لب رسیدہ جانم
جز تو دگر ندارم فریادرس الٰہی

ہر درد را دواسے ہر رنج را شفاسے
از تو کنم گداسے فریادرس الٰہی

سلطان بے وزیری خلاق بے نظیری
رزاق دستگیری فریادرس الٰہی

در د مرا دوا کن زحمت ز تن جدا کن
ایمان بمن عطا کن فریادرس الٰہی

مسکین و دردمندم سوزندہ چون سپندم
دل جز تو در نہ بندم فریادرس الٰہی

شبہا بسے طپیدم غمہا بسے کشیدم
اکنون بجان رسیدم فریادرس الٰہی

هستم شکسته خاطر در بندگیت قاصر	هستی تو جمله ناصر فریاد رس الٰهی

غزل ۲۴

مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم	الله الله چه جمال است بدین بوالعجبی
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر	اے قریشی لقبی هاشمی و مطلبی
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را	بهتر از آدم و عالم تو چه عالی نسبی
ما همه تشنه لبانیم و توئی آب حیات	رحم فرما که ز حد میگذرد تشنه لبی
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت	بمقامیکه رسیدی نرسد هیچ نبی
ذات پاک تو که در ملک عرب کرده ظهور	زان سبب آمده قرآن بزبان عربی
نخل بستان مدینه ز تو سرسبز مدام	زان شده شهرهٔ آفاق بشیرین رطبی
نسبت خود به سگت کردم و بس منفعلم	زانکه نسبت بسگ کوے تو شد بے ادبی
عاصیانیم ز ما نیکی اعمال مپرس	سوے ما روے شفاعت بکن از بے سببی
به در فیض تو استاده بصد عجز و نیاز	رومی و زنگی و هندی یمنی و حلبی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی	آمده پیش تو قدسی پے درمان طلبی

غزل ۲۵

توئی که قبلهٔ ایمان و کعبهٔ جانی	چگونه کس نه نهد بر در تو پیشانی
توئی حبیب خدا یا رسول صل الله	تراست شاهی کونین و شان سلطانی
بگرد بیت تو هر روز چرخ میگردد	کند بمصرع لولاک منقبت خوانی
خدا از نور ظهور تو خلق پیدا کرد	تو آفتاب جهانتاب و نور رحمانی
کسیکه روے ترا دید وجه حق را دید	که خود حدیث شریف تو هست من رآنی
بخواب هم ز جمالت کسیکه یافت نصیب	ز چشم او شده زائل حجاب ظلمانی

ملاحتِ تو دل یوسفِ صبیح ربود
تو بی پیرہن رشکِ ماہ کنعانی

خدا بوصفِ جمالت بہ صفحۂ عارض
نوشت سورۂ یوسف بخطِ ریحانی

ق

زآفرینشِ آدم تو بودۂ مقصود
ترا ملائکہ کردند سجدہ میدانی

وگرنہ مشتِ گلی بود طینتِ آدم
زتست عزتِ آدم تو فخرِ انسانی

تو بودۂ بخدا ناخدائے نوحِ نبیؑ
وگرنہ کشتیِ او گشتہ بود طوفانی

کنون سفینۂ امت نگاہدار زغرق
کہ بحرِ جرم در آمد بجدِ طغیانی

نشستہ است بہ فردوس منتظرِ رضوان
کہ در جنابِ تو جایش بود بدربانی

تراب نعمتِ کونین از تو میخواہد
زآفتِ دو جہان نیز امن و امانی

غزل ۲۶

اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آزری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

تو از پری چابک تری وز برگِ گل نازکتری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

عالم ہمہ یغمائے تو خالق شدہ شیدائے تو
وے نرگسِ رعنائی تو آوردہ رسمِ کافری

ہرگز نیاید در نظر نقشے ز روئیت خوبتر
من این ندانم تو ملک فرزندِ آدم یا پری

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہرِ شما
باشد کہ از بہرِ خدا سوئے غریبان بنگری

غزل ۲۷

ماہِ نو پیشِ رخت آئینہ دارِ روئے تو
قوسِ گردون رشک دار از کمانِ ابروئے تو

از سرِ بالین من جانم مشو یکدم جدا
تا دلم خوش میکند زلفِ معنبر بوئے تو

حور و غلمان را مجالِ دعوئ حسنِ تو نیست
منفعل گردد اگر خورشید بیند روئے تو

فرقتِ تو مثلِ مجنون کردہ حالِ زارِ من
زین شدہ جانم فقط در شوقِ جستجوئے تو

غزل ۳۳

شدم بر صورتے عاشق کہ بر مہ میکند غوغا — چہ صورت صورتِ دلبر چہ دلبر دلبرِ زیبا
اگر در ویش نے بینم دو چشمم چشمۂ گردد — چہ چشمہ چشمۂ لولو چہ لولو لولوِ لالا
غبارے را کہ میدارم غمم را ہمدمے باشد — چہ ہمدم ہمدمِ محرم چہ محرم محرمِ دلہا
نگارِ من بصد خوبے دو زلفش نکہتے دارد — چہ نکہت نکہتِ عنبر چہ عنبر عنبرِ سارا
مرا از ہجرِ جانانے نظامی شربتے باید — چہ شربت شربتِ قابل چہ قابل قابلِ جانا

غزل ۳۴

مسندِ شوکت شاہانہ مبارک باشد — شادیِ جشن درین خانہ مبارک باشد
گل گلزار ندی پوش طرب ساز ہمین — میسر اید کہ جانانہ مبارک باشد
شیشہ بندے چو خوش آویز گل آرائش — خوشنما ہمچو پری خانہ مبارک باشد
پاندان از گجہ و جام مے و عطر و گلاب — رونقِ بزمِ امیرانہ مبارک باشد
خوب این تازہ غزل تو بتلاش آوردے — طلب ہمتِ مردانہ مبارک باشد

غزل ۳۵

اے دل من صید دامِ زلفِ تو — دام دلہا گشت نامِ زلفِ تو
زلفِ تو بالاے سر دارد مقام — بس بلند آمد مقامِ زلفِ تو
بند شد در زلفِ تو دلہا تمام — دام بند آمد تمامِ زلفِ تو
داد تشریف غلامے بندہ را — زلفِ تو اے من غلامِ زلفِ تو
لائقِ رخسارِ گلرنگِ تو نیست — جز نقابِ مشکفامِ زلفِ تو
رم کنند از دام مرغان چہ عجب — جانبِ آرام رامِ زلفِ تو
صبحِ اقبال است طالع ہر نفس — بندہ جامی را ز شامِ زلفِ تو

غزل ۳۶

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی	برگزیدۂ ذوالجلالی پاک بی ہمتا توئی
نازنین دلربا محبوب رب العالمین	نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی
در شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب	پا نہادہ بر سر گنبد خضرا توئی
یا رسول اللہ تو دانے امانت عاجزاند	عاجزان را رہنماے پیشواے ما توئی
شمس تبریزی چہ داند نعت تو پیغمبرا	مصطفےٰ و مجتبےٰ و سید اعلا توئی

غزل ۳۷

یا رسول عربی شاہسوار مدنی	بلبل نکہ و بطحا و سہیل یمنے
در حریم حرم خاص تو جبریل غلام	کمترین بندۂ درگاہ اویس قرنے
تو کہ در باغ رسالت چو قدت سرو نشست	سرو باغ ملکوتے و گل یاسمنے
رخ بران روضہ کن و خاک رش شو جامی	زانکہ تو بلبل آن باغ وفای چمنے

غزل ۳۸

بدام آن پری خورشید رخسار	گرفتارم گرفتارم گرفتار
چو مجنون در طریق عشق لیلے	پرستارم پرستارم پرستار
زلیخا وار بہر عشق یوسف	خریدارم خریدارم خریدار
لبش میگفت با ما در تبسم	شکر بارم شکر بارم شکر بار
بر دیدے سعدیا از من تو الفت	وفا دارم وفا دارم وفا دار

غزل ۳۹

جلوۂ حسن یار مے بینم	قدرت کردگار مے بینم
چہ بلا بود ناوک نگہش	مرغ دل را شکار مے بینم
در فراق تو صورت بسمل	دل خود بیقرار مے بینم
کردہ ام در غمش گریبان چاک	در کفن جسم زار مے بینم

چشم تو گرچہ آہوِ چین است — زلف مشک تتار مے بینم
گلشن دہر را بقائے نیست — گہ خزان گہ بہار مے بینم
صدمۂ مرگ ہم کم است ازو — انچہ در انتظار مے بینم
خود بخود پیش یار اے عاشق — راز دل آشکار مے بینم

غزل ۴۰

مرحبا احمد بے میم محمد لقبے — عین ربے بہ حقیقت و مجاز آ عربی
گشت خورشید فلک شہرۂ جان بخشی تو — آمدہ عیسی مریم پے درمان طلبی
ہجر تو مرگ و وصال تو حیات است حیات — جسم را جانے و جانانے و روح قلبی
گر بگویم کہ ایاز ے و خدا محمود است — بسر عشق قسم این نبود بے ادبی
یا حبیبی ارنے گفت خدا مثل کلیم — حق پسند این چہ جمال است بدین بوالعجبی
بروا سے خضر دلم تشنۂ دیدار کسے است — نخورم آب بقا جان دہم از تشنہ لبی

غزل ۴۱

اے سران ہر دو عالم را تو در عالم سرے — ختم شد بر ذات پاکت منصب پیغمبری
پا نہادی بر فراز عرش زین دہلیز پست — نیست از خاکی نزادان با تو کس را ہمسری
آبروے دین و ایمانے تو اے دریتیم — از تو زینت یافت در کونین تاج سروری
پیش از لوح و قلم نور توش جلوہ طراز — جملہ موجودات عالم را تو خود سردفتری
یا رسول اللہ چہ گویم وصف ذات پاک تو — ہر چہ میگویم ازان صد مرتبہ بالاتری
چون نباشم یا محمد از تو من امیدوار — کارساز عاجزان در عرصہ گاہ محشری

غزل ۴۲

ہر کجا باشم اسیر دام آغوش توام — بسکہ نزدیک توام از دل فراموش توام
میکنی یاد دم ولی یادت نمی آیم ہنوز — مصرع دلچسپ از خاطر فراموش توام

درتپ ازکم حرفی لعل لب نوش توام	من کباب آتش بسیار خاموش توام
گل بجیب مہر میریزد شکستنهای ماہ	آنقدر کز خویشتن رفتم در آغوش توام
طوق قمری جلوۂ چشم پری با من کند	اینقدر دیوانۂ سرو قباپوش توام

مخمس فارسی

اے شہ فخر بشر صل علے مجتنبے
ہست ذات تو خلاصہ زہمہ وجملہ نبی
ہمہ را ور دہمین است زشرفے غزبی
مرحبا سید مکے مدنے العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

یافتم آئنۂ وصف رخ تو طٰہٰ
والضحیٰ نور جبین توزہے صل علیٰ
سورۂ شمس بتوصیف رخت گفت خدا
نسبتے نیست بذات تو بنے آدم را
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

عرش پر نور شد از ذات تو اے نور قدم
حور و غلمان سر خود را فگنند پیش تو خم
گفت یوسف کہ بہ حسن توزہے مشتاقم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بو العجبی

روے تو مطلع خورشید عنایات تمام
شاد گشتند ز تولید تو ہر خاص و عام
یافتہ گلشن کونین خوشا نزہت تام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی

ہست دربان در پاک تو روح الاعظم
فخر دانند گدائے تو شاہان نعم
قدر ما را بپذیر اے بتو چشم عالم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوی تو شد بے ادبی

فخر کونین توئے آمدہ اے مایۂ نور
ذکر تو ہست بہ توریت نہ تنہا مسطور

نیز وصف تو خدا کرده در انجیل و زبور
ذات پاک تو که در ملک عرب کرده ظهور
زان سبب آمده قرآن بزبان عربی

وصف ذات تو چه گویم شه والا درجات
با لعاب دهنت قند رسد هم نه نبات
عرض داریم ز تو بعد هزاران صلوات
ما همه تشنه لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرما که ز حد میگذرد تشنه لبی

التماس است ز تو مالک روز محشر
چون شود شعله فشان روز جزا حدت خور
از تو امید همین است قسیم کوثر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر
ای قریشی لقبی هاشمی و مطلبی

به وسعت عرصهٔ کونین چو اسپ تو نوشت
آدم و نوح زده بر سر فتراک تو دست
رتبهٔ تو ز حد مرتبه بالاتر رفت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامی که رسیدی نرسد هیچ نبی

یک نظر سوی من انداز شه بنده نواز
حکم فرما به امیدم بزبان اعجاز
ما همه بی سر و سامان و تو ما را همه ساز
بدر فیض تو استاده بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و هندی یمنی و حلبی

ایستاده است خلیل احمد پیش تو نبی
نظر مهر برو کن شه عالی نسبی
ز آتش هجر تو بگذشت ز حد تشنه لبی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمده پیش تو قدسی پی درمان طلبی

مخمس دیگر

ای مبتلای عشق تو جن و بشر و حور و پری
روشن ز عکس حسن تو آئینهٔ پیغمبری
نور رخت را مشتری هم زهره و هم مشتری
ای چهرهٔ زیبای تو رشک بتان آذری
هر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

نے حور دارد نے پری با تو جمال ہمسری	از دلبران ہم دلبری ختم است برتو دلبری
تو فخر مہر خاورے تو رشک ماہ انوری	تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

من بلبل شوریدہ ام کز برگ گل رنجیدہ ام	ہر چار سو نالیدہ ام در جستجو کوشیدہ ام
ہر غنچہ را بوئیدہ ام از ہر چمن گل چیدہ ام	آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

اے نور یزدان سر بسر اے طلعت تو جلوہ گر	اے خلعت وحدت ببر تاج حقیقت زیب سر
مشعل بکف گردد اگر خورشید تابان دربدر	ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوبتر

شمسے ندانم یا قمر فرزند آدم یا پری

حق گویدت کای عین حق جان بودی با جان شدی	از نور من پیدا شدی وانذات من پنہان شدی
من جوہر معنی شدم تو صورت انسان شدی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگرے

خورشید نفس پاے تو گردون چمن پیراے تو	در ہر سرے سوداے تو در ہر دلی غوغاے تو
ای عرش اعظم جای تو ای عاشقت مولای تو	عالم ہمہ یغماے تو خلق خدا شیداے تو

این نرگس رعناے تو آوردہ رسم کافری

در بارگاہ مصطفے میکرد این ہاتف ندا	اے شافع روز جزا اے خواجہ ہر دو سرا
سرتا بپا اے مہ لقا ہمچون شہید بے نوا	خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

اشعار متفرق فارسی

آرزو دارم کہ خاک آن قدم	توتیاے چشم سازم دمبدم

نه تنها عشق از دیدار خیزد — بسا کین دولت از گفتار خیزد

ز بس بمکتب غم مشق لاغری کردم — تنم بکاغذ مسطر کشیده میماند

گر شود لطف و کرم در شان من — جلوه که طاعت دهد عصیان من

ز جوش گریه اشکم گشت گلگون — شده مژگان من فواره خون

دوگونه رنج و عذابست جان مجنون را — بلای صحبت لیلی و فرقت لیلی

چه غم دیوار امت را که باشد چون تو پشتیبان — چه باک از موج بحر آنرا که دارد نوح کشتیبان

گناه گرچه نبود اختیار ما حافظ — تو در طریق ادب کوش و گو گناه من است

گر دورم از تو نقش تو ام در نظر بس است — دل پیش تست دولت من اینقدر بس است

بی تو جان قطره ایست بر لب شوق — ور تو دیر آمدی چکید اینک

گنج قارون که فرو میرود از قهر هنوز — خوانده باشی که هم از غیرت درویشانست

دور از تو سراسیمه تر از دود چراغم — بی بزم تو خون میچکد از چشم ایاغم

ندانم آن گل خندان چه رنگ و بو دارد — که مرغ هر چمنی گفتگوی او دارد

آتش مزاج من بگذار این عتاب را — چین بر جبین ندید کسی آفتاب را

هر که او نیک میکند یا بد — نیک و بد هر چه میکند یابد

تا طبع نازکت نه پذیرد ملالتی — آن به که نامه را بدعا مختصر کنم

ما ز یاران چشم یاری داشتیم — خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم

روزم به غم و شب به الم میگذرد — عمرم همه با محنت و غم میگذرد

دادست دست حق که بدست آوری دلی — دارد دگر نه بهتر ازین پنجه دست

گفتگوی نالایق نیست رسم عاقلان — از برای نرم گفتن شد زبان بی استخوان

ما بیاد تو سلامت بخیال تو خوشیم — غیر نادیدن تو هیچ پریشانی نیست

گناه من ار نامدی در شمار — ترا نام کی بودی آمرزگار

رسید مژده از انجا و فرح گشت پدید
چنانکه قطرهٔ باران به کاه خشک رسید

ازین نوید ز خسم شد شگفته و شاداب
چنانکه باغ ز شبنم چنانکه گل ز نسیم

مرا یک چشم خوابے نیست بر بستر ز تنهائے
بهر آواز پائے چشم بکشایم که می آئی

آب چون در روغن افتد ناله خیزد از چراغ
صحبت ناجنس باشد ثمرهٔ آزارها

درین سرائے کهن خوے کن بخویش سخنی
که بهتر از سخن خوب یادگارے نیست

تا زنده ایم لطف خود از من مکن دریغ
بعد از وفات کس به کس احسان نمیکند

اشعار در ذکر نامه و پیام

بپایان آمد این دفتر حکایت همچنان باقی
بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی

نامه سهل است نوشتن به تو لیکن ترسم
که تو آن نامه نخوانے که در و نام من است

نامهٔ شوق ترا من مختصر خواهم نوشت
بیشتر از بیشتر از بیشتر خواهم نوشت

لختهاے دل بود پیچیده در مکتوب من
از شکست نامه خواهے یافت مضمون مرا

نویسم نامه وا ز بسکه خون میگریم از هجرت
تو گوئی کاغذ مکتوب من رنگ حنا دارد

در کنار نامهٔ اغیار یا دم کردهٔ
تا بدانم بعد ازین قدر فرامشکاریت

مے نویسم نامه و مشتاق دیدار توام
بسته ام نرگس صفت بر نامه چشم خویش را

قاصد رسید و نامه رسید و خبر رسید
در حیرتم که جان بکدام کنم نثار

چه می پرسی ز من حال دل غمدیده ات چون شد
دلم شد خون و خون شد آب و آب از دیده بیرون شد

شرح شوقت مینوشتم دیدهٔ خونبار گفت
جاے سرخیهاش بگذاری که من خواهم نوشت

راه و رسمیست دوستداران را
که بیاد آورند یاران را

قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم
شکایت شب هجران تمام بنویسم

شکایت شب هجران و فرقت دورے
ز حد گذشت ندانم کدام بنویسم

بر دیگران نوشت سپے نامهٔ وفا
بر حاشیه سلام هم از من دریغ داشت

از براے نامۂ ما قاصدے در کار نیست	کاروان اشک ما منزل بمنزل میرود

اشعار در شوق و تمنا

زحد گذشت جدائی میان ما اے دوست	بیا بیا کہ فداے توام بیا اے دوست
بیا کہ بے تو بجان آمدم زتنہائے	بیا کہ نیست مرا بیش ازین شکیبائے
بیا کہ بے گل رویت بہار دلگیر است	دہان غنچہ ز خشکی چو طفل بے شیر است
نگہ نمیرود از ضعف تا در دیدہ	ازان زمان کہ تو رفتے نگاہ بیمار است

اشعار فراقیہ

انچہ من دیدم و من میکشم از جور فراق	کہ شنیداست و کہ دیداست و کرا پیش آید
زہجران دیدہ ام حالیکہ کافر از اجل بیند	خدا کوتاہ سازد عمر ایام جدائے را
غریب کوے توام با وطن چہ کار مرا	سپردہ ام بتو خود را بمن چہ کار مرا
ندانم دل چہ شد لیکن ز خون دیدہ دانستم	کہ مرغے داشتم در آشیان سینہ بسمل شد
اے اجل روز فراق آمد و دلسوزی نیست	من اگر کشتہ شوم بہتر ازین روزی نیست

اشعار در ذکر وداع

امشب وداع یار ز مرگم علامت است	شام فراق نیست کہ صبح قیامت است
بگذار تا بگریم چون ابر در بہاران	کز سنگ گریہ خیزد وقت وداع یاران
در وداعش گر نرفتم احتیاج عذر نیست	دوست میداند کہ استقبال ہجران مشکل است
توان بہ ہجر تو آسان وداع جان کردن	ولے وداع تو آسان نمی توان کردن
شب حرف وداع از لب دلدار شنیدم	آہ این چہ سخن بود کہ این بار شنیدم
رفتم از ہوش وقت رفتن یار	او چنان رفت و من چنین رفتم
یار وداع میکند تاب وداع یار کو	وعدۂ وصل میدہد طاقت انتظار کو
روزے وداع برسر کویت ز خون دل	صد جان نشان دیدۂ پر نم گذاشتم

اشعار در انتظار

عمری گذشت تا کے در انتظار بودن ‌‌ ‌‌ طاقت نماند ما را بی روی یار بودن

اگرچہ وعدۂ خوبان وفا نمے دارد ‌‌ ‌‌ خوش آن حیات کہ در انتظار میگذرد

بر راہِ وعدہ ای گلِ خوبان نشستہ ام ‌‌ ‌‌ تنہا بیا تو نیز کہ تنہا نشستہ ام

نشستہ بر سر راہ است گریہ و آہم ‌‌ ‌‌ بیا کہ گوش بر آواز و چشم بر راہم

انتظارِ طلب و وعدۂ تکلیف چرا ‌‌ ‌‌ خانۂ تست دل اے خانہ برانداز بیا

شبم بگریہ و روزم در انتظار گذشت ‌‌ ‌‌ خوشم کہ روز و شبِ من بفکر یار گذشت

زاہد مگو عذاب عذابِ قیامت است ‌‌ ‌‌ ہجران ندیدۂ کہ بدانے عذاب چیست

مے افگنی تو بر تن من آتش فراق ‌‌ ‌‌ وز دور مے نشینے و نظارہ میکنے

شب ہجران تو از روز قیامت کم نیست ‌‌ ‌‌ غالباً روز قیامت شب ہجران باشد

زمان زمان دلم از آہِ آتشین سوزد ‌‌ ‌‌ کسے کہ از تو شود دور اینچنین سوزد

مرگ را تلخ بما حسرتِ دیدار تو کرد ‌‌ ‌‌ ورنہ جان دادن ما اینہمہ دشوار نبود

شبے لیلے بقوم خویش گفت از در محرومے ‌‌ ‌‌ کہ رسوا کرد ناحق در عرب عشق فلان ما را

گویند روز حشر بپایان نمے رسد ‌‌ ‌‌ صد روز آن بیک شبِ ہجران نمی رسد

رباعی

دور از حریم وصل تو شرمندہ ماندہ ام ‌‌ ‌‌ شرمندہ ام کہ بے تو چرا زندہ ماندہ ام

بیدرد من بہ محنت ہجران مکش مرا ‌‌ ‌‌ کز خیل اہل درد ہمین بندہ ماندہ ام

ز رویت تا بکے نومید برگردد نگاہ من ‌‌ ‌‌ دہد خود را تسلی تا بکے چشمِ براہ من

بدام انتظارِ او من آن صید گرفتارم ‌‌ ‌‌ کہ جانم میرود تا بر سرم صیاد می آید

اشعار متعلق بہ قدوم مسافر

بگوشم مژدۂ وصل از در و دیوار می آید ‌‌ ‌‌ دلم ہم مے طپد ای سینہ امشب یار می آید

قاصد رساند مژدہ کہ جانان من رسید ‌‌ ‌‌ اے درد واے بر تو کہ درمان من رسید

بیخبر سویم چہ آئی ای سرم پامالِ تو / باش تا جانم برون آید باستقبالِ تو

بازم زیار وعدۂ دیدار میرسد / دل در طپیدن است مگر یار میرسد

امروز عجب مضطربم بے سببی نیست / گر یار سر وقت من آید عجبے نیست

اشعار وعدہ و عہد و پیمان

اے صبر پایدار کہ پیمان شکست یار / کارم ز دست رفت و نیامد بدست یار

فریبِ وعدۂ امروز فردا کار نکشاید / کہ من امروز فردا را نمیدانم نمیدانم

صبح امید و شب وصل در ایام تو نیست / دیدہ ام دفتر پیمان بتان حرف بحرف

اے عہد شکن با تو اگر کار نبودے / کارِ دلِ ما این ہمہ دشوار نبودے

دل بہ مہرش چہ نہم تکیہ بعہدش چہ کنم / کہ بیک صحبتِ اغیار دگرگون گردد

اشعار مناسب بزرگان از خردان

شنیدہ ام کہ ز من یاد میکنی گاہے / خوش آن گدا کہ گہے یاد او کند شاہی

شد آرزوے تو از حد امیدواران را / چو اشتیاقِ مہِ عید روزہ داران را

غریب کوے توام با وطن چہ کار مرا / سپردہ ام بتو خود را بمن چہ کار مرا

ذوقِ الطاف تو اے کاش نیافت دلم / یا دہر لطفِ تو اکنون سبب صد الم است

سازم قدم ز دیدہ و آیم بسوے تو / تا ہر قدم بدیدہ کشم خاکِ کوے تو

اشعار جواب نصائح

من پند کسان نمے کنم گوش / این را بہ کسے دگر بگوئید

ناصحا بیہودہ میگوید کہ دل بردار ازو / من بہ فرمان دلم یا دل بفرمان منست

نمیدانم ز منع گریہ نفعی چیست ناصح را / دل از من دیدہ از من آستین از من کنار از من

اشعار در شکریہ

بلند مرتبہ زان خاک آستان شدہ ام / غبار کوے توام گر بر آسمان شدہ ام

احسان دوست در حق من بی نہایت است	من بے زبان کرام یکے را بیان کنم

اشعار اظہار بیگناہے خود

دگر مرا بہ چہ تقصیر متہم کردے	چہ کردہ ام کہ بمن التفات کم کردے
نمیدانم گناہم چیست کز من سرگران دارے	سرت گردم قصورے در وفای خود نمی بینم
آنکہ از چشم تو افگند مرا بے تقصیر	چشم دارم بہ ہمین در دگرفتار شود

اشعار بیوفائی خوبرویان

ہر جفاے کہ کنے راحت جانست ولی	رسم انصاف مباد از جہان برخیزد
تو شرط یارے و رسم وفاداری نمیدانے	ہمین دل بیتوانے بردو دلداری نمیدانی
یا رب بے پروا فسر یاد دل من بے اثر	ہم زدل فریادہا دارم ہم از فریادرس
گر یار زرا حوال من آگاہ نمے بود	درد من سو داز دہ جانکاہ نمے بود
بصد کرشمہ و نازم شکار خود کردے	کنون کنارہ گرفتے چو کار خود کردے
وقتے شدکہ ر و مہر و وفا مسدود است	نہ کسے میرود آنجا نہ کسے مے آید
چو مے بنیم کسے از کوے او دلشاد می آید	فریبے کز وے اول خوردہ بودم یاد می آید
روا مدار جوانے نمیرد از غم تو	تو ہم جوانے واز خود امید ہا دارے

اشعار شکایت

شرط عشق است کہ از دوست شکایت نکنند	لیکن از شوق حکایت بزبان مے آید
ہزار شکر کہ مارا سر شکایت نیست	وگرنہ قصۂ جور ترا نہایت نیست
بنشین دمے کہ شکوہ ز درد نہان کنم	جورے کہ کردۂ بتو خاطر نشان کنم
با درد ہجر شکوہ ز جانان نمے کنم	گیرم ہمان کہ وعدہ نمود و وفا نکرد
از شکوہ بس کنم کہ دل یار نازک است	خوے کرشمہ نازک و بسیار نازک است

اشعار در اظہار دوستی غائبانہ

نزدیک شد که عشق نهان برملا شود	چشم نیاز و ناز بهم آشنا شود
زمانه دشمن و ما بیدلیم و بختِ سیاه	تو رحم گر نکنی کار مشکل افتاد است
باخلق آشنا نشود مبتلاے تو	بیگانه باشد از همه کس آشناے تو
میخواهم از خدا بدعا صد هزار جان	تا صد هزار بار بمیرم براے تو

اشعار شوقیه و شکایت آمیز

بیا بیا که جدائے نهایتے دارد	طپیدن دل بے صبر غایتے دارد
تا بکے از بزم وصلت دور میداری مرا	تا بکے آوارهٔ و مهجور میداری مرا
نمی آئی نمی خوانی نمی جوئی نمی پرسی	چرا از آشنایان اینقدر کس بیخبر باشد

اشعار طعن آمیز به معشوق

تو وفا با دگران کن که منِ خستهٔ دل	زنده از بهر همین ام که جفاے تو کشم
با غیر من نشنید و دشنام میدهد	ما را هنوز بوسه به پیغام میدهد
خریدار تو بسیار اند بهر امتحان باری	طلب کن نقدِ جان تا قیمت یاران شود پیدا

اشعار رشک

نے جور و نے عتاب و نه کین میکشد مرا	با غیر لطف میکنے این میکشد مرا
رشک آن تازه گرفتار توام میسوزد	کز تو حیران شود و تکیه بدیوار کند

اشعار حالات حسن

خوشحال آنکه دید ترا و سپرد جان	آگه نشد که هجر کدام است و وصل چیست
آنچنان بیگانه ام اندر دمان در عشق تو	کاشناے من همان ناآشناے من بود
رسم کجا است این تو بگو در کدام شهر	دل میبرند و چشم به بالا نمی کنند
روز محشر چو بپرسند که خون تو که ریخت	آهِ حسرت کشم و سوے تو نظاره کنم
نه درد میرود از دل نه تاب می آید	نه صبح میشود امشب نه خواب مے آید

نگہ تا کے گریزان دارم از تو
گرفتارم چہ پنہان دارم از تو

اگر از عشق نبودم کہ حیران میباشد
بیخبر کرد چنانم کہ خبر دار شدم

اشعار در وصف جمال

نمیداند کسے در عشق او غیر از خدا حالم
عجب حال بدی دارم درین سودا خوشا حالم

بیچ میدانے چہا اے سرو قامت میکنی
میکشی و زندہ میسازی قیامت میکنی

بدل زد یا بسر زد یا بپا زد
چہ داند کس محبت بر کجا زد

اشعار ذکر آہ و نالہ

سیلِ اشکم رفتہ رفتہ در گلو زنجیر شد
طفل دامنگیر ما آخر گریبان گیر شد

گریہ ہائے خانگی دل را تسلی بخش نیست
در بیابان میتوان فریاد خاطر خواہ کرد

تنگ آمدم اے نالۂ دلخواہ کجائی
فریاد ہی ام از دست تو ای آہ کجائی

اشعار حسرت و محرومی

خبر من برسانید بہ مرغان چمن
کہ ہم آواز شما در قفسی افتاد است

مدتے شد کہ ز خاک قدمش محرومم
در میان من و او بوسہ بہ پیغام افتاد

ما راز خاکِ کویت پیراہن است بر تن
آنہم ز اشکِ حسرت صد چاک تا بدامن

بعالم ہر کرا بینیم بدل درد و غمے دارد
ز دستِ غم منال ای دل کہ غم ہم عالمی دارد

اشعار آہ و درد

من ہر چہ دیدہ ام ز دل و دیدہ دیدہ ام
گاہے ز دل بود گلہ گاہے ز دیدہ ام

چہ شور بود کہ عشقت بمن کرامت کرد
کنار سیدہ قیامت دلم قیامت کرد

دل را نوید آمدنِ او نمید ہم
ترسم بحالِ خود بگذارد دگر مرا

روز ما را ساخت چون شب تیرہ آہ از فراق
چند سوزیم از فراق آہ از فراق آہ از فراق

الٰہی نرم گردان از کرم دلہای خوبان را
وگرنہ عشق را ناپید کن یا عشق بازان را

دلها همه مجروح فتادند به یک سو	این کوچهٔ آن شوخ ستمگار نباشد

اشعار مکتب و ادیب

ماه من در مکتب من بر سر ره منتظر	ای معلم یکزمان آن سرو را آزاد کن
ما و مجنون هم سبق بودیم در دیوان عشق	او بصحرا رفت ما در کوچه ها رسوا شدیم
نمیدانم که داد ای تندخو تعلیم بیدادت	تو هرگز این قدر بدخو نبودی کیست استادت
ز قید مکتب اندوه آزادم بحمد الله	ز خوشیهای دلم طفل معلم مرده را ماند

اشعار متفرقه

صائب دو چیز میشکند قدر شعر را	تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس
صائبا خجلت سائل بزمینم در کرد	بی زری کرد بمن آنچه بقارون زر کرد
گرچه مرغ نیم بسمل مانده ام در قید تو	یا بکش یا دانه ده یا از قفس آزاد کن
ای جان تو اگر جان طلبی جان بتو بخشم	از جان چه عزیز است بگو آن بتو بخشم
نه پرسشی ز گلی نه پیام از خاری	درین چمن بچه دل خوش کند گرفتاری
جگر ز زخم تو معمور دل به غم شاد است	به یمن جور تو اقلیم درد آباد است
برو بکار خود ای واعظ این چه فریاد است	مرا فتاده دل از کف ترا چه افتاد است
دل من لفظ و یاد تو معنی ::	معنی از لفظ کی جدا باشد
گر دورم از تو نقش تو ام در نظر بس است	دل پیش تست دولت من اینقدر بس است
شب تاریک و بیم موج و گرداب چنین هائل	کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ها
اشتیاقیکه بدیدار تو دارد دل من	دل من داند و من دانم و داند دل من
سواد دیده حل کردم نوشتم نامه سوی تو	که تا هنگام خواندن چشم من افتد بروی تو
این شکایت نامهٔ نامهربانی های تست	آنچه دیدم از جدائی ها جدا خواهم نوشت
حال من دیدست قاصد احتیاج نامه نیست	گر نویسم زنده ام بر خویش تهمت میکنم

مدتے شد کہ رہ مہر و وفا مسدود است — نہ گدا مے رود آنجا نہ کسے مے آید
دل بتو دادم و افسوس نمے دانستم — کہ پس از بردنِ دل شوخ چنین خواہی شد
اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را — نمیکردم بدل روشن چراغ آشنائی را
یاد تو شب و روز قرین دلم است — لطف و کرمت گوشہ نشین دلم است
از حلقۂ بندگیت بیرون نشوم ؛ — تا نفس حیات در نگینِ دلم است

مستزاد اردو

مستزاد اول

حالِ دل کس سے کہوں کوئی بھی غمخوار نہین غم فرقت کے سوا
اور اگر پوچھے کوئی قابلِ اظہار نہین چپکا رہنا ہی بھلا
زلف کے پیچ سے چھٹ سکتا نہین کوئی دل اور یہ پیچ بہ پیچ
کونسا دل ہی کہ جو اسمین گرفتار نہین ہی عجب دام بلا ؛
سیکڑون ہین جگر افگار ہزارون دلریش ترے ہاتھون لیکن
پاس تیرے کوئی خنجر کوئی تلوار نہین ہان مگر ناز و ادا
کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہی کہ جہان ہی بدمست
جسکو اب دیکھو وہ بدمست ہی ہشیار نہین ای بت ہوش ربا
مر مٹے خاکِ در یار پہ عشاق ظفر کہ جو ہونا ہو سو ہو
اُٹھکے اب جائین کہان طاقتِ رفتار نہین مثل نقش کف پا

مستزاد دوم

حیف صد حیف مجھے عشق کا آزار ہوا مفت بیمار ہوا ؛
وہ مسیحانہ معالج مرا زنہار ہوا الٹا بیزار ہوا ؛
پڑتے ہی آنکھ بیان اپنا ہوا کام تمام آیا الفت کا پیام

ہر سر نیزۂ مژگانِ صنم پار ہوا مین دل افگار رہوا
آپ کے آنے کی واللہ نہایت تھی خوشی بس تمنا تھی یہی
مہروش کلبۂ غم مطلعِ انوار ہوا خوش دلِ زار ہوا
یار بے مہر و وفا ہی یہ نہ تھا دل کو یقین تا دم باز پسین
رحم کا آسکے نہ مین آہ سزاوار ہوا وہ نہ غمخوار ہوا
کوئی مقصد نہ بر آیا مرا ای وائے نصیب پھر کجا وصل حبیب
میرا دشمن یہ عبث چرخ ستمگار ہوا غم کا انبار ہوا
طاہر اُس شوخ کو پرہیز تو تھا حد سے فزون کیون نہ اب شکر کرون
وصل پر بارے رضامند وہ دلدار ہوا مجھ سے اقرار ہوا

مستزاد سوم

جا پھنسا طائر دل اپنا بصد شوق پری تری کاکل مین صنم
ہائے آزار کسی ڈھب کا اسے وے نہ ذری لطف کرا و کرم
ہجر کے جور کی اب تاب نہین ہی مجھ مین سچ یہ کہتا ہون اجی
دلبری اتنو ذرا بہر خدا کر تو مری جانِ من کر نہ ستم
تری مسی کی دھڑی پان کی سُرخی نے پری قتل کر ڈالا مجھے
دیکھ تو خنجر مژگان نے کیا کیا پڑ رہے رہا ہون ٹھونپہ بیدم
جانِ من تیری ہی الفت مین یہ برباد ہوا سو گلہ کس سے کرون
مثل سیماب کے بیتاب ہون فرقت مین تری ای صنم تیری قسم
دین و دل دونون دیے دولت ایمان بھی دی اس ہمایون نے تجھے
دلبری تسپہ بھی تو نے نہ ذرا ہائے کری یہ ہی سینہ پہ الم

مستزاد چہارم

اس عشق نے یارو مجھے دنیا سے اٹھایا دیوانہ بنا کے
زلفون مین پری رو کے گرفتار کرایا پھر شانہ بنا کے
پھر شوق کے شیشے مین شراب عقل کی اپنی بھر بھر کے پلائی
پھر میرا تماشا یہ سب عالم کو دکھایا مستانہ بنا کے
بیدل کیا دلبر نے عبث لیکے مرا دل کس مکر و ہنر سے
پھر اپنی لگا کان کی بالی مین جھکایا دُر دانہ بنا کے
نزدیک رقیبون کے صنم رات کو بیٹھا مجلس کیا روشن
پھر اپنی شمع رو کے لہیہ ہمکو جلایا پروانہ بنا کے
غیرون کو بلا کر وہ لگا پاس بٹھانے مدت سے گویا دوست
ہم دوست یگانہ کو لگا دور بٹھانے بیگانہ بنا کے
اکبر کی یہی عرض ہے اب حق سے شب و روز کر اپنا تو طالب
دنیا مین اگر رکھنا ہو تو رکھ لے خدا یا مردانہ بنا کے

مستزاد مخمس

مین ہون عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہین کہ ہے غم میری غذا
تو ہے معشوق تجھے غم سے سروکار نہین کھانے غم تیری بلا
دل و دین تیرے حوالے کیے کرتے ہی طلب اور جو کچھ کہا سب
پھر جو بیزار ہے تو مجھکو بتا اسکا سبب میری تقصیر ہے کیا
بھیجے خط سیکڑون لکھ کر تمھین ہشیاری سے بڑی دشواری سے
تمنے بھیجا نہ جواب ایک بھی عیاری سے یہ ہے قسمت کا لکھا
طلب بوسہ پہ کیون اتنا برا مانتے ہو ہمین پہچانتے ہو
دیکھو ہم ہین وہی جانباز ہمین جانتے ہو کرتے ہین جان فدا

ہی حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل ترے ہاتھون قاتل
تیرے آب دم شمشیر کو تیرا بسمل سمجھے ہی آب بقا ؛

کیا کہون تیرے مین انداز و ادا کا عالم ہی ستم ہائے ستم
دیکھ کر ہوش رہین کیا کہ نکل جائے ہی دم ای بت ہوش ربا

نہ تو تقریر سے ہو کام نہ تحریر سے ہو اور نہ تدبیر سے ہو
ہم تو کہتے ہین ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو ہی یہی بات بجا

مستزاد ششم

زلف پر پیچ مین دل ایسا گرفتار ہوا چھٹنا دشوار ہوا
بیٹھے بٹھلائے نیا عشق کا آزار ہوا مفت بیمار رہوا

ہمدم و ہم نفس و مونس و ہمراز رفیق نہ رہا کوئی شفیق
درد فرقت کے سوا کوئی نہ غمخوار ہوا غم فقط یار رہوا

خاک صحرا کی ترے ہجر مین چھانی ایسی حیثیت تک نہ رہی
پار تلوون سے مرے دشت کا ہر خار ہوا کیسا ناچار رہوا

ہمسے چھپ چھپ کے تم اے یار چلے جاتے ہو اسکا باعث تو کہو
کون ہی ہمسے سوا کس سے نیا پیار ہوا کون دلدار رہوا

بارہا تجھسے کہا ہاے نہ مانا کہنا غم پڑا اب سہنا
آخرش دام محبت کا گرفتار ہوا خوب اے یار رہوا

یار کی سنگدلی کی نہ خبر تھی اصلا ہمکو عالم بخدا
وہ سے تقدیر [illegible] یار ستمگار ہوا تن [illegible] رہا ہوا

مستزاد ہفتم

دیکھ سکتا ہی کوئی کب تجھے اے رشک قمر ہی کسے تاب نظر

نذر ہے حضرت موسیٰ کی طرح عشق مین خبر چہرہ دکھلاؤ اگر

عاشق زار کو ہی درد دل و درد جگر ہی بہت حال بتر

چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر اے شہ جن و بشر

ای صبا ہو جو ترا کوچہ جانان مین گزر کہیو با دیدہ تر

ترے عاشق کی تپ غم سے ہی حالت ابتر کچھ نہین تجھکو خبر

ہوگئی عمر بسر عہد جوانی گذرا کچھ بھی وقفہ نہ رہا

عاشقو جاگو اٹھو صبح ہوئی باندھو کمر بج گیا کوس سحر

کیون یہ سنسان شب ہجر ہی کیا مر گئے سب نہین کھلتا یہ سبب

بولے ہی کوئی موذن نہ کوئی مرغ سحر اور نہ بجتا ہی گجر

دل مین ہی یاد تری سر مین ہی سودا تیرا جان ہی تجھپہ فدا

تیرا ہی دیکھنا ہی آنکھ کو منظور نظر گوش مشتاق خبر

آکے لاشے پہ مرے پیارے نہ منھ کو ڈھانکو غمزہ بیجا نہ کرو

آنکھ مین مردے کی رہتا ہی کہان نور نظر شوق سے دیکھو ادھر

خوب سمجھا ہون کہ ہی سب مین تجلی تیری کھل گئی آنکھ مری

عرش سے فرش تلک جاہے نظر جاے جدھر تو ہی آتا ہی نظر

نہ پسیجے جو ترا دل تو یہ ہی بات عجیب کیا کہون واے نصیب

سوز فرقت مین کرون نالہ پر درد اگر کرے پتھر مین اثر

کون ہی جسکو ترا عشق کہ اے یار نہین آسمان ہو کہ زمین

جستجو مین تری پھرتے ہین ادھر اور ادھر رات دن شمس و قمر

یہ مرا دل یہ مرا حوصلہ میں نے ایسے جگر کر دیا سینہ سپر

ایک دم رشک بتان سے نہ کرین قطع نظر ہوگا ہر قطرہ گہر

جسم کیا جان ہے کیا نطق ہے کیا عقل ہے کیا نہ ملا آسکا پتا
واسطے تو ہی بتا کون ہے آیا ہے کدھر کچھ بھی ہے مجھکو خبر

مستزاد ہشتم

مرضِ ہجر مین دل جب سے گرفتار ہوا کیسا ناچار رہوا
اب تو عیسی بھی مری شکل سے بیزار ہوا جینا دشوار ہوا
جان آخر ہے بس اب ہونٹھون پہ آیا مرا دم شکل دکھلاؤ صنم
کس خطا پر مری صورت سے تو بیزار ہوا کیسا انکار رہوا
ڈھونڈھتا ہون اُسے پہلو مین مگر پاس نہین جینے کی آس نہین
حیف جس دن سے جدا مجھسے وہ دلدار ہوا ملنا دشوار ہوا
خواب مین بھی نہین اب شکل دکھاتا وہ صنم ہائے کیسا ہے ستم
اب تو صورت بھی دکھانا اُسے دشوار ہوا ایسا بیزار ہوا
ہوگیا تھا ترے سودائی کو وحشت مین سکون پھر ہوا اُسکو جنون
بعد مدت کے وہی پھر اُسے آزار ہوا سخت بیمار ہوا
غیر کو چاہا نہین جب سے تجھے دیکھا صنم تیرے ہے سر کی قسم
جز ترے اور کسی سے نہ سروکار ہوا سب سے انکار ہوا
جب سے صورت کو تری دیکھا ہے اے ماہ لقا نہ رہا ہوش بجا
نشۂ عشق مین اس درجہ مین سرشار ہوا پھر نہ ہشیار ہوا
وہ بھی دن ہوگا الٰہی کہ جو مین اُس سے ملون ہو کے خوش سب سے کہون
طالع خفتہ مرا شکر ہے بیدار ہوا وصل دلدار ہوا
کونسا ملنے کا تیرے کرے عاشق سامان اے مرے جان جہان
پاؤن مین سلسلہ ہجر گرانبار ہوا ملنا دشوار ہوا

مستزاد نہم

ای طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہین فکر دوا
اُس مسیحا کو دکھا دو تو کچھ آزار نہین ابھی ہو جاے شفا
بیوفا تجھسا جہان مین کوئی زنہار نہین کیجیے کس سے گلا
سچ تو یہ ہی کہ ہمین عشق سزاوار نہین تیری تقصیر ہی کیا
فصل گل کی نہ چمن مین مجھے دی خوشخبری یان ہی بے بال و پری
لایق سیر چمن اب یہ دل افگار نہین کیون رلاتی ہی صبا
کتنا چاہا کہ ترے عشق مین مرجائین ہم پر نکلتا نہین دم
ای صنم تو ہی مری شکل سے بیزار نہین ہوا جل بھی تو خفا
شمع رخ کا تری پیارے کوئی پروانہ نہین اور اگر ہین تو ہین
دام کا کل کا ترے کوئی گرفتار نہین بیچ یہ ہم پہ پڑا
ذبح کرتا ہی اگر مجھکو تو ای عربدہ جو خیر حاضر ہی گلو
کوئی ارمان مجھے جز حسرت دیدار نہین رخ سے پردہ تو اٹھا
قاصد اُس سے تو یہ کہ دیجیو ای ماہ جبین ہون ہلاکی کے قرین
ترے آنے کی توقع مجھے ای یار نہین جھوٹی قسمین تو نہ کھا
کبھی اقرار کیا اور کبھی انکار کیا ہی یہ انداز ترا ؛
تو مرے حال سے افسوس خبردار نہین ہے یہ قسمت کا لکھا
دیکھ پچھتائیگا مونس تو نہ کھو مفت مین جان ترک کر عشق بتان
فائدہ اسمین سوا رنج کے زنہار نہین رکھ نظر سوے خدا

مستزاد دہم

ہمکو دن رات بجز عشق صنم کار نہین کبریا کی ہی قسم

کون دل ہی غم فرقت سے جو نا چار نہین ہی عجب طرح کا غم
یاد مین تیری مسیحا ہی لبون پر مری جان کیا کرون حال بیان
ہاتھ اٹھاؤنگا ترے عشق سے زنہار نہین گرچہ ہون لاکھ ستم
ہمدم و ہمسخن و مونس و ہمراز نہین اور نہ دمساز کوئی
جز غم و درد ترے کوئی بھی غمخوار نہین ہان مگر دیدۂ نم
زندگی خاک ہوے تیرے مجھے ماہ لقا اسکا عالم ہی خدا
پاس افسوس مرے تجھسا طرحدار نہین ہو نزون کیون شادم
دل تو ہم دے چکے اب جان بھی لے ای دلبر ہو گر امید نظر
ہمکو دنیا مین سوا تیرے سر دکار نہین چاہے لے جسکی قسم
کیون ہراسان نہ ہو عالم کہ ہی حیرت کا مقام ہی یہ شہو رؔ تمام
چھوٹتا دام محبت کا گرفتار نہین جب تلک دم مین ہی دم

مخمسات اردو

مخمس اول

ملنے کا ترے رکھتے ہین ہم دھیان ادھر دیکھ | بھاتی ہی بہت ہمکو تری آن ادھر دیکھ
ہم چاہنے والے ہین ترے جان ادھر دیکھ | ہولی ہی صنم ہنسکے تو اک آن ادھر دیکھ
ای رنگ بھرے نو گل خندان ادھر دیکھ

ہم دیکھنے تیرا یہ جمال اس گھڑی ایجان | آئے ہین یہی کرکے خیال اس گھڑی ایجان
تو دل مین نہ رکھ ہمسے ملال اس گھڑی ایجان | اٹھتے ہے ترے دیکھ گلال اس گھڑی ایجان
ہولی بھی یہی کہتی ہی ایجان ادھر دیکھ

ہولی کی طرب ہی جو ہر اک جا مین نمودار | سنتے ہین کہین راگ کہین مرسے ہین ستار

ہے دل مین ہین تو تری نظرون سے سرو کلاہ
پچکاری ہمارے سے تو لگا یا نہ لگا یار
ہمکو تو فقط ہے یہی ارمان ادھر دیکھ

ہے دھوم سے ہولی کی کہین شور کہین غل
ڈف بجتے ہین سب ہنستے ہین اور دھوم ہے بلکہ
ہوتا نہین کچھ رنگ چھڑکنے مین تامل
ہولی کی خوشی مین تو نہ کر ہمسے تغافل
ایجان ہمارا بھی کہا مان ادھر دیکھ

ہے دید کی ہر آن طلب دل کو ہمارے
ہین یان جو کھڑے آن کے اس شوق کے مارے
جیتے ہین فقط تیری نگاہون کے سہارے
ہم ایک نگہ کے ترے مشتاق ہین پیارے
اک پیار کی نظرون سے مری جان ادھر دیکھ

ہر چار طرف ہولی کی دھومین ہین اہاہا
ہر آن جھمکتا ہے عجب عیش کا چرچا
دیکھو جدھر آتا ہے نظر روز تماشا
ہولی کو نظیر اب تو کھڑا دیکھ ہے یان کیا
محبوب یہ آیا ارے نادان ادھر دیکھ

مخمس دوم

مزاج نازک صیاد سے مجھے تھی یاس
جو پوچھیے تو کیا انتہا کا میرا پاس
کہ جی نہ گھٹتا تھا رہتا تھا رات دن مین اُداس
قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس
سنا کیا مری تا صبح داستان صیاد

مین وہ ہون رونق گلزار ہے مرے دم سے
ابھی نہین ہے ستمگار میری قدر تجھے
اڑا لے نغمہ سرائی مین ہوش بلبل کے
کریگا یاد مرے زمزمون کو بعد مرے
ہون چندروز ترے گھر مین میہمان صیاد

عزیز رکھتے ہین میخوار ساغر مل کو
صد آفرین ہے مرے صبر اور تحمل کو
بغیر گل نہین آرام و چین بلبل کو
کہ جھانکتا نہین چاک قفس سے بھی گل کو

اگر تا ہو مری جانب سے بدگمان صیاد

مرا خیال ترے دل مین کب گذرتا ہی — کبھی نہ مانونگا مین تو خدا سے ڈرتا ہی
غرضکہ میری ہلاکت پہ تو بھی مرتا ہی — پرون کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہی

قفس کو لیکے مین اُڑ جاؤنگا کہان صیاد

اُدھر ہو تاک مین اُلجھانے کے ترے سنبل — ادھر ہی دام بچھائے ہوئے محبت گل
پھنسا ہی لینے کی ہی فکر جا بجا بالکل — نکالیو نہ قدم آشیان سے او بلبل

لگائے بیٹھے ہین پھندے جہان تہان صیاد

اگرچہ میری بھی کی اُسنے خانہ بربادی — مگر کبھی نہ کسی روز مین ہوا شاکی
پر اب تو ظلم پہ جلاد نے کمر باندھی — چمن مین رکھا نہ بلبل کا نام تک باقی

خدا کرے یونہین ہو جائے بے نشان صیاد

نہ اسکے دام مین آتا مین زینہار اے رند — یہ کشمکش نہ اُٹھاتا مین زینہار اے رند
کبھی فریب نہ جاتا مین زینہار اے رند — فریب دانہ نہ کھاتا مین زینہار اے رند

نکرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد

مخمس سوم

بخشی ہی خالق نے تجھے سب سرورون کی سروری — پیغمبرون کی دی تجھے اللہ نے پیغمبری
صورت سے تیری ہی عیان شان خدا کی مظہری — ہی چہرۂ زیبا سے تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

ہین ختم تیری ذات پر اوصاف امت پروری — اللہ کے محبوب سے کسکو مجال ہمسری
پائی ہی کس مخلوق نے یہ برتری یہ سروری — تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازکتری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

مین نے مصور سے کہا بے مثل ہی یہ نازنین — تصویر اسکی کھینچ سکے تجھسے تو یہ ممکن نہین

یہ بات سچ کہتا ہون مین ہووے اگر تجھکو یقین ۔ صورت گر نقاش مین در صورت نازم ہمین
یا کش تو صورت این چنین یا ترک کن صورتگری

ہی سارے عالم مین کوئی تجھسا ہمین کہلائے تو ۔ دعوے ہو جسکو حسن کا محفل مین تیری آئے تو
احوال تیری مدح کا جبریل سے سن جائے تو ۔ عالم ہمہ یغمائے تو خلق خدا شیدائے تو
این نرگس رعنائے تو آوردہ رسم کافری

جبریل سے معراج مین کہنے لگا یون وہ صنم ۔ تمنے تو دیکھا ہی جہان تبلاؤ تو کیسے ہین ہم
روح الامین کہنے لگا ای مہ جبین تیری قسم ۔ آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

ہمسر ترا ہرگز نہین حور و ملک جن و بشر ۔ مکھڑے سے تیرے ہی عیان شان خدائی سربسر
لیکر چراغ مہر اگر ڈھونڈھے فلک بھی دربدر ۔ ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر
من شمس دانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

ہم بیکسون کا چارہ گر کوئی نہین تیرے سوا ۔ ای بادشاہ ہل اتی وے خواجۂ ہر دوسرا
مثل شہید بے نوا ہی آستانہ پر پڑا ۔ خسرو غریب است وگدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوئے غریبان بنگری

مخمس چہارم

عشوہ سے ظاہر سربسر ہی جلوہ حور و پری ۔ غمزے مین تیرے موبمو پنہان فن جادوگری
جتنی کہ خوبی چاہیے ہی تیری صورت مین بھری ۔ ای چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

نقاش قدرت نے تجھے جسدم بنایا سربسر ۔ جتنے کہ اگلے نقش تھے سب روپ آئے نظر
سارا مرقع دہر کا ہر چند دیکھا غور کر ۔ ہرگز نیاید در نظر نقشے ز رویت خوبتر
شمسے ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

عشق خرامِ ناز سے تو جلوہ کرتا ہی جہان
چاہین کہ اٹھین خاک سے سو ہم مین یہ طاقت کہان
جون سایہ رہتے ہین پڑے عشاق بےتاب و توان
ای راحت و آرام جان یا قدِ چون سرو روان
زآنسو مرو دامن کشان کارام جان ہر بری

رہتی تھی عاشق سے تجھے یہ کسقدر بیگانگی
پر انتہائے عشق مین دیکھا کہ یہ صورت ہوئی
مانند نور و سایہ کے کچھ اور آمیزش نہ تھی
من تن شدم تو جان شدی من تو شدم تو من شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

در پر جو اپنے دیکھ کر مجھکو وہ شوخ بیحیا
ہو کر غضب کہنے لگا تو کون ہی اٹھ یان سے جا
معروف مین نے رو دیا اور رو کے یہ مقطع پڑھا
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

مخمس نجیم

ہون تو عاشق گو اطلاق یہ ہی بےادبی
یانبی یک نگہے لطف بہ ا[illegible]ے والی
مین غلام اور وہ صاحب ہی مین مت وہ نبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مظہرِ نور خدا شکل ہی محسوس صنم
کیا ہی عالم ہی کہ تصویر ہی کا سا عالم
محو تیرے ملک و حور و پری و آدم
من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

دشتِ عالم مین سراسیمہ گزاری اوقات
مددای خضر کرامت کہ نہین پاسے ثبات
آج تک منزل مقصود نہ پائی ہیہات
ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

خود کہا این ذبیحین تو ظاہر مین کہا
سر سے پانون تلک نور خدا نام خدا
جوہر پاک کی خوبی ہی فرشتون سے سوا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

صاحبِ خانہ سے ہوتا ہی مکان کا اکرام
وہی جنت ہی جہان مین ہو جہان تیرا مقام
آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ہوئی انجیل کہان ناسخ توریت و زبور
تیری خاطر سے خدا نے یہ نکالا دستور
ہی رعایت تیری ہر بات کی کتنی منظور
ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

کر سکے پایۂ عالی کا ترے کون ادراک
تیرے درجے کو نہ عیوق ہی پہونچے نہ سماک
گرچہ کافی تھی فضیلت کو حدیثِ لولاک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

جوش مین شوق کے کچھ یاد رہی مدح نہ ذم
یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا جانے ہی اور کیا ہین ہم
خودستائی ہی زبس رسم فصیحان عجم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

مومن زار کی صحت کا نہ تھا کچھ اسلوب
نہ دوا اور نہ پرہیز مرض حرص و ذنوب
پر ترا لطف ہی اعجاز مسیحا سے بھی خوب
یا طبیب الفقرا انت شفاء القلوب
زان سبب آمدہ قدسی پے درمان طلبی

مخمس ششم

کیا تو نے حال اس سے مرے درد کا کہا
اور میرے انتظار کا کیا ماجرا کہا
رنج فراق کچھ نہ کہا تو نے یا کہا
قاصد صنم نے خط کو مرے دیکھ کیا کہا
حرفِ عتاب یا سخن دلکشا کہا

آتا ہی ہول اب تو مرے دل مین ہو بہو
صبر و قرار ہوتے ہین خاطر سے ایک سو

جس جس طرح کی باتین ہوئین تیرے روبرو
تجھکو قسم ہی کچھو نہ پوشیدہ مجھ سے تو
کہیو وہی جو اُسنے تجھے برملا کہا

مین تو کمال ہجر مین ہون اُسکے بیقرار
دن رات اُسکے آنے کا رکھتا ہون انتظار
جلدی سُنا مجھے جو ہوا تجھپہ آشکار
قاصد نے جب تو سنکے کہا کیا کہون مین یار
پہلے تجھی کو اُسنے بہت ناسزا کہا

میرے تو ہوش سنتے ہی اس بات کے اُڑ گئے
گھبرا کے جلدی مین نے قدم راہ مین رکھے
آیا ہون پر شتاب خبر کرنے کو تجھے
میری تو کچھ خطا نہین تو ہی سمجھ اسے
بیجا کہا یہ اُسنے تجھے یا بجا کہا

تجھپر تو اُس نگار کی خو بو تھی سب عیان
کیون نامہ لکھ کے تونے کیا دردِ دل بیان
اب آنکر کریگا وہ کیا کیا خرابیان
کہتا تھا مین تجھے کہ نہ بھیج اُسکو خط میان
لیکن نظیر تونے نہ مانا مرا کہا

مخمس ہفتم

میان تو ہمسے نہ رکھ کچھ غبار ہولی مین
گر روٹھے ملتے ہین آپسمین یار ہولی مین
مچی ہی رنگ کی کیسی بہار ہولی مین
ہوا ہی زور چمن آشکار ہولی مین
عجب یہ ہند کی دیکھی بہار ہولی مین

اب اس مہینے مین پہونچی ہی یان تلک چہل
فلک کا جامہ پہن سرخی شفق سے لال
بنا کے چاند و سورج کے آسمان پر تھال
فرشتے کھیلے ہین ہولی بنا عبیر و گلال
پھر آدمی کا بھلا کیا شمار ہولی مین

گلون نے پہنے ہین کیا کیا ہی جوڑے رنگ برنگ
کہ جیسے کپڑے یہ معشوق ہین پہنتے تنگ
ہوا سے پتون کے بجتے ہین تال اور مردنگ
تمام باغ مین کھیلین ہین ہولی گل کے سنگ
عجب طرح کی مچی ہی بہار ہولی مین

بہار ہولی کی ہمنے تو برج مین دیکھی ؛
کوئی تو ڈو با ہی دامن سے لیکے تا چولی
کہین نہو ویگی اس لطف کی میان ہولی
کوئی تو مرلی بجاتا ہی کہہ کنہیا جی
ہی دھوم دھام یہ بے اختیار ہولی مین

جو کچھ کہاتی ہی اہلا بہت پیا ماری ؛
گلال دیکھ کے پھیر چھاتی کھول دی ساری
چلی ہی اپنے پیا پاس لیکے پچکاری
پیا کی چھاتی سے لگتی ہی چاہ کی ماری
نہ تاب دل کو رہی نہ قرار ہولی مین

جو کوئی سیانی ہی اُنین تو کوئی ہی ناگند
کوئی دلاتی ہی ساکھن کو یار کی سوگند
وہ شور بور کھڑین سب نگ سی نپٹ یکچند
کراتبو جامہ و انگیا کے ٹوٹے ہین سب بند
پھر آکے کھیلینگے ہو کر دو چار ہولی مین

مخمس ہشتم

کب لالہ و گل کر سکین عارض سے تیرے ہمسری
محبوب تجھسے سیکھ لین ناز و ادا و دلبری
قد سے خجل سرو سہی رفتار سے کبک دری
ای چہرۂ زیبا سے تو رشکِ بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

ہی شور تیرے حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک
دیکھے ہی جو تیرے تئین کہتا یہی ہی یک بیک
دن رات صورت کو تری شمس و قمر رہتے ہین تک
تا نقش می بندد ہمک کس را ندیدہ ست این فلک
حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

تیرا رخ رعنا صنم بھر کر نظر دیکھے ہی جو
دیوانے تیرے عشق مین دیسے نہین کچھ ایکدو
کھو دے ہی دہ ایمان کو باندھے ہی وہ زنار کو
عالم ہمہ یغماے تو خلق خدا شیدائے تو
این نرگس رعنائے تو آوردہ رسم کافری

ہی خلق و خوبی مین بھرا اس طور سے وہ نازنین
گر اس بیان کے راست کا آتا نہین تجھکو یقین
بہزاد و مانی دیکھتے تو ہوتے وہ حیرت قرین
صورت گر زیبائے چین رو صورتِ آن یار بین

صورت نگرش تو اینچنین یا ترک کن صورتگری

ہین خلق مین ہر سو عیان رنگین ادا زیبا صنم — گلگون قبا نازک بدن صد زیب و زینت ہم بہم
کی غور تو سچ ہی یہی مجھکو محبت کی قسم — آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگرے

آیا نظر جس روز سے تجھ سا شکر لب مہ لقا — ابرو کمان جادو نظر شیرین سخن پر عشوہ زا
اپنے وطن کو چھوڑ کر مثل نظیرؔ مبتلا — خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

مخمس نہم

آہ یہ کس شعلہ رو سے طبع اب مایوس ہی — جو سپند آسا جگر اس آگ کا مانوس ہی
اور تپ غم کی تپش اس چہرے پر محسوس ہی — کسکی نیرنگی یہ برق شعلۂ فانوس ہی
جو شرر اُس سے اُٹھا سو جلوۂ طاؤس ہی

بزم مین تیری صنم جسدم بہ چشم تر گئے — مر گئے پھر جی اُٹھے تڑپا کیے دکھ بھر گئے
دیکھ تیرے حسن مین کیا کیا ہوا اور گھر گئے — صبر اور تسکین یہان سے کوچ کب کے کر گئے
اب وداع ننگ ہی اور رخصت ناموس ہی

مین سنے جانا یہ لے چلے یہ گلستان کی طرف — یا کنار آب یا تو کوے جانان کی طرف
زوہ صحرا لیگئے ز باغ و بستان کی طرف — لیگئے اکبار تو گور غریبان کی طرف
جس جگہ جان تمنا سو طرح مایوس ہی

مین جو وان پہونچا تو اُس جا ڈھیر دیکھے خاک کے — کوئی بے سایہ کہین سایہ کسی پر کیا کرے
اتنے مین عبرت پکڑ کر ہاتھ میرے خوف سے — مرقدین دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہی یہ دارا اور یہ کیکاؤس ہی

یہ وہ ہین جنکو کہ ہفت اقلیم دیتی تھی خراج — یہ وہ ہین جنکو کہ ہفت افلاک سے آتا تھا باج

یہ وہ ہین جنکا فرشتون کو نہ ملتا تھا مزاج — پوچھو تو اُنسے کہ مال و حشمت و دنیا سے آج

کچھ بھی انکے پاس غیر از حسرت و افسوس ہی

کر دیا ہی عشق کے غم نے تو بے طاقت تجھے — اس مرض کی بیطرح لپٹی ہی اب آفت تجھے

بس یہ کہتا ہی نظیر اب نکتۂ حکمت تجھے — گر نہ بخشے شافع محشر شفا قدرت سے تجھے

عارضہ سے تیرے تو حیران جالینوس ہی

مخمس دہم

سرورا تو وہ نبی جسکے نہین بعد نبی — دیکھ کر شان تری عرش کی بھی شان ہلی

انبیا تجھسے کہین وقت شفاعت طلبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہی ترے جلوہ سے مسجود ملائک آدم — ہی ترے نور سے پر نور حدوث اور قدم

دیکھکر حسن کے شیدا ترے دونون عالم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

تجھکو گر خالق کونین نہ پیدا کرتا — پھر تو یہ ارض و سما ہوتے نہ پیدا اصلا

گرچہ اولاد مین آدم کی ہوا تو پیدا — نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ابر احسان و کرم سے ترے سیراب انام — ثمر خلق سے ہی تیرے جہان شیرین کام

ای ترو تازگی افزاے ریاض اسلام — نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

موسیٰ و عیسیٰ و داؤد جہان سے تھے مامور — وہین نازل ہوئی توریت و انجیل و زبور

انکی ہر خاص زبان مین کہو فہم سے دور — ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

جب گیا سوئے فلک کرکے زمین طے دشت | دیکھے سب باغ و بہشت ایک سے ایک ہا ہشت
کرچکا گلشن سنہ چرخ کا جب تو گلگشت | شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

وہ فرشتہ کہ جو ہو حامل عرش اعظم | آکے در پر ترے آنکھوں کو اگر کرکے قدم
تو ادب سے یہ کہے کھا کے ترے در کی قسم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی

سوز عصیان سے جگر سوختہ جب مخلوقات | آئیں صحراے قیامت مین طلبگار نجات
کہین سر چشمۂ احسان ہی شہا تیری ذات | ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

ہی ظفر کے دل بیمار کا بھی حال وہی | اور اسے علاج سے اب چارہ طلب ہی وہ بھی
کہ گیا آکے ثنا مین تری جیسے قدسی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پے درمان طلبی

مخمس یازدہم

کوئی جا دے جو اُدھر شام و پگاہے گاہے | تو کہے اُس سے یہ با نالہ و آہے گاہے
چاہیے رحم سر حال تباہے گاہے | اس طرف بھی تمھین لازم ہی نگاہے گاہے

دمبدم لحظہ بلحظہ نہین گاہے گاہے

دلپہ سوزش ہی صدا لب پہ ہی ہر دم دم سرد | اشک سرخ آنکھوں مین ہی رنگ ہی رخسار کا زرد
ہمدمو پوچھو نہ کچھ حال دل غم پرورد | ہی بلا کثرت اندوہ و ہجوم غم و درد

دل کو فرصت نہین اتنی کہ کراہے گاہے

فرصت اک دم کی نہ دی دل کو ہجوم غم نے | خون کے دریا کیے جاری کئی چشم نم نے
جو نہ کہنا تھا کہا تیرے سیہ عالم نے | اب تو یہ عہد کیا چاہ کے تمکو ہم نے

روسیہ ہو جو کسی اور کو چاہے گاہے

جیسے مین عشق مین اُس شوخ کے ہون بےخور و خواب ۔ کہ فغان لب پہ ہے اور چشم سے جاری خوناب
دیکھنا اُسکو بھی اک دن یونہین با چشم پُر آب ۔ وہ بھی ہو جاویگا میری ہی طرح سے بیتاب
اُسکو پہونچا جو ظفر صدمۂ آہے گاہے

مخمس دوازدہم

گفتگو اوروں کی شامل کبھی ایسی تو نہ تھی ۔ ہوئی خفت ہمین حاصل کبھی ایسی تو نہ تھی
ہستی اس بزم مین کل کل کبھی ایسی تو نہ تھی ۔ بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

پوچھتا ہون دل بیتاب سے مین یہ ہر بار ۔ کہ نہ سیماب نہ تو برق نہ شعلہ نہ شرار
پھر جو تو مضطرب اتنا ہے بتا تو ہی یار ۔ لیگیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار
بیقراری تجھے اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی

ہون تو مدت سے ترا آشفتہ روئے نکو ۔ پر جو اب حال ہوا ہے یہ نہ دیکھا تھا کبھو
بس نظر ملتے ہی دل پر نہ رہا کچھ قابو ۔ تری آنکھون نے خدا جانے کیا کیا جادو
کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی

جلوہ اپنا جو مہ چاردہ نے دکھلایا ۔ مین نے پوچھا یہ نیا نور کہان سے پایا
آج جو اوج پہ تو اتنا چمک کر آیا ۔ عکس رخسار نے کسکے ہے تجھے چمکایا
آب تجھ مین مہ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی

نہین پروا اُسے افسوس کہ میرا بسمل ۔ تڑپے ہی خاک پہ اب تک کہ گیا خاک مین مل
نہین معلوم کہ کافر ہے کدھر کو مائل ۔ نگہ یار کو اب کیون ہے تغافل اے دل
وہ ترے حال سے غافل کبھی ایسی تو نہ تھی

جانتا ہی اُسے تو خوب کہ ہی عاشق زار
وہ کسی بات پہ تجھسے نہین کرتا تکرار
دل تو کیا جان کے دینے مین نہین ہی انکار
کیا سبب تو جو بگڑتا ہی ظفر سے ہر بار
خو تری جور شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی

مخمس سیزدہم

ہمیشہ از ندامت اشکبارم ٭
مگر از رحمتت امید وارم ٭
ز جرم خویشتن خود شرمسارم
الٰہی واقفی از حال زارم
تو میدانی کہ جز تو کس ندارم

گناہون کا مرے از بس ہی طغیان
تری بے دستگیری ہون ہراسان
رہے ہی موجزن طوفان پہ طوفان
الٰہی غرق ام در بحر عصیان
ز دستِ رحمت افگن بر کنارم

جہان ہی مجمع اسباب غفلت ٭
یہان پی کر شرابِ نابِ غفلت ٭
مہیا ہین سبھی اسباب غفلت
الٰہی رفتہ ام در خواب غفلت
بدہ بیداری ز ین کار و بارم

ترے آگے نہین ماننت تصویر
مری کیا رستگاری کی ہو تدبیر
زبان عذر کو یارا ہے تقریر
الٰہی کردہ ام بسیار تقصیر
وزان حضرت نہایت شرمسارم

بجا ہی گر دلِ مضطر کراہے
نہ پائی منزل مقصود گاہے
کہان ٹھہرے جو کچھ آرام چاہے
الٰہی بر کشا از غیب راہے
ز چندین سال و مہ در انتظارم

کبھی کو زیب دے ہی حکمرانی
نہ جانون مین غضب کی مہربانی
کر تیرے ہاتھ موت اور زندگانی
الٰہی گر برانی ور بخوانی

تو دانی بندۂ بے اختیارم

سیہ کاری مین ہون غلطان و پیچان　　پریشان حال مثل زلف خوبان
کرون کیا اپنی جمعیت کا سامان　　الٰہی خاطرم را جمع گردان

کہ مسکین و پریشان روزگارم

نہ گریہ مین نہ سوز دل مین تاثیر　　گنا ہون کی ندامت سے ہون دلگیر
تجھی سے ہی امید عفو تقصیر　　الٰہی از کمال لطف بپذیر

دل سوزان و چشم اشکبارم

رہا مین جیسے یان خورسند و فیروز　　یونہین ہون حشر کو بھی جلوہ افروز
رہون دونون جہان مین بہرہ اندوز　　الٰہی گر عزیزم کردی امروز

مکن فردا بہ نزد خلق خوارم

ظفر ہی جسکو ایمان اپنا درکار　　دعا ایمان کی وہ مانگے ہین ہر بار
کہے ہی دیکھ تو کیا مرد ہشیار　　الٰہی بر جنید ایمان نگہدار

کہ اینست اصل جاہ و اعتبارم

مخمس چہاردہم

یکایک آئی کہان سے بلا کہو تو سہی　　یہ کیون اُتر گیا منھ چاند سا کہو تو سہی
ہوئی ہی کاہشون کی وجہ کیا کہو تو سہی　　یہ حال عشق مین کسکے ہوا کہو تو سہی

ہلال کیون ہوے ای مہ لقا کہو تو سہی

جبین سے نور وہ کیا ہو گیا کہو تو سہی　　ضیاے رخ نے کدھر رخ کیا کہو تو سہی
مری طرح ہو کہین مبتلا کہو تو سہی　　یہ حال عشق مین کسکے ہوا کہو تو سہی

ہلال کیون ہوے ای مہ لقا کہو تو سہی

خدا کے واسطے بتلاؤ کیا ہین یہ سامان　　کہ رنگ رخ متغیر ہی ای مہر تابان

نہ وہ ادا نہ وہ غمزہ نہ وہ خوشی کے نشان | نہ وہ مزاج نہ وہ چہچہے نہ وہ ہنسیان

آداس رہنے کا باعث ہی کیا کہو تو سہی

بیان ہمسے کرو کون سا تمھین غم ہی | یہ بے سبب نہین اصلا مزاج برہم ہی
ہوا ہی کچھ نہ کچھ ایسا کہ فکر ہر دم ہی | یہ کیا سبب ہی کہ لب خشک چشم پرنم ہی

کرو حجاب نہ بہر خدا کہو تو سہی

نہین ہو وصل پہ راضی اگر تم ای خوشخو | تو چاہیے لب رنگین کا ایک بوسہ دو
کرو نہ شرم جو منظور ہی تو صاف کہو | جواب کچھ مری باتون کا دو خموش نہو

زبان سے اپنے برا یا بھلا کہو تو سہی

نہین ہی خوب رقیبون سے ربط ای خوشخو | بدی کرینگے یہ سمجھائے دیتے ہین تمکو
اگر عقیل ہو تو نیک و بد کو بھی سمجھو | جواب کچھ مری باتون کا دو خموش نہو

زبان سے اپنی برا یا بھلا کہو تو سہی

ہمین کو رنج دم قیل و قال دیتے ہو | رقیب کو نہین ایسا ملال دیتے ہو
جواب غیر کو قبل از سوال دیتے ہو | ہماری بات جو سن سن کے ٹال دیتے ہو

مزا ہی دل کے جلانے مین کیا کہو تو سہی

ملال کی تو کوئی بات تھی نہ ای خوشخو | گئے تھے چھوڑ کے ہم تو ہنسی خوشی تمکو
بھرا رقیب نے شب کو اگرچہ تم نہ کہو | کلام آج رکاوٹ کے ساتھ کرتے ہو

مرا قصور بتاؤ خطا کہو تو سہی

ہزارون گذرے ہین لیلی جمال قیس مزاج | ہمیشہ ہوتے ہین عاشق گدا و صاحب تاج
نہ قحط جنس محبت تھا اسطرح جو ہی آج | ہوا وفا کے عوض بے وفائیون کا رواج

یہ کیون زمانے کی بدلی ہوا کہو تو سہی

بڑھائین تھین پہلے وہ گرمجوشی کی | شریک بزم رہے خوب بادہ نوشی کی

نہ تھا حجاب نہ عادت تھی یون خموشی کی | بیان صاف کرو وجہ چشم پوشی کی
سُنا کسی سے جو ہو برملا کہو تو سہی

ہین یاد تمکو دغا بازیان زمانے کی | ہمیشہ سے یہی عادت ہی قسمین کھانے کی
فقط یہ گھات ہی یان سے اب اٹھ کے جانے کی | عبث عبث نہ قسم کھاؤ کل کے آنے کی
کیا ہی کون سا وعدہ وفا کہو تو سہی

بہار کا بھی نہین ہی مدام نظم و نسق | خزان نے دفتر گل کے الٹ دیے ہین ورق
خوشی کے واسطے ہی اک نہ ایک روز قلق | غرور حسن دو روزہ پہ ہی تمھین ناحق
شباب کسکا رہا ہی سدا کہو تو سہی

سراسری ہی یہ تقریر اُنکی شائستہ | کبھی ملے تو کہا کان مین یہ آہستہ
مزاج کیسا ہی کیا ہو کسی کے وابستہ | اسیر زلف سے وہ پوچھتے ہین دانستہ
اس انتشار کا کچھ ماجرا کہو تو سہی

بیان ہو نہین سکتا ہی اُسکی شوخی کا | جواب ہی نہین دیتا سوال کا سیدھا
سٹری بنا دیا مجھکو یہ واقعہ ہی نیا | ہوا مین سائل بوسہ تو ہنسکے کہنے لگا
مزاج کیسا ہی بہر خدا کہو تو سہی

کرو بیان خدارا کچھ اپنی وحشت کا | وبال جان ہوے پیچ کیا پڑا ایسا
ہوا ہی کیون تمھین محبوب کی طرح سودا | تمھارا دل تو نہ عالم اسیر گیسو تھا
یہ کس طرح سے ہوا مبتلا کہو تو سہی

مخمس پانزدہم

مجھے تو کہتے ہو رنگ تیرا گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی
زمانہ کی طرح ڈھنگ کسکا گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی
نہ آج مانونگا کل کا وعدا گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

کے بھروسا کہ دم کا نقشا گھڑی مین کچھ ہر گھڑی مین کچھ ہر
گھڑی کی صورت لگا ہر کھٹکا گھڑی مین کچھ ہر گھڑی مین کچھ ہر
رلانہ گر غم سے اشکباری کہ آس مین ہر امیدواری ؛
جو یون ہی ٹھہرگی بیقراری تو ہو چکی زندگی ہماری
یہ خوبی اعمال کی ہر ساری کسی کو عزت کسی کو خواری
یہ رنج و زحمت ہر اعتباری نہ عیش و عشرت ہر اختیاری
کبھی ہر دھوپ اور کبھی ہر سایا گھڑی مین کچھ ہر گھڑی مین کچھ ہر
مین ہون مریضِ تپ محبت عیان ہر بتیابیون کی صورت
مین دل جلا ہون دمِ عیادت نہ جی کے بچنے کی آئی نوبت
جو کوئی دم پائے گرم صحبت تو پھونکے جا صورِ سحر الفت
نہ کیجے ہمدم ذرا بھی غفلت کہ مثل اخگر ہر دل کی حالت
جو دم مین زندہ تو پل مین مردا گھڑی مین کچھ ہر گھڑی مین کچھ ہر
فراق ہر موت کی نشانی جواب دیتی ہر زندگانی ؛ ؛ ؛
محال ہر ضبط خون چکانی کمال ہر زور ناتوانی ؛ ؛ ؛
یہی اس درد کی کہانی عیان ہر منھ پر تپ نہانی
مین کیا کہون نامہ بر زبانی یہ کہیو دم بھر رہا ہر جانی
نہ کیجو آنے مین دم کا وقفا گھڑی مین کچھ ہر گھڑی مین کچھ ہر
نہ عہد دور انکو استواری نہ قصر گردون کو پائداری
جہان مین بھہری اُسکی جاری عیان ہر ماہیت اُسکی ساری
فلک کو شبنم سے اشکباری زمین کو پھولون سے داغداری
نہ پوچھیے مہروش ہماری کہ کیا ہر ہر آن بیقراری

زمانے کا رنگ مثل حربا گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہے

مخمس شانزدہم

جانِ ما سید مکی مدنی العربی — من فدا سید مکی مدنی العربی
احسنا سید مکی مدنی العربی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کرد از جلوۂ خود مقتبس این عالم را — کردۂ عرش برین جائے گہے مقدم را
نظرے کن بعنایات خودش حالم را — نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

عشق داران مدینہ ز تو سرسبز مدام — رہ گرایان مدینہ ز تو سرسبز مدام
کشتِ و میدان مدینہ ز تو سرسبز مدام — نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

بجدا از خط و خال تو عجب حیرانم — از قد سرو مثال تو عجب حیرانم
ز سر مہ بکمال تو عجب حیرانم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

دعوی وصف ترا دارم و بس منفعلم — تن بتوصیف تو در دادم و بس منفعلم
خویش را عاشق تو دانم و بس منفعلم — نسبتے خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوے تو شد بے ادبی

موسیٰ از آمد توریت حسب کرد ظہور — عیسیٰ انجیل چو آورد نسب کرد ظہور
چونکہ آن صاحب لولاک نصب کرد ظہور — ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

جان جان سوختہ جانیم و توئی آب حیات — سربسر تفتہ لبانیم و توئی آب حیات
بس تراچونکہ نخوانیم و توئی آب حیات — ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

چشمۂ فیض رسا سوے من انداز نظر ‖ قبلۂ اہل ضیا سوے من انداز نظر
عین رحمت بخدا سوے من انداز نظر ‖ چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

ای قریشے لقبے ہاشمی و مطلبے

رتبۂ منزلتش از ہمہ ادراک گذشت ‖ ... برین از مہد خاک گذشت
چون تو از عرش برین صاحب لولاک گذشت ‖ ... عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

پیش تو شاہ و شہنشاہ کند عجز و نیاز ‖ کیست آنکس کہ بآنکس نرسد عجز و نیاز
این ہمہ از تو نمایند ز حد عجز و نیاز ‖ بدر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

زنگی و رومی و طوسی یمنی و حلبی

سرور اہل ہدا انت شفاء لقلوب ‖ محرم راز خدا انت شفاء لقلوب
بین خلیل احمد انت شفاء لقلوب ‖ یا طبیب الفقرا انت شفاء لقلوب

آمدہ پیش تو قدسی سے پے دربان طلبی

مخمس ہفتدہم

واہ کیا شان ہے کیا رتبہ ہے سب سے عالی ‖ مستفیض اند ز تو از عربی تا عجمی
کس پیمبر کو سوا آپ کے معراج ہوئی ‖ مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تجھ سے ہے عرش معلی کو جلا اور ضیا ‖ ہست شمع تو شبستان قدم راز خدا
نسل آدم مین ہے تو گرچہ بنظا ہر پیدا ‖ نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

ترے دیدار کا مشتاق ہون مین شاہ امم ‖ بر فگن پردہ رخسار خود از رحم و کرم

حسن رخ کی ترے تعریف ہی قرآن مین رقم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

ای شہ جود و سخا تجھپہ درود اور سلام — باعث کون و مکان جلوۂ حق خیر انام
اک نظر میری طرف بھی ہو باحسان تمام — نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

تجھپہ جان میری نثار اے شہ عالی ہمم — ہمہ زان دم کہ گذشتند ز عرش اکرم
عرض کرتے تھے ہر اک لحظہ یہ غوث الاعظم — نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی

مصدر علم لدنی ہی تری ذات حضور — یک نظر سوے من انداز کہ باشم مسرور
مظہر نور خدا عاشق و محبوب غفور — ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

ہین اطاعت مین تری حور و ملک ور جنات — تو کہ محبوب خدا شافع یوم العرصات
واہ ہر ایک تری بات ہی مانند نبات — ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

دہشت روز جزا سے ہون سراپا مضطر — عاصیانراست توئی بہر شفاعت سرور
سر بسر بوجھ گناہون کا ہی میرے سر پر — چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

تھا فلک سیر ترا شہب خوش رو یکدست — عیسی و آدم و موسی و ملائک یکلخت
رہتے تھے رتبۂ عالی سے ہین تیرے ہم پست — شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

مجھکو بھی کیجیے فیضان نظر سے ممتاز — گشت کونین ز فیض تو ہمہ سرافراز

اک نظر میری طرف بھی شہ عالی اعجاز | بدر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

زنگی و رومی و ہندی یمنی و حلبی

نفس امارہ کے ہاتھون سے ہوا ہون مغلوب | حافظم باش کہ ہستی تو خدا را محبوب
ہو گناہون سے خلیل احمد عاصی محبوب | یا طبیب الفقرا انت شفاء القلوب

آمدہ پیش تو قدسی پے دربان طلبی

مسدس اُردو
اول

جہان مین نام نہ سنتے تھے ہم جدائی کا | وسے نہ دیکھا تھا درد و الم جدائی کا
دیا فلک نے ہمین یہ ستم جدائی کا | برا ہی مرگ سے اک ایک دم جدائی کا

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

گھڑی گھڑی مین اُٹھے ہی تڑپ دل آہ سے | جگر کے ٹکڑے نکلتے ہین اشک کے ہمراہ
جو کوئی شکل مری دیکھتا ہی اب واللہ | یہی کہے ہی وہ سینہ سے سرد بھر کر آہ

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

مچے نہ کیونکہ مرے دل مین داد و بیداد | کہ تھے جو عیش و طرب سب وہ ہو گئے برباد
نہ جی کو چین نہ آنکھون کو نیند نہ دل ہی شاد | کھلا مین کس سے اب اس ظلم کی کرون فریاد

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

کبھی تو یار کے آنے کی راہ تکتا ہون | گلی مین اُسکی کبھی جا کے سر پٹکتا ہون
کبھی تو آہوے جنگل مین جا بھٹکتا ہون | نکلتی جان نہین اور پڑا سسکتا ہون

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

پھرون ہون دشت و بیابان مین رات دن غمناک
خراب حال جگر خستہ اور گریبان چاک
جلاتا آہ کے شعلہ سے سب خس و خاشاک
یہ جسپر آن پڑے غم وہ کیا جیسے پھر خاک

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

کبھی چمن کو جو گھبرا کے ہون نکل جاتا
جدھر کو جاؤن اُدھر غم جگر کو ہی کھاتا
تو وان بھی ہائے ذرا دل نہین ہی ٹھہراتا
عجیب خرابی ہی کچھ ہائے بن نہین آتا

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

نہ بھوکھ لگتی ہی نہ نیند مُنھ دکھاتی ہی
نہ دل لگی نہ کوئی چیز مجھکو بھاتی ہی
جو دن پہ ہی لہو رات مجھکو کھاتی ہی
کلیجہ ٹوٹے ہی اور چھاتی اُمڈی آتی ہی

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

جدائی ہائے محبت کی کیا بُری ہی شی
نظیر ہجر کے اب غم کو روئیے تا کی
کہ دل نہ بزم مین بہلے نہ خوش لگے ہی ہم
بہت بُرا ہی یہ عاشق کے حق مین دکھ ہی ہی

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

دوم

جب سے گو لیگیا ہی یہ فلک ظالم کہین
ہم پہ جو گذرا ہی وہ گذرا کسی پر کم کہین
جی ترستا ہی کہین اور چشم ہی پُر نم کہین
نہ تسلی ہی نہ دل کو چین ہی اک دم کہین

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

ہر گھڑی آنسو بہانا دیدۂ خونبار سے
آہ و نالہ کھینچنا ہر دم دل بیمار سے
رات دن سر کو ٹپکنا ہر در و دیوار سے
ہی بُرا احوال اپنو ہجر کے آزار سے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

نہ کسی سے مہر و الفت نہ کسی سے پیار ہے
دل اُدھر سینہ مین تڑپے جی ادھر بیمار ہے
نہ کوئی اپنا رفیق اور نہ کوئی غمخوار ہے
کیا کہین اپنو بہت مٹی ہماری خوار ہے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

پر نہین اُڑ کر تمھارے پاس جو آ جائیے
چشم تر اور داغ سینہ کے کسے دکھلائیے
جی ہی جی مین کب تلک غصہ جگر کو کھائیے
دل سمجھتا ہی نہین کیونکر اسے سمجھائیے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

اب جو اپنے حال پر ہم خوب کرتے ہین نگاہ
ہی جو کچھ ظلم و ستم ہم پر کہین کیا تم سے آہ
ہر گھڑی شکل نظیر اس غم سے ہی حالت تباہ
بن مو سنے اپنو نظر آتا نہین ہرگز نباہ

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

سوم

اپنے غمخوارون سے کوئی آن ہنس کے بول لے
پھر کہان یہ دلبری یہ شان ہنس کے بول لے
دردمندون کا نکال ارمان ہنس کے بول لے
دم غنیمت ہے ہمارے نادان ہنس کے بول لے

مان لے کہنا مرا ای جان ہنس کے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس کے بول لے

آج تجکو حق نے دی ہی حسن خوبی کی بہار
چاہئیے والون سے کرنے کچھ سلوک و مہر و پیار
کوندنا بجلی کا اور جوبن کا مت گن اعتبار
کاٹھ کی ہانڈی نہین چڑھتی ہی پیارے بار بار

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

اسقدر مت کر مریجان اپنے جوبن پر گمان
یہ نہین رہتا سدا کافر کسی کے پاس ہان
کچھ کا کچھ عالم ہوا پھر کیا ہی اسمین میریجان
قہقہہ ٹھٹھا ہنسی اٹھکھیلیان پھر یہ کہان

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

کیا ہمارا حال دل خوبی تجھے کہتی نہین
یا ہماری چاہ تیرے ناز کو سہتی نہین
آہ کھیتی حسن کافر کی ہری رہتی نہین
ناؤ کاغذ کی پیارے یہ سدا بہتی نہین

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

کیسے کیسے خوبرویان ہوگئے ہین میریجان
اپنے غمخوار دن سے کیا کیا کرگئے ہین خوبیان
تو جو روٹھا روٹھا ہمسے رہتا ہی نا مہربان
دیکھ پچھتاویگا غافل حسن پر مت کر گمان

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

حسن کا عالم ستمگر ہر گھڑی ملتا نہین
گل کبھی کھل اکباری یجان پھر کبھی کھلتا نہین
تجھ سے تیرا روٹھنا ہر دم کا اب جھلتا نہین
دودھ اور دل جب پھٹا پیارے یہ پھر ملتا نہین

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

اب نظیر آگے ترے رہتا ہی حاضر صبح و شام
پیار سے ہنس بول پیارے پی مئے الفت کا جام

پھر کہان یہ دلبری یہ عیش کی باتین مدام — کچھ نہ رہویگا رہیگا آخرش اللہ کا نام

ہان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

چہارم

جہان ہی جب تلک یان سیکڑہ دن شادی و غم ہونگے — ہزارون عاشق جانباز اور لاکھون صنم ہونگے
کنار و بوس اور عیش و طرب بھی دمبدم ہونگے — مگر جتنے یہ اپنی صف کے ہین یہ سب عدم ہونگے

نہ یہ چہلین نہ یہ دھومین نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

تمہارا اب ہی جتنا حسن کا عالم غنیمت ہی — اگر ہی بیش تو بہتر وگرنہ کم غنیمت ہی
ہمارا دیکھنا اور عاشقی کا دم غنیمت ہی — پھر ایسا کچھ نہین دم کا عزیزو دم غنیمت ہی

نہ یہ چہلین نہ یہ دھومین نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ہماری چشم ہیگی اور تمہارے عارض گلگون — غرض تم وقت کے لیلی ہو پیارے اور ہم مجنون
گھڑی بھر بیٹھ کے ہم پاس کر لو عیش بوقلمون — کسی کے کہنے سننے پر نہ جاؤ دیکھو کہتا ہون

نہ یہ چہلین نہ یہ دھومین نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اگر تمنے ہمارے دل کو مو دکھ دے دے کے ترسایا — غلط فہمی تمہاری یا کہ جسنے تمکو سکھلایا
گیا جب وقت کافر ہاتھ سے پھر ہاتھ کب آیا — غرض ہمنے تو اب بھی اور تمہین آگے بھی سمجھایا

نہ یہ چہلین نہ یہ دھومین نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ابھی یان ابتین بڑھتی ہین اور وان ناز کی گھاتین — غنیمت ہین طمانچے پیار کے اور چاہ کی لاتین

جب آنکھیں مُندگئیں سب ہو چکیں حقّو پن اشارتیں | کہان پھر دن بیرے مزے کے اور کہان یہ عیش کی راتیں

نہ یہ چہلیں نہ یہ دھومیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ہمیں ہی بیقراری اور تمھیں ہردم طرحداری | غنیمت ہی ہماری اور تمھاری گرم بازاری
نظیر اب کیا کہے آگے غرض آخر بنا چاری | کہان پھر ہم کہان پھر تم کہان الفت کہان یاری

نہ یہ چہلیں نہ یہ دھومیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

پنجم

حبذا ختم رسل ہاشمے ومطلبے | کہ پس از تو نہ فرستاد خدا ہیچ نبے
قرشیِ رس د وجۂ عالے نسبے | بزبانہا شدہ موصوف بہ شیرین رطبے

مرحبا سید مکے مدنے العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تو ہی محبوب پسندیدۂ رب الارباب | ہی بڑا مرتبہ عالی ہی بہت تیری جناب
ہم سے تجھکو پکارین نہین شرط آداب | اسلیئے کرتے ہین یون یاد بذکر القاب

مرحبا سید مکے مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ کی ذات مقدس کا ہوا جبکہ ظہور | ہوئی مخلوق خدا سب دل و جان سے مسرور
جن و انسان و ملائک کا تو کیا ہی مذکور | کہتے تھے اپنی زبانون مین یہ سب وحش و طیور

مرحبا سید مکے مدنے العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تھے جو مشتاق لقا عاشق صادق جانباز | دل سے فدوی تری درگاہ کے خاص اہل نیاز

دشتۂ ہجر سے مجروح بصد سوز و گداز — اُٹھ نکلے ہر اک لب زخم سے آئی آواز

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ذکر خیر آپ کے وصفون کا جہان ہوتا ہی — منزلِ رحمت ایزد وہ مکان ہوتا ہی
دل سے ہر اک کے عیان شوق نہان ہوتا ہی — اہلِ مجلس کے بھی یہ ورد زبان ہوتا ہی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

واہ کس درجہ تجمل شب معراج مین تھا — لائے جبریل سواری جو طلب حق نے کیا
شوق سے غاشیہ بردار سرافیل ہوا — آسمان پر جو گئے آپ فرشتون نے کہا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ جس وقت شفاعت سے فراغت پائین — جائزہ لینے کو امت کا جنان مین آئین
کہ جو داخل نہوا ہو وے اُسے بلوائین — حور و غلمان پئے تعظیم زبان پر لائین

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ایسی نغمہ سے پُر آوازہ جہان بالکل ہی — جسطرف کان لگا کر کے سُنا یہ غل ہی
گلستان مین یہی آواز شکست گل ہی — سر ہر شاخ یہی زمزمۂ بلبل ہی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سرو پر بیٹھ کے ہر قمریٔ شیرین گفتار — شکرستان مین ہر اک طوطیٔ شیرین منقار
درۂ کوہ مین ہر ایک تدرو کہسار — اس ترانے کی کیا کرتے ہین ہر دم تکرار

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

باعث راحت و آرام دل و جان ہی یہی
نغمہ پردازی ہر مرغ خوش الحان ہی یہی
سخن روح فزائے جن و انسان ہی یہی
طائر گلشن فردوس کی دستان ہی یہی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

صدق دل سے ہون غلامون کا ترے حلقہ بگوش
جب تلک منھ مین ہی اور تا کہ رہے باقی ہوش
روسیاہی سے گناہون کی مگر ہون روپوش
یہ سخن کہنے سے یارب نہ رہین لب خاموش

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سامنے آنکھون کے آیا جو خیال اطہر
پھر قدمبوس کی دولت سے مشرف ہوکر
پیشوائی کے لیے بڑھنے لگے بیک نظر
وجد مین آن کے کہنے لگے با دیدۂ تر

مرحبا سید مکی مدنے العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

دل مین جب چہرۂ انوار کا تصور آیا
نجم ثاقب کی طرح خال سویدا چمکا
گر سیہ خانہ وہ تھا خانۂ خورشید ہوا
خیر مقدم کی پھر آئی دہن دل سے صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آرزو ہی کہ کبھی بخت مرا ہو بیدار
دور سے دوڑ پڑون دیکھ کے نور رخسار
خواب مین ہون مین زیارت سے مشرف اکبار
سر کو رکھ رکھ کے قدم پر یہ کہون مین ہر بار

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قبر مین آئین نکیرین جب از بہر سوال
کہہ نبا کون ہے یہ سر سہرا جلال
پوچھین یہ بات دکھا کر مجھے تیری تمثال
ہوکے صورت سے مخاطب یہ کہونین فی الحال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جبکہ ہو حاکم دیوان عدالت باری
تو شفاعت کو اُٹھے اورون کو ہونا چاری
خوف ہو مجھ سے گنہگارون کے دل پر طاری
پیچھے پیچھے چلے ہادی یہ ہو لب پر جاری

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

رباعیات وقطعات

قطعہ

یاران وہم رفیق وشفیقان دوستدار
جب مند گئی یہ آنکھ تو ای دوست بعد مرگ
سب آشنا ہین زندگی مستعار کے
بھٹکے ہی کون گرد کسی کے مزار کے

قطعہ

کہان نطق فصیح از طبع ناہنجار ہو پیدا
اگر ملک عرب تک مادہ خر سو بار ہو آوے
فغان زاغ سے طوطی کی کب گفتار ہو پیدا
کہان حسین عراقی کی گرفتار ہو پیدا

رباعی

جو کوئی کسی کو یار کلپاویگا
اس دار مکافات مین سُن اے غافل
یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پاویگا
جیسا او کریگا آج کل پاویگا

رباعی

تو ہی نے دیا عقل و ادراک ہمین — تو ہی نے کیا ہی شرک سے پاک ہمین
یارب ہو بخیر خاتمۂ احقر آہ — زندہ ہین چھوڑنے کی خاک ہمین

رباعی

آیا ہی خیال بیوفائی — کیون جی وہی گفتگو پھر آئی
او بت نہ سنیگا کوئی میری — کیا تیری ہی ہوئیگی خدائی

رباعی

امیر وفا بھی بیوفا تو نکلا — عاشق کش و دشمن آشنا تو نکلا
حق بات یہ ہی کہ تونے دھوکھا کھایا — کیا سمجھے تھے ہائے اور کیا تو نکلا

رباعی

ناحق ہی تمھین دغدغۂ روز حساب — عشاق کو بیخوف کیے جاؤ خراب
لکھتے ہین ملائک کہین اچھون کی خطا — کرتا ہی خدا کہین حسینون کو عذاب

رباعی

مدت ہوئی ہمکو جانفشانی کرتے — کیا ہو جاتا جو مہربانی کرتے
لخت جگر و کباب دل تھے طیار — تم آتے تو ہم یہ میہمانی کرتے

رباعی

نی دل کو قرار بیقراری کے سبب — نی چشم کو خواب اشکباری کے سبب
واقف نہ تھے ہم تو ان بلاؤن سے کبھی — جو کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب

رباعی

کچھ پوچھ نہ ہمنشین کہ کیسا ہی مزاج — اچھا ہی خدا کا شکر جیسا ہی مزاج
دیکھ اب بھی اُچھل رہا ہی دل دو دو ہاتھ — سنبھلا ہی مزاج امیر ایسا ہی مزاج

رباعی

ہم اور وہ گو عشق کے نشے مین ہین چور
پر دونون طرف چرخ نے ڈالا ہے فتور
ملنے نہین دیتے ہین ہمین انکے عزیز
مجبور ادھر ہم ہین ادھر وہ معذور

رباعی

ہر دم کی جفاؤن کو چھپائین کب تک
لب پر نہ فغان و آہ لائین کب تک
اے پردہ نشین راز کا اخفا تا کے
کھل کھیلو جو تم تو ہم چھپائین کب تک

قطعہ

الحمد للہ الذی بلغ العلی بکمالہ
احکام فضل ایزدی کشف الدجی بجمالہ
اے تارک فعل بدی حسنت جمیع خصالہ
انعام فیض احمدی صلوا علیہ و آلہ

قطعہ

حضرت چلے معراج کو بلغ العلی بکمالہ
سب جگ مین اجیالا ہوا کشف الدجی بجمالہ
انکے خصائل نیک تھے حسنت جمیع خصالہ
حور و ملک سب یون کہین صلوا علیہ و آلہ

قطعہ

جستجو مین دل کے بہلانے کی دل کھونا پڑا
وہ ہنسی کی بات تھی سو اسکا اب رونا پڑا
نقد دل اپنا لگا یون جرأت اسکی ہاتھ مفت
راہ چلتے جسطرح پاوے کوئی سونا پڑا

قطعہ

چمن کے تخت پر جسدن شہ گل کا تجمل تھا
ہزارون بلبلون کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا
خزان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن مین
بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا

قطعہ

آہ رستے آہ کیا کیا ہمنے
ایسے نادان کو دل دیا ہمنے
پھنس گئے دام مین ترے آکر
ہو خوشی خون دل پیا ہمنے

قطعہ

اگرچہ پتھر پہ تخم الفت کا اے ستمگر ہم اپنا بوتے
تو تھا یقیناً کہ اُسکے سایہ کے نیچے اکدم کبھی تو سوتے
جو تیری خاطر گلی گلی ہم کرے ہین نالہ پھرے ہین روتے
خراب و خستہ ذلیل و رسوا نہ تمسے ملتے نہ ایسے ہوتے

رباعی

جبسے وہ گئے اُدھر نہین یاد کیا
بھیجی نہین کچھ خبر نہین یاد کیا
ہم یاد ہین جسکی آہ سب کچھ بھولے
اُسنے ہمین بھول کر نہین یاد کیا

رباعی

گر جور و ستم پہ طبع آئی اچھا
ہر شوق محبت آزمائی اچھا
یان روز جزا کی آس ہر روز فزون
کر لیجے جو ہو سکے برائی اچھا

رباعی

جب پاس وفا اُسسے ہمارا نہ رہا
ہمکو بھی خیال دوستی کا نہ رہا
قربان ہین کس ادا سے کہتا ہے تمھین
اتنے ہی ہین عاشقی کا دعوی نہ رہا

رباعی

لکھا نہ گیا اگرچہ دفتر لکھا
لکھا وہی بالکل کہ ہر دل پر لکھا
حیران ہون کہ جو حال پریشان ہے مرا
یہ کاتب تقدیر نے کیونکر لکھا

رباعی

تشریف وہ یان نہ لائے افسوس افسوس
مرتے دم بھی نہ آئے افسوس افسوس
سب رہ گیئن دل کی حسرتین دل ہی مین
افسوس افسوس ہائے افسوس افسوس

رباعی

پھر کوئی صنم پسند آئے مجھکو
کوئی بُت مہر جلوہ بھائے مجھکو

جسدن سے نے دکھائین یہ اندھیری راتین | وہ دن اللہ پھر دکھا سے مجھکو

رباعی

سارے معشوق بیوفا ہوتے ہین | اپنے مطلب کے آشنا ہوتے ہین
توبہ توبہ غلط یہ کہتا ہون مین | اے صبح یہ سب ایک سے کیا ہوتے ہین

رباعی

بیفائدہ غصہ پی کے غم کھاتے ہو | محتاج و فقیر مفت کہلاتے ہو
جبنے پالا وہی ہر دینے والا | ناحق اے صبح تم تو گھبراتے ہو

رباعی

وان تمکو سفر ہوا جو مجبوری سے | یان ناک مین دم ہی درد مہجوری سے
تم پہونچے وہان اور مین یہان پر پہونچا | مرنے کے قریب آپ کی دوری سے

رباعی

جو کھائے یہ داغ شعلہ زا خاک جیے | جو زیست سے جلتا ہو بھلا خاک جیے
ہوتے جاتے ہین خاک اجزائے وجود | یک چند جو یون جیے تو کیا خاک جیے

رباعی

دل درد کا مبتلا خرابی یہ ہی | تو یار سو بیوفا خرابی یہ ہی
مین جان دون تجھپہ ہو نہ تجھکو معلوم | اے خانہ خراب کیا خرابی یہ ہی

رباعی

افسوس شکایت ہنسانی نہ گئی | دلبر سے فریب کے گرانی نہ گئی
الطاف تھے بسکہ روبروے دشمن | اُس شوخ سے مجھکو بدگمانی نہ گئی

رباعی

مومن یون بھی کسی پہ مرتا ہی کوئی | اسطرح بھی جان سے گذرتا ہی کوئی

خود کام کو کیا سمجھ گئے دل تو نے دیا	نادان ایسا بھی کام کرتا ہے کوئی

رباعی

ہے اور ہی ایک سوزشش پنہانی	یہ بات طبیبون نے کہان پہچانی
سمجھو نہ عرق کہ دیکھکر دل کی جلن	تب شرم سے ہوگئی ہے پانی پانی

رباعی

عاشق ہوے کیا کہ اک مصیبت آئی	چون روز نشور شام فرقت آئی
گویا یہ مکان تھا تنگنا سے عالم	جسوقت کہ دل گیا قیامت آئی

رباعی

تو ہی نہ اگر ملا کریگا	پھر عاشق جی کے کیا کریگا
آنکھون سے مین اپنی اسکو دیکھون	ایسا بھی کبھی خدا کریگا

قطعہ

چار دن زندگی کے تھے افسوس	سو اسی کار و بار مین گزرے
آرزو مین گزر گئے دو دن	دو رہے انتظار مین گزرے

رباعی

مجنون کا تمام شور کس نے دیکھا	فرہاد کا سارا زور کس نے دیکھا
اے دل جو تڑپ تو اُنکے در پر چلکر	ناچا جنگل مین مور کس نے دیکھا

رباعی

داغون کا بندھا جو زور ہمنے دیکھا	زخمون مین رہا جو چور ہمنے دیکھا
ناسور پڑا جگر مین ناسور مین داغ	یہ چور کے گھر مین مور ہمنے دیکھا

رباعی

اے قدر عبث موت تجھے ٹلتی ہے	ساعت بھی حساب سے کہین ٹلتی ہے

ہر تار نفس سوئے ہے گھنٹے گن سے | یہ دل کی دھڑک نہیں گھڑی چلتی ہے

رباعی

کب تک قاضی سے میں ڈرونگا توبہ | کب تک مفتی کا دم بھرونگا توبہ
دیوانے ہو زاہد و بہار آئی ہو | اس فصل میں میں توبہ کرونگا توبہ

رباعی

اللہ پہ ثنا کر ہوں خدا اسکا تو ہو | دیتا ہے وہی رزق وہی عزت جاہ
بندہ بندوں سے کیا توقع رکھے | لا حول و لا قوۃ الا باللہ

رباعی

پہلے کھانے سے پیٹ خالق بھر دے | بھر جانے جو پیٹ پھر شے اے مرد
جب پیٹ بھی بھر دیا شرابیں بھی دینا | پھر تو کوئی معشوق پری پیکر دے

قطعہ

چکنم بیان کمال او بلغ العلی بکمالہ | چو فروغ کرد جمال او کشف الدجی بجمالہ
من و حیرتے ز خصال او حسنت جمیع خصالہ | دل و جان باد خیال او صلوا علیہ و آلہ

تمام شد

حصۂ دوم

جسمین

دوہا وکبت ملی ہوئی غزلین ـ بھجن ـ ہولی ـ ٹھمری ـ چوماسا ـ بارہ ماسا ـ دادرا
دوہا ـ سورٹھا ـ کبت ـ سویا ـ خطوط منظوم بزبان بھاشا لکھے ہین

دوہا وکبت ملی ہوئی غزلین

اول

چرا از آشیان بیگانہ گشتی	کہ قصر دل مرا ویرانہ گشتی
بات تپا سے بیر بھیو کاہے کیو بیاہ	سوامی کارن اے سکھی بیٹھی تاکون راہ
چو آئی سوے من اے جان جانان	شوم مرہون منت من فراوان
کیسے ہیہ دھیرج دھرون دیکھو لوگو ہاے	تلپھ تلپھ جیہ جات ہے پیتم ملین کب آے
چہ باشد گر طریق مہربانی	براے وصل من خود را رسانی
ہنست کھیلت بن تو چلون جو یوجے جرس	راکھون برت بین اے سکھی جا خضر کے پاس
باین سو وارسم شاید بسودے	رسان از من بہ پیغمبر درودے
کلپت بیتی رین یہ پیتم سلے نہ آے	جنگلے کارن ہر سکھی تن من دیو جلاے
خیال ہجر تو مارا کرد محتاج	چو درماندہ بہ پیش باز دراج
ندی تال سوکھے بہے سوکھی سگری باٹ	کوؤ نہ آیو آج لو ہر دم تاکون راہ
بہر گل رخ چو کردم سیخ دیدہ	کنون از ہر مژہ خونم چکیدہ

پران پیا جب سے گئے سدھ ہو لین نہ ہاے — درشن آسا لگ رہی چھاتی کون لگاے
تو بر حال من بیدل یہ بخشاے — زبان در سخن گوہر بار بکشاے

لکھ لکھ سونی سکھیان جل بھر آوت نین — حافظ جی کیسے کرون پڑے نہین جیا چین
گئے ور گریہ کہ د [illegible] ہ سے شد — گئے سے مردو گا ہے زندہ مے شد

دوم

رہا کر دے ارے صیاد اب فصل بہاری ہی — قفس مین کب تلک تڑپون نہایت بیقراری ہی
تن مین تنکو بہت نا گری جات سب دنیہ — یا ہی گت بس ہوت ہی جو کوئی کرے سینہ
ہجوم ناتوانی سے بہت اب جان عاری ہی

تن سوکھ کنگری بھیو رگین بھئین سب تار — رو وان رو وان دھن اُٹھے کر باجت نام تمہار
ہے ہر استخوان سے اب یہی آواز جاری ہی

پریت تو ایسی کیجیے جیسی کرے چکور — کھینچ ٹوٹ گردن ملے چتوے واہی اور
محبت اسکو کہتے ہین یہی بس شرط یاری ہی

تن سمندر سن مرجیا کہو تو غوطہ دیون — پاسے نکلون لعل کو یا لعل کارن جیہ یون
سنو ایجان نثار و تم یہ وقت جان نثاری ہی

تن سوکھ پنجر بھیو رہیو رکت نا ماس — پران چھپر یدہ رہ گئے نکسن چاہت سانس
ارے دم باز اب آجا کہ یان تو دم شماری ہی

لکڑی جل کوئلا بھئی کوئلا جل بھیو راکھ — مین پاپن ایسی جلی کہ کوئلا بھیو نہ راکھ
جگر تو جل چکا سارا فقط اب تن کی باری ہی

نا کچھ کیا نا کر سکی رین گنوائی سوے — خالی ہاتھون جات ہون دیکھون کیا گت ہوے
لحد مین سب سے یہ سنتے ہین کہ پہلی رات بھاری ہی

دھوپ پڑے دھرتی تپے تا پر چلو گھام — دوڑی لپٹت جات ہون تہو نہ چھوٹت سیام

مقدر اسکو کہتے ہین عجب قسمت ہماری ہی

آو و پیارے موہنا مین بیچ توہے لیون
نا مین دیکھون اور کو نا تو ہے دیکھین دیئن

یہی ہی آرزو امداد اور حسرت ہماری ہی

سوم

رسول اللہ کی جس ملین ہر دم بیقراری ہی
قرار جنت الفردوس کی تدبیر ساری ہی

وہ دولتمند دین ہی جسپہ یہ انعام باری ہی

دلیش نبی کے جار ہو دن اور دہور بھر ہون کیس
راکھون وان مین آپنا سر افتیری جلیس

دیار شاہ مین عزت ہماری خاکساری ہی

ساچی واکی بات ہی اور ساچا وہ ہی نبی
واکے سندر بول پر وارون اپنا جی

کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہی

دیکھین دلیش رسول کا جاوین سدھ بدھ بھول
جیہہ کارن ہم ہو رہے ہین واکے دھول مین دھول

ہمارے حق مین بیہوشی وہان کی ہوشیاری ہی

نگر مدینہ دور ہی چین کہان سے ہوئے
درشن بن بیاکل رہون چھن چھن آوے روے

ہمین تو زلزلہ یان جنبش باد بہاری ہی

وستر دہنیہ سجا سے کے جو اتر آوے آج
نیہہ نبی کے کامری اوڑھے آوت لاج

یہان ہر اہل زینت اس لباس دین سے عاری ہی

پوری ہو من کا منا نت رہے ہیہ چین
مندر مین جو پیو کے رہا کرون دن رین

ہمین اس معبد مختار کی بے اختیاری ہی

تج کر باٹ رسول کی نت کرین جو پاپ
سن سن میری مکھ تجن او کھین ستاوت تاپ

حقیر اس ملک مین اک تو بھی تلمیذ نجاری ہی

چہارم

فراق یار مین ہر دم لبون پر آہ وزاری ہی

پرتیم کس کر نین کا ایسا مارا تیر ؛ ۔۔۔ تن من سارا چھد گیا آکٹت کریجے پیر

تمھاری تیغ ابرو کا جگر پر زخم کاری ہی

من بہلاوت دن گیا ہما کٹھن ہی رین ۔۔۔ ہاے دئی کیسی کرون بن دیکھے نہین چین

گلے سے آکے تو لگ جا یہی امید ساری ہی

تن پر اجرا نار ہو باڑھ گئے سب کیس ۔۔۔ سدھ بدھ اب کچھ نا رہی ہنست ہی سگرا دیس

تمھارے عشق مین پیارے عجب حالت ہماری ہی

رکت ماس تن مون نہین کاسے پہونچون ہاے ۔۔۔ پاین بیڑی لاج کی ذرا نہ سرکو جاے

عدم کی دور ہی منزل کہ سر پر بوجھ بھاری ہی

پیتم دکھیا کے گیؤ سکھ کو لیگیؤ ساتھ ۔۔۔ رین بچھوہا ہوے گیؤ ملتی رہ گئی ہاتھ

اسیر کا کل جانان کی اب ہو تی طیاری ہی

پیارے تم مت جانیو تم بچھڑے موہ چین ۔۔۔ جیسے بن کی لاکڑی سلگت ہی دن رین

گذرتی حال پر میرے نہایت بیقراری ہی

پردیسی کی پریت پر سبکو من للچاے ۔۔۔ وامون اتنی کھوٹ ہی رہے نہ سنگ لیجاے

محبت اسکو کہتے ہین کہ برسون انتظاری ہی

پیت تو واسون کیجیے جاسون من پتیاے ۔۔۔ جنے جنے کی پیت مون جنم اکارت جاے

جگر پر چھارہی پیارے محبت اب تمھاری ہی

گہری ندیا اگم ہی زور بہت ہی دھار ۔۔۔ کھیوٹ سے پہلے ملو جو اترا چاہو پار

سنو تم آشنا یہ ہی نصیحت اب ہماری ہی

پنجم

سنو ہو شیام برج بالا برہ بتی سنائی ہے
ہماری جیو کی جیون سدا پیارے کنہائی ہے

اہو شیام سن لیجیے وے نے کیے برج بال ۔ پران پیارے پران پت پران ناتھ گوپال

کتے دن تو نہین ریتان تجی پتی بتین رے چھتیان
دیا مدہ نام کی بتیان نپٹ کر بتب کہائی ہے

تم بچھڑت بچھڑے شکل سکھ سماج آنند ۔ بھئین منو نش چندر بن جا من جم بن چند

صورت کرا گلی بتیان ملو ہر انگ بھر چھتیان
کپٹ چھل چھدر کی بتیان تجو تب ہی بھلائی ہے

پر تم بچن کی صورت کر ملے پہ تیم دھائے ۔ تج باتین گھاتین کپٹ ہے موہن جد ورآئے

چلے برج چند برج کو جا ملی پرشاد سن بتی
درس پیاسا بجھائے ہے ہر کھ چھتیان لگائی ہے

سنو لوار برج چند جو برج بالا کی بین ۔ برج نایک برج دون کئے برج بہار برج این

سبب کیا ہے تجی گوہن پدی کیا چوک من موہن
نہین جگ یک دگر جوہن چرن تج دھولی ہے

تجی کون اپرادھ تے من موہن برج گرام ۔ تو درشن کے آسرے نین کھڑی مگ دھام

سنو ہو شیام برج بالا برہ بتی سنائی ہے
ہمارے جیو کے جیون سدا پیارے کنہائی ہے

ششم

رہا کر دے ارے صیاد اب فصل بہاری ہے ۔ اقفس مین کب تلک تڑپون نہایت بیقراری ہے

برہ روگ تن من دی کل نہ پڑے دن رین
حافظ کاہو کے کمون لاگین ہاسے نین

نہین زخمی بچا اسکا یہ وہ میٹھی کٹاری ہی

پریت ریت تم اگلی سبھی دی بسرائے | ایسی کو ڈکرت ہی جیسی تم کی ہائے

نہین معلوم کیا ہم سے ہوئی تقصیر بھاری ہی

پریتم پریت لگائے تم کہان گئے پردیس | برہ روگ بس ہوئے یہان جٹا جوٹ بھئے کیس

ترس آتا ہی دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہی

حافظ تج کل کان سب تم سن کیھی پریت | تم نرموہی نٹھر ہوئے کرن لگے اپریت

اسی کا نام الفت ہی یہی کیا شرط یاری ہی

پریت کرے سے نا بھئی گانون دھرو سب نام | حافظ واہی گت بھئی مایا ملی نہ رام

بجائے اشک آنکھون سے یہان اب خون جاری ہی

گرجن ہٹ کی نا سنی دہائے کری ہم پریت | سوے اب سب لکھ پرے دین لگے دکھ ریت

نہین تقصیر کچھ انکی یہ سب قسمت ہماری ہی

پریت کری سکھ لین کو تن من دھن بسرائے | سو لاگے دکھ دین ات کری کون اُپائے

نہایت ایسے جینے سے ہماری جان عاری ہی

ارے پپیہا نردئے بول نہ آدھی رات | برہ آگ تن من دہی جرو جائے سب گات

تری آواز یہ پیو کی ہمین لگتی کٹاری ہی

پیارے تمھری سدھ ہمین ایک گھڑی بسرے نہ | تلپھ تلپھ جیا جائے اب لیئے نہین چت چین

نہین معلوم کیا ہونی یہ اب حالت ہماری ہی

ہم بیاکل تڑپین یہان وہان کرو تم چین | اے پیارے من موہنا پریت ریت یہ ہے نہ

نہ یہ طرز محبت ہی نہ کوئی شرط یاری ہی

حافظ لاگی نا چھٹے کرے کوٹ اُپائے | گرو جن ارو سب گانون گھر جو چاہے سمجھائے

نہین معلوم اے حافظ یہ کیسا قہر باری ہی

بہفتم

خدا جانے کہ کیون اسکے وا اب تکرار کرتے ہین
لگا کر دل وہ اور دونسے ہمین بیزار کرتے ہین

بدھنا کاہو کی کہون لاگین ہا سے نہ مین | تلپھ تلپھ جیا جات ہے چھن پل پڑے نہ چین
بہت غمگین اور حیران یہ آخر کار کرتے ہین

پریم روگ انکن نہ سہے اور جھن جھن ادھکا سے | بیدا بید جانے نہین جن سب کروا پاسے
کہین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہین

تلپھت بیاکل ہین پڑے گھر گھر دی گوال | اودھو گرجن سب کہین یون پیارے نندلال
اکھٹو کر سے مسیحائی دم رفتار کرتے ہین

پران پیارے موہنا درشن دیہو آپ سے | تلپھت بیتے یہ دوس سو اب سہو نہ جا سے
محبت کر کے عاشق کو نہین یون خوار کرتے ہین

اگن بروتن من دہی نکس چاہت جان | درشن آسا لگ رہی کرپا کر واب آن
نہین تو کوچ دنیا سے ہم اے دلدار کرتے ہین

اودھو دیکھو حال جو سو کہیو سب جا سے | برہ روگ دن دن بڑھے سو جیرا اکلا سے
بھلا اسطرح سے کوئی کہین اے یار کرتے ہین

چوک ہوک کیسے مٹے جب نوجان نہ جا سے | چلت سمے اودھو انھین کہیو نہ کو ودھا سے
بھلا غفلت کہین ایسی کوئی ہشیار کرتے ہین

ہشتم

ہر سون جا سے کہو یہ کوئی
تلپھت ہون درشن کب ہوئی

ہم سون پربت بڑھا سے تم چلے گئے پردیس | نرموہی ایسے تھے چھیئو نہین سندیس

معاف کرو خطا جو ہوئی

ہم جانی کچھ دن لو تجھے لگی یہ پریت | ہاے دئی سو کا بھئی کہان گئی مم میت

کا سون کہون کہ سنے نہین کوئی

جاؤن کتے پوچھون کہان پڑے نہین جیہ چین | گھائل سی تڑپت پڑی بکل مہا دن رین

سو ویدا ہم کا سکن روئی

جو مین ایسو جانتی نرموہی ہین آپ | کبھون نا مین لبھاتی پریت ریت کو پاپ

جاے کہان تم کا اب جوئی

اے من موہن آپ بن پل چھن پڑے نہ چین | تلپھ تلپھ بیتین ہمین حافظ یہ دن رین

داغ نہین چھوٹے جو دھوئی

حافظ جو مین جانتی آپ وے ہین لبسرائے | کبھون تو کرتی نہین پریت ریت نکچائے

سو اب جگت سے چلے نہین کوئی

بہو دن بیتے درش بن کرپا کرو اب آے | بیاکل حافظ لکھ ہمین ہیہ سون لیوہ لگائے

ہاے بھاگ کب یہ اب ہوئی

کبجات پیاری کبھئی بیری گوپی گوال | اُنکے رنگ مون جاری ہمین چھانڑ بچال

حافظ ایسو کری نہین کوئی

درشن اسالگ رہی کسین ناہین پران | کر جوری بنتی کرون کرپا کرو آپ آن

چھن مون دور بتھا سب ہوئی

اور دن سون کر پریت تم ہین دیو لبسرائے | کون چوک حافظ پڑی جان پڑی نہین ہائے

سو اب حافظ کرپا کب ہوئی

نہم

اودھو کب آئے ہین نبواری | درشن کو ترسین برج ناری

ایسی تمکو چاہیے کہو تو گوپی ناتھ | جیسی تم ہم سون کری چھوڑ ہمار د ساتھ

کبجا بھی تمھین ات پیاری

ہر سون پریت بڑھاے کے پردیس چھتیان | ہم جانی بنجھ جایگی اُن کچھ اور سے ٹھان

بیٹھ رہے وہ صورت لسیاری

حافظ ڈہری بان پر کریے کون دسواس | جیسی کچھ ہر سون بھئی ہتی نہ ایسی آس

سو سب بھاگ کی لاگ ہماری

لکھ لکھ سوتی سیجیان جل بھر آوت نین | حافظ اب کیسی کردن ڈے یہ نہین جیہ چین

بھول گئین سگری ہشیاری

حافظ پیارے شیام کی بتھا سہی نہین جات | مور چھپت ہوئی دھرنی گردن بار بار چھتیات

کون لکھے یہ دشا ہماری

برہ بان ایسے لگے نکسن چاہت پران | سو غریب ہم کا سمجھ کر پاکر واب آن

تم بن کو سُدھ لے ہماری

تلپھین ات بیاکل پڑی برج بالا سمار اسے | نکسن چاہت پران ہین کر پاکر داب سے

ہوے ہین ایس مبی برج ناری

ایسے ہی دن چار لوکری اور جو دیر | کھائے ہلاہل یہ سبھی ہو ملی رہ ہین سب ڈھیر

پھر کا کر ہو آئی مراری

برج مون گھر گھر سوگ ہو تم بن ای نندلال | مور چھپت ہوے دھرنی گرین کے او کراہ سب بال

ڈھونڈھت پھرین سبھی پیاری

دہم

تم بن چین نہین نہین پیارے

تلپھ تلپھ جیہ جات ہے تڑپے نہین ہیہ چین | جب سے پر تم تم گئے رووت ہین یہ نین

تاپر برہ دیت تن جارے

کجات پیاری کبھی ہمیں دیو بسرائے — کون ہماری پریت اب کہا کرو تم آئے

بھلے پھنسے اب نند دُلارے

حافظ اب کیسی کرون بن دیکھے نہین چین — جیسے جل بن ماچھری تلپھت ہے دن رین

سو گت کہی جات نہین پیارے

اے من موہن سانورے درشن دیو اب آئے — یا تو تم ہم سبن کو وہان لیہو بلوائے

کیتین برہ کے دُکھ ہمارے

لگ ہیرت انکھیان تھکین پر لیو برہ کو پھیر — درشن آسا لگ رہی کرو شیام جن دیر

دیکھین کو ترسین اب سارے

جو حافظ یہ جانتی پریت کیے دُکھ ہوئے — نگر ڈھنڈھورا پیٹتی کہ پریت نہ کیجو کوے

پر وش پھنسے نین رکھوارے

پڑے عال بحال ہین سب یہ گوپی گوال — تم بن موہن آئے کے پوچھے کون احوال

بیاکل ہین سب یہ برج وارے

پیارے تیری یاد ہین پڑی رہون بیچین — مور جھپت ہوے دھرتی گردن ہی حال دن رین

جب سے تم ہو شیام سدھارے

حافظ پیارے پریت کر لہو نکو دُسکھ — باڑھت پرت دن دیا رہے شوک روگ اور دکھ

سو اب کہت سنے نہ ہمارے

یازدہم

اودھو دیکھے چلے سو کہو

ہم کا کچھ بھاوے نہین گرجن کو اپدیش — تم بن سونو سب لگے جیسے من بن بیس

حافظ کا سون کہون تن دھو

اودھو لاوہ شیام سون چل کے ہمین ملائے | اناہین سب ایکدوس یہ مرنے ہین بس کھائے
اگر پوچھے جو کچھ تم چہیو

برہ جوگ دھارن کرون جٹا بناؤن کیش | کہیہ اڑاؤن تن دھون جیسے سوانگ بیش
یاہی ہمین رچو اب چہیو

ہمری سدھ لسرائے تم وہان رہے کا چھپا | تلپھ تلپھ جیہ جات ہے درسن دیہو آب سے
ناہین من کچھ تا سے رہیو

نینین آسا لگ رہی کب ل ہو تم آئے | حافظ چھین ہون کل ہنین تلپھ تلپھ جیہ جائے
اب سہو جات نہین تن دھیو

اودھو اب جو ہی نہین جان پڑی برہ روگ | تن لو آنکد لکھ پڑے ندی نا دسیجو گ
کٹھن پڑے دو درشن اب ابہو

دوازدہم

زبانی حال یون کہنا تو جاکر نامہ بر پہلے
تڑپ کر آہ سوزان سے تو کردینا خبر پہلے

نینا ہاسے لگاے کے کل نہ پڑے دن رین | دی کچھ پڑے جب کبھی نہین جیا لو چین
لگاوے آنکھ جو کسے کرے جان کا سفر پہلے

نینین کی کر کوٹھری تپلی دیون بچھائے | پلکن کی چک ڈال دون کرسائین بیٹھین آئے
کرون خدمت مین آنکھون سے بٹھاؤن چشم پر پہلے

جن نینین سون دیکھتی کہا کھبئے وہ نین | تل تل پریت بڑھائے کے اب لاگے دکھ دین
ہماری کیا خطا پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے

بھونرا لوبھی درشن کا کلی کلی رس لے | کانٹا لاگا پریم کا بار بار دکھ دے
اسی الفت کے کوچے مین نفع سمجھے ضرر پہلے

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے	بدھنا ایسی رین کر بھور کبھون نا ہوے

صبح گر یار جائیگا تو اپنا ہی سفر سیہلے

پیتم پیارے اب وے گئے ندی کرار اُر | آب تو پار اُتر گئے ہمین چھانڑ منجدھار

قتل کرنا جو لازم تھا تو کر دیتے خبر پہلے

نیکھ ہمین سبے نیم ہون سبے پرا لُڑ ونجارے | درشن پیارے شیام کے کیہہ بدھ ہو دین

مرے صیاد ظالم نے اکھاڑے بال پر پہلے

سیز دہم

ہوئی غیرون سے الفت سبسے اب تکرار کرتے ہین
خفا ہوتے ہین ہر دم رنج بھی ہر بار کرتے ہین

ہاٹ باٹ روکت پھرت کرت نئی ہٹھ رار | ہیچ گہ نمت دان دوہ جھومت نندکمار

غضب اب ہمکو رسوا بر سر بازار کرتے ہین

چال چلت گجراج کی پائل شبد سناے | مانو پڑھ کچھو منتر سون بدھنہ دیت جگاے

وہ ٹھوکر سے مسیحائی دم رفتار کرتے ہین

پریم روگ کیسے بجھے لگو برہ کو بان | ہمکو او کھد پا سینے مت ہو بیدا جان

کہین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہین

متھرا کاشی بھر مئی ہمین دیت وشواس | گھٹ ہی بھیتر ہر بسین کیون کھوجت آکاس

سدا دل ہی مین ہم اپنے تلاش یار کرتے ہین

چہار دہم

لگا وے آنکھ کیا تمسے کوئی میرے صنم پہلے
خدائی قہر ہو جسپر وہی رکھے قدم پہلے

جا کر جل بن مین جیون تلپھ تلپھ جیو دیئی | سوئی گت حافظ بھئی کوئی خبر نا لیئی

کٹھین لینا مناسب تھا خبر سب سے صنم پہلے

برچھی لاگی پریم کی پڑے نینن جا چین | برہ بتھا سرسات ہر حافظ جی دن رین
ید قدرت نے لکھے تھے میری قسمت مین غم پہلے

کنجات پیاری بھئی ہمین دیو بسراے | ایسی کٹھین نچاہیے ہر پیارے دان جائے
کیے اقرار تھے تمسے یہی سئنے ہم پہلے

نکست ناہین پران ہین حافظ تھری آس | نین پیاسے درس کے رٹت پیاس پیاس
بھولائے تمنے جو کچھ تھے کیے قول و قسم پہلے

سمجھائے سمجھت نہین رودت ہین نج نین | بیاکل حافظ درس بن تلپھت ہین دن رین
تمنا دل مین کیا کیا تھی سو پائے رنج و غم پہلے

چاتک چاہت سوانت جل چکئی چاہت بھور | حافظ تو لبو چہے جیسے چندر چکور
ہوا جو کچھ سو جانے دو بھولاؤ دل غم پہلے

پانزدہم

خدنگ ہجر کا جب سے جگر پر زخم کاری ہر | صنم کی آرزو مین رات بھر اختر شماری ہر
کوک کرون تو جگ ہنسے چپلے لائے گھاے
ایسی کٹھن پریت کا کہ دودھ کرون او پاے
الٰہی کیا کرون مین اب نہایت جان ماری ہر

جو مین ایسا جانتی پریت کرے دکھ ہوے | نگر ڈھنڈھورا پیٹتی کر پریت کرے نا کوے
اگر مین جانتی پہلے سے ایسی خواری ہر

وہ گئے بالم وہ گئے ندی کنار کنار | آپ تو پار اتر گئے ہمین چھانڈ منجھ دھار
بھلا کیون ان چاہیے ایسا ہی کیا یہ شرط یاری ہر

کنک سول کاغذ بھیو مانک مس بھیو بول ۔ قلم بھیے کئی لاکھ کے لکھت نین دو دی بول

کبھی بھیجا کرو خط تو یہ کیا عادت تمھاری ہے

تا میرے پنکھ نہ پانؤن بل اور پیا ات دور ۔ اُڑ نہ سکون گر گر پڑون رہت بسور بسور

نہیں طاقت ہے جانے کی نہ یان دل کو قراری ہے

کاگا سب تن کھائیو چن چن کھیو ماس ۔ دو نیناں مت کھائیو پیا ملن کی آس

[illegible] تمنا یہ ہماری ہے

ثمرا نزدہم

[illegible] دوری سے جی جلتا ہے اشک [illegible] جاری ہے

[illegible] نین مرینگے رو کے ۔ [illegible] ایسی رین کر بھور کبھی نا ہوے

کہو [illegible] سے اے پیارے صبح رخصت ہماری ہے

[illegible] کو یلا بھئی کو یلا جل بھیو راکھ ۔ مین برہن ایسی جلی کو یلا بھئی نہ راکھ

جگر تو جل چکا پیارے مگر اب تن کی باری ہے

اک تو نیناں مد بھرے دوجے انجن سار ۔ اے لو رے کوئی دیت ہے متوار ن ہتھیار

نگاہ یار جادو ہے کہ بوندی کی کٹاری ہے

کاگا نین نکال دون پیا پاس لیجاے ۔ پہلے درس دکھاے کے پاچھے لیجو کھاے

جمال یار سے کب عاشقون کو آنکھ پیاری ہے

ارے پپیہا باورے آدھی رین نہ کوک ۔ دھیرے دھیرے سلگتی تو کیون پھونکے پھوک

ارے ظالم تری آواز نے آفت اُتاری ہے

جا بیدا گھر آپنے تو کیا جانے [illegible] ۔ عاشق سے چنگے کن کیے بن دیکھے دیدار

مرے اس درد کی دارو سے افلاطون بھی عاری ہے

ہم تو بھی پریم سے پریم ہمارو دیس | سندھ نہین پائی پیو کی تب لکھو یہ لکھیں

نہ تھا معلوم قسمت مین ہماری خاکساری ہے

تن سوکھ کنگری بھیو بر گین سوکھ بھئین تار | روم روم سر اُٹھت ہے باجت نام تہار

مرے ہر استخوان سے بھی یہی آواز جاری ہے

دیکھ سوکھ پنجر بھئی رکت رہو نہین ماس | خالی پنجرا رہ گیو باقی بھی نہین آس

اجل لاری خبر جلدی سے ہمیں زیست بھاری ہے

ہفتدہم

زبانی حال یون کہنا تو جا کر نامہ بر پہلے
ہماری آہ گریان کی تو کر دینا خبر پہلے

بھونرا تو بھی درس کا کلی کلی رس لے | کانٹا لاگا پریم کا ہیر پھیر جیا دے

ارے الفت کے کوچے مین نفع پیچھے ضرر پہلے

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے | بدھنا ایسی رین کر بھور کبھی نا ہوے

صبح گر یار جائیگا تو اپنا ہے سفر پہلے

جن نینون سے دیکھتی کہان گئے وہ نین | پریتم پریت بڑھائے کے اب لائے دکھ دین

ہماری کیا ہوئی پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے

پنکھ نہین بن پنکھ ہون کہ بدھ اُڑکے جاؤن | درس پیارے شیام کو بن پر کیسے پاؤن

مرے صیاد ظالم نے اُکھاڑے بال و پر پہلے

وہ سنگ بالم دم گئے ندی کنار کنار | آپ تو پار اُتر گئے ہمین چھوڑ منجھ دھار

ستمگر تھا تجھے لازم مری لینا خبر پہلے

آؤ پیارے نین مین موند پلک تو ہیون | نا مین دیکھون اور کو نا تو ہ دیکھن دیون

کرون خدمت مین انکھون سے بٹھاؤن چشم پر پہلے

اگلے دن پاچھے گئے ہر سے کیونہ ہیت | اب پچھتائے ہوت کا چڑیان چن گئین کھیت

عقل جاتی ہر اس کوچے مین ای ضامن گذر پہلے

ہیجدہم

فراق یار مین دل کو نہایت بیقراری ہر | لبون پر جان شیرین آئ ہر تیری یادگاری ہر
پیتم تھرے عشق مین رہو رکت نا ماس | باقی جو یہ پران مین نکس رہی ہر سانس

شتابی جان آؤ تم تمھاری انتظاری ہر

فقط اس درد سے ہر دم مین آہ و نالہ کرتا ہون | نکلتا دم نہین ہر زندگی کے دن مین بھرتا ہون
تم بن پیارے شیام جی تڑپت ہون دن رات | جیسے جل بن ماچھری تلپھ تلپھ مرجات

تمھارے عشق مین پیارے ہوئی یہ گت ہماری ہر

سزا اسکی ہر یہ پیارے جو تمسے دل ہین ہم ہارے | تمھارے دام الفت مین بہت کچھ دست و پا مارے
پیتم پریت بڑھائے کے کاہے تم کم کین | ناکچھو دیکھو ہم تمھین ناکچھو لینھو چھین

خطا تیری نہین پیارے بری قسمت ہماری ہر

اگر ہم جانتے ایسا نہ ہرگز دل تجھے دیتے | محبت تمسے جب کرتے قسم ہم پہلے لے لیتے
جیسے تم ہمسے کری کرے نہ کو ؤ سنگ | سدھ آئی چھاتی پھٹے کانپنے سگرو انگ

تمھارے ہجر کا دل مین ہمارے زخم کاری ہر

جو کچھ اب دل پہ گذرے ہر نہین مجھسے کہا جاتا | نہین اب داغ فرقت کا صنم مجھسے سہا جاتا
ٹوٹی ڈور پتنگ کی کون ملاوے آے | جو بدھنا کے من بسے آپ آے ملجاے

اسی کو دہر کہتے ہین یہی تو فضل باری ہر

صنم اس حال فرقت کو بیان کیجے تو کیا کیجے | نہانی راز دل اپنا عیان کیجے تو کیا کیجے
کوؤ ایسو ہر چتر جو پیو سے کہے سندیس | پیو کی ماری ہون مرت دن دن بڑھت کلیس

جگر میں آہ سوزاں ہے نہایت بیقراری ہے

خدا کے واسطے **نصرت** اب آؤ جلد تم آؤ	تم اپنا روئے اقدس اب شتابی ہمکو دکھلاؤ
تم بن ہمرو ناتھ جی ناتھ نہین دکھلات	ہمری تواب ناتھ ہی ناتھ تمھارے ہات

یہ تمہرجان قربان ہے تمھاری یادگاری ہے

بھجن

۱- رادھا پیاری ناچت لال جی کے سنگ - تک تک تھئی تھئی نچت رادھکا سنگ نچت گوبند- ڈھپ ڈمرو مردنگ کھانجری مکھ موہر مرچنگ - رادھا پیاری- اندرلوک سے اندر آئے برمھا آئے سنگ - چھتیس کوٹ دیوتا آئے من راجاہرچند- رادھا پیاری - شیو آئے کیلاسی باسی سرپ لپٹے انگ - بھومندر کو دیکھ تماشا جمنا اوٹھی ترنگ - رادھا پیاری - برندابن مون رہس مچو ہے سب گوپی آنند- کہین کبیر سنو بھائی سادھو دھن دھن گوکل چند - سورادھا پیاری ؛

۲- اودھو پریت کیے پچھتانی - ہم جانے ایسے نبھیگی آن کچھ اوری ٹھانی - کاری تن کو کون پتیانو بولت مدھری بانی - ہمکو لکھ جوگ پٹھاوت آپ کرت رج دھانی سونی سیج شیام بن مون کو تلپھت رین بہانی - سورشیام پر جھول کے بچھڑے تاتی مت جو ہرانی - اودھو پریت کیے پچھتانی -

۳- کرم گت ٹارہ ناہ ٹرے - کہاں بسے راہو کہان بسے رب شش آن سنجوگ پرے - گرہ بشسٹ پنڈت ات گیانی رچ رچ لگن دھرے - پتا مرن ار دھرن سیا کو بن مین دپت پڑی - بھارتھ مین بھرہی کو انڈا گھنٹہ ٹوٹ پرے - ہری چندر سے دانی راجا کو پانی بھرے - تین لوگ بھاوے کی بش مین سرنہ دینہہ دھرے **سورداس** ہے نی

سو ی ہو ئی ہر کا ہے کو سوچ کرے - کرم گت ٹارہ ناہ ٹرے -

۴ - میرے من اتنی شول رہی - وے بتیان چھتیان لکھ راکھین جے نند لال کہی - ایک دیوس مورے گرہ آئی مین تھی متھت دہی - رت مانگت مین مان کیو سکھی سو ہر گسا گہی - سوچت ات پچھتات را دھکا مرجھت دھرن ڈہی - سور داس پربھو کے بچھڑے یتن بھتا نہ جات سہی - میرے من اتنی شول رہی -

۵ - اودھو سب سوارتھ کے لوگ - آپ تو کیل کرت کبجا سنگ ہمن سکھا وت جوگ - بھرم بن جات سانوری مورت جن دیکھین وہ روپ - اب رس راس ملین جمنا کی کرت لاج بھئی بھوپ - ان دن نین نمکھن لاگت ٹھیو برہ پت روگ - ملو کالھ کمار اشونی ملین سور سب سوگ -

۶ - پریت کر کا ہو سکھ نہ لہیو - پریت پتنگ کری دیپک سون اپنو پران دہیو - ال گن پریت کری جل ست سون سمیٹ سکھ گہیو - سارنگ پریت کری جونا دسون سو نکھ باندھ سہیو - ہم ہون پریت کری مادھو سون چلت نہ کچھ کہیو - سور داس پربھو بچھڑے رادھکا نینن نیر بہیو -

۷ - نش دن برکھت نین ہمارے - سدا رہت پاوس رت ہمکو جب تے شیام سدھارے - درگ انجن لاگت نہین کبھون ارکپول بھئے کارے - کنچک شوک تنہ سن سبھنی کچ بچ بہت پنارے - سور داس پربھوا ب بڑھو ہے گوکل لیہوا دبارے - کہان لگ کہون شیام گھن سندر وکل ہوت ات بھارے -

۸ - اودھو من ناہین دس بیس - ایکے ہو سو گیو ہر کے سنگ کوارادہ تو ایس بھئین ات شتھل سبئے مادھو بن جیتھا دیہہ بن شیس - سانسا اٹک رہی آ سالک جیوہ کوٹ بریش - تم تو سکھا شیام سندر کے سکل جوگ کو ایش - سور داس رس کن کے بتیان پردہ سن جگ دیس -

۹- اودھو ہوت کہا سمجھائی- چیت چبھہ رہی سانوری مورت جوگ کہاں تم لائی- پالاگون کہیو ہرجو سون درس دہیو اک بیر- سورداس پربھو سون بنتی کر ہیں سناوہ پیڑ-

۱۰- ہر بچھرت بران نلج رہی رہے- پیہ سمیت سُکھ کی سدھ آوے شول شریر نہ جات سہی رے- نش واسر ٹھاڑے مگ جووت یہ دُکھ ہم نہ سینن نچی رے گون کرت دیکھن نہین پائی نین نیر بھر بیس بہی ری- تے باتین بس رہین ہیہ ین اولٹ بچن کہی ری- سورسیام بن پرب برہ بش مانور ب شش راہ گہی رے-

۱۱- بھئے نج نین اناتھ ہمارے- سندر شیام وہان تے سجنی سینت دور سدھارے- وے جل ہین ہم ہین سکھی ری کیسے جیو ہین نیارے- ہم چکور چاتک امید تر سدھا برکھ پرت وارے- مدھ بن لسبت آش درشن کے جوی جوی مگ ہارے- سورشیام کینھی دودھ ایسی مرتک ہوتی پھر مارے-

۱۲- ناتھ اناتھن کی سدھ لیجے- تم بن دین دکھت ہین گوپی اودھو پتیان لکھ دیجے- نین سکل بھرآئے سہر بن کرین شنکر میری گہہ لیجے- سورداس پربھو آش ملن کی اب کی ہر پھر آون کیجے-

۱۳- جپت ہون تیرے نام کی مالا- تمرے کارن جوگن ہو ونگی باندھ کر مرگ چھالا- اک بن ڈھونڈھ سکل بن ڈھونڈھا کہون ہنا ئی نند لالا- سورداس پربھو تمرے درس کو ہون برہنی بھالا-

۱۴- وے دکھیت مدھ بن کے روکھ ہرے- تا ین شیام ہمارے پریتم جنن ہری میری نیند بھوکھ رے- ساون بن مون سپے رہو نہ پرت ہر بن دیکھے نینن کو دور کھرے سورداس پربھو موہن ناگر کو برہ کو مو بھیو تن اوکھ رے-

۱۵۔ تمھرے دیش کہا مس کھوٹی۔ بھوکھ پیاس سب نیند گئی آل ہر بن بر ہ لیو تن لوٹی۔ وادر مور پپیہا بولت اودہ بھئی سب جھوٹی۔ پاچھے آے کہا تم کر ہو جب تن جیہے چھوٹی۔ گوب سندلیشو ہر پئے مہوت پر تھم پریت کیون ٹوٹی۔ سور داس پربھو یون جانت ہون بیر کر ینگے کوٹی۔

۱۶۔ اودھو کب آ ئے ہین نندلال۔ ہیرت پتھ بہت دن بیتے سب برج بال بہال۔ گھیر لیو چہون اور پریم بس پوچہت گوالن گوال۔ سور داس پربھو تھرے ملن کو پھر کر ہین پرت پال۔

۱۷۔ شیام ونو دے رے مدہ بنیان۔ اب ہر گو کل کاہے کو آ دین چاہت نو جوبنیان۔ وے دن مادھو بھول بسر گئے گو دکھلاے کنیان۔ گہہ گہہ دیت نند جسو داننک کانچ کی منیان۔ ونان چارتے بھرن سیکھے پاٹ پتا مبر تنیان۔ سور داس پربھو تجے کامرے اب ہر بھئے چکنیان

۱۸۔ نند نندن بن کل نہ پرٹے۔ ات انوراگ بھرے جو تی سب جہان شیام تہان چت دہرے۔ بھون گئی من تہان نہ لاگے۔ گرجن ات تراس کرے۔ دے کچھ کہین کرین کچھ اور ی ساس نند تن پر جھرے۔ یہی کھین پت مات سکھایو بول کرت نہین رسن جرے۔ سور داس پربھو سو چت اورجہو یہ سمجھے گیان دھرے۔

۱۹۔ مات پتا ات تراس دکھاوت۔ بھراتا مارن کو موہ دھردے دیکھے موہ نہ بھاوت۔ جننی کہت بڑے کی بیٹی توکو لاج نہ آوت۔ پتا کہے کیسے کل او پجے من ہی من پسپاوت۔ بہنی دیکھ دیت موہ گاری کاہے کلہ لجاوت۔ سور داس پربھو سون یہ کہہ کہہ اپنی بتھا جناوت۔

۲۰۔ ہم پر ہیت کرے رہیو۔ وہ دن اودھو بسرت ناہین بھر بھر کا چہیو۔ ونکھے جات ہو اپنی انکھیان بان تن کو دھیو۔ یان برج کو بیو ہار ایسو بھئیو سب پر بھو سون کہیو۔

شیام سربر کمل دل لوچن کب درشن لیہو۔ سب گھ لاڑ لڑاے سور پر بھو وہ دھراسے رہو۔

۲۱۔ جوگ ٹھگوری برج نہ بکی ہی۔ یہ بیو پار تہار و اودھو ایسو ہی پھر جی ہی۔ جاپے لے آئے ہو مدھو کرتا کے اُرنہ سمی ہی۔ واکہہ چھوڑ کے کنک بنواری کو اپنے لکھی ہی۔ موری کے پاتن کے کو ین کو کمتا ہل دے رہے۔ سورداس پربھو گنی چھوڑ کے کو نرگن نرلی ہی۔

۲۲۔ رادھے تے بنشی چورائی اب ناجیون موری مائی۔ کھیلت رہوں کدم کی چھیاں سب سکھین بلمائی۔ بانہہ پکر موری مرلی چھین لی کاٹھ روت گھر جائی۔ لکنیاں سمجھاوے جبسومت بار بار ارولیت بلائی۔ بانسن کی بنسی جان دے موہن سونے کی دیون گڑھائی۔ سُرپرتے بنشی یہ آئی بابا نند منگائی۔ سیو بنشی میرے پران بست ہی اب کیسے جات بنوائی۔ اتنی سنکے گوال جھلکت جھین کرشن کو کنٹھ لگائی۔ سورداس بل جات جسومت کاٹھ کو انت نہ پائی۔

۲۳۔ اودھو کا تقصیر ہماری۔ جب اکرور گوکل آے کنس راج ہنکاری۔ رتھ سر چڑھائے لیگئے مدھوپرکو کر گیو ہین دکھاری۔ جو ہمکو برج چھوڑا کیلے آپ جاکری تیاری۔ تب سے بکل رہت نش واسر جیسے بن جل نیاری۔ کھان پان بھوجن نہین بھاوے نا بھاوے تن ساری۔ سب سنگار تجے ہم ان بن تج دی سیج اٹاری۔ کہین سردار آس چرنن کی ہون ہین سرن تماری۔ دین دیال دیا اب کیجے بکل بھئے برج ناری۔

۲۴۔ اودھو ین برہن متواری۔ جب سے گئے ہین آئے شیام رے لاگی ہردے دیواری۔ کون جتن ین کرون میری آئی رہت مدن تن جاری۔ رجوبن امنگ امنگ بھر آئے جیسے کسم رنگ باری۔ بن پیا انکو کون منادے کرے بہت ودّہ رای

جاے چٹھی کہون کور درگن کی مل گئی سوت ہماری - تم تو بھوگ کرت ہو پیارے
ہمکو جوگ تہاری - کہین سر دار ہبت دن بیتے نگ ہیرت بین ہاری -
کرپا سندھ موہ ملو دیا کرآؤ ویگ بہاری - بیان مین برہن متواری -

۲۵- پھر کہین انکھیان شیام تمہاری - ہم تم موہن ایک نگر کے تم سشیال ہم گواری
وا دن کی سدھ بھول بسر گئی لاکھن دیت جب گاری - گلین گلین ہم ودھ بیچین
تم چڑے ہاتھی عماری - سو تم اب مہراج بھئے ہو کاہے کا سنو ہماری -
کرپا کر واب ہیک درس دو تلپھت ہین برج ناری - حافظ داس کہین کرجوری
ہا نمو ہن کنج بہاری -

۲۶- جو گردھر مرلی مین پاؤن - تھری تان کہون تھرے سنگ جو سُر نیک مدھ
کرپاؤن - تم بس کری سکل برج بنتا ہین بس کرکے تمھین رجھاؤن - جو
گیسر پنڈت من گیانی تہون ار آنند پڑھاؤن - سنگ سنندن اور کھ نارد
مہادیو کو دھیان چھٹراؤن - مارت بند کرون رب سس گت پریل پر یاہ پرنیڈ
بہاؤن - انھد بین بجاے بین سارنگ ترنگ سہت اب رتھ بلماؤن شنکر
ہو دیال میرے اُراس من ہوے سنگھے سنگ گاؤن - سور داس
برکھبھان نندنی دھرا دھرن پر اجل چلاؤن -

۲۷- سنیو برج کی دشا گوشائین - رتھ کی دھوجا پیت پٹ بھوکھن دیکھت ہی اُٹھ دھائین
جے تم کہین جوگ کی باتین تے ہم سبے سنائین - بار بار سندیش جسو مت کہت
دوار لدآئین - ہتو کچھ ہم ہوان سو ناتو دین بند بسرائین - سور داس
جے بالاپن مین تم پر بھوگاسے چرائین - تن گین کو گوال نہ گھیرت ملو
پھرت پرائین -

۲۸- کہیو جسو متا کی آسیس - جہان رہو تہان نند دلاری جیوہ کوٹے برلیس

مُرلی دلی و وہی گھرت بھرا و دھو دھر لئی سیس - یا گھرت ہے واہی سُر بھی کو
جو پیار وجگدیش - اودھو چلے سکھا جُر آئے ہل دس پانچک بیس - اب کے
برج تم پھیر بسا وہ سور واس کے ایس -

۲۹ - مُرلی مکٹ بیت پٹ باؤن - مم بیسر تو بدن براجے تو نہتی مین شیام بجاؤن
مور مکٹ مورے سر سو ہے کھرے سیند در مانگ بھراؤن - پیتا نبر کھرد
مین اوڑھون نیل امبر نج تھین اوڑھاؤن - شیام بجین بر کھبھان نند نی
مین جسو داکو لال کہاؤن - گھونگھٹ کاڑھ چلو تم موہن مین مکھ سے تو جیر
اٹھاؤن - پھیر پھیر مکھ مان کرو تم مین کرو تم مین چرنن دھر شیش مناؤن
حافظ شری اور رادھکا جی کی کون کون ابھلاکھ بتاؤن -

۳۰ - مُرلی مکٹ شیام جو پاؤن - گھر وھبش نیارے سانورے ادبھت چرت دکھاؤن
شری برکھبھان سُتا تم باجو مین شری نندکو لال کہاؤن - تم کیول بر جر
بس کینھو مین بس کر تر ے لوک دکھاؤن - سُر نر من تم دھیان چھوڑائے
مین گھر وجب گیان چھوڑاؤن - تم سو ہین سگری برج بالا مین اب موہین
تھین دکھلاؤن - تم جمنا جل تھکت کیو ہے مین رب ششش تھین مون بلماؤن
دان ہیت روکت تم راہین مین جب یا ہی کھور منگاؤن - تم برج بال نچاوت
اُر مین تک تھئی تک تھئی تھین نچاؤن - ایسی تان کہون من موہن برمھاکی
کو دھیان چھڑاؤن - حافظ اب شری لاڈلی جی کی کون کون ابھلاکھ
سُناؤن -

۳۱ - دیا ندھ توری گت لکھ نا پڑے - دھن سے دھرم دھرم سے ادھرم
اکرم کرم کرے - تیا بجن مارے سو پاپی سو پر ہلا د کرے - تا کے بند
چھوڑا و نکو پربھو نرسنگھ روپ دھرے - ایک گنو جو دیت رپنڈ سو مرک

ترے۔ کوٹ گئو راجہ نرگ دینی سوبھو گوپ پڑے۔ گرلشٹ اُت ہی گن
اگر رچ رچ لگن دھرے۔ ستیا ہرن مرن دسرتھ کو بپت یہن بپت پڑے
بید بدت تیر وجس گاوے سوبل جگ کرے۔ تاکو باندھ پتال پٹھایو کیسے
سُور ترے۔

۳۲۔ کہو رے تیہک شیام کب آون۔ یہن مدھ بن کی سُرت کرت تھی دہ ہر کے
سنگ دھین چراون۔ تے ہراو دھونج گئے ہمکا جاے بسے کبری کے
داون۔ تاہی سے اک بھنور پٹھایو اُڑ بیٹھو رادھا جی کے پاون۔ اوڑ د
بھو نزا بے جادیہان سے تمہری صورت کے نظر کہاون۔ ہم کا جوگ بھوگ
کبری کو برہا جیرت اُر کل نہین پاون۔ بھشم رمائے ہن کے منڈراب
ہم جوگن روپ بناون۔ نین حلت پنتھ نہین سوجھے جب سے بچھڑ گئے
من بھاون۔ سُور داس ادھو کہہ گئے رادھا کرشن کرشن
رٹ لاون۔

۳۳۔ ہمارے پربھو اوگن چت نہ دھرو۔ سم درشی ہر نام تہارو سوئی پار کرو۔
ہمارے پربھو اوگن۔ اک ندیا اک نار کہاوت میلو نیر بھرو۔ جب مل گئے
تب ایک برن بھئے گنگا نام پرو۔ ہمارے پربھو اوگن۔ اک لوہا پوجا مین
راکھت اک گھر بدھک پرو۔ سو دبدھا پارس نہین راکھت کنچن کرت کھرو
ہمارے پربھو اوگن۔ اک مایا اک برمھ کہاوت سُور شیام جھگرو۔ کے
یا کو نرباہ کرو پربھو نہین پرن جات ٹرو۔ ہمارے پربھو اوگن چت
نہ دھرو۔

۳۴۔ ان یہن کون رادھکا رانی۔ ہنس رکمن پوچھت سکھین سے گوڑھ بچن
مرد بانی۔ نیلمبر جاکے تن سوہے مکھ پر لٹ لپٹانی۔ سو کہیت

برکھبان نندنی مدھر مند سکبائی۔ رس کے بس کینھے من موہن سُنیت جُت سیانی۔ درشن بن ترسین دو دُ نینان جیسے مین بن پانی۔ شیو برمھا جاکو دھیان دھرت ہین سو را دھا ھرانی۔ سور داس سنتن کے کارج گردھر ہاتھ بکانی۔

۳۵۔ آج را دھکا نے روپ بنایو۔ البیلی الگت تلک کیسر کو تا بچ بندن لونڈ سہایو۔ مانو پورن چندر کھیت چڑھ لڑ سُر بھان سون گھائل آیو۔ دیکھت بنت کہت نہین آوے مُکھ چھب اُپما آنِد بجایو۔ کانن کی بیرن ات راجت مانو مدن رت چکر چلایو۔ کنچن کجت رُچِت بنا لاکھوہن کے نگ بھرن سُہایو مانو مرگ امرت بھر بھوجن پیت نہ نبت دیت دھڑکایو۔ جیون دیک دیوت بھون مین تمر سکچ شرنالت آیو۔ اتنی پر نہین ملت سُور پربھو نِ دُرتن درپن دکھلایو۔

۳۶۔ مدھ بن تم کیسے رہت ہرے۔ کھرے ترے ہر نبسی بجا وین شنا کھاٹیک کھڑے ادھم نلج لاج نہین تم کا پھُولن کیہر بھرے۔ ہری آس تنک چھایا کی جب تب ہوت کھرے۔ تم نہ مری برکھبان نندنی بھیٹت انگ بھرے۔ جیسے جل بن مین دُکھت ہی جل ہو کے جیو جرے۔ کنجن کنجن بھرت رادھکا نینن نیر بھرے۔ جو آوین سو ی منگل گاوین سُن سُن حال جرے۔ سُور داس سُوامی تمھرے درس کو برج باسی لبرے۔

۳۷۔ دُسو ہین شیام ہُو جنگم کارے۔ روم روم لبس چھاے گیو ہر جیتوت سو النسا ڈارے۔ بگیک بلّا دُ گرُ گو پا دُ جو یہ لبس کا اوتارے۔ جنتری کرت منتر نہین لاگت کرا دیاے سب ہارے۔ بن بر جراج پیر کو جانے جو یہ کُھ کو اُتارے کماکھون کچھ لبس نہین میر دبید گنی سب ہارے۔ برہ تمھا کی پیر کٹھن ہی سو موہنہ ڈارت مارے۔ بھلی کری اُدھو تم آئے بند دسے چلے ہمارے

سُور داس گردھر کب آے ہین رکھی ہین پران ہمارے۔

۳۸ - اکی راکھ لیوہ بھگوان - ہین اناتھ بیٹھی درم ڈر یا پارتھ سادھے بان - کرشر سادھے ڈھکیو پارتھی اوپرا اڈرت سجان - دوُ اور بھیو دُکھ میرے کون اوبارے پران - رام کہت پر ہلادا وبارے ساکھی نگم پرآن - من کی ڈبدھا چھانڑ بھنگم واکو دھرواپ دھیان - ہرسمرت بکھ ڈسو پارتھی کرسی چھوٹو بان -

سور شیام شرلاگ آسچا نے جرجر کر یا ندھان -

۳۹ - بھجو من رام چرن دن راتی - رسنا کسن جیت کومل پد نام لیت السانی جاکے جپے کٹت واُرن دُکھ تینون تاپ سراتی - کہت پوران سُجبش رگھبر کو سُن جونرات ہیہ چھاتی - شرونا سمت سوشیل سو ہرجن کرت صلاح سُہاتی رام چندر کو نام امیرس سورس کا ہے نکھاتی - سمت سورہ سے اکتیسا جیٹھ ماس چھپٹھ سوانتی - تلسی داس اک ونی لکھت ہین پرتھم عرض کی پاتی -

۴۰ - وہان لگ نیک چلو نندرانی - دیکھوسُت اپنے کی باتین دُودھ ملاوت پانی - ہم سے تم سے بیر کہان کو ہمین دکھاوے جوانی - میرے شر کی سُرخ چونری نرس گورس سانی - یا برج کو لبیو ہم چھانڑ دوجے نسچے کرجانی - سُور داس ادسر کی برکھا تھوڑے جل اُدترانی -

۴۱ - پوچھت جننی کہان رہو پیاری - کون یہ سیس بار گندہ دیجھے کن یہ سُندر مانگ سنواری - کھیلت کھیلت گئی نند بابا گھر جسودا میا ہیہ مانگ سنواری کھانے کو دیو ماکھن مصری اوڑھن کو دئی سُندر ساری - موکر پکر پاس بیٹھا یو تم کالنگلے ہین دین لاگین گاری - مُوتن چتے چتے ڈھوٹاتن تب بدھناتن گودسپاری - سور داس سنتن کی دایا من مان دمپت بیاہ بچاری -

۴۳۔ کہیو ہٹین جوگنی رادھے۔ جب تے ہر مدھ پوری سدھارے تب تے سنگل جوگ ہم سادھے۔ سوانسا انل آس آ ون کی سیلی شیام نام کی باندھے دھونی دھوان ہیو دندکت ہونیش دن کرشن کرشن انو رادھے۔ چھیدے تن بیدھے برہا نل او پر رہی ہین شر سادھے۔ سور شیام موہن جان تیاگ گئے جات ناہین کون اپرادھے۔

۴۳۔ اودھو شیام سنیہی کاکے۔ ایسی لیلا کینھی برج مون کھیل رہے جش واکے جب رتھ ہانک چلے مدھ بن کو کوپن روکے ناکے۔ ات متھرا آدت گوکل نگری بیچ پڑے ہین جھانکے۔ مورکٹ کی ادت لٹک رہے بیٹھے قدم تر جھانکے۔ آٹھ ماس نوا ودرمون راکھیو بھئے نہ اپنی ماکے۔ دودھ دہی گو کل مون کھایو نیک نہ برج تن جھانکے۔ آپ تو جاے دوارکا چھاے کرکو بری سنگ ناتے۔ سور شیام سون اتنی کہیو لاگت گل مون ٹانکے۔

۴۴۔ سنو جسومت تور کنھائی۔ ڈگر چلت مون سون رار مچائی۔ مین جمنا جل بھرن جات تھی۔ باہنہ پکڑ موہ ناچ نچائی۔ ماتھے مکٹ انو پم سوہے۔ مکھ سوبھا کچھو کہی نہ جائی۔ بانکے بہاری پر بھوکے درسن کو بنی کرت ہری سیس نوائی۔

	ہولی	

۱۔ نام محمد دو جگ پیارا۔ ایسا پرش مت لبراؤ دین کا کھنبہ تمھارا۔ جگت بھان پرکاش بھئے ہین سب جگ بھیو ہرادجارا۔ نپتھ کر دیو ہے نیارا۔

۲- باورو ہر سکھی گیان ہمارا- بالاپن کھیلو سکھین سنگ بھولو تول قرارا- جب سدھ آوے پیا اپنے کی کانپت تن من سارا- بھول گیو سب گیان ہمارا گونے کے دن آ نکچا نے پیا پٹھوا نو ہارا- چار کہار ڈولی لیے ٹھاڑے اترے ہین آئے دُوارا- بدا کی مانگت بارا- سنگ سہیلی دیکھن آئین چھوٹ ساتھ ہمارا- مات پتا دراع کر دینھو ساعت کو کیو نہ بچارا- اب پردیس مورھارا- بھوگ واس ہے مورے چھوٹے چھوٹو جگ پر وارا چھوٹو داس بھئے اب اکیلے کو ؤ نہین ساتھی ہمارا- داتا کرے اُپکارا-

۳- برج کے موہن موہین صورت دکھائی- صورت دکھائی موری سدھ بسرائی ہیہ بیچ گیو ہے سمائی- رات دنا موہین چین نہ آدت کیسی یہ پریت لگائی نہین موسے جات چھپائی- برندابن کی کنج گلی مان مل گیو کرشن کنھائی- کہت ہتی کچھ کہین نہ پائی- کیسو ہر ڈھیٹھ کنھائی- کرت ہمسے حیرائی ہوری نہین برجوری سانورے کبجا سون آنکھ لگائی- یہ چھل بل تو ایک نہ چل ہرہم سے بات بنائی- پریت کہون اور لگائی- جب سے بھئے متوارے خادم تب سے بھئی رسوائی- بھاگ کی لاج تورے ہاتھ ہر موہن گھٹ ہی مون صورت دکھائی- موری اتبو بن آئی-

۴- برج مون سکھی - نی ہین نارہ ہون - بن تقصیر شیام گریا دین ریت بھرے کے سہیون- دھرتی کہا ملک جھر مارا انتے جاے بسیہون- آخر برج اب رہن نہ پیہون- ہین توگوپی غریب ذات کی تم من نابرا سے ہون- تم شیام ہیان برج نایک تا سے راج بجیہون- چھوڑ برج کہون انتے جیہون- کرکے سنگار اور پھرا ھو کھن ہین دودھ بیچن جیہون- جھنڈ جھنڈ سکھین کے

بیچ نہین گاری کھاری سہیون - اپنی مرجاد بچئے ہون - جو من آوت سو کہہ
بھاجین ایسی ناب سہیون - بست نہین آنگے کچھ کھیرے جو ایسی
کہویہون - نکس کہون انتے جیہون - لچھمن داس مناوت موہن اپخت نا
اب کہیون - شری کرشن کہین کرجورے اپنی باہہ لبیہون - ہبس
کھوجن مین اب جیہون -

۵ — موری مانو سیکھ دش کندہ رگھبیر تے بیر کرو نا - سو جو جن مرجاد سندھ کی
سو کوئی باندھ سکے نا - تاہ باندھ اترے رگھنندن سنگ بھال کپ سینا -
سمر کو جیت سکے نا - ہوری سی لنک جرائے دئی ہر اب تم بھاگ بچو نا -
کر کر داپ بیر سب ہتاکے پاوک پر بل بجھے نا - جگت کچھو ایک چلے نا -
تم جیوت اوہات ہمار و سانچی کہو یہہ بینا - کینھی رار نہین برا ہیو تا سے
جائے ملو نا - بھاگ ہتون لوگ بچو نا - مین تریا ہو بھانت سکھاؤن نشچے کان
کرے نا - تلسی داس، موڑھ کبھیو راون چھوٹے ہیہ کے نینا -
تیہہ کچھو سو جھ پرے نا -

۶ — برج مون آج ہرہوری مچائی - باجت تال مرذنگ جھانجھ ڈھپ منجیرا
شہنائی - عبیر گلال کے بادر چھائی کیسر رنگ برسائی - کھوب سب ہوری
مچائی - اودت تے آئین نگھر رادھکا ات تے کنور کنہائی - ہل مل پھاگ پرسپر کھیلین شوبھا
برن نجائی - نند گھر بجت بدھائی - بھلا برج من ہرہوری مچائی رادھکا
سین دئی سکھین کو جھنڈ جھنڈ آٹھ دھائین - لپٹ جھپٹ لائین کرشن کنور
کو برلس پکر منگائین - لال کو ناچ نچائین - بھلا برج مین ہر ہوری
مچائی - چھین لیو کھہ مرلی پیتامبر سر سے چونری اڑھائی - بندی بھال
نین بیچ کہ جرنک بسیر بنائی - منومئی ناربنائی - بھلا برج موانا

سسکت ہو مکھ مور مور کے کہان گئین چترائی - کہان گئے اب نند بباجی کہان جسومت مائی - لال کو لیت چھڑائی - بھلا برج مون ہر ہولی مچائی - بھاگ لیے بن جان نہ دیہون کر ہو کوٹ اُپائی - لیہون بکار کسر سب دن کی تم ہو چُنچل چبائی - سو آج پکر ہم پائی -

۷- ہوری کھیلت اودھ بہاری - کر یٹ مکٹ مکراکرت کنڈل کام کوٹ بلہاری لچھمن ہاتھ رنگ لیے ٹھاڑے ہے رام ہاتھ پچکاری - باجت تال مردنگ جھانجھ ڈھپ اور بجت کرتاری - اُڑت گلال گھٹا گھن گھورن لے عبیر مکھ ماری - مل مل بھاگ پرسپر کھیلت شیو سمادھ ہی ٹاری - سیا مل گور کشور منوہر پریت رنگ ات بھاری - ات ہین رام سکھا سب چھرکت اُکین راج دولاری کیسر کنیچ مچی گلین ین گوری داس بلہاری -

۸- ہوری کھیلت جنک دولاری - روپ کے تھال گلال بھرے ہین کنچن کی پچکاری - گوربدن نیلامبر اوڑھے مکھ پر بیسر نیاری - سکھین کے سنگ سدھاری پیتامبر کی کھینی کا - چھپے سر کے بیچ سبنھاری - لچھمن اور بھرت رپ سودن پھینٹ گلال سبنھاری - سکھن کے مکھ پر ماری - جاکو بید بھید نہین پاوت شیش شاردا ہاری - لچھمن سنگ بھرت کنجن ین لے عبیر مکھ ماری سکھی سب دیت ہین تاری - گلین گلین دھوم مچی ہی بھاگ کھیلت نر ناری - **گوری داس** کہت کر جورے ہر چرنن بلہاری - بیگ سدھ لیو ہماری

۹- تم ہے سے پھینکو عبیر رنگ ذرا میری اور بچائی - سری برندا بن کی کنج گلی مین لائے ہین گوال بلائی - اُت سے رنگ چلت رادھے کو سکھین لے سنگ دھائی - گھیر چہون اور سے آئی - نند نندن کو پکڑ لیو ہی پھگوا مین لیون منگائی - سبز گھینگھری سرخ چونرری بھامن روپ بنای - کرشن کو ناچ

نچائی۔ شیاما شیام پھاگ دؤ کھیلت آنند رنگ مچائی۔ ایسی دھوم مچی برج بھیتر شیو دیکھن نت جائی۔ بھیکھ گوپی کو بنائی۔ باجت تال مردنگ جھانجھ ڈھپ اور بجت شہنائی گوری داس آس چرنن کی کاہے کو دیر لگائی۔ سرت ہماری بسرائی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھوری گوری ہوری کو کھلیّا۔ نپٹ نلج لاج نہین دیّا۔ دیکھو دیکھوری گوری۔ چھمک چھمک پگ گھنگھرو بجاوت ناچت تا تھئی تھئی تھئی تھیّا۔ دیکھو دیکھوری۔ دے دے گاری ماری پچکاری چونری پھار ڈاری کنور کنھیّا دیکھو دیکھوری۔ برجوری موری بھیّان مروری ساری رنگ بوری پھوڑی دودھ کی ملیّا۔ دیکھو دیکھوری۔ پربس بھئے آن پھنسی ہون پیا عظمت موسے کرت ہنسیّا۔ دیکھو دیکھوری گوری ہوری کو کھلیّا۔

۱۱۔ مین تو کر باندھ شرن تہاری۔ چھتر پتی را جادر جو دھن لاگی سبھا آت بھاری بیٹھے بھانت بھانت کے راجا تن بچ کرت اگھاری۔ کہاں ہر مرضی تہاری۔ مین تو بھروسے تہارے رہت ہون سدا ہی گنج بہاری۔ آؤ بیگ دیا اب کر کے ناہین تو ہوت اگھاری۔ لاج جائے بنواری۔ چیر پر بیٹھ بھیو پر بھو ترتتے بڑھو لبش ادھکاری۔ انیچت انیچت بھجا تھکت بھئے بیٹھو مان من ہاری۔ چھانڑ دئی دُر پد کماری۔ کہین سردار سرا کے رچھپا را دھار من مُراری آسے دیال بھئے داسن پر راکھی لاج ہماری۔ کری ہر برج کی تیاری۔ مین تو کر باندھ شرن تہاری۔

۱۲۔ اودھو جی نہین آئے کنھائی اُن موری سرت بھولائی۔ ایسے نبٹھر بھئے اب موہن جو دیکھو لسرائی۔ درشن بن ترست مین نش دن اُن کبری کی سیج بنائی ہمین برج مون ترسائی۔ ہمکو سوچ کمھار و رہت ہر چھن چھن جیرا کلائی۔

چونک چونک گر پرت سیج پر روے روے نیر بھائی منون میگھوا جھر لائی۔
جیون چترک سوانت کے کارن نشی دن پیڑ لگائی تیسے پیا پیا مین پڑت
کب مل ہو جدورواری۔ تبھا سگری مٹ جائی۔ کہین سردار سکل برج بنتا
کرین شوچ ادھکائی۔ تاہ سمے آئے جدونندن ملین سبے اُٹھ دھائی۔
گئی من جیون پھر پائی۔

۱۳۔ نہین مانت جسو داستت تیرو۔ مین دودھ بیچین جات سکھی ری موہ مارگ مین
گھیرو۔ دودھ مٹکی لیکے مہ ٹیکی پکڑ ہار جھٹک جھیرو۔ کہا نہین مانت میرو ناکھون
انت سے آئے موہن ناکھون اوربسیرو۔ ہم جانین ہکو تم جانو یاہی دوہون
کو گھیرو۔ رار کے ناہین نبیرو۔ جاے کے کہیون کنس راے سے اہر
برج واہی گیرو۔ سوچ سمجھ دیکھو جیہ اپنے تاتے کھیٖن اب پیڑو۔ ہر جیو
بہت ڈھیر و۔ کہین سردار کہین سب سکھیان دیکھی سکھا گھیرو۔
لوٹ چلین اپنے اپنے گرہ دیکھو شیام انیرو۔ سبے پکر وندچیرو۔

۱۴۔ جب سے سکھی رت پھاگن آئی۔ پھاگن پھاگ سبے سکھی کھیلین بن پیا
کچھ نہ سہائی۔ اکھٹت پیر دھیر تن ناہین برہ تبھا ادھکائی۔ کہون کا سود کھ
جائی۔ جب سے گئے موری سدھ بسرائی لکھ پتیا نہ پٹھائی۔ ہیرت مگ
بتیت نش واسر نہین آئے پیو ہر جائی۔ پیت کہون استنے لگائی
جو کوئی آئے سندیس سُنا وے تاکے مین لیون بلائی۔ جنم جنم کی
چیسری کہاؤن لکھ سے کاغذ لائی۔ کہت ہون رام دُہائی۔ ایسے سمے
مین پیا مورے آتے کر سیتون من بھائی۔ نرپت ہر دے لگاے
پریم بس سب دکھ دیون بہائی خوشی جیہ مان ادھکائی۔ جب سے
سکھی رت پھاگن آئی۔

۱۵- سنیان نے موری سرت لباری - پیا بن جوبن بادجات ہری شوخ جیرا بھاری - ہیرت باٹ نین آندھر بھئے پتیان نہ بھیجئی اناری - ملیٹھ رہے کرچھنکاری جوگن ہوی کے بھبھوت رماتی - بہرکسم رنگ ساری - لوک لاج کل کان تیاگ کے رہتی مین بستر اُگھاری - دھرون نولاکھ اُتاری - بربا ہجتا تن جر دجات ہرلاگی کریجے داداری - بیگ بجھاوت آنے جوتر و ئی تج دیتیون من کی بیزاری - ایدن کرو آس ہماری - لچھمن داس سنگ سوتن کے کئی مت پلٹ کھاری - بس کرنے کی جگت ٹھو جا نین موہ لیئن پہ ناری - بڑے تم چیتر کھلاری -

۱۶- برج کے کانھا ایسی مرلی بجائی - سووت ھتی سکھ چین اٹھ یا مرلی بھنک سن پائی بیاکل ہوے کے مین اے ری سکھی ری اُٹھ پلنگا تے دھائی - کہرون جیسے گھبرائی - مرلی کی تان بان ایسی لگی گھر انگنا نہ سہائی - نین گھنا و یہ گوا و لگیو ہردے بچ میدانہ دیت دکھائی - جوا وکھدویت بتائی - جب سے گیو دورہ من موہن کبری سے پریت بڑھائی - تب تے گئے کولی پاتی نہ پٹھئی ہمری سرت بسرائی - تنک تھین لاج نہ آئی - جوبن جورہے نیسری آئی رت پھاگن کی آئی - خوشدل پیا کا بین پاون مندر مان تب جیرا پسائی - کہت مین رام دہائی -

۱۷- سکھی ری اب رت پھاگن آئی - جب سے شیام گئے پردیسوا چھین چھین جیہ اُکلائی - بھوجن بھون سبے ہم تیاگے کل کی لاج گنوائی - دھیان آن کی سون لگائی - کون سی چوک پڑی من موہن جو میری یاد بھلائی - ہم کا تیاگ پدیس اکیلو متھرا نگری بسائی - پریت کبجا سون بڑھائی - ناکو وآوت جات ٹوہر جو نہین پاتی پٹھائی - بھول گئے سب نیہ کی باتین کہان گیئن چترائی

جو تم دین بھلائی - چو وا چندن نا کچھو بھاوے نا ہنس بول سہائی کرپا کرو مہاراج پاکر
بیگ ملواب آئی - کشٹ سے کٹ جائی -

۱۸- رات پیا بن نیند نہ آئی - جب سے بچھڑ گئے من موہن برہا اگن جلائی - کوکل کوک ہوک
اُبجت ہی ترس ترس رہ جائی - شیام کو کوئی دیو ملائی - چو یا چندن اور ارگجا
کیسر رنگ نہ سہائی - وے نندلال حال جو اسے ہین ناہین ہلاہل کھائی - پران
اب دیہو ن گنوائی - سونی سیج ادھک ڈر لاگے چھن چھن بیرت گنوائی - جوبن جور
اُمنگ چھیتن پر بن پیا کون مٹائی - سہی انگیا نہین جائی - کرم ریکھ نہین مٹت مٹائے
جو دوھ انگ بنائی - کہین سر دارست بھی کبجا راکھے شیام سکھائی - ہمین
برج مان ترسائی -

۱۹- سانورے کے چرت سنوری - ایک سمے برج کی سب سکھیان جات ہتین جل کو ری
سنجن بہت کھسین جمنا مین کوئی سانول کوئی گوری - کرت جل مین جھک جھوری
تاہی سمے برجراج سانور وامبر تٹ پہو نچوری - لیکر چیر قدم کے اوپر چڑھ گیو
نندکشور ی مدت من آنند سون ری - لی بڑی بہور وا چھری جب ایک سکھی جل سون ری
نہائے تٹ پٹ نہیں دیکھے کہت سین سون سنوری - چیر سب کون ہر دری - تب
سب مل پٹ ڈھونڈھین لاگین کوئی نہین درشٹ پڑوری - تا مین ایک چتر برج
[illegible] قدم پر کوری - چیر سب جاسے دھر وری - بولت کرشن مدھر رس
بتیان تم سب لاج تجوری لاج چھوڑ سنگھ جب ایہو تب پٹ پہو گوری - ٹیک تم جات
موری - تب سب مل کے نمان بچارین کرشن ٹیک نہین چھوڑی - لاج چھوڑ
سنگھ جل آئین نکہ سکھ دیکھ ہنسوری - چیر دیو سب کوری - سور داس سوامی ٹھگ
درشن کو یہ ہور ہی رنگ بوری - چھن مان پار کرت ہو ساگر من انکو یا بھوری
چیو سر تھاد ن کوری -

۲۰- اب تو لب نہین دیت دکھائی- بار بار مورے گرہ آوین نگری کے لوگ چوائی- گھر گھر میرو نام دھرت ہین سیتان سے لاگ لگائی- سو اکدن پت موری جائی- پت تو موہن تمرے ہاتھ ہر پت گئے پت نہین پائی- ایسے جتن سے پریت بنا ہو جہ جین نہ لوگ لگائی- پریت ہم تم سون لگائی- بیاکل یان نش دوس رہین سب برہا تپنا سر سائی- تلپھ تلپھ دھرنی گرین سکھیان تم بن کرشن کنھائی- تمھین دیا نہین آئی- پریت تمھاری عطر سوگند ہر دل ہل انگ لگائی- او ھٹت سو گندہ باس بھلی آوے آپہے آپ ابسائی- پریت نہین چھپت چھپائی-

۲۱- سانورے سنگ سکھی ہین جیہون- ہونی ہوئے ہوے سو اب ہین جس اجس کا نہ ڈرے ہون- کہار سا سے میروکو ڈکرہے برجے سے پران گنوہیون اب برج مین نہین رہ ہون- آخر سب رل نام دھرہ ہر اور کہا کہوے ہون سات تپا ہنگی نہین من ہون جاسے کے کنٹھ لگے ہون- پران نہین کلپے ہون- تلپھ تلپھ جیرا مین آن بن کب لو یان ترسے ہون جو چاہین سب نام دھرین اب مین نہین نیک ڈرسے ہون- نکس کہن اسنتے رہیون- من مانے سب لوگ کہت ہین سو کب لو کہوسے ہون تاسے تج برج کو اب سجنی جاسے کہون انت سے بسے ہون- حافظ مرجا دنیچے ہون-

۲۲- ہرسے جاسے یہ کوؤ کھوری- جادن تے برج راج تجو برج تادن تے بسروری- بھوکھن بسن آسن سنگھاسن سوانس اوسانس رہوری یجا اب کا سون کہوری- آئے بسنت کنت نہین آئے پنتھ دلوک رہون ری کوکل کوک ہوک سم لاگے برہا ہر دسے دہوری- چھین تن دیت جھکوری

تر بدھ سمیر تر سم لاگت پیر نجات سہوری - پلو نیچ کنج مدھ کر دھن سمن سماج دھوری - دھیر نہین جات دھروری - جان انانھ ناتھ ہت کرسم اننت کرن پروری - چھیم کرن ہر آون سن کے تاتے پران رہوری - بھا کچھو دور گنوری -

۲۳- نبشی بٹ ہوی رین ہوری - نندلال برکھبان لاڈلی سمت پرتھم کروری - مور نہٹ مکرا کرت کنڈل وارون ری دت ایک ٹھوری - شرون جھنک ہین کھوری - نبشی تان گان کنکن دھن سن من دھیان مڈروری - کنکن جھنک جھنک گھنگھرن کی کھک مرگ موہ لیوری - چھکرت بن دیوکھیوری - کیسر رنگ انگ تک مارت آنن عبیر ملوری - شری برکھبان ستاسکھین سنگ شری ہت یا نہہ گھوری - چتے مکھ مور ہنسوری - تر بدھ سمیر تر جمنا کے یا بدھ بھاگ رچوری - چھیم کرن جن ہیت کر باندھ برج ماپر گٹ بھیوری - سکل دکھ دور کروری -

۲۴- گوریا بھئی ہین جو بنوان کے باری - کھیلت تھی اپنی لڑکیان سب سکھین باجھ اودھکاری - جب چھیتن پر اگے جو بنوان بانہہ پکر بیٹھاری - کھیلن مت جاؤ دُلاری - بیاہ کے باجن باجن لاگے انگنا ہین ہوت تیاری - آگے آگے مورے سنیان چلت ہین پاچھے سے ڈولیا ہماری - بھئی سسرے کی تیاری سبھے سنگھار سجن پرسے ہم کا نئی رسوم سجاری - ہمرے سنگ کی سکھی سہیلی رچ رچ مانگ سنواری - بھئی گونے کی تیاری -

۲۵- اودھو ہمری تم سدھ بسرائی - آپ تو جاسے دوارکا چھائے ہمین ہیان بلمائی - کیل کرین کبجا سنگ اپنا ہم کا جوگ پٹھائی - نئی یہ چال چلائی کاسون کہون او دھو دکھ اپنا ہمین کو دیت دکھائی - ہیر ہیر ٹک نین تکت

بھئے آئے نین کرشن کنھائی - دھون کونے بلائی - جیسے دُکھت جل بن مچھر یا
کلپ کلپ رہ جائی - تلپھ تلپھ جیو جات ہمار و نین کو چلت او پائی - نین
برکا جو دھائی - دین دیال کرپا اب کیجے دیجے درشن آئی - سنئے جنم
برہنی پا دین روگ تھا سب جائی - حافظ رام دُوہائی -

۲۶ سنو سکھی آج بلم رہے کہون کا نھا - گوکل ڈھونڈھا برندابن ڈھونڈھا
نندگانون برسانا - کھیلت ہوے ہین کہون برج کی سکھن مون اسے ہین
توکرہین بہانا - تبے ہین نہین صاف ٹھکانا - ہمسے کہے چلو سیج بناؤ تھرا کہا
ہم مانا - ہمسے حسرت ناری کو برج مان تاکو دیکھ لبھانا - ہمین من بھایو ستانا -

۲۷ - شیام سنگ کھیلین رادھکا ہوری - شام سنگ کھیلین - ات رادھا اُت سری
نندنندن دوو ل رنگ رچوری - برھاوک بھئے مکن گگن پر شور مچو چہون
اوری شیام سنگ کھیلین رادھکا ہوری - ایک ہاتھ پکر و چندراول دوجو للتا گوری
رادھے چھین لئی مدھر مرلیا پیتمبر پٹ چھوڑی - شیام سنگ کھیلین رادھکا ہوری
نبتی کرت آدھین سانور رادھا کرت ٹھٹھوری - فرحت دھن دھن
نندنندن دھن برکھبھان کشوری - شیام سنگ کھیلین رادھکا ہوری

۲۸ - نیہہ لگو میرو شیام سندر سون - بھلا نیہہ لگو میرو شیام سندر سون - آیو بسنت
سبھے بن پھولے کھیتن پھولی ہے سرسون - مین پیری بھئی پیہ کے بر دسے
نکست پران ادھر سون - کہو جاے منبشی دھرسون - بھلا نیہہ لگو
پھاگن مین سب ہولی کھیلت ہین اپنے اپنے برسون - پیا کے برو گ جوگن
ہوے مین نکسی دھور اڑاوت گرسون - چلی متھرا کی ڈگرسون - بھلا نیہہ لگو میرو
اودھو جاے دوارکا مین کیو اتنی عرض موری ہرسون - برہا بھاسے حیرا
حیرت ہے جب سے گئے تم گھرسون - درس دکھین کو مین ترسون - بھلا نیہہ لگو

میرو شیام سندر سون - سور شیام موری اتنی عرض ہے کرپا سندر گردھر سون - گہری ندیا ناو پرانی ابکی اُبار ہو ساگر سون - عرض موری رادھا برسون - بھلا نیہ لگو میرو شیام سندر سون -

۲۹- کریے کون بہانا گون ہمرا نگیچا نا - بھلا کریے کون بہانا - سب سکھین مان چونر موری میلی دو جے پیا گھر جانا - تیجے ڈر موہین ساس نند کا چوتھے پیا دیہین طعنا - گون ہمرا نگیچا نا - کریے کون بہانا - ہم نگر کی راہ کٹھن ہر وہاں رنگر نیر سیانا - ایک بور دید یو چونر مون تاسے پیا پہچانا - گون ہمرا نگیچا نا - بھلا کریے کون بہانا - راہ چلت ست گر ملے وچھین اُنکا ہر نام کھانا - جب کرپا اُنکی ہوے ہر موپر تب لگ جرہے ٹھکانا - گون ہمرا نگیچا نا - بھلا کریے کون بہانا -

۳۰- نند کی نند دیکھو ہوری مچائی - ہین جمنا جل بھرن جات تھی مارگ بیچ لگائی - کھینچ لئی موری نازک بہیاں ساری گگر یا بہائی - دیت ہین رام دُہائی - بھلا نند کے نند دیکھو - سب سکھیان مل پھاگ کھلت ہین اُنہین اچانک آئی - جات رہی موری ماتھے کی بند یا ڈھونڈھ پھرتی نہین پائی - ساس اور نند رسائی - بھلا نند کے نند دیکھو - کیس چھٹک مورا سیس نوا یوا یسی کینھی رُکھائی - برجوری موری پھینچی مندریا نازک مُرکی کلائی - مشتری پیا کو لاج نہ آئی - بھلا نند کے نند دیکھو ہوری مچائی -

۳۱- ارے سانورے برج کھیلت ہوری - عبیر گلال دو کرینھے گھونگھٹ کھول طوری - بھر پچکاری سنمکھ ماری چونر رنگ تے بوری شیام سکھی ڈھیٹھ بھیتوری - ارے سانورے برج کھیلت ہوری - بانکے بہاری

واس چرن کو ٹھاڑھو رہو کر جوری - بیگ کرپا کیجے نند نندن سسر نالبا موری - سرن اتو ہین گیوری - ارے سانورے برج کھیلت ہوری

۳۲۱- اری سکھیو مانگ سنوارو ہماری پیا ملن کی ہوت تیاری - بالا پن سکھین سنگ کھیلو چھوٹت وہا دکھ بھاری - کون جتن کرپیو مجھ ہون کیسے کرب رنجکاری - مری گت ہوی ہر ہماری - گونے کے باجن لاگے ڈیا دروز واپہ ٹھاڑھی - لوگ کٹم کے رو دت سارے پیٹت باپ مہتاری وداع اب ہوت ہماری - ناموہین گن ڈھنگ بارے جوبن وان باری سمجھ ہماری - ہولی کھیلب ہم کیسے پیا سنگ ہم ہین نپٹ اناری - پیا مورے چتر کھلاڑی - ناگن سکھے ہم کو نادر نرگن گھیرے بھاری - تاکو اب سدھ کو لیو یا آس بنی جی تھاری - کرین آپے چھٹکاری -

ٹھمری

- موری بے دردی سون لاگی پریت - ہردے بست ہی آنکی صورتیا اب موہن بھئے میت - جیت مرت ہین نین بھرت ہین بھول گئین سب وس کی بتیان - مظہر کینھی ان ریت -

- متوارے نینان تہارے پیارے - جھوم آئے جیسے بدرا کارے لٹ چھٹکائے عبیر لگائے چندنکٹ جس چھٹکے تارے - چھپائے لیلا دکھائے مکھڑا اہنگ کر جواپہ برچھی مارے - جائے آپ پردیسوا چھائے جائے جیا مورا دکھ کے مارے - اکررے تھک توری ہنیان برت بون مورے

پیا کی کھبر یا لارے - جارے کھو کوئی مظہر پیا سے جیہ جات مورا تورے مارے متوارے نینان -

۳- نبسی کو بجا کے سنا کے سکھی من ہر لینھو کر باورے یارے - کنج سمیپ جمنا کے تٹ بسیا بجاوے ٹھاڑھو گر دھر یارے - چپل نین چتون چنچل چت کھبون مٹکاوت بنور یارے - ہلن دھرن ادھرن مرلی کی سندرتا کو سنا گر یارے - للن پیا واچھب کے واری جگ جگ جیو شا ملیارے -

۴- تنک بجاے جیورے بسیا کے بجویا - بہت دن پیچھے مورے گھر آئے ہو دھن دھن بھاگ ہیں جیا - للن پیا پر کرو کرپا اب بگرے کے بنویا - تنک بجاے جیورے -

۵- جھولا جھولن مین نا جاؤن رہی کا ہے کو کنھائی ہیان گھت جارے - روپ کی نویلی ہون اکیلی نا سہیلی کوئی کرت ٹھٹھولی سوے جیون جیون ہٹکت تیون تیون مانت نارے - جانت کنھائی ہون ڈھٹھائی چترائی توری کرونگرائی ٹھوری تم ہی انوکھے للن پیا چھیلارے -

۶- چھل بلیا چھیل چھل گیوری وہ توشیاملی صورت وارو شیا ملیا - ٹھاڑھے سو یریا اپنی اٹریا آن سنائی موہ یا سریا - بوس کیو موہ یو للن پیا آن نبسی والے بن ملیا -

۷- پران پت اب آے پربھات کر سوتن سے بات - تم بن بکل نہ کل موہ بالم تڑپ گنوائی رات - جاؤ جی ہٹو چلو موری ہیان نہ گھوسیان جن چھوؤ ہمارو گات واہی سوتن کے مندر پدھا وجہان نش جاگن جات موسے نہ بولو گھونگھٹ مت کھولو یہ ڈھنگ ہمن نہ سہات - اب ناہین بولونگی مین توسے بیدردی کھری دھوائی کھات - للن پیا توہ کاہ

چھل بل کون سکھائی گھات۔

۸۔ بیری یہ کون تہاری بان جو چھیڑت ہونت پرت ابلان۔ کل کے کانھ بھئے اب رسیا مانگت جوبن دان۔ ہمری گو دکھلائے لڑکا اب تم بھئے جوان بپتا تھارے نند راے ہین جسومت مات سجان۔ بل داؤ بھرا نا گھو تمرے نام تھار ڈکان۔ ہین داسی برج باسی ابلا تمری ات ہمان۔ للن پیا ہین جانت تم کا چل ہٹ دار نہ ٹھان۔

۹۔ کدر کو میری گنیان کیسے بھیجون پاتی۔ ایک تو سونی سیج ناگن دو جے کاری رین پاپن بیچے میرا بالا جیا ڈسو ڈسو جاتی۔ کدر کو میری گنیان۔ ایک تو آدھی رین اندھیری دو جے موہے برہا گھیری پیہا کی دھن سن سن نیند نہین آتی۔ کدر کو میری گنیان کیسے بھیجون پاتی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو نا تو موری بیت نہ چھوڑ ورے۔ بیت لگا کے مو نسے منھ نہ موڑ ورے دیکھو دیکھو نپیاں پڑت نتی کرت ہون۔ سلطان پیا مورا جیا مت توڑ ورے دیکھو دیکھو۔

۱۱۔ کیونٹ در بھیش مراری سن چکرت بھئین برجناری۔ مو مُکٹ سر دھاری الکین سوہین گھنگھواری۔ کنڈل کی جھلک نیاری۔ بنمال انگ رچ کاری دھر مرلی ادھر سدھاری تب شور بھیو برج بھاری۔ سن بدن سکین تن جاری سکھی اٹھین برہ کی ماری۔ سب لاگین کرین تیاری۔ اوڑھے پتمبر ساری سکھی موتن مانگ سنواری نہ کھین چڑھ کنگ اٹاری۔ سر دار ہر دے بچاری۔ تم آو نکٹ ہماری۔ سکھی بانہہ میل ار ڈاری۔ تب مٹ ہی دل کی بیزاری کیونٹ در بھیش مراری۔

۱۲۔ بیا بن کیسے سکھی دھر دن دھیر۔ جب سے گئے میری سدھ ہو نہ لینھی لیسے

نٹھر بے پیر- کھان پان ہنسو گئین ہم تیاگے تیاگے تن سے پیر- نش دن
من دہت آنگ آلی باتے نا جیہ دھیر- کہین سردار لگا ؤ موہ پار یکل سب
سکھیان طوجود بیر- پیا بن کیسے سکھی دھرون دھیر-

۱۳- سکھی ری تلپھ تلپھ بھیو بھور- ناہر آئے نہ بین بجائی نا بن بولے مور سگری
دین مونہہ تلپھت بیتی بر ہا تجا تن جور- تگ ہیرت درگ میرے تھکت
بھئے جیسے چندر چکور- کہین سردار نہ بھاوے کچھو کار ملوتم پیارے
میرے چت چور- سکھی ری تلپھ تلپھ بھیو بھور-

۱۴- تکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا- سگری برج مون شور بھیو ہر یکل بھئین سکھیا
بھال وشال تلک کیسر کو نرکھ جھلکین انکھیا- پھنسی آے ٹھگ برند تھکت ہوے
لاگی ہیہ گسیا- کہین سردار نند نندن سون اور نہین رسیا- تکٹ دھاری
کرشن بجاوے بسیا-

۱۵- سکھی ری بن پیا کیسی کردن- پٹ اتاری میری سرت بسیاری ماری
برہ کے مردن- اب کوئی جاوے ہر سمجھاوے اکیلی سیج ڈرون- موہیا
نہ بھاوے کچھو بن تیرے نہین بھوکھن بسن دھرون- کہین سردار
لگاؤ مت باریہی ہر ما چرن پرون- سکھی ری بن پیا کیسی کردن-

۱۶- سکھی ری نگ ہیرت درگ ہارے- رات ونا چھن چھن جیہہ بیا کل گنت
گگن کے تارے- یہ ننیا درشن کے پیاسے نوسروج رتنارے
کنج کنج مرگ مین لجاوت ہین سب سے اُجیارے- کہین سردار
اودھک جیہہ لرجے آؤ پران پیارے- سکھی ری نگ ہیرت
درگ ہارے-

۱۷- سکھی ری مین ترسون بن پیا- پران ناتھ پر دیس سدھارے برہ

جلاوت جیا۔ سُن سکھی کوئی سُنگار نا بھاوت جون مندر بن دیا۔ سکل لوک بیوہار چھوڑ کے مالا اندر لیا۔ کہین سردار پیا کے کارن مین جوگن تن گیا سکھی ری مین ترسون بن پیا۔

۱۸۔ سکھی ری بن پیا بکل پری۔ اپنا جاے سوت رنگ راچے ہری سدھ لیبری ہم کا دن ستاوے نیش دن چھن چھن گھری گھری۔ جو مین جنتی ایسے نٹھر ہو ناحق پریت کری۔ ترس ترس مین رہت سیج پر روے روے زبھری سردار ہمین نا بھاوے تیرے بنا ہری سکھی ری بن پیا بکل پری۔

۱۹۔ درس بن ترس ترس رہے نین۔ گھر گھر چھن پل موہ نہ بھاوے پرت نہین دل چین۔ ایک تو سکھی برہ کی ماری دوجے ستاوت مین۔ جب سے گوکل تج گیو شیام دکھ نہ گیو کچھ بین۔ کہین سردار شیام بن دیکھے کٹت نہین دن رین۔ درس بن ترس رہے نین۔

۲۰۔ ودیسیا ہمار و لبھا تو کہین رے۔ مگ مد جیہ میرا بکل ہی ترست ہون پیا آسے نہین رے۔ نا جانون سکھی کون دیش ہی اُن بن مین تو بتھا سہی رے میری بتھا نہین جانی پیارے۔ شیام رے کو ایسی نا چہی رے۔ کہین سردار ملو تم پیارے نا ہین تا مین چل آؤن وہین رے۔ ودیسیا ہمارو لبھا تو کہین رے۔

۲۱۔ بہاری توری بسیا بجی بتمان۔ شردت بہ شبد سُنو میری آئی اُٹھی ہوک تمان۔ جاے ملون گوپال لال کون یاہی ہوت منان۔ شیام سجل تن کٹ پٹ سوہی جیون وامن گھن مان۔ کہین سردار جوگ کی مُرلی باج آٹھت چھن مان۔ بہاری توری بسیا بجی بتمان۔

۲۲- جھینی جھینی رات کا نھالیسیا بجائی رے - ادھر ادھر دھن جیہ مان سمائی
رے - جب سے جھنک پڑی کانن تب سے شیام بسو نینن مین - رام ترپ ب
لکھوری ٹھگوری اچھا میری سیجیا پہ نندیا نہ آئی رے -

۲۳- کاہے کر موری گہہ لینی کلائی رے - اچھا موری نرم کلائی بل کھائی رے
دوڑ جھپٹ مورے انگ سون لپٹ گیو کر پکرت چولیا مسکائی رے -

۲۴- موری چھین مٹکیا ٹپکی - دیکھو دیکھو ری سکھی ایسو چتر کانھ دودھ کھائی ناحق
رے کر جھٹکی - مین جمنا جل بھرن جات تھی للتا شیام ہٹکی - بار بار موہ پکر
کھیاوت مانت ناہٹکی - لپٹ جھپٹ موری چولی مسکائی نہین کہت نبت
گت نٹ کھٹ کی -

۲۵- لال موری سرکھ چونریا دے - مدن موہن پیا جھگروجن کر واپنو پیت پٹ لے
تم ہو شیام سجان شرومن اب مین کیا رے کرون رے - چتر نھج پر بھو
گردھرن لال کوات کے بارمعو سینہہ -

۲۶- ایسے نٹھر شیام کبری کے ٹھئے سوتن کے بول سہے - نندجی کے لال
کرگئے جال برکھ جہان سنتا تن من بیحال اب دین لکھ پاتی گوپال پیارے
جہان چھائے رہے - کر پریت لگائے رکھائے شیام دئی برہا اگن تنین
لگائے اب سوچ سمجھ جی مین سماے تم بن کیسے پران رہے - کرکیل کنجن
مین للک رس بتیان کرجی ہوس ہوس اب سوچ سمجھ جی مین سمائے
نینن سے نیر بہئے -

۲۷- سکھی ری کہان گئے بنواری - شری نندلال درشن بن تھرے تلپھت
رادھا پیاری - بگ آئے شدھ لیجے سوامی مرہے نینن مار کٹاری -
تلپھ تلپھ بیاکل نیش واسر ڈھونڈھت پھرت بچاری - دیکھ پھرین متھرا

برندابن ناہین ملے گردھاری - بیا کل جیون جل بین مچھریا سوئی کت بھئی ہماری
حافظ پیا دیکھ موہ بیا کل لوگ بجاوت تاری -

۲۸- بہیان نا پکڑو موری مُرک کلائی رے - کرکرٹ موری چوریان مسکائی دے
عرض بیچ موری ایکو نہ مانی - حیدر پیا کی مین دیت دُہائی رے - بہیان
نا پکڑو موری مُرک کلائی رے -

۲۹- ڈگر چلت موسے کینسی رار دوہ بچپن مین نا جاؤنگی - پیٹ جھپٹ مٹکی موری پھوری
سگری چونر بوری چھل بلیا سے مین تو گئی ہار - دوہ بچپن مین نا جاؤ نگی -
ڈگر چلت -

۳۰- سکھی ری اُن بن پڑت نہین چین - اُ جھک اُ جھک گذرت ساری رین -
شرون نت چاہت سنت سیٹھے بین - درس بن ترس رہے مورے نین
بھولت نہین پیارے تہاری سین - برہ بپت موہن کٹت دن رین -
سکھی ری اُن بن -

۳۱- پیارے سئیان چھانڑو موری بہیان - نتی کرت ہون پاؤن پڑت ہون
باربار کھاؤن چھمک چھمک موری پائل باجے جاگے ساس جٹھنیان - پیارے
سئیان چھانڑو موری بہیان -

۳۲- پیا کیسی پریت لگائی - آپ تو جاے سوتن گرہ چھائے ہمکا دین بھولائی -
حافظ پیا سون جاے کھو کوؤ کاہے کرت ٹھرائی - پیا کیسی پریت لگائی -

۳۳- ہون جسپہ فدا گلہاے چمن دیکھی شیام برن اک کامنیا - ہون جسپہ فدا
گلہاے چمن - عارض ہین فریب ماہ فلک لٹ جھوم رہی جیسے ناگنیا - دو
ابرسی دندان کی چمک گھن بیچ دمکے جیسے دامنیا - ہون جسپہ فدا گلہاے
چمن گیسو مین پھنسائے طائر دل چنچل مرگ نینی بانیا فرحت دہ ادا ہر قہر وبلا

من موہ لیت سُکھ دھا مینا ۔ ہون جسپہ فدا ۔

۳۴ ۔ پن گھٹ پر موری گاگریا ۔ نردئی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری گاگریا ۔ جب نیر بھرن گھر سے نکسی اک کاگ بول گیو ماگریا ۔ دہنی دھجار بلار گیو بائین کر چھینکت چھاگریا ۔ نردئی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری گاگریا ۔ مورے سنگ کی سکھین سب نکس گئین جو سب گن پوری آگریا ۔ موہ جان اکیلی چھینکت لیو سر باندھے پیڑھی پاگریا ۔ نردئی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری گاگریا ۔ موری ارج برج ایکو نہین مانت بست کون دھون ناگریا ۔ من اٹھت کر دوھ تن تھر تھرات یک پڑت سدہ نہین ڈاگریا ۔ نردئی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری گاگریا ۔

۳۵ ۔ تہارے گھونگر والے بال ۔ ات بھونرا سے کالے کالے لٹ ناگن سی چال ۔ تہارے گھونگر والے بال ۔ قدر پیا پریم کی پھانسی من موہنا کا جال ۔ تہارے گھونگر والے بال ۔

۳۶ ۔ ہان جورا جوری موری بہیان مروری کارے ۔ برجوری کر پکرت پیہ چھتیان چھوٹت جورا جوری ۔ دیکھو دیکھو ساری موری چڑیان کرک گئین انگیا مسک گئی ایسی کوئی کرت ٹھٹھوری ۔ لاج مرون کچھ بن نہین آوے مورا جیا ڈرپاوے عالم دن کی مین تھوری ۔

۳۷ ۔ مورا چاتر شیام سے من اٹکا ۔ بتاؤ گویان کوئی جادو ٹوٹکا ۔ مورا چاتر شیام سے من اٹکا ۔ **سلطان** پیا بن چین نہ آوے مورا من رہت ہی بھٹکا بھٹکا ۔ مورا چاتر شیام سون ۔

۳۸ ۔ آج سنو لیا مُرلیا بجائی رے ۔ سن دھن تان پر ان سُکھ پائی رے ۔ آج سنو لیا مُرلیا بجائی رے ۔ درُم درُم درِکٹ درِکٹ گت باجر جھب چھا جر

من بھاونی - چھمک چھمک پگ جھمک دھرے تا تھئی تا تھئی کرت کھائی رے -
سنولیا مُرلیا بجائی رے - نین درس لین پر سیر ہنس ہنس من بس کین رے
فرحت شیام موسے گھتیان کرے - چھتیان چھوت رس بتیان سنائی رے
سنولیا مُرلیا بجائی رے -

۳۹ - سنولیا توری باری مین ناجیون رے - سنولیا توری باری - اس باری
مین کیا کیا بویا عشق محبت یاری رے - مین ناجیون رے - سنولیا
توری باری مین ناجیون رے -

۴۰ - قدر پیا آئے نہ سجیا مور - رہے کون سوتن کی اور - سگری رین موہے
تلپھت بیتی اتنے مین ہوے گیو بھور - قدر پیا آئے نہ سجیا مور -

۴۱ - سنولیا دے گیو گاری رے گویان کونے ناتے - سنولیا دے گیو - ناہم
کاہو کے گانون بست ہین نا سربج ناساری رے - گویان کونے ناتے سنولیا
ساس موری رانی سسر موری راجا مین برہن دکھیاری رے - گویان کونے ناتے

۴۲ - ترچھی چتون پیتم پیارے - من لوبھا نا مورا رے - ترچھی چتون - اپنے پیا پر
تن من وار دن جو ... دن سونقوڑا رے - جاو پیا چاہے وہی سُہاگن کیا
سانورکیا گورا رے - ترچھی چتون پیتم پیارے -

۴۳ - شیام کا سندیسا اودھو پاتی نا پہونچائی رے - متھرا جا رکے گوکلا بسائی رے -
شیام کا سندیسا - کبری ... پریت کینھی رادھا بسرائی رے - شیام پاتی تو انگ
آئین پہنچی ہین جائی رے - گھونگھٹ کی اوٹ پاتی چھاتی سے لگائی رے
سشیام کا سندیسا اودھو -

۴۴ - اے ری گویان کیسے جیون پاتی لورکو مین - اے ری گویان کیسے جیون پاتی
ایک توسونی سیج ناگن دوجے کاری رین پاپن پیچھے میرا بالا جیا ڈس ڈس جاتی

کدر کو مین - اے ری گویان کیسے بھجون پاتی - ایک تو آدھی رین اندھیری دوجے مو ہے برہا نے گھیری تیجے پپہا کی دُھن سُن نیند ہنین آتی - کدر کو مین سا ے ری گویان کیسے بھجون پاتی -

۴۵ - اچھے سیان چھانڑو موری بہیان - اچھے سیان - منتی کرت ہون پرت تمہارے پیان بارسجھیان اچھے سیان - جھنک جھنک موری پایل باجے جاگین ساس جٹھنیان - اچھے سیان -

۴۶ - چھانڑ و چھانڑ ورے شیام موری بہیان مین تو پرت تماری پیّان - چھانڑو چھانڑو رے شیام موری بہیان - تم چنچل چپل گر دھاری بج رسیا چتر کھلاری مین توابلا نپٹ اناری موری باری بیش لڑکیان - چھانڑ و چھانڑ و رے شیام - موری چلیا مسک گئی ساری ساری نوک ٹوک کرٹ واری کہان آن کھنسی دئی ماری یہی بار بار پچھپتان - چھانڑ و چھانڑ و رے شیام -

۴۷ - چلی جھمک جھمک برجناری - رہی جھوم جھوم متواری - چلی جھمک جھمک نینون سے جادو ڈالا - سینون سے مار گئی بھالا - چیتون بوندی کی کٹاری چلی جھمک جھمک - کہین نجم گرے سو ہے بہروا سرگاگر پر کر واجل بھرن چلی پنہاری - چلی جھمک جھمک -

۴۸ - نادان گاری دے گیو - نادان گاری دے گیو - ناہین واسے بولی چالی ناکیو رے گمان - سانورے سے پیت لگاکے بھئی بدنام - نادان گاری دے گیو

۴۹ - سنو لیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤن - سنو لیا کو - گوکل ڈھونڈھا برندابن ڈھونڈا ڈھونڈھ پھری نند گانون - سنو لیا کو - ڈھونڈھ پھری کوئی ناہین تبادت آن ملے وہی ٹھانون - سنو لیا کو - سبور شیام مو ہے

آن ملا وہ چرن کے بل جاؤن - سنو پیا کو کونے بن -

۵۰ - مُرلی دُھن مدھر کھون باجی رے - مُرلی دھن مدھر کھون باجی رے - مدھوبن کنجن مین دیکھو میری آئی نیند نہ آوے مین تو ساری رین جاگی رے - مُرلی دُھن مدھر - شبد سُرن من موہ لیو ہے بیاکل ہوئین دُھن سنکے نار - اک لاکھ جتن سون مُرلی بجے سند پیا مین تو سے راجی رے - مُرلی دھن مدھر کھون باجی رے -

۵۱ - بہت کٹھن ہے ڈگر پنگھٹ کی - جو کوئی جائے وہی جات ہے بھٹکی - بہت کٹھن ہے ڈگر پنگھٹ کی - گھر سے جونکسی پنیا بھرن کو کیسے مد واسے بھر لاؤن مٹکی - بہت کٹھن ہے - بیر کبھی پیا جانت ہوئی ہین جان پرت کو وا در سے اٹکی - بہت کٹھن ہے - نظام الدین اولیا مورے مان لبست ہین لاج رکھو مورے گھونگھٹ کی - بہت کٹھن ہے ڈگر پنگھٹ کی -

چوماسا

۱ - اودھو برج چھوڑ مراری گئے صورت بھول ہماری - ساون سنگھ سیج نہین بھائی - بھادون بھیاون راتی - کنوارے کیا کرون بچاری ہین کنت بنا گردھاری - کاتک چندر چھب تارے - اگھن امنگے متوارے - پوسے تن پیر ہماری - تج دیکھی کنجھاری - ماہ مدن سرسانی - پھاگن ہر فہم بھلانی - چیت چھون اور نہاری - مین پھرون برہ کی ماری - بیساکھ تبھا تن چھائی - جیٹھ جتن لوک سمائی - اساڑھ سگن بچاری سردار ملے پیہ پیاری - اودھو برج چھوڑ مراری - گئے صورت بھول ہماری -

۲ - سکھی چوماس بیری آیا - پیا مورا جا ودیش چھایا - مہینا اساڑھ کا لاگا

گوری نے سنگھار سب ساجا - پہن چونری سار گھنا - کھڑی باٹ دیکھتی انگنا -
نیند مین دیوے گیو سپنا - سجن سے کب ہووے گا ملنا - جوگی ہو کے رم رہے
مارا عشق کا بان - سیلی دھاگا ڈار گلے مین پیت بڑا غلطان - سجن میرا اجھون
نا آیا - گھٹا ساون کی گھر آئی - محل پر بادری چھائی - کہنک کوئل نے مچائی
پپیہا دیت دھوائی - رین میری ساری گنوائی - گیروے کرکے کاپڑے
یین کنگیری ہاتھ - پی اپنے کو ڈھونڈھن نکسی سندر آدھی رات - سجن میرا
اجھون نا آیا - شور داڈر نے مچائی - بیکھ دکھین کو دہائی - مینا بھادون کا
بھاری - پیا بن تڑپت ہے ناری - کرہیے برہن دکھیاری - نین سے
ہوا نیر جاری - اڑونہ کاگا جاؤ دکھن کا آنا تم کہہ آو - سانجھ لکھ کے دون
پروانا پیا پاس لیجاؤ - سجن میرا اجھون نا آیا - مینا اسوج من بھاوے -
گوری کا ساجن گھر آوے - سیج پلنگون پر بچھاوے - سجن میرے آس
بھر لاوے - بچھڑے ساجن جو ملین بجھے یہ تن کی آگ - سکھی ری پیتم آملے
پورن اپنے بھاگ -

۳ - ہماری صورت لبسرائی کبری سے پریت لگائی - کاتک چندر اجیاری - اگہن
یہ عرض ہماری - پوسے مین ملین کنہائی تن کی بتھا سب جائی - ماہے من کو
سمجھا دین - پھاگن مدن ستا دین - چیتے پھولی پھلوائی - مدھکر اوڑ
شور مچائی - بیساکھ سکھی برج سو نو جیٹھ برہ دکھ دونو - اساڑھے آس لگائی
کب مل ہین ہین جدورائی - ساون سکھی سگن بچاری - بھادون ین سیج
سنواری - سردار کہین من لائی - کنوار ملین پر بھوائی -

۴ - سکھی برکھا بہر آئی - پیا نے صورت لبسرائی - اساڑھ ین گھیرین گھٹا کاری -
چمکا جیون بجلین تروراری - اندھیری رین ڈر داوے - پیا بن نیند نا آوے

دوہا۔ جب سے پی بچھڑن بھیو کبھی نہ دیکھے نین۔ نش دن مین سوچت رہون نا ہین
دل کو چین۔ خبر اتبک نہین پائی۔ سکھی برکھا بہرآئی۔ ماہ ساون یہین بھاوے
ابر جیون وش تے گھرآوے۔ فلک پر گھیری گھٹا کاری۔ اندر سے نے
برکھا کی جاری۔ دوہا۔ گھن گرجت چمکت چپل برکھت میگھا جور۔ برہا بھا
تن مون اُٹھے سن مورن کو شور۔ زار برہن نے ماچائی۔ بھون بھادون
پڑا سونا۔ پیا بن مجھکو دُکھ دُونا۔ پپیہا پی کا نام لیتا رات دن سونے نا دیتا
دوہا۔ ارے پپیہا باورے مت لے پی کا نام۔ اُڑ جا تو اس دیش سے
یہان ترا کیا کام۔ ہمین کاہے کو ترسائی۔ سکھی برکھا بہر آئی۔ کنوار مین
کرکے مہر پیارے۔ درس دے برہن کے دکھ ٹارے۔ ملے پیتم
ہوا دل شاد۔ مکان اُجڑا ہوا آباد۔ دوہا۔ پی بچھڑے جا کے ملے
پوری ناکی آس۔ جیون پیاسا جل پا کے سب بجھ جات پیاس۔ یہ نرپت
چوماسا گائی۔ سکھی برکھا بہر آئی۔

۵۔ گئے پیا برکھا مان مونہہ چھوڑ۔ آگ لاگی تن مین کہک رہے مور۔ مہینا
اساڑھ کا آیا۔ ہمین پیتم سے نے ترسایا۔ او دیشی آپ جا چھایا۔ کسی مو تن سے نے بلایا
سکھی مین دیکھون کسکی اور۔ آگ لاگی تن مین کہک رہے مور۔ مہینا
ساون کا بھائی۔ ہوا چلے سن سن پڑوائی۔ گھٹا چھو دش سے گھیر آئی۔
اندر سے نے جھار ماچائی۔ کیا جوبن سے نے اب ہر جور۔ آگ لاگی تن مین کہک
رہے مور۔ مہینا بھادون کا بھاری۔ رین ہوتی ہر اندھیاری۔ ہجر کا
لگا تیر کاری۔ جان اُس برہے نے ماری۔ کیا کوئل نے بن بن شور۔
آگ لاگی تن مین کہک رہے مور۔ مہینا کنوار ہوتا گھام۔ کلیجہ لیون ہاتھ
سے تھام۔ چھوڑا وے اُس سے میرا رام۔ گردن مین کا کے سنگ بسرام

مسکا گاتے جوڑ کا توڑ۔ آگ لگی تن مین کہک رہے مور۔

۶۔ سکھی آیو جو ماس دہے نت چھاتی۔ گیو جب سے پیا پر دیس لکھی نا پاتی۔ لاگے ماہ اساڑھ گھٹا گھن چھائی۔ بجلی چمکے جھون اور جیا ڈر پائی۔ سکھی ایسے نٹھر کو ذرا درد نا آئی۔ نو دل سے دیا اُتار صورت بسرائی۔ نس دن تاکون مین راہ رہونا جاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی۔ ساون مین سکھی نہ ہمارا آیا۔ نا جانون کس سوتن نے وہان بلمایا۔ سب پر میرے پیو ہار سنیون آیا۔ سکھی سب کے پیا گھر آئے بلم کہان چھایا۔ سب سکھی خوشی اور عیش مون ساون گاتی۔ گیا جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی۔ بھادون مین برستا نیر بیرتن کھاری۔ بن پیا دُکھ ہوا دونا جاے سنبھاری۔ سکتے نرموہی راہ ہوا جی عاری۔ سن سن پپیہائی بین نین جس بیاری۔ جو ہوتا پیا معلوم بانہہ گہہ لاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ کنوار مین کنت آئے درشن موہنہ دیکھا۔ جو لگے ہجر مین تیر سیر ہر لینھا۔ بھرکے موتیون کا تھار نچھاور کینھا۔ نریت تن من دھن وار اُسی پر دیکھا۔ ل پی کو کنٹھ لگاے بھئی من بھاتی۔ گیو جب سے پیا پر دیس لکھی نا پاتی۔

بارہ ماسا

دُھن ہولی

۱۔ او دھوتی کب آئے ین مُراری۔ چیت ماس کیسے جیہ لاگے دل جنیدر اُجیاری ایک ایک چھن پل جُگ بیتے کا تقصیر ہماری۔ بیٹھ رہے صورت بساری

اودھوجی کب آئے ہین مُراری - بیساکھ وپت سون دارن سجنی سب کیٔو یہ سینگھاری
ستیل مند سوگندھ پون بھئی پھول رہی پھلواری - کرے پپیہا نت زاری
اودھوجی کب آئے ہین مراری - جیٹھ جوگ بتاوت ہمکا پھوکھن بسن اُتاری
انگ بھبھوت گلے مرگ سیلی کان کنڈل ڈاری ستے تج اگن سواری - اودھوجی
اساڑھ میگھ جہون دش دھاوین لے دامن تر واری - ایسے کٹھور دیا ہین
لادین ڈھوڑھین ہم اس ناری - اگن برہ تن جاری - اودھوجی کب آئے ہین
مُراری - ساون گھرگھر گرلے ہین ہنڈولہ ہرے کسم رنگ ساری - کر سنورہو
سنگھار اُمنگ سون جھولین سبے برج ناری - کیسے آور آند بھاری - اودھوجی
بھادون رین بھیاون سجنی سرہن بھئی اندھیاری - دادُر مور پپیہا جو بولین
کل نہ پڑت اٹاری - اٹھین تن سے چنگاری - اودھوجی کب آئے ہین مراری
کنوار ماس کبجانے چندن جادوکر اس ڈاری - روپ سروپ کہان لو برنون
کوبر کی بلہاری - تاہ لکھ موہے مُراری - اودھوجی - کاتک ماس جب لاگے
سکھی ری دیپک برے دواری - ہمری دواری لئی کوبری نے برج مون
بڑی اندھیاری - موہے دہان کنج بہاری - اودھوجی - اگہن ماس سیام گھر
ناہین جوہم جنتی اگاری - کھونٹ پکر اُنکے سنگ جاتین اب پچھتات پچھاری بھول
گیٔن سبے ہوشیاری - اودھوجی - پوس ماس پڑی سیج پر لوٹون منوین اُدھاری
ایک تو جاڑا جور لگت ہی دوجے برہ کی جاری - تیجے ہر سُرت بساری - اودھوجی
ماہ ماس اُمنگ اُٹھے انگ انگ جگت بھئین سب ناری - رُت بسنت کو اگم جنایٔو
سونی سیج ہماری - لگی جیسے ناگن کاری - اودھوجی کب آئے ہین مراری
پھاگن پھیکو بیان لاگے دنیہ بھئی سب کاری - دھن دھن سورج مُن تم کا
پانؤن پڑون بلہاری - سرت جن چھانڑیو ہماری - اودھوجی کب آ ہین مُراری

۲- ساون سہم رہے سب پنچھی جھر کُل آن دھری۔ تیاگت ناہین نار آپنے تم کیسے سدھ بسری۔
اودھو نہ اُچیت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ بھادون تال ندی
اُمڑانی بہہ بہہ نچھہ دھری۔ دادر مور چکور پپیہا برہ شبد سگری۔ اودھو
نہ اُچیت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کنوار اگست آوے جوگن
موانیا پھولے کانس کھری۔ پردیسی سکے گھر آئے ہمری گھور بھری۔
اودھو نہ اُچیت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کاتک چندر پرکاس
کیوہی پرت چکور کری۔ جیوت رہت درشن داہی من اُرد ن گھوم پری۔
اودھو نہ اُچیت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ اگھن آس لگی انکھین
سون نینن نیر جھری۔ ہر کے نیہ شوچ سگری ہین لوٹ بوٹا جھری۔ اودھو نہ اچیت
پوس پرے ہیونت ہیون دش دیکھت شیت ڈری۔ رین بھی مود کارنی اگن
تاپھ تاپھ گذری۔ اودھو نہ اُچیت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری
ماہ بسنت بہار سکھی ری مالن گھر گھر پھری۔ پیرے پھول پیرو تن مورا لائی
سوت ہمری۔ اودھو نہ اُچیت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
پھاگن لال پھہار پڑے ری بھیج گئی تن چنری۔ چڑھت نہ دوجو رنگ کرشن بن
کنھن رنگ سانوری۔ اودھو نہ اُچیت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری
چیت ماس پھولے بن ٹیسو مدھپ کنج من ری۔ ہردے بسی سانوری مورت
چت سے نا اُتری۔ اودھو نہ اُچیت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
بیساکھ آگ بہت لگن مون سو سب دنیہ جری۔ بلکہ کت برکھا ن نندنی ہرے
سوت کبری۔ اودھو نہ اُچیت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔
جیٹھ ماس رب تپت ین سی ساگر نیر پری۔ پادت نیر پیر سو ہرے ہر من رہے

دھیر دھری ۔ اودھو نہ اچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری ۔
اسارڈھ اگم چڑھ چڑھ نبھہ (آسمان) دھاوین ڈھونڈھت آڑ بھری ۔ انکی آس رہی
جیون کی آسے ہین بھیر ہری ۔ اودھو نہ اچت پران پت جیوت اب ہم کیسے
جوگ کری ۔

۳۔ اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری ۔ اسارڈھ سکھی نبھہ دھاوین گھروا گھنگھ
گھیرادین ۔ جھینگر بولت جھنکارے برہا دھکت موہنہ جاری ۔ اودھو بتھا یہ
ہماری ہر سون کہیو کر جوری ۔ ساون سکھی ری لاگین سہادن اجھون نہ آئے
من بھاون ۔ بہرے کسم رنگ ساری تن ما مورے اکھٹت دواری ۔
اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری ۔ بھادون سکھی ری جھپی لیے
حالا دھر جوگ لیو کرمالا ۔ بیٹھی ساڈھ سنواری نینن کے مونڈ کواری ۔
اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری ۔ کنوار سکھی کرم کو لکھو ہر کو کہان
اب دکھیون ۔ برکھا بگت بھئی ساری اجھون نا آئے گردھاری ۔ اودھو بتھا
یہ ہماری ۔ کاتک سکھی ری سنگل ساجے مرذنگ جھانجھ ڈھپ باجے ۔ گھر گھر نند بدھن
کر سب باری منجن کرین نرناری ۔ اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری
اگھن سکھی ری آتر ہوے کے کرمل تپر کا لیکھے ۔ بیورے تے حال لکھوری
سری کرشن کو بر جوری ۔ اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری ۔
پوس پری جو بال بیاکل نیا نند لال ۔ سونی سیج لگے بھاری ڈسے جات
ناگن کاری ۔ اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری ۔ ناتمام ۔

۴۔ گئے حبیب سے سکھی پرتیم خبر انکی نہ پائی ہر ۔ دوہا ۔ چیت جاترک رٹت
ہین سوانت بوند کے ہیت ۔ ویسے پیو پیو ہین رٹون اور خبر نالیت سگے
چیت جیون دش مین گھٹا بھو کون کی چھائی ہر ۔ پیتے رس بھو ترمتوارے

بیٹھ پھولون پر لیجھائی ہے۔ دوہا۔ بیساکھ برہ باڑھو سکھی جوبن دھرت نہ دھیر
جو موہن ملتے سکھی کہتی تن کی پیر لگے بیساکھ سکھی جب سے بھا تن کی نہ جائی ہے
مین ہیرون باٹ پیارے کی اٹھون چھن چھن کو آئی ہے۔ دوہا۔ جیٹھ ماس
لاگے سکھی کیجے کون اُپائے۔ پیارے پی آئے نہین برکھا پہونچی آئے۔
جیٹھ لاگے سکھی جب سے کرون مین کیا اُپائی ہے۔ تپے رب جور سے سر پر
یہ انگ میرو سکھائی ہے۔ دوہا۔ اساڑھ ماس لاگے سکھی آئے نا برج راج
موہ اکیلے چھوڑ گئے تنک نہ آئی لاج۔ لگے اساڑھ سن سجنی پر گٹ برکھا جنائی ہے
پپیہا مور بن بولین کوہک ہمکو سنائی ہے۔ دوہا۔ ساون مین سکھی آس کر
سیج ہنڈول بنائے۔ نوست ساج سنگار تیہ پیو مارگ درگ لائے۔ لگے ساون
سبے سکھیان ہاتھ مہندی رچائی ہے۔ کسم رنگ اوڑھ سر ساری ہنڈولا جھول گائی
ہے۔ دوہا۔ بھادون مین لکھ کے گھٹا چڑھین اٹا ہر کھائے۔ نگ ہیرت
درگ تھکت بھئے ما آسے جدو راے لگے بھادون نہین ندیان نہ پنتھی پار جائی
ہے۔ میرے پیارے کو بس کر کے سوت کبری بھولائی ہے۔ دوہا۔ کنوار کانس
پھولے سکھی برکھا گئی بڑھائے۔ پیارے پی آئے نہین کیجے کون اُپائے۔
کنوار لاگے سکھی جب سے سرد چھون اور چھائی ہے۔ اکیلی سیج پر ترسون
جگر میرے سمائی ہے۔ دوہا۔ کاتک شش پو محبت بھئین کرانیو سنگار کنک
تھار کر مون لیو دھر پھولون کے ہار۔ لگے کاتک سبے سکھیان ساج دنیا جلائی ہے
کرین پوجا گوردھن کی جائے جمنا نہائی ہے۔ دوہا۔ اگھن اودھو جی ملے پاتی
دنیھی آئے۔ جوگ لیجئے سمجھ کے دنیھو سکل بتائے۔ لگے اگھن ملے اودھو بھا
سگری سنائی ہے۔ ملاؤ شیام پیارے کو کرو دل کی صفائی ہے۔ دوہا۔ پوس
پون تُر دلت سکھی سسکت میر وانگ۔ ہرن سونی سیج ہے نہین بھاوے کچھ رنگ

پُوس پُل پُل برہ دونون مِن کی سَین دکھائی ہے۔ پیت رنگ دُھجا پھرا سنے سسر رت کی اوائی ہے۔ دوہا۔ ماہ ماس پھُوسے لتا آیو پرگٹ بسنت۔ پنتھ نہارت مین تھکی اجھون نہ آئے کنت۔ لگے ہین ماہ امب بورسے چہر بریا دُھو آئی ہے۔ مِن کے بان یون چھوٹے لگی چنگی اُڑائی ہے۔ دوہا۔ پھاگن مین سب نار نر گاوت بھرے اُمنگ۔ چووا چندن ارگجا چھڑکت کیسر رنگ۔ لگے پھاگن سلے پیارے یتھا سگری مٹائی ہے۔ کہین سر دار ہت کرکے پرب اپنے منائی ہے۔

۵۔ پیا بن اُٹھے برہ کی پیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ لگا جب سے اساڑھ آئی گھٹا چھائی کالی کالی۔ پیا پردیس عمر بالی محل مین پڑی سیج خالی۔ دوہا۔ امڑ گھمڑ آون لگے گگن گھمنڈ چھون اور۔ داور ہنس چکور کو کلا مور مچاوت شور۔ جھمک جھمر لگا برسنے نیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ شروع جب سے کھی ساون لگے پیا پردیسی آدن۔ خفا ہم سے ہو من بھاون دست چھڑا گئے دامن۔ دوہا۔ گھر گھر مین جھولین سکھین کر ین تیج تیو ہار۔ رنگ رہی دامن سی کامن کر سور اسنگھار۔ بدن مین پہن کسنی اچیر رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ سکھی بھادون مین چشم نم کی لگی ہر گھڑی جھڑی غم کی۔ خطا کیا ہمدم کی ہم کی محبت جو ہم سے کم کی۔ دوہا۔ ترساوے آوے نہین کرو تن سون پریت۔ رخصت بھادون ہو ا پیا ین جرے ہیان کی ریت۔ میرا غم گیا کلیجا چیر رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ ہنی اسوج بکل بھامن کرے رنجش کمال کامن۔ گگن گرج دمکی دامن کٹے کیسے غم کی تا مِن۔ دوہا۔ یاد س مین بائی نہین پردیسی کی بات۔ من کی من مین رہی پلنگ پر نا سوئی برسات۔ میرا اس غم سے دل دلگیر رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ رہتے کاتک

ودیش پیا قفس مین ڈال گئے جیا۔ عمر بالی مین بیاہ کیا چھوڑ کیون بقصور دیا۔
دوہا۔ عجب غضب دل پر سکھی دیا صنم نے داغ گھر گھر مین ہو رہی دیواری
روشن ہوے چراغ۔ سکری ہر ہمنے کیا تقصیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔
لگا کتک سر مین سنے جانا کرین پیا اپنا من مانا۔ ارے قاصد و دیش جانا میرے
ہمدم کو سمجھانا۔ دوہا۔ لڑکائین بیاہی گئی رہی جوانی چھاے۔ اُمگا
جوبن جات پیارے بھر کا کر ہو آے۔ بدن پر ہر جوبن کی بھیر۔
رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ پوس پیتم کی یاد آتی چھٹی ہر دم غم سے چھاتی
نہ بھیجی لکھ ہمین پاتی مصیبت سہی نہین جاتی۔ دوہا۔ من ملین تن جھین ات بیت
سہی نا جائے۔ ہر کوڈا ایسا چتر سکھی ری پیا ملاوے آے۔ دیکھاوے
ہمدم کی تصویر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ ماگھ مین رت بسنت آوے
پیا بن ہمن نہین بھاوے۔ کوئی مالن کو سمجھاوے۔ نہ میرے گھر بسنت لاوے
دوہا۔ نبا کنت کا من کہے لکھ ھوکھن انگار۔ چلو سکھی جر مرین پیا بن چڑھ پلاس کی
ڈار۔ مدن تن تک تک مارین تیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ لگا پھاگن
آئی ہولی۔ اُڑے بھر بھر گلال جھولی۔ عطر جو یا چندن ر دلی سجن کے بدن
مین گولی۔ دوہا۔ باجت تال مردنگ ڈھپ دھن ستار منہہ چنگ۔ رتن جڑت
کنچن پچکاری بھر بھر مارت انگ۔ قمقمہ برست اُڑت عبیر۔ رہی مین ترس
نہ آئے تیر۔ چیت مین کر جوگن کا بھیش سکھی مین چلی پیا کے دیش۔ ہمین
کوئی بتلاوے سندیش۔ ڈگر مین لٹا ڈھی کھوے کیش۔ دوہا۔ راہ باٹ
جانے نہین چلت مسافر پاے۔ سب سے پوچھے خبر پیا کی کر مل مل پچتاے
کر دن مین سو دل مین تدبیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ غرض بیساکھ
ماس آیا سکھی نے پی اپنا پایا۔ پلنگ ڈوری سے کھنچوایا۔ فرش پھولونکا بچھوایا

دوہا۔ کر سنگھار سولہ سکھی کھڑی پیا کے ساتھ۔ کیا رنج رخصت ہمدم نے ڈار گلے مین ہاتھ
ہماری کھلی آج تقدیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ جبیٹھ حاصل مراد ایسا خدا نے
کیا پلنگ آباد۔ کر دن حق سے بردم فریاد سکھی وہ شہر فرخ آباد۔ دوہا۔
کو نچہ ساکت رام ہتھ پس نکونا پاس۔ لیکھ راج فرزند چھند سمم پورن بارہ مس
کری بندش گنیش گمبھیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔

۶۔ شیام سندر برج راج نہ آئے برکھا رت بیت گئی۔ شیام سندر۔ جبیٹھ نت
دان رین اساڑھ مین گرج گھومر برسین ساون گرٹے ہنڈول کرشن کبری سنگ
جھول رہے۔ شیام سندر برج راج نہ آئے برکھا رت بیت گئی۔ بھادون
برست میگھ کنوار بن مور واکوک رہے کاتک نرمل چندر گگن پر تارے جھلک رہے
شیام سندر برج راج نہ آئے برکھا رت بیت گئی۔ اگھن آگم اندیش پوس مابرت
رہون ہر کے ماگھے نگر بہائے کرشن کی پاتی نہین پائی۔ شیام سندر پھاگن اُڑت گلال
چیت بن ٹیسو پھول رہے۔ شیام کرشن بیساکھ بہیان آن گہی۔ شیام سندر

۷۔ ساون نیا گردھاری سونی ہر سیج اٹاری
ساون مین سب سانوری جھولت پیہ کے سنگ ۔ ہمرو تو نندلال بن جرو جات سب انگ
بھادون بھون نہ بھاوے نت رین برہا ستاوے
بھادون مین موہین کنت بن گھر انگنا نہ سہات ۔ جیسے ماچھی شہد کی کر مل مل پچھتات
کنوار کنول جل پھولے۔ کیہہ دیش ودیشی بھولے
کنوار ماس ن سب کنول رہت ہین جل نج پھول ۔ ہمرے تو نندلال بن اُٹھی کرنجے شول
کاتک اُدھک دکھ پائی۔ اُن بن کچھو نہ سہائی
کاتک پیارے کرشن جی کیل کرین جہون وس ۔ ہمر دتو بن شیام کے بھیو جات ہی بھور
اگھن پڑن لاگو ستیا۔ اجھون نا گھر آئے پتیا

اگھن مون بن شیام کے روون دن اور رات ۔ سدھ آئے چھاتی پھٹے پاتی لکھی نہ جات

پوس پیا جو نہ ائے ہیں - جیوت ہمیں نہ پائیں

پوس دکھ کا سون کہون موسون کہو نجائے ۔ ان بن کو وا سے سکھی ناہین دیت دکھائے

ماہ ہے جگ سانچ جینا - ہمیں بجھا دن رینا

ماہ ماس مین ائے سکھی مری جات بن پیو ۔ جیسے کھال لوہار کی سانس لے بن جیو

پھاگن پھاگ سب کھیلیں - عبیر گلال رنگ میلیں

پھاگن مون یہ سوچ اے ہر بن کیہہ کے سنگ ۔ ہمرو تو یہ سوچ ہین سوکھ گیو سب انگ

رت چیت سکل بن پھولے - کیہہ دیش سجن بھولے

چیت ماس بن پھول سب ہے سکھی ری پھول ۔ ہمرو تو نند لال ہر رہو برج مون بھول

بیساکھ ساکھ کیا پیو کی - جانی نہ تھا مو جیو کی

بیساکھ ماس کی تھی خبر اچھوں نہ آئے شیام ۔ ساکھ گئی موہ شیام بن نیک نہیں آرام

جیٹھ مین تن تن جاری - [illegible]

جیٹھ تپن توری سکھی جار سے دیت ہر دیہہ ۔ پیو سکھ ہین اور وہم ہر بن ایسو ہوت سنیہہ

ماہ اساڑھ جب لاگا - پردیسی دیش کو بھاگا

اساڑھ ماس مون سکھی پیو نہیں آئے تیر ۔ ان بن دونون نین سے رکت بہے جم نیر

لوند مون نصرت آئے - دکھ سبھے بسرائے

لوند ماس مون آسرے کے کنت لیو لپٹائے ۔ تن کے دکھ سارے ہرے دیکھو سکھ مو ہین آئے

راگ متفرق

اسے چھائے پیا پردیس سکھی اب جوبن جور ستاوت ہے - جب سے گئے موری سدھ

نہ لیکھی برہا دکھ اُپجاوت ہی۔ نردئی دئی اب کیسے کرون موہ نس دن کیون تلپھاوت ہی۔ پنکھ نہین اُڑ کیسے ملون اب دھیر نہین جیہ لاوت ہی۔ آؤ بلم لگ جاؤ گلے نہین برہن پران چھٹا وت ہی۔

۲۔ شیام تم کیسے پریت لگائی۔ آپ تو جاے سوتن گرہ چھاے سگری رین گنوائی۔ حافظ پیا سون جاے کہو تم ایسی کرت ڈھٹھرائی۔ شیام تم کیسے پریت لگائی۔

۳۔ بتا وسکھی کون گلی گئے شیام۔ نس دن موہ کا تلپھت بیتے بسر گئے سب کام گوکل ڈھونڈھا برندابن ڈھونڈھا متھرا مین ہو گئی شام۔

۴۔ بابل مورا نیہر چھوٹا جاے۔ جب ڈولیا در بزدوا پہ آئی اپنا بگانا چھوٹو جاے انگنا تو پربت بھیو دہری بھئی ودیش۔ سے بابل گھر آپنا جات پیا کے دیش بابل مورا نیہر چھوٹا جاے۔

۵۔ سنولیا کو کونسے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ گوکل ڈھونڈھا برندابن ڈھونڈھا ڈھونڈھ ڈھونڈھ ہی نند گانون۔ سنولیا کو کونسے بن ڈھونڈھن جاؤن سور شیام موہ آن ملا دہ چرنن کے بل جاؤن۔ سنولیا کو کونسے بن ڈھونڈھن جاؤن۔

۶۔ اُن بن پل چھن پرت نہین چین۔ موہنہ تلپھ تلپھ بیتی ساری رین۔ نہین آئے شیام رہے کونے دھام کہہ کی سیج دہون کنیھی سین۔ مورے تن کی بتھا نے سجنی تک ہیر ہیر تھک رہے نین۔ کچھو کہت بنت نہین موسون نظامی جو کچھو ہر کر گئے سین۔ اُن بن پل چھن پرت نہین چین۔

۷۔ بن آئے گوپی ناتھ بید بنواری۔ پر کھبو گھر گھر دیکھت پھرت سکھن کی ناری۔ جنگل کی بولی لیے بھرت جھوری مین۔ کنجن مین کرت پکار مدھر بولی مین

کوئی پری ہوے بیمار اسی ٹولی مین - ہم ہجا کرین سب دور ایک گولی مین
بیٹھنکے آئین نکس برج کی ناری - مدھ نہین گوالن بید بید کر یٹری - کوئی پری سکھی
بیمار تہانے گھیری - ہر ساس نند گھر نہین د واکرمیری - بھیتر گئے مدن گوپال
پری برجوری - جھوری سے گولی دئی گئی بیماری - برنداین مین برج بال
دشپیکھا آئی - للتانے گھونگھٹ مار نبض دکھلائی - ہر روگ دوکھ کچھو نہین
دیو کھجائی - سردی گرمی سے اٹھوی گھبرائی - موہین برج بال گوپال
موہنی ڈاری - بن آئے گوپی ناتھ بید نبواری -

۸- برکھبھان نندنی بار بار مکھ ڈھانپ روت دھار دھار - برہا آگ لگی تن
جرت مور تلپھ تلپھ موہ ہوت بھور کیسے کٹے سکھی نند کشور مین توڈھونڈھ پھری
اُنھین ہار ہار - حافظ ہا سے پڑت نہین چین نک ہیر ہیر تھک رہے
مین کہون اُونر جاے - ان کنہی سین کا سون کہون سُو پکار پکار -

۹- کسکت مسکت کیسی چلت چال - توری سانوری صورت گھونگھر وارے بال
کسکت مسکت کیسی چلت چال - بندی ہی بہال نین نچ کا جر کہت گجراج
گوری جوبن سنبھال - کسکت مسکت کیسی چلت چال -

۱۰- مورا چاتر شیام سون من اٹکا - تبا وُسکھی کوؤ جادو ٹوٹکا - سلطان
پیا بن چین نہ آوے مورا من رہت ہی بھٹکا بھٹکا - مورا چاتر شیام سے
من اٹکا -

۱۱- پیا پیارے اتنی عرض موری مان - گرے لاگن کی بھئی ارمان - اورن سے
سیان ہنست بولت ہین ہمسے کرت گمان - پیا پیارے اتنی عرض موری
مان - ویا کرشن کر جورے کہت ہین مت کرمان گمان - پیا پیارے
اتنی عرض موری مان -

۱۲۔ جو نبوا بارے سے تج دین۔ بیاہ کیو گونا نہین لینہو کون خطا ہم کین۔ جو نبوا بارے سے تج دین۔ مات پتا سب ہی رل بتیا گو سنگ نہ ایکو لین۔ جو نبوا بارے سے تج دین۔ خلیل پیا تم رودت ناحق ہوے ہر جو بدھنا لکھ دین۔ جو نبوا بارے سے تج دین۔

۱۳۔ مدھ ماتی کو یلیا ڈار ڈار۔ مورے آنگن بولت بار بار۔ برہن کے بدن پر مدن جو رتا پروئی مار و کرت شور مدہ بلکھ بلکھ کے ہوت بھور مورے درگن تے بہت جل دہار دہار۔ مدھ ماتی کو یلیا بار بار۔ جو بدھنا موہ پنکھ دیت اڑجاے سالن پیا پاس لیت شیو پرساد ہیت مین اچیت مین تو ڈھونڈھ پھری سارا ہار ہار۔ مدھ ماتی کو یلیا ڈار ڈار۔

۱۴۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔ بھر بھر پچکاری مارت رنگ۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔ اِت سیس مکٹ اُت تلک بھال۔ اِت کنڈل اُت موتن کی مال۔ اِت پیاری اُت متواری چال۔ اِت چونرلال اُت بیت سرنگ کھیلت بسنت۔ اک من موہن اک چت چور۔ دونون چتوت اک اک کی اور۔ پیاری چندر بدن پیا درگ چکور۔ پیاری مانو دیپک پیا پتنگ۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔ چندراول بھرجھوری لیے گلال۔ روری للتا لیے لال لال۔ ابرک کو بسیکھا لیے ہر تھال۔ کیسر رنگ چھرکت انگ انگ۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔ کوئی گھونگھٹ مین مکھ لیو چھپاے کوئی دوڑ جھپٹ پٹ گھت آے۔ کوئی مارت قمقمہ دھاے دھاے فرحت پیا پیارے کو ہر امنگ۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔

۱۵۔ شنکر شیو بم بم بھولا۔ کیلاش پتی مہراج دھراج۔ شنکر شیو بم بم بھولا۔ اوڑھے سنگھ کھال گرے بیال مال لوچن وشال ہین لال لال چندر بھال

ات سوہت براج۔ شنکر شیو بم بھولا۔ اردھنگ روپ جیسے
چھا نہہ دھوپ نرکھت آنوپ بھئے چھکرت بھوپ کر ڈمک ڈوپ گست ڈمرو
باج۔ شنکر شیو بم بم بھولا۔ بش ترنگ چھب انگ انگ سیے گورسنگ سوہے
شیش گنگ سپیے بھنگ ڈھنگ سون کرت کاج۔ شنکر شیو بم بم بھولا۔
کہے داس نظامی کر جور جور دے بھگت دان رکھ مان مورگہہ چرن تو کہاں
جاؤں آج۔ شنکر شیو بم بم بھولا۔

۱۶۔ دیکھو للی چھب لچھن للا کی۔ گور و گات تلک کیسر جٹ گول کپولن الکہ جھلا کی
ترچھی تکن ہنس مکھ مرکن چلت غرور گیند کلا کی۔ شری رگھو راج نرکھ
چھب سوہت ایسی مارکو ن متھلا کی۔ دیکھو للی چھب لچھن للا کی۔

۱۷۔ تعریف کروں اب کیا کیا میں اس مرلی ادھر بجیا کی۔ نت سیوا کنج پھریا کی
اور بن بن گوؤ چرتیا کی۔ گوپال بہاری سری بنواری دکھ ہرتا دھر
کرتیا کی۔ گردھاری سندر شیام برن اوجل دھرجی کے بسیا کی۔ یہ لیلا ہر
آس نندنندن من موہن جسومت چھیا کی۔ دھر دھیان سنو ڈنڈوت کرو
جہ ابولو کرشن کنھیا کی۔

۱۸۔ دھرپد۔ دیکھے دامن سمان کامن سی جمنا تٹ جھمک جھمک چلے سو کھ
جھمکے دسکے للار دیکھے دامن سمان کامن سی جمنا تٹ جھمک جھمک چلے سو کھ
جھمکے دسکے للار۔ دھن شش روپ بھوہن بانا ورن نگ بانن سون باندھے
رس ترکش مرگ نینی کھیلت شکار۔ دیکھے دامن سمان کامن سی۔
جگل نین موں ڈورات سوہن روپ تال ترنی نے ڈار دیشم کو جار۔
دیکھے دامن سمان کامن سی جمنا تٹ جھمک جھمک چلے سو کھ جھمکے دسکے
للار۔

۱۹- ساون۔ ساون گھن گرج گھوم گھوم۔ برست شتیل جل جھوم جھوم۔ ساون
گھن گرج گھوم گھوم۔ کوئل کیر کو کلا بولین۔ ہنس چکور جیو دشش ڈولین۔
ناچت بن ات کرت کلولین۔ مور موری چوم چوم۔ ساون گھن گرج گھوم گھوم
کنجن کھنبھ ہنڈ ولا جھلکے۔ چندن پٹ مڑھے مخمل کے۔ چن چن چھبی چھونا
ہلکے۔ کلی کنج دل توم توم۔ ساون گھن گرج گھوم گھوم۔ ڈولے تر بدھ پون
پروائی۔ سر جو نکٹ نیٹ چھپ چھائی۔ جھولین خبک ستمار گھرائی۔
بھوپال جھلا دین جھوم جھوم۔ ساون گھن گرج گھوم گھوم۔ گا دین راگ
راگنی بھامن۔ دمک رہی مانو چھب دامن۔ جھونکا دیت رپٹ گج بامن۔ پائل
باجے چھوم چھوم۔ ساون گھن گرجے۔ جھر جھر کرت سمن جھر برکھت۔ اندر
نشان بجاوت ہرکھت۔ داس گنیش جگل چھب ترکھت۔ پیارے رہو سکھ
رڈم رڈم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔

۲۰- دلار رس کے دن کیسے کر بجوا سکے ہر چلیا ہمار رے۔ رس کے دن
رین اندھریا چھائی بدر یا انگنا مین پڑت پھوہار رے۔ شور چکور کرت
جھون اور اموروا کرت گھار رے۔ رس کے دن کیسے کر بجوا سکے ہر چلیا
ہمار رے۔ باڑھو پریم روپ رس ساگر شوبھت وار نہ پار رے۔ بن پیا
کو ہوبت پار لگاوے تپیا تپسی منجدھار رے۔ رس کے دن کیسے کر بجوا
سکے ہر چلیا ہمار رے۔ کہین سکھی کر منجن جوے انجن لین بہیسر بر جنار رے
کا سے کرون سکھی بارہ ابھوکھن کا پر سولہ سنگار رے۔ رس کے
دن کیسے کر بجوا سکے ہر چلیا ہمار رے۔ سب سکھیان مین اپنے بلم سون گاوت
دھر ملار رے۔ پیا فرحت پہ مین دھونی رمایون میٹھی ہون آسن مار رے۔ رس
کے دن کیسے کر بجوا سکے ہر چلیا ہمار رے۔

۲۱۔ آج لکھیو گھنسیام آتے مگ ٹھاڑھو بجاوت بانسریا۔ ین جمنا جل آج بھرن گئی میرے ڈاری گرے بچ پھانسریا۔ تن من کی سدھ نا رہی میری کسکن لاگی بانسریا۔ گنگا بخش سنے ہر ریجھے میرے پائین پڑت نہین ڈاگریا۔

۲۲۔ نند نند دین بند تنک تو دیا کرو۔ بنشی کی دھن مین سنکے نکل گھر سے آئی ہون۔ بیتاب دل ہر چین نہین سو کر پا کرو۔ جیسے کہ تم نے کال بجائی تھی بانسری۔ ویسی بجاو پھیر ہمارا کہا کرو۔ ابھلاکھ ایک اور یہ دل مین ہے پیارے لال۔ شری جمنا جی کے گھاٹ پہ نت ہی ملا کرو۔

۲۳۔ دلاونی) ہائی نس دن گھیرے گیل چھیل مدھ بن مین۔ جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین۔ مین دودھ بیچن کے کاج آج بن بھٹکی۔ بنشی بٹ دن گوپال پکر کر جھٹکی۔ مین ہٹک ہٹک تھک گئی نہ مانی ہٹ کی۔ ناگر تٹ جمنا نکٹ پٹک دی مٹکی۔ ہوگئی نئی تکرار بات باتن مین۔ جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین۔ جھٹ پٹ بھیان جھک جھوری کرے ٹھاٹھولی۔ جھن جھٹے مین جھٹکا جھپٹ ہار اٹولی۔ میری پلٹ پلٹ مائی پٹ گھونگھٹ کی کھولی کر جھٹک چونری چٹک مسک دی چولی۔ ہر بے لحاظ نار ہو لاج نینن مین جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین۔ گھر آئے گا رے چرائے نند کے لالا۔ جسودا نے لیو بلائے نکٹ گوپالا۔ کر پکر کہی للکار غضب کر ڈالا۔ کرنے آئین فریاد برج کی بالا مدکیا نفع تمھین دودھ لوٹ لوٹ چاکھن مین۔ جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین۔ جسودا کی ہا ہا کرت پرت ہر بتیان۔ مائی مین بنشی بٹ گیا چرانے گیان۔ جسر جسر سماج مائی آج قدم کی چھیان۔ میری نبسی لٹی چرائے سکھی بن میان۔ یہ ہر چنچل چیٹ ہٹی چتر سکھین مین جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین۔ ہر کہین سنو مائی مین نا ہین دودھ لوٹی

یہ کرنے کو طوفان حوپلی چھوٹی - یہ ریٹ پڑی گر پڑی مٹکیا پھوٹی - اُلجھ جھٹرن
مین ہار لڑی سب ٹوٹی - ہر ئی ماے سمجھاے مدھر بتین مین - جوبن کا
مانگین دان کاٹھ کنجن مین - سن سری کرشن کے بچن سکھی مسکیائی - چھب
نرکھ منوہر بدن پرم سکھ پائی - ہولیکھ راج ست پرسہاے کانہائی - بندش
گنیش پرساد راگنی گائی - ہو بسیکرن موہنی مدن موہن مین - جوبن کا
مانگین دان کاٹھ کنجن مین -

۲۴ - (خیال) نرگسین چشم گلبدن عمر ہو بالی - گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی
ڈالی - البیلی بانکی ادا وار بھامن ہو - کرکے سولہ سنگھار کھڑی کامن ہو -
دل ہو میرا مشتاق خدا ضامن ہو - کیا پھبن ہو غنچہ دہن پان کی لالی - گھونگھٹ
کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی - اسقدر تیرے رخسارون پر جوبن ہو جسقدر
فلک مین جھلک ماہ روشن ہو - کیا دن کی آمد بدن مین نازک پن ہو مخملی
ملائم شکم جسم کندن ہو - کیا ادا سے رخ پر لٹ ناگن لٹ کالی - گھونگھٹ
کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی - کانون مین تیرے کرن پھول بالا ہو - مینڈی
بسیر نور تن گرے مالا ہو - رخ جھوم جھوم جھمکون نے چوم ڈالا ہو -
افسر جہان جوبن کا اُجیالا ہو - چھب عجب ناز انداز چال متوالی - گھونگھٹ
کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی - کیا پری کی سی تیری پیشانی ہو - وہ ادا تری
کل جہان کے من مانی ہو - حق تعالے کی اسقدر مہربانی ہو - بندش گنیش پرساد
شعر خوانی ہو چھب دکھا کے طبیعت بیشمار الجھانی ہو - گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی

۲۵ - شیام بن گھٹا شیام نہین بھاوے - گھن گرجین لرجین ہیے کامن تاپر مدن
ستاوے - بیرن کوئل نِش دن بولت چترک شبد سناوے - جب دامن
دمکے آوے اودھو ناگن سی لہر لوے - تھر تھرا انگ کنپت بن پیو کے اُٹھ بھاگے

ڈر پاوے - اودھو کب اسے ہین موہن نہی سناوے - کب نہال کرہین وے ہمکا راج بہادر گاوے -

۲۶- رہی ہر گھڑی صبح اور شام - تصور ہین ترے گلفام - بخوبی عجب الٰہی نور - ادا افسر مثال حور - چشم دو تیری موتی چور - نگہ مین ہر جادو بھرپور -

دوہا - گل ترے رخسار کے گل کرتے ہین دید - آفتاب سے صاف تمھارا چہرا ماہ عید ادا ہمدم تری سرنام - تصور ہین ترے گلفام - دیکھ ناگن کالی کاکل - ہوا گل پریشان سنبل - میرا دل ہر عاشق بالکل - مثال جیون گل پر بلبل -

دوہا - چشمون مین رہتی بسی صنم تری تصویر - مدن بھرا گلبدن تمھارا ہر جوبن گمبھیر کرین گلشن گل تجھے سلام - تصور ہین ترے گلفام - مہربان تیری پیشانی نہ ہر گل گلشن مین ثانی - خدا نے کری مہربانی - خوشنما تمھین ہوتے جانی -

دوہا - اب دل ترے عشق مین گرفتار ہر یار - قتل کرو یا کرو رہا ہر یہ تمکو اختیار - پھنسے تیری الفت کے دام - تصور ہین ترے گلفام - ہوے بیوفا خفا ہمسے کرو ہر دن جفا ہمسے - لڑے کیون کئی دفعہ ہمسے - حال یہ کہو صفا ہمسے -

دوہا - دل بسمل بیمار کی دوا تمھارے تیر - نگہ مہربانی ہمدم کی یہ ہمکو اکسیر - رہے ہر دم دل کو آرام - تصور ہین تیرے گلفام - عجب ہمدم ترا دم ہر - فدا تجھپر کل عالم ہر - محبت کیون ہمسے کم ہر - الٰہی یہ ہمکو غم ہر -

دوہا - اپنے اپنے یار کو سب کرتے ہین پیار - پیار کیا دل دیا بھلا پھر کیون کرتے تکرار برا کچھ کیا نہ ہمنے کام - تصور ہین تیرے گلفام - ہوا دل تجھپر دیوانا - شمع پر جیسے پروانا - مناسب ہر دلبر دانا - ذرا سینے سے لگ جانا -

دوہا - شہر گل گلزار ہر چمن فرخ آباد - لیکھ راج فرزند چھندبند ش گنیش پرساد مکان ہر کو چہ مالک رام - تصور ہین ترے گلفام -

۲۷- کنجن مین باج رہی مُرلیا مدن بھری - ادھر دھری گوپال لال کے من موہت برج بال مدھر دھن کان پری - اب کوئی جتن سنے نہین سجنی کھٹکت ہے دن رین چین نہین پرت گھڑی - بیرن بیر پڑی دئی ماری چنچل چلانک چپٹ بٹی چٹک بھری - ہت ہر بنس گنیش موہنی بسی کرن سنسار - تنک بن کی لکڑی - کنجن مین باج رہی مرلیا مدن بھری -

بہاگ راگ

ا- تیرے جھگڑے مین رین گئی - کہان گئے چندا کہان گئی بدری کہان گئی پریت نئی - کھل گئی بدری چھٹک رہے تارے سوئی گنت رہی - بلم تیرے جھگڑے مین رین گئی -

۲- رنگ جو لی لاگا سوئی لاگا - ہنسا کی گت ہنسا جانے مرم نچانے کاگا - کہت کبیر سنو بھائی سادھو - وسٹے مین شست سُہاگا - [illegible]

۳- شیام تیری عجب رنگیلی انکھیان - آپ رنگیلے سیج رنگیلی اور رنگیلی سکھیان - شیام تیری عجب رنگیلی انکھیان -

۴- جوبن موہ دیکھے جات دگا - ان [illegible] [illegible] جیسے [illegible] - جوبن موہ دیکھے جات دگا - شیام سلونے اُداسے تم کون کو رنگ لگا - جوبن موہ دیکھے جات دگا -

۵- کرم تم کہان کہان لیجیو - کیہ کی دہری کیہ کے انگنان کیہ کے بول سنیو - ساس کے آنگن نندجی کی دہری سیّان کے بول سنیو - کرم تم کہان کہان [illegible]

۶- مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار - ایک سے مدن کے دھو کے ہنسا [illegible]

جھنکار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔ بیاکل پھرت مجھوم پر لوٹت کھوڑ
نہ سنت گوتار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اجار۔ جاون تے ہر ہارے
موہنار سکھی تج دیجیو گھر بار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔

۷۔ آج ہر نین اُنیدے آئے۔ ادھرن انجن ماتھے مہاور سیندر کپول لگائے
آج ہر نین اُنیدے آئے۔ سورداس موہ یا ہی اچنبھو تین تلک کہان
پائے۔ آج ہر نین اُنیدے آئے۔

۸۔ شیام کہاں سے آوت جگے۔ لٹ پٹ پاگ اُنیدے نینا بانون پرت
ڈگ سگے۔ کاٹھ تم کہان تے آوت جگے۔ شیش مہاور ادھرن گجراپان
کپول لگے۔ لال تم کہان تے آوت جگے۔ کن سکھین رس لیو سانورو
کن سوتن گھر جگے۔ کاٹھ تم کہان تے آوت جگے۔ سور شیام جاؤ اُکھین
کے وے ہین کھارے سگے۔ شیام تم کہان تے اوت جگے۔

۹۔ پہونچادے ہکا کوئی آن تک۔ سب نکس جات مورے جیہ کی کسک
چھائین کالی گھٹا چڑھ دیکھو اٹا جیہ موان مورے ہوت ہی دھک دھک
پگ ڈگمگات تن تھرتھرات بجلی رہجادے چمک چمک۔ تیری کنور کنھائی
چترائی ٹھرائی اب جان پڑی موہ تنک تنک۔ متھرا برندابن یاد آوے
ان کانن سُنی بنسی کی بھنک۔ ہم تو گرجی ہین ورس پرس کے ہمکو
نہ پیارے اٹک بھٹک۔ تج لوگ لاج مقصود پیاد وا موے کھرٹے
اب کھول پھٹک۔ پہونچادے ہکا کوئی آن تک۔

۱۰۔ میرا جگنا کے جوبن لوٹا رے۔ بارہ برس کی رادھا پیاری ہاتھ کنگن
میرا چھوٹا رے۔ کر پکری برجوری کرت ہین موتن ہار مورا ٹوٹا رے
میرا جگا کے جوبن لوٹا رے۔

۱۱۔ سکھی بن بنسی بجاوت شیام ۔ رین سین ڈھونڈھن کو نکسین پریم سہت ہمج بام سکھی بن بنسی بجاوت سیام ۔ بانس بنسریا ہر نکھ دا گی پڑت لے سے نام آس پاس جوتین گھر آئین بھئین سکل بس کام ۔ باسے نگے نبتی کرت ہر درشن لیو گھنشیام ۔ سکھی بن بنسی بجاوت شیام ۔

بھیرویں

۱۔ کیہہ دودھ ملجائین گردھاری ۔ ایسی کو ڈھونڈھن تیاوری باری ۔ گوکل ڈھونڈھا برندابن ڈھونڈھا ڈھونڈھی متھرا ساری ۔ کیہہ دودھ ملجائین گردھاری ۔

۲۔ سیاں کے آون کی بھئی بیریان در وجوا پہ ٹھاڑھی رہون ۔ کدر پیا سون جاے ملاو ونکسو جات مورا جیا ہو ۔ سیاں در وجو اٹھاڑھی رہون

۳۔ گل لالون مین رادھا پیاری بسین جا ہی جو ہی مین کنہیا بسین ۔ گل لالون مین رادھا پیاری بسین ۔ بیلامین البیلا بسے ۔ بیلون مین نئی البیلی بسے ۔ گل لالون مین رادھا پیاری بسین ۔ پیا کی سدا پیا باسا مین باسا شیام ہین شیامہ نویلی بسے ۔ گل لالون مین رادھا پیاری بسین ۔ چاندنی مین چنداول فرحت دے مین للتا سہیلی بسے ۔ گل لالون مین رادھا پیاری بسین

۴۔ بنا پاک پرور دگار کون کھر پاے موری ۔ چھوٹی بھرے بھری ڈھرکا دیا موے قدرت توری ۔ جو چاہے سو کرے بدعا تا چلے نہ کہو کی برجوری بنا پاک پروردگار کون کھر پاے موری ۔

۵۔ سیاں کروٹیان لینے دے ۔ جاگی ساری رات ملم کروٹیان لینے دے سندر گوری مدہ بھری انکھیان رس ٹپکے واکی چھتیان سیاں کروٹیان لینے دے

۶۔ اچھا مورا بابل دینہہ گونوان۔ چلین پیا تیرے دیش نگر۔ میرو بابل نے دینہہ گونوان۔ چار ماس جاڑے کے لاگے رے تھر تھر ہوت جوبنوان۔ چار مہینے گرم رت لاگی ٹپ ٹپ چودت پسنوان۔ پھر چار مہینہ چومسوا کے لاگے بھیج گئے رے جوبنوان۔ اچھا مورا بابل دینہہ گونوان۔

۷۔ رات کے سپنوان نندی مون پے ستموان کے گئے رے۔ سیان نے آئے سرخ چونریا اور دیورا لائے ہاتھ کنگنوان۔ سیان گئے مورے پردیسوان دیورا گئے پٹنوان۔ مو پے ستموان کے گئے رے۔

۸۔ کیسے بھرون پنیان گیان۔ نگھٹوار وکے نان۔ اک ڈر ہے مجھے ساس نند کو دوجے بیرن سوتنیان۔ پنیان بھرت موری انکھیان لجامین دیکھ ہنسین سب کا منیان۔ گیان نگھٹوار وکے نان۔ نبی کی دھن سن بیاکل ھبین نکسو جات جیا۔ گیان نگھٹوار وکے نان۔

۹۔ ارے ہوہیان نہ بجا دو شیام مرلیا رے۔ مرلی کی دھن سن جیا بیاکل کھبو رہے نکسے جات مورے پران۔ ارے ہو ہیان نہ بجا دو شیام مرلیا رے۔

۱۰۔ دھوبن مین کھڑی اٹھلات۔ چندر بدن سندر مرگ نینی سو کھا برنی نہ جات سے دھرے سیس گورس کی مٹکی تپلی کمر بل کھات۔ گھونگھٹ اوٹ چوٹ نینن کی لوٹ پوٹ کر جات۔ مانگے دان کانہ کنجن مین دیت کہا شرمات۔ جوانی دیولی چاردنا کی ناہین برابر جات۔ داس گنیش مدن موہن چھب نرکھ نرکھ مسکیات

۱۱۔ جاہی جوہی بن کنھیا بسے گل لالون مین رادھا پیاری بسے۔ جاہی جوہی بن چمپا مین چتر بھج بیلا مین بہاری لال دونا مروا مین گردر دھاری بسے جاہی جوہی مین کنھیا بسے گل لالون مین رادھا پیاری بسے

۱۲۔ چہہ تیجہ ساری رین گجاری کردیا نینے دے۔ بلم کردیا نینے دے نازک گورکا

نین رسیلے کرنہ دھرت واری چھتین پر کروٹیان لینے دے۔ تلپھ تلپھ ساری رین گجاری بلم کروٹیا لینے دے۔

دادرا

۱۔ گئی یاری چھوٹ دغا دے گئے بالم۔ ہم جانی پیا اور نبہیو سب تبیان توری جھوٹ کرم ہمارے مون یہ ہی لکھی تھی سو آسا اب گئی ہر ٹوٹ۔ کہت خادم اپنے صفی سون توری ڈگر یا گئی مین ٹوٹ۔

۲۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ پگ پگ پر شیو درشن ہین سدھ براجت تھلی تھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ بھیرون کال کرے کتوالی پاپ تاپ ترے ڈالے ملی۔ من بھاوے ہین۔ شری من داکن موہ رہی ہوا اچل بھئی بھرنا وچلی۔ من بھاوے۔ کاشی پوری مکت کی داتا تلسی سیوا چھانڑ چھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔

۳۔ ماٹی کے مول بکائے جیرا خریدار دھنم کیون لیتے نہین۔ ذرا نینن کی سین مول بھر ہم دام نہ روپیا لیتے نہین۔ للن پیا پر کہت سبکو جو فا کو دل ہم دیتے نہین۔ ماٹی کے مول بکائے جیرا خریدار دھنم کیون لیتے نہین۔

۴۔ پنیان بھرن جن جیّوا کیلی۔ ٹھاڑ معو ڈگر بیچ نند للا ہر چلیا کے ٹوک کرے البیلی۔ حافظ پیا من کا ہر لینو ایسی کری تبیان وہ رسیلی۔ پنیان بھرن جن جیّوا کیلی۔

۵۔ لٹ کھولے اٹریا پہ ٹھاڑھی سینن پیا مارڈ ہین۔ ساس نند مورہ جنم کی بیرن سیان کی پیاری دلاری۔ سینن سیان مارڈ ہین۔ لٹ کھولے اٹریا پہ۔ توری نگر مان مورے نندلالا ٹھاڑھی محلیا پہ بھرون ہین ساری

سینین سیان مار ڈلین لٹ گھورے - حافظ پیا سون موہ ملاوہ پریم کی برچھی لگی اب کاری - سینین پیا مار ڈلین -

۶- پیا پاپی نہ جاگے جگائے ہاری - اتِ ہیے گنگا اُت بسہر کاشی بوے چہریا برجباسی - پیا پاپی نہ جاگے جگائے ہاری - اورن سنگ پیا بولت ہنست ہن ہمسے نہ بولین بلائے ہاری - پیا پاپی نہ جاگے جگائے ہاری -

۷- ارے ستیان ہمسے جن کرو پریت - بیار سے بھرت اسیلے متوارے تم کیہہ کے ہومیت - ارے ہان رے سیان ہمسے جن کرو پریت - سوتن کے گھر آوت جات ہو کون تمھاری ریت - ارے سیان -

۸- ترچھی نجر یاد کھائے جاو جنیان - ان نینین کی ماری مرت ہون دلبر کٹریا لگا کے جنیان - ترچھی نجریا - تن من موں مورے آگ لگی ہر - ایسی لگی کو بجھا سے جاو جنیان - ترچھی نجر یاد کھائے جاو جنیان -

۹- جا سے بلیا موری بھرنے کو پنیان - موہ کا جراوت دیکھو جھنیان - جاسے بلیا موری مورا کا پیا مانت ناہین - مکا کہا وت [illegible] کنیان - جاسے بلیا موری بھرنے کو پنیان -

۱۰- چلو ہٹو چھاڑو ستاو جن سیان - دیکھو مرک موری جاسے نہین بہیان - کہاں سو گئے نظیر کہت مون نینہ لگاوت کیسے ڈرت ہون - اوچھے کی پریت مین تو ایسی سنکت ہون - جیسے رہت ترور کی چھیان - چلو ہٹو چھاڑو ستاو جن سیان -

۱۱- ڈلائے جاو بنیان ماری جیہو - بنیان ڈولاوت آوے سکہ نند یا اس من ہووے نکس چلو جنیان - ماری جیہو - گورے بدن پر چھووے پسینا اس من ہووے اُٹھا سے یون کنیان - ماری جیہو ڈلائے جاو بنیا

۱۲۔ دیکھو چھیلا لگائے لیے جائے گدموا کی چھینیاں چھینیاں ۔ نینن کجرا مسائے دار ٹوپی کوئی زلفین بنائے چلا جائے ۔ گدموا کی چھینیاں چھینیاں ٹھاڑھ ہو سوت کا تبسی ستائے مورا جیرا چرائے لیے جائے ۔ دیکھو چھیلا لگائے لیے جائے گدموا کی چھینیاں چھینیاں ۔ ہین جنگل کی مورنی رہے کوئی لنپا لگائے چلا جائے گدموا کی چھینیاں چھینیاں ۔

۱۳۔ اٹھ رے سپہیا پیارے لشکر تیرو کوچ ۔ تجھکو تو ندیا پیاری مجھے پیاری تیری جان ۔ ایک تو مین راجہ کی بیٹی دوجے بھئی بدنام ۔ اٹھ رے سپہیا پیارے ۔

۱۴۔ جل کیسے بھرون جمنا گہری ۔ ٹھاڑھی بھرون ننہ لالہ تکت ہین ہنور سے بھرون بیچے پیری ۔ جل کیسے بھرون ۔ لاج کی ماری ٹھاڑھی سکھن بیچ ہاتھ سون پکڑے گگری ۔ جل کیسے بھرون جمنا گہری ۔

۱۵۔ تو نے تو مورا من ہر لینہا ٹوپی والے سنولیا ۔ ہاتھ مون برچھی چمکت آوے کمرے باندھے کٹاریا ۔ رات کو بالم ہمسے روٹھے جائے سکے راکھی تیوریا ۔ تو نے تو مورا من ہر لینہا ۔ سیج کے اوپر جادو ڈر تیون ہن سکے مرتیون کٹاریا ۔ تو نے تو مورا من ہر لینہا ٹوپی والے سنولیا ۔

۱۶۔ اودیج لبیا بار سے کے رسیار وکو نہ موری ڈگاریا ۔ مائی باپ کی بڑی دُلاری ہاتھے چھوئی نہ رسا ریا ۔ جب سے پڑی مین مرہا کے پالے دوسے دوسے بھراوے گگاریا ۔ اودیج لبیا بار سے کے رسیار وکو نہ موری ڈگاریا ۔ تیلا لگائے چھیلا لگائے تاپے مسائے کی لوپیا ۔ کالی کالی جلفین پہ جیا مورا لرج تک تک مار سے نجریا ۔ اودیج لبیا ۔

۱۷۔ گلین سنگ بھونرا لبھائے رہے ۔ چارون اور پھولی پھلواری کوئل شور

مچا رہے پیا کل چھانڑ ہمین نندلالہ جانین کہان خود مچا رہے رہے - گلین سنگ بھونرا بھا رہے رہے -

۱۸ - لالن بچن سنبھار کے بولن - پانچ ٹکا کی کامرا وڑ سے بات کہت ہین بڑے بڑے بولن - ٹھاڑے سے قدم تر گاری دیت ہین مانو نند جی سے لیو مولن - وادن مرد سرہ ہون موہن جا دن ایو ہمارے لولن - تورو تو ہار ہزارن کو ہی توری سب گین کو مولن - سور شیام رس بس بھین گوالن آنگن بھیتر کرت کلولن - لالن بچن سنبھار کے بولن -

۱۹ - دہی چھون کھاے لیو گاری نہ دیو - گوری ملیا مین دہیا جماؤ سو واکو مول چکاے لے مزے سے - برنداین کی کنج گلی مین بہیان پکر بٹھاے لے مزے سے - دہیا کی موہ چاہ نہین ہری رادھا سکھی کو ملاے دے مزے سے واکے بنا موہ چین نہ آوے کوئی جتن کرلاے دے مزے سے -

۲۰ - سیان کترنی لے دے کترن کا پان - دلی کو چونا ہوبے کو پان - کلکتہ کی رنڈی بریلی کو جوان - سیان کترنی لے دے کترن کا پان -

۲۱ - پیا کے کارن ہوئی ہون فقیرن - اپنے پیا کو بن بن ڈھونڈھون جب ہی ملین تب ہوئی ہون سہاگن - پیا کے کارن ہوئی ہون فقیرن -

دوہا - ندی کنارے دھوان ہوت ہے مین جانی کچھ ہوے - جیہہ کارن جوگن بھئی وہی نہ جلتا ہوے - ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن - پیا کے کارن ہوئی ہون فقیرن - دوہا - چھانڑ اکیلی پیو ہمین گئے کون دھون دیش - نا جانون کب آے ہین جٹا جوٹ بھئے کیش - ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن - پیا کے کارن ہوئی ہون فقیرن - دوہا جب سدھ آوے پیو کی ٹپ ٹپ ٹپکت نین

۳۴۔ نہ گئی توری بارے کی لڑکیّان۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے کنوان پہ ٹک ٹک مارین گوٹیان۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے گیل مان اپنی پرانی تاکین لوگیان۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے جھروکھا تک تک مارین نجریان۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے سیج پر جھک جھک لیت بلیّان۔

۳۵۔ کیون کھڑا موری جان اکیلا سے ہٹ جا۔ دوہا۔ جیسے چکنا پیر تیوا تیسے چکنا گھی۔ تیسے چکنا گوری کا جوبن ترپے ہماراجی۔ کیون کھڑا موری جان اکیلا سے ہٹ جا۔ دوہا۔ پیارے گلی سکوچ ہو نہین ملنے کو داؤن نینن ہی رس لیجیے بیری سگرو گانون۔ کیون کھڑا موری جان اکیلا سے ہٹ جا۔

۳۶۔ چلو باری دھنیان گنگا نہانے آوین کاشی مون پرت گھنوان۔ گنگا نہائے سورج پیان لاگون مانگون ایک منگوان۔ گنگا مہرانی مقری پیری چڑھے ہون سیان کو کے دیو ملنوان۔ چلو باری دھنیان۔

۳۷۔ دوہی سیان آوین ہمین لیجائین۔ پہلی بھنونی ناؤ آؤ ناؤ کے سنگ موری جاے بلاے۔ دوسرے بھنولی دیورا آؤ دیورا کے سنگ نموری کمر پرائے۔ تیسری بھنونی آپ ہی آئے ہنس آٹھ چلین پیا سنگ دھائے دوہی سیان آوین ہمین لیجائین۔

۳۸۔ سوامی موری بتیان بسر جن جیئو۔ تم تو بلم پردیسوا جیئو جھاک دار جھلنی لیتے آئیو۔ جور جور کر پاون پرت ہون جلدی لوٹ پیا گھر ائیو۔ سوامی موری بتیان بسر جن جیئو۔

۳۹۔ سنو لیا یار موریے بیراگی در دیتا رے جیئو۔ کاشی بسائی کاشو کے راجا دیتا اندر جیت۔ نگرا جو دھیا سو تو پڑو ہونا بگرا جیت۔ سنو لیا یار مورے

۴۰- ساںجھی کہد یو کہاں رات جاگے - جھومت پھرت چھیل متوارے لال لال رنگ
کہاں لاگے - بھور ہوت اٹھ آئے کہاں تے باتین کرت پریم رس پاگے

۴۱- گوری دھیرے چلو گگری چھلک نا جاے - سر پر گگری گگری پر گروا پتلی کمر
موری لچک نا جاے - گوری دھیرے چلو گگری چھلک نا جاے -

۴۲- موری دہیان کپت گوری تھر تھر موری چھتیان کرت دیکھو دھر دھر دھر
موری دہیان - نئی ریت کرت گر دھاری نواری پچکاری مارت دن
بھر بھر بھر - گوکل سے آج سکھی بھاج بھاج سب چھپ رہین نار گھر گھر گھر -
موری دہیان - موری بہیان انچ لئی بیچ کھینچ تن چیر کھینچ لیو سر سر سر
موری نرم کلائی مرکا لی کرکائی مورے انگیا کی ڈوری توڑی تر تر تر -
موری دہیان کپت - برساوت کیسر رنگ کی بوند مانو نیگھوا کرت گوری
جھر جھر جھر - پیا فرحت تن مورا تھرتھرات پگ ڈگمگات مکھ ہر ہر ہر
موری دہیان کپت -

۴۳- ترچھی نجریا دکھائے جاؤ جنیان - ترچھی نجریا - ان نینین کی ماری مرت ہون
دل پر کٹریا لگائے جاؤ جنیان - ترچھی نجریا - تن من مون مورے
آگ لگی ہے - ایسی لگی کو بجھاے جاؤ جنیان - ترچھی نجریا -

۴۴- بچائے رہیو مارت ہین نینان بان - پلکین تو موری تیر کی گانسی بھوین بنی ہین
کمان - بچاے رہیو - گورے مکھ کے ادھر ادھر لٹ چھب دیت ہر بان - بچار ہیو
سبکو بس بحال کر لینو جب ماری اک بان - بچائے رہیو مارت ہین نینان بان

۴۵- مرلیا کا ہے کمان بھری - جڑ توری جانون پیڑ پہچانون منوین کی لکڑی کبھون
مرلیا پر بھولکر سو ہے کبھون کے ادھر دھری - مرلیا کا ہے - مرلی سن نرمن سب
موہے دیوان دہیان دھری - شوق شیام رس بس کھیئن گوان پر تھر ہیان دھری لیا

مورچھت ہوے دھرلی گردن حافظ پڑے نہ چین - ہوے ہون فقیرن ہو ہون فقیرن - پیا کے کارن -

۲۲- شیام رے موری بہیان گہونا - بہیان گہونا بہیان گہونا - شیام رے موری بہیان گہونا - مین تو نار پرائے گھر کی مورے بھروسے گوپال رہونا - ڈگر چلت چھیڑت ہمکا کاکو اور کھار ور ہونا - شیام رے موری بہیان گونا - جسوت پاس پکڑ لیجیہون تاسون جھیل سوانگ کرونا - شیام رے موری بہیان گہونا -

۲۳- گونا لگ بالم سنگے چلو - وے کونا پر چور انگشت مین ڈہال تلوار یا باندھے چلو - ہم دھاکھر بو لگری گھیلنا ٹھاڑھے جوبن تم تاکا کرو - گونا لگ بالم سنگے چلو -

۲۴- پھیری دے دے جاے کھجنوا - ہاتھ مین پوتھی کاندھے دھوتی جب دیکھو تب ٹھاڑھو انگنوا - بھیکھ دیے سے لیتے ناہین بارہ برس کے مانگے جوبنوا - پھیری دے دے جاے کھجنوا -

۲۵- دیکھو یہے جاے کروندا کی چھیان - لپٹ جھپٹ برجوری دکھا وے تو لے ڈارے موری کرہیان - کا کردن ہمکو نہین مانے چھوڑت ہر موری نہین بہیان - دیکھو یہے جاے کروندا کی چھیان -

۲۶- آلی سیا بر کیسا سلونا - کوٹ مدن مورت نچھاور کولی سکھی کر دیوے نہ ٹونا - جنک نگر مون شور مچو ہر چھوٹو پان کھان اور سونا - سانوری مورت بھان بھوہنت سے لے سکھی بھر بھر دونا - شری رگھوراج مکٹ والے پر آخر ہمین فقیرن ہونا - آلی سیا بر کیسا سلونا -

۲۷- جادو بھری شیام توری نجریا - جت چتوت تب لس کر راکھت سندر شیام رام وھن دھریا - زلفین جت مکھ چندر پہ کاشت ناساکو لٹکن من ہریا -

تجگل پر یا متھرا پُر باسی پھنسی جال بیچ منو مچھریا۔ جا دو بھری شیام توری نجریا۔

۲۸۔ شیام توری صورت پر مین واری۔ جا مکھ کی مسکان مادھری بار بار تا پر بلہاری۔ بھوین تیری عجب رنگیلی قتل کرین جیسے تلواری۔ شیام توری صورت پر مین واری۔ ڈگر چلت ہٹ کرت سانورو لپٹ جھپٹ چولیا موری پھاری۔ شیام توری صورت پر مین واری۔

۲۹۔ نبشی بٹ چلورا دھا پیاری۔ گوپی گا دین گوال بجاوین رہس مچوات بھاری۔ تک تک تھئی تھئی کرشن جی ناچت سکھا بجاوت تاری۔ نیور بچھیا پاین باندھے سر سے اوڑھے ساری۔ انگرت گنگرت گمکت گھنگھرو ناچت دے دے تاری۔ گوپی گوال مگن سب ٹھاڑے نرتت کرشن مراری۔
حافظ کہت نیت کھونا ہین لیلا اپرم پاری۔ نبشی بٹ چلورا دھا پیاری۔

۳۰۔ سکھی ری ناچت کرشن کنھیا۔ گوپی گوال سنگ سب نرتت تک تھئی تک تھئی تک تھئی تھیا جھانجھ مردنگ ڈمرو ڈھپ باجت اور بجت شہنیا۔ انگرت گنگرت گمکت گھونگھرو تن ن ن ن بجت بدھیا۔ حافظ دیکھ مگن ات من موں ن نند ببا ار جسومت میا۔ سکھی ری ناچت کرشن کنھیا۔

۳۱۔ مچھریا بند یا لیگئی مور۔ ٹھاڑھی ہین جمنا ہلور دن رے۔ مچھریا بند یا۔ جاے کھو مورے بار سے بلم سون جمنا ہین جال چھڑا دین۔ مچھریا بند یا۔ جاے کھو کو ڈھونڈو۔ ٹے دور سے جمنا ہین نبشی لگا دین۔ مچھریا بند یا لیگئی مور۔

۳۲۔ رام کر سے کھون نیناں نہ ار جھین۔ ان ننن کی سین بری ہے ار جھے نینا مر چھیا۔ کیے نا سے مر جھین۔ رام کر سے کھون نینا نہ ار جھین۔

۳۳۔ مار ڈالی مردن ہین تو پیر ٹھرائے۔ ساس ننا سے گئی پسنا کو۔ ننا سنیاں چلی گئے سین ار یا۔ سیاں ہین جھوکھون پسنا کوشتا لاکھ رہ دیا کی جوٹ اٹرا

آن یارے تیکھے کٹل انکش سے ورگ بان
لٹ پٹ پگ دھرتی دھرے اٹ پٹ بولت بین
جب تے مون اوپر پڑی سیام سلونی جوت
سبکو من ہر لیت ہین حافظ میٹھے بول
آج دوتیج ودیش پیہ ششِ نکسو یہ اور
مون من نسا یہ ہتی جنم گنوار ون یا رے
لکھ کر کیم یا وس نین جیہ مون ہر جڑ کال
کھن بیٹھے کھن اٹھ چلے کھن کھن ٹھاڑھی ہوے
تن دکھ من دکھ نین دکھ ہیہ بھئی دکھ کھان
احمد مت اُتار کے گمٹ سبے سنسار
تم بن ایتی کو کرے کر یامد پیہ ناتھ
میرن پیارے اس کہو سپنے دکھیو موہ
پیارے میری نیند کی بات تہارے ہاتھ
لال پیا کے بچھرتے بچھڑ گئی سب چین
من مالا تو نام کی جپت رہون دن رین
میرو من تو پے رہو تیرو من موہ ماہ
ردمادل ہیرے سکھی واکی ہر یہ ناہ
آج سکھی ہم ارم سنی یہ پھاٹت پیہ گون
سونو بھون ودیش پیہ اودھ سانس تیہ لیت
من بہلاوت دن گیو تہا کٹھن ہر رین
انکھون ات بیاکل پری بیرہ لیو تن لوٹ

لاگت سیدھے آے کے پاچھے کھینچت پرن
کچھو پیو سون کھٹ پٹ بھئی سو تپ تپ ٹپکت نین
لونی لاگی بھیت جیون دنیہہ دوبری ہوت
یہی منتر تم جانیو لبہی کرن آن مول
مم سیناآر و پیو کے آے کٹ اک ٹھور
بچھڑن انگ جو دہ دکھے تا سون کہا بسائے
پیہ بن تن تے تین رت کبھون نہ مٹت جمال
گھائل سی گھومت پھرے مرم نہ جانے کوے
مانو کبھون ناہتی وا مکھ سون پہچان
بچھرے مانس پھر ملے یہی جان اوتار
موہ اکیلو جان کے دکھ کر دنیو ساتھ
تم بن نیند نہ آوی کیسے دیکھون توہ
اوت ہر تم ساتھ ہی گئی تمھارے ساتھ
بھوکھ پیاس نیند و گئی ار وہ بانہہ کھٹے نین
نین پیاسے درس کے نیک نہ پاوت چین
دو دو بیاکل بن ملے چین شریرہ ناہ
شیام دھیان ہیرے بسے تا کی ہر پرچھاہ
پیہ او ہیرے ہو رہی پہلے پھاسے کون
مورت آوت دھیان مون آٹھ آٹھ آورت
کہا کرون کیسے بھرون بن دیکھے نین چین
تاکر ہو پھر آے تم جب تن چھوٹے چھوٹ

ہیرت نگ انکھیان تھکین بھیو حال بیحال
پیارے تمھرے درش کو چلا کرے چیت نت
پریت ریت تم آگلی دلی سبئے لبسرائے
پرت دن یان ادھکات ہی برہ بھاگی تاپ
ایک سکھے سبے بھر گئے ایکے من ہر لین
سمن گل سکوچ ہی نہین ملنے کو داؤ ان
متر ملن سم ہی نہین حافظ کو وسکھ
حافظ پریم کے روگ کو اوکھد لاگت ناہ
حافظ جی کے درس بن چیت دھرت نہین دھیر
پیارے تمھرے روپ کو یہی چہے مم چیت
نکست ناہین جان ہی پیارے تمھری آس
جوبن اُمگے یان سکھی پیو چھائے پردیش
حافظ گرجن کی کہی نیک نہ بھائی چیت
برچھی لاگی پریم کی اُٹھے کریجے پیسر
حافظ کچھو جتنا نہین پڑ ورہے یہ گات
ہاڑ ماس کانٹا بھئے برہ روگ تے ہائے
چھن دیکھے پیارے ترے من نہین نیک گھات
پران لیے ٹھاڑ ھو ندر حافظ تمھرے ہیت
سمجھائے سمجھت نہین روت ہین یہ نین
پیارے کیہہ کی پریت مین ہمن دیو بسرا
کلپ کلپ جیا جات ہی کل نہ پڑے ہیہ بانہہ

حافظ جی کب آئے ہین یہان پیارے لال
جم لو بھی من مون چہے سکھ سمپت ادوت
بیاکل نِش دن چیت رہے کل نہ پڑے اب ہائے
تن جر کے کوئلا بھیو جب سے بچھڑین آپ
چیتون چیتون بھانت ہی کا جر تو سب دین
نینن ہی رس پیجیے ہری سگر ڈگاؤن
پی بچھرن سنے ہوت ہی ادھک نہین کو دکھ
سسک سسک گر گر پڑے آسے ٹھ کراہ کراہ
سو پوچھے نہین بات ہوا ایس تمھرے بیر
دور بیٹھ دیکھا کرون حافظ جی اب نت
نین پیاسے درس کے رٹت پیاس پیاس
حافظ جی اب کا کرون کیسے پٹھون سندیش
پریو سو لی پتیان اب برہ دہی تن نت
ٹپک ٹپک انسوا چوئین چیت دھرت نہین دھیر
پران این تو جائینگے کون سمے اُن سات
رہے اکیلے پران ہین سو دھیون بھائے
آکھن آگے تم رہو سدا سبے دن رات
ہی پیارے من موہنی سو کاہے نہین لیت
بیاکل حافظ درس بن تلمچت ہین دن رین
کہا چوک حافظ پری سو دیجے بتلائے
برہ بیس بیاکل رہون تمھو جن بھاوت ناہنہ

دوہا

پیارے تمھری سدھ ہیں چھن ہوں بسرت ناہ
اُگ جووت نیناں تھکے چھٹی ملن کی آس
پیارے تمھری برہ مین ندی بھئے دو نین
نِس دن من بیاکل رہے برہ دیوت ہوک
حافظ پیارے لال بن پڑے نہیں چھن چین
جو دیکھے سو پائیے حافظ کہیں یہ لوگ
حافظ تمھرے درس بن تلپھت ہوں دن رین
تمھری سدھ بسرے نہیں چھن ہن پیارے لال
پیارے تیرے چرن کی کہوں کہاں لو بھید
چھبت کار تور و پ کی مو پر کہی نجاسے
نرمل مورت پیو کی یوں گھٹ رہی سماے
او سپنے تو بل گئی چھن موں بار پچاس
مُری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھو ناہ
پیارے تمھرے درس کو اُدھر رہو جیو آسے
حافظ ات اکلات ہی تاکت تمھری آس
کر کانپت پاتی لکھت جل بھر آوت نین
کاغذ بھیجت نین جل کر کانپت مس کیت
لکھن پڑھن کی ہی نہیں کہی سُنی نہیں جات
یہ گن پاتی نا لکھوں دھر کے رہوں جیہ موں

درشن بن جیہ جات ہی حافظ کراہ کراہ
مور چھپت ہوے دھرنی گروں کو آس پاس
تن من کٹ کٹ یوں گرت جیوں کرار دن رین
تم بچھرن سدھ جب کروں اُٹھے کریجے ہوک
کھان پان بھاوے نہیں تلپھت ہوں دن رین
پران دان جب ہم دیو ملو برہ کو روک
کب لوں پیارے آیہو پنتھ نہارت نین
بیاکل جل بن مین جیوں حافظ کا اب حال
چھن بچھرت جا کے برین چھا دان چھاتی چھید
حافظ درشن کرت ہی کہاں سویرے آئے
جیوں مہندی کے پات مین لالی لکھی نجاے
سہس کوس پیتم بسین آن سلاوے پاس
تیہرے درگ جیوں جیوں مرین تیوں تیوں کاٹ کراہ
اب کیا اگیا ہوت ہی گھٹ موں رہے کہ جاے
بیگ آے سدھ لیو اب برہا کرت نراس
کورو کاغذ ہاتھ دے کہہ ہی کہیو ہین
پاپی برہا من بسے سمجھا لکھن نہیں دیت
اپنے جیہ تے جانیو میرے من کی بات
تم پیارے من بسو پاتی با چر کون

پاتی واکو بھیجیے جو ہو وسے پردیس
کاغذ تھوڑ و ہت گھنو ہم پر لکھنو نہ جاسے

پیارے پاتی نا لکھی گئے بہت دن بیت
پاتی آدھا ملن ہے جو پہونچے نج پاس

او کھدنین سون لکھی برہ روگ نہین جاے
کر کملن پاتی لکھی پیارے چتر سجان

جب سدھ آوے آپ کی برہ آگ سرساے
بھوت سگے مدرا پیے سب کا ہو سدھ ہوے

پریت نہ ٹوٹے ان ملے اُتم من کی لاگ
تلسی جاگ ہین ہین رہت بھانت بھانت کے لوگ

پریم ڈورسے شیل ہوے جن توڑے چیکاے
چپا ترک چاہت سوانت جل چکئی چاہت بھور

جیسے پھول گلاب کو سوکھے ادھک بساے
تم بچھڑت چھن مون مرون کہاں جئین بن توہ

او جھے کی حافظ بھا ہے جنی کہون پریت
ہم پکشی تم کنول دل سدا رہو بھرپور

نین اوٹ جب سے بھئین تڑپے ہین جیہ چین
حافظ ہین مون شیل نین سندر برکھ سمان

من راکھون ہون مرج کے جی راکھون سمجھاے
جب برجے تب نا رہین گئے پریم رس لین

پیہ مورت چت لاے کے اب رو دین یہ نین

جو نس دن من ہی بسے تاکو کون سندیس
سندھ مدھ جل بہت ہے گاگر کیسے سماے

اب دنیا کی ریت ہے مکھ دیکھے کی پریت
تن من کو ہر کھت کرے پرے ملن کی آس

پاتی بھیجے کا بھیو جب تون ملو نہ آے
ایک ایک اچھرن پے داروں تن من پران

حافظ بیاکل ہوے گرون پاتی لکھی نہ جاے
پریم سدھارس جن پیو تن نہ رہے سدھ کو

سو جگ پانی مون رہے مٹے نہ چکمک آگ
ملیے ملیے پریم سون ندی ناو سنجوگ

حافظ پھر وہ نا جڑے بیچ گانٹھ پڑ جاے
ہم چاہین تو ملن کو جیسے چندر چکور

تیسے پریت اصیل کی دن پر دن ادھکاے
تو مورت من مون بسے وہی جیا وت موہ

چار دوس مون گر پڑے جب باروی کھیت
ہم پر کرپا چھوڑ لو کیا نیر سے کیا دور

بیاکل جل بن مین جیون تلپھت ہون رین
نا جانون کیہ کارنا کیونس بھگوان

نینا برجے ناز ہین ملین اگارو جاے
انوس تے پروس بھئے یہ وسواسی نین

بیری آگ لگاے کے دوڑین پھر جل لین

مگن رہوں تو پریم موں ہے پیارے دن رات
نس دن جیا بیاکل رہے برہ دیوین بھوک
ہم بیاکل تلپھت یہاں جیسے جل بن مین
رام کرے کہوں کا ہو سون یہ نینا ارجھے نہ
حافظ ہم بیری بھئے میت بھئی اب غیر
حافظ اب انتے کہوں رہے تھرے نین
کیا ارجھے کہوا ور سون نین تمھارے جائے
رام کرے کہوں نا لگین نرموہی سون نین
حافظ اب کیہوا ور سون لاگے انکے نین
پیارے درشن دیت ہے ہمین اکی تم نت
پلکتی نینا یار کے کہوں ارجھے اب جائے
نئی بھئی کہوں پریت ہے تم سون پیار جائے
جان پریت کہوں اور اب لاگو تھرو چیت
پریم نبھ کیجیو ہتو نہہ نفع جیسر جان
حافظ گھائل پھرت ہوں لوہو ٹپکت نین

تو مورت نینن لسی حافظ سو لسری نہ جات
تم بچھرن سدہ جب کر دن اٹھے کریجے لوک
تم کہوں انتے جائے کے حافظ جی رس لین
حافظ کوٹ آپاے پھر سر جھائے سر جھے نہ
بھلی کری جو کچھ کری خیر پیارے خیر
پھر کا ہے ہمری سرت بسرے نا دن رین
جو دیکھو تم چیت تے حافظ کو بسرائے
پران جائین چھون تلپھ کے ان نینن کی سین
یا ہی سون کم پریت کرتھین کیو بچین
اب کا سون نینا لگے پھیر لیو جو چیت
حافظ یہ ہی کارنا تھین دیو بسرائے
دھیر دھرے کم چیت اب کہا کرے کہاں جائے
لگے گھٹا ودن نہیں تم جو پیارے اب نت
اب او دھوا لٹی بھئی پران تو جیت ہان
برچھی لاگی پریم کی کل نہ پڑے دن رین

سورٹھا

لگے کال کو تیر تیجے تھوڑی دیر لو
پیارے درشن آس نکست ناہین پران ہین
پیارے تھری پریت دن دن یاں دکھات ہے
ادھک دکھی ہین نین حافظ جی سب انگ سے
گئی بھوک اور پیاس برہ لیو تن لوٹ اب

انٹھ ماسگے نہین نیر نین بان جاگے لگین
رٹت پیاس پیاس درشن سدھارس پیائیے
تم کیجیو پریت جان پڑی حافظ ہمیں یہ
بکل رہین دن رین چین نہین اک چھن پڑے
پران ہمارے پاس درشن آسا نچ رہے

چھن ہون پیارے لال حافظ جی بسرین نہین
پیارے بھرے ہیت انکھیان تے ندیان نہین
پر یو برہ کو پھیر تم بن سب رُت بھر گیئن
آن سون کہیو کاگ جب سے تم کنیھو گون
پنکھ ڈلاوت نین اُڑ دیکھین ٹھرو درس
جیون بچھرے جل مین تم بچھڑے گت یون ٹھئی
بیگ دیو کرتار ان نینن کو پنکھ بل -
رہ رہ ہیو دھندھات بن کی ڈارھی ٹھوٹھ جیون
وہ چیتون کی پھانس کرک کریجے کر گئی
جنکو ہی برسات تنکو ہی برسات شبھ

کے گیو حال بیحال کاہ کرون کا سون کہون
تن بھیو بار دریت کٹ کٹ پرت کرار جیون
دن بیت اندھیر رات چین نہین لت چیت
دن سرگت جم آگ رہنی جر کو پر اٹھی
پھرکت ہین دن رین پر بس پنچھی آڑن کو
تلپھ تلپھ ہو جیھین روپ سرو در درس بن
اُڑ دیکھین اکبار اپنے پیارے جا کے
جن تے تیین بجھات تے بدرا لا بنی گیئن
گل گیو سگرو مانس پھرکت ہی نکست نہین
جنکے نہین برسات تنکو دکھ دونو بھیو

بارہ ماسا سورٹھا

آیو ماس اساڑھ نہین آئے پریہ پران پت
ساون سہت سینہ ہین جھولا دے کو سکھی
بھادون بھر بھر نیر ندی تال امڑن لگے
کنوار کنور بن کام بکل کرت اد سکھ ہرت
کاتک بار مبار ہل مل کھیلت سب سکھی
اگھن ات دکھ دان شیتل سیت کر
پوس پرم ہت لائے پیو پیارے بن کو ہین
ماہ ماس بن کنت گنجن سنگھن بن -
پھاگن مین بن لال بیرا بیری نہ بھادئی

بھئی برہ تن باڑھ نئے نئے با درنز کھ
من بھاون تج گیہ آون کی نہین سدھ کرت
بڑھی برہ کی پیر دھیرج رکھیو شر رکو
پل چھن آٹھو جام کل نہ پڑت لکھ سکل دکھ
ہین بھیو ہی بھار ہر بن تن من اور دھن
جیون گرگھیم کو بھان سب تن تائے دیت ہے
راکھے ہیے لگائے نس دن پریت بڑھائے کے
تم بن شیام بسنت دکھ دکھ کلپے ہیو
آنسوا رنگ گلال پچکاری انکھیان بھئین

چیت چلت جب بات پیو بچھرن کی ای سکھی
سکھی ماہ بسیاکھ لاکھون بن بھوے سمن
جیٹھ جرادت سانس شیتل درم کی چہاتر
بوند لگیو یہ دیش اب آؤ پردیش تج
بکل رہون دن رین پیارے تمھرے درش بن
گاون دھرو سب نام پریت کری سی ناہھی
ہم حافظ اگیان بھول جائین تو سانچ ہی

تن ڈولت جم پات تھرنہ رہت تھرتھر کنپت
لاکھ لاکھ ابھلاکھ ہیہ انچے پیہ لکھن کو
بیتے بارہ ماس تکت تکت پیہ پنتھ نت
اودھو یہی سندیش کہیو ہر سون جاکے
لگ جودت ہین نین حافظ کب لو آسے ہو
نکسو نا کچھ کام بدنامی سبہے پڑی
تم ہوسے پرم سجان تعجب جو ایسے کرو

کبت

۱۔ تارپو ہی کھادپر ہلادکو اُبارپو سُرھ سادرا ہلیا کری پادرج لاسے کے
اکہی جگنا تھ ہاتھ دھر گز برج ناتھ پالیو برج بیتہ تین پر ندرے لجاسے کے
بارن کری ہو نیک یارن کے تارن مین کارن کہا ہی جگ تارن کہاسے کے
جودت اتیے ہو نہین سودت کتے ہو پر بھوا یسے ہی تبے ہو کہ چتے ہو چت لاسے کے

۲۔ ہاتھی کے داتن کے کھلونا بنین بھانت بھانت باگھن کی کھال تپی شیو من
بھائی ہی۔ مرگن کی کھالن کو اوڑھت ہین جوگی جتی چھیری کی کھال تھوڑا
پانی بھر لائی ہی۔ سابر کی کھالن کو باندھت سپاہی لوگ۔ گینڈن کی کھال
راجا راین سُہائی ہی۔ کہین کو دیا رام رام کے بھجن بن مانش کی کھال کچھو
کام نہین آئی ہی۔

۳۔ راجا تو گُن راج کاج کے سماجن پے رنگ تو گُن سیر جون کی لگن ہی۔ کامی
تو گُن کام پو جنی کے نینن سے پے دھنی تو گُن دھن دھرت اگن ہی۔ کوُر تو گُن
کوُرتائی کے کھاسے پے شور تو گُن رن جھرت کھگن ہی۔ سنت

تو گن بھگونت کے بھجن کو ؤ کا ہو پے گن کو ؤ کا ہو پے گن ہی۔

۴۔ دوہا۔ کیجے چت سوئی تیرے بیہہ پت تن کے ساتھ ؛ میرے گن اوگن سبے گنو نہ گوپی ناتھ۔ تو سون ایک تو ہی اور دوسرو نہ را جارام تیرے ہی رچے ہین لوک سُر نر ناگ رے۔ سوئی بیت راگ جن کینھے تب جپ جاپ سوئی بڑ بھاگ جا کو تو سون انو راگ رے۔ آپ تن دیکھئے نہ دیکھو کرتوت میری ادھم ادھار بے کی تیرے سُر پاگ رے۔ مو سے اپراوہی ہین نہ تو سے ہین سہن ہار مو سے نر گنی ہین نہ تو سے گن آگرے۔

۵۔ جب تے ہمارے پران پیارے ہین پدھارے اُت دھیر نہین دھارے جات پیر ہیہ ین جگین۔ شیتل سمیر بھیو تیر کالنذی کے تیر بیر بل بیسرو بن نیر درگ تے ڈگین۔ کیسری سمان جب برہ پڑی ہر بھان جوگ گیان ای مئینذ جو تہ بت ہی بھگین۔ بولی کو کلان کی کرے ہین شول ہول ہمین اودھو یہ کو شب کے پھول گونی سے لگین۔

۶۔ پیاری پیاری مورت تہاری نس دوس پیاری ہر دے بست مورے بسرے نہ پل ہی۔ ورس پرس بن ترس ترس رہین نین کر آپنے سونا ہین ہیہ کل ہی سدھ آئے چھاتی پھاٹے۔ حافظ جی ساری راتین نین سے شوچ بس سیئے ات جل ہی۔ جر کے پتنگ مرے دیپک نہ جانے کچھو تیسی ہے کینھی پیارے تمنے نشل ہی۔

۷۔ گئے کہہ آون نہ آئے یہ ساون مین اودھومن بھاون بھلائے رہے ہین کھین ہو ے رہین بھال بال برج کے گوپال بنا رین دن نین تین اپار دھار ہو ے ٹھین۔ بیٹھ جن پونج ٹھام جھبا کنج دھام چھا نڑ شیام پا ہین وہان

سوہات نہین ہی کہین ۔ گرجر ہین گھن گھور لرجے ہین بن مور نند کے کشور سُن عرضین آجو نہین ۔

۸ ۔ کارے کارے بادر ڈراونی لگت اب دادر کی دُھن سُن بھولی وشا تن کی ۔ بوندکی جھکور جھک جھور پور بائی کرے ہرے من مور شور چھون اور بن کی ۔ ہری ہری لتکا کرا و بن گھری گھری یا داندر گوپ لکھ لال گنج مال گن کی ۔ نند کے کمار بن لاگین اور آرا و دھو پیہا پکار جھنکار جھنگرن کی ۔

۹ ۔ ساون کے ماس من بھاون کے سنگ پیاری اٹا پر ٹھاری بھئی گھٹا اندھیاری مین ۔ دامنی کے دھوکھے چک چوندھے درگ کب ناتھ چُبنین سون مُرمُرے پیہ انگ واری مین ۔ کوٹ رتِ وار دون ایسے رادھا جو کے روپ پر نہارنگ گھا شنگ شمبی کے نہاری مین ۔ پاگِ رہی رمس جاگ رہی جوت لاجن مین نیہہ بھیجو بہیہ میہہ بھیجو سویت ساری مین ۔

۱۰ ۔ بھورے کہ سانجھ اور بن ہی کہ گھر مانجھ سال ہے کہ ماس یہ جام ہر کہ چھن ہر ہم ہر کہ گر کھیم لسبت ہر کہ پاوس اُر و بھوم ہر کہ گگن سمیر ہر کہ تن ہر ۔ آگ ہی کہ پانی یہ نند ہی کہ دیورانی جل ہر کہ تھل بدھ جگ ہر کہ کہن ہر ۔ آند کو کند نند نند کو دلوک کہہ اندامنگ بھولو رات ہر کہ دن ہر ۔

۱۱ ۔ جور جور درگ موُر موُر مکہ چور چور چیت چکھن چتے گئی ۔ جُھک جُھک جھانکن مجھر و کھا جھانک جھانک جات تاک تاک تمھن سے تیر تن دے گئی ۔ سوُمت پر بین کہ چند رسون اود وت ہوت مرد مسکیان مین چکور چیت کے گئی ۔ لگ لگ توچن سکوچن شون ہیر ہیر لاگی سی لگائے کے لپٹ من لیگئی ۔

۱۲ ۔ ٹارے کہون تمھنی لسارے کہون گلی کو بھانڑا یکل بگارے کہون ماکھن مٹھا ہی ۔ بھرم بھرم آوت چھون گھاتی تو پاہی گگ ہریم پاے پوُرکے پر باہن منوہم کی

جھُرس گئی دھون کھون کا ہوکو دیوگ جھار بار بکل لسُورت جھی تی اری ہو
برج راج ایک گوالنی کھون کی آج بھور ہی تے دوار پے پکّارت دہی دہی

۱۳- دوہا- توہی نرموہی لگیو موہی یہی سبھاؤ- ان آے آوے نین آئے
آوت آؤ- نیہہ بھرے نینن کے جب سے نظر ملی تب ہین سے چت کو تو لگیو
ات چاوہر- ملت ملت من ہل مل ایک بھیو پریو پریم پھند کو انو کھواُر جھاوہر
کہے نہ سکت تیرو ہیو نرموہی ات میر و ہیو گیو کچھ الیسوئی سبھاوہر- تیری
آن آسے آن آوے ہوے رہت مو ہے آئے آئے جات پیارے تن
آؤہر-

۱۴- باجی اُٹھ دھائین باجی دیکھیے کو دوڑی آئین باجی مُرجھائین سن تان گرھ
کی- باجی نہ دھرت دھیر باجی نہ سنبھارین چیر باجن کے برہا انل
ات بھرکی- باجی ہنس بولین باجی کرت کلولین باجی سنگ لاگی ڈولین
سدھ رہی ناہین گھر کی- باجی کہین کہان باجی باجی کہین کھون باجی باجی
برج بانسری تو سانورے سُگھر کی-

۱۵- جل کے نہ گھٹ بھرین مگ کی نہ پگ دھرین گھر کی نکچھو کرین بیٹھی بھر بن
سانس رری- ایکے سن لوٹ گئین ایکے لوٹ پوٹ بھئین ایکن کے
درگ تے نکس آئے آنسوری- کہین رسنایک سو برج نیتن بدّو بدّ معک
کھائے ہاے ہوئی کل بانسری- کرے ُاپاے بانس ڈارے کٹاے ناہ
اُپجے گو بانس نہین باجے پھیر بانسری-

۱۶- آت تے کنھائی لڑکائین کے سکھان لینہے کرچترائی کیل ہوری کی مچائی ہر
ات برکھبھان کی کماری سکماری پیاری آئی گن آلی ین رسالی سے سہائی ہے
لالن گلالن کی لالن پے ڈارین موٹھ چلین پچکاری سُکھ کاری دھون گھائی ہے

کیسر کو سانے سُرنگ نیہہ سرسانے ڈارین مانو برسانے برسانے جھرلائی ہے

۱۷- ہوری ہوری کرت عبیر بھرجھوری لینھے کھوری کھوری پھرین گوال بال سمدائی ہے۔ تا مین نندلال لال چیر ازری دار دھرے گرے بھاوت نشہال ہمال کی سہائی ہے۔ کیرت کشوری سنگ گوری جو تھ جو تھ مِل ڈھری انوراگ پھاگ شیام سون مچائی ہے۔ کیسر کو سانی سُرنگ نیہہ سرسانے ڈارین مانو برسانے برسانے جھرلائی ہے۔

۱۸- سدہ شری سکل گن گن کے ندھان سُشبھ گیان گھن بُدہ مان ظاہر جہان ہین۔ ودیا کے اپار جگ پاوت نہ پار کوئی سُرتا سُموہ سبھ سندھ کے سمان ہین۔ سُشیل وان دھرم وان اتِ کرنیم وان جگ مت اسلام صاحب سُجان ہین نباپور شالاکر پاٹھک سُور گھوناتھ نام شری محمد حفیظ اللہ خان ہین۔

۱۹- بھاکھت جشودا پاؤن پڑ ون مین تمھارے اودھو کہیو یہہ بجھاے میری نتی کنھیا سون جاونِ پدھارے پگ گوکلاتے پران پیارے گوکل بچارے بھو نکھے پھرین تا سمیا سون۔ پادین دِبل پیر بجھرا دین گیہہ دھا دین ہو ادھیر نیہہ لادین ہین گیا سون سُوکھ رہے کنج پنج گنجت نہ بھونر بھیرلے ہو بل بیرکیسے رہو جاے میا سون۔

۲۰- پران کے ادھارے میرے بارے کو بھورا سے لادین کہیو یہ بجھاے اودھو پیارے بل بھیا سون۔ دادن کی بات تمھین بھول گئی میرے تات کھات نہین دہی بھات ار جھے جنھیا سون۔ کھیلت اُمنگ بھرے سنگ سکھا بالن کے لالن کیون رُوس رہو برج کے لبیا سون۔ بوڑت منجھار دھار نرادھار گوپی گوال کیجے ایک بار پار کر پا مائی نیا سون۔

۲۱- آج آلی ماتھے تے سُو بندی گرے بار بار مُکھ پر موتن کی لڑی لٹکت ہے موت ہی پگ کیل چوڑی کی نکس جات جب تب گانٹھ جوڑی ہو کی سرکت ہے- جان ناپرت پر ہلاد پر دیش پیو شش اُسے جن سون آنگی درکت ہے- تنی تن ترکت کرچوری چرکت انگ ساری سرکت آنکھ بائین بھرکت ہے-

۲۲- سو جھت نہ وار پار لکھیو پریم ہرا پار ہن اتھاہ دیکھ دھیرج اڑات ہے پاتی کو ادھار پائی پرت سنیہہ سندھ بر ہا لہر ماجھ ہیرا ہرات ہے تول گئی بندھ ڈھونڈ ھت رتن ادر ھ مورت مرج واکی بینک ناتھرات ہے- ایک بیر باچ پُن پھیر کھول پھیر باچ باچ پر ان پیاری بوڑ بوڑ جات ہے-

۲۳- کمل اُچھاہ جیسے سورج پر کاش ہوت کُمد اُچھاہ جیسے چندرما پرس تین- بھورن اُچھاہ جیسے آگم بسنت جان مورن اچھاہ جیسے برکھا سرس تین- ہنس اُچھاہ جیسے مان سر بیچ ہوت سادھن اُچھاہ اچھا آدت ارس تین- سکو اچھاہ یہ بھانت کر ہوت ہے ہمرو اُچھاہ پیاری آپ کے درس تین-

۲۴- کیتے راج کاج دیکھے سکھن کے ساج دیکھے دیر گھ سماج دیکھے کھرے کھان پان مین- دوج بلیو کہین دانن کے دان دیکھے مانن کے مان دیکھے دھیانی دیکھے دھیان مین- سندر رسال دیکھے بڑے بڑے مال دیکھے لال دیکھے تون جون پوری پوری تان مین- دیکھے سب لیکھے ہین ایکھو ایک یہی پر بھو متر کے ملن سم سُکھ نا جہان مین-

۲۵- دوہا سے کہا کہون واکی دشا ہر پرانن کی ایش- برہ جوال جبر بو سکھے مرو بھیو اشیش- پیارے من موہن تہارے بچھرے تے برکھیان کی کماری بھئی کھری کل کان ہے- جل بن مین جیون بکل تلپھت اَت سے کھے

کب کرشن ایسی ہوت آن بان ہے۔ جیون جیون کہت اُچارن کی بھیرتون
بُھست دونی پیر بے آنکھین ہی پران ہے۔ بر ہاکے جو انن سون جربے
کے لیکھے واکو مربے کو بچن اسیس کے سمان ہے۔

۲۶۔ چھانڑے ہے بہار بہارے برندابن کنجن کی چھاپدری وویش نیہ کبجا سون
کرد ہے۔ پاتی ناسندیش ہیت پھیو برج گوپن کی ایسے نھر شیام شیل پریت
ہت ہرو ہے۔ نندن کب یا ہی دوہ سکل برج سونو ہے بھاوت نہ موہ کچھ کرشن
چیت دھرد ہے۔ برہ اور سالی من کام بان جالی ستن آلی برج نالی بن
مالی بن پرو ہے۔

۲۷۔ چندر برج چندر چھیل کیں موہن بلی نایکا ایک دیکھی چیتر نار جیسے چمپے کی کلی نئی
نرکھ پھولے ہرگات آنند ناارسمات آج بھینٹ ہوئی ہے دھن جیون بھلی بھی
چتیے اچانک دیکھ سونی کھورہنس مسکیائی دوڑ داہنی گلی گئی۔ شیام
کہی ٹھارھی ہو ٹھاڑھی ہو سنے جاؤ سنی ہے جو سُنی ہے جو
کہت ہی چلی گئی۔

۲۸۔ بھول گیو گیان دھیان سیکھ لیو گوپن کو پریم موہن گمن ہررتت چلے گئے
جوگ جرگیو یارہو برہا دیوگ شیام کو پڑی لبار رادھا چھین چلے گئے
بگرے سنگار اور ابھوکھن انیک بھانت چکرت بچاری رس رنگن رہے
گئے۔ لاگے نین بان بھئے بیاکل نِدان اودھو آئے گروہون تھے
چیلا ہون چلے گئے۔

۲۹۔ اینچ ثان کھیل پھوٹت پشان جیسے دھاوت نشان چھب چھائی ہے
چھٹان کی۔ چاترک رٹان نہی ندا ٹھان جل جنگل ٹھان بہا مارت
ثان کی بھیبت ٹھان بوند چواشٹان مکھ تن لپٹان مانو مدن گھٹان کی

پیو کی تھان اوڑھے کسمی پٹان اور ٹھاڑھی ہو اٹھان لہرین لیت ہی گھٹان کی

۳۰- نول نویلی کہا جانے کام کیلی یہ کال لو تو کھیلی ساتھ سکھن سہائی جو- رادورے رسک رس راس ہوسے کیجے بن یوں بہار رس کون رسکائی جو- کینہی چین برکھائی تب کیون بیری کہاسے سکھ دے سکھائی کب راج آج آئی جو- مت پھول کیسی مال کھلائی جاے بال اثر نہ ہو جیسے لال چیا کنھائی جو-

۳۱- شوچ ہی نہ ماکھن چورائیے کو شیونا تھ شوچ ہی نہ نیر بھری گاگری کے ڈھارے کو- شوچ ہی نہ دودھ کے لٹائیے کو گا رن کو شوچ ہی نہ میری بیر چیر پھار ڈارے کو- شوچ ہی نہ موتن کی لڑی ٹیکائیے کو شوچ ہی نہ تیری سونھ یا لک کے مارے کو- شوچ ہی نہ روکھی روکھی سانورے کی باتن کو شوچ ہی سکھی ری ایک آدچک سدھارے کو-

۳۲- گونے کے سدن گن گور تیرے ساسرے تے شبھ گھڑی سو دہ کے سندیشہ لکھ آیو ہی- حال ایسے کال سون نہال کر ڈران ہی جاے چاہے سن سن سکے چیتر چین پایو ہی- کالہہ ہی او گھارے سیس پھرت سکھین ندھ کت کبنید راج اورے رنگ چھایو ہی- آنچر کو کر بوا چانک ہی میری آلی مین نہین سکھایو تو ہین مین ہی سکھایو ہی-

۳۳- اودھو تیرے یار ایسے ہوے ہین رجھوار جاے جانتی بچار جو تو سود ہو ہو بچائیو- کرتی بچار بھانت بھانت کے سمجھاے بھاے کیتی بڑی بات ہتی وا کو اٹکائیو- گوال کب بیٹین پے ایک ایک ہانڑی باندھ نکلی من موہن کو کرتی رجھائیو- یا تو کھون کہ دو بھور دیا تلاش کر سکھ لیتین سب ہم کو جڑ بنا ہو-

۳۴۔ گوپن کے کاج جوگ ساج دے پٹھایو اودھو آوت نہ لاج ڈھیٹھ پرانن پیو چھے برہنی ویوگ برہاگن بھبوکن ہین تاپر سلوک لوک لاکھن دیو چھے۔ گوال کب کہے کون کانھ کی یہ کٹلائی کٹے پے لگا وے لون کاٹن ہو چھے۔ کنس کی جو چیری تاکو چیلا بھیو آپ جاے ہین بھیج سیلی چیلی آپنی کیو چھے۔

۳۵۔ کیے جو قرار سو بسار دیے دغادار نند کے کمار سنگ کو سجو گئی نہین۔ کون کُھ لیکے اودھو آپکو پٹھایو یہان کیسے کہین باتین ہاے لنک لو گنی نہین۔ گوال کب یاتے ایک بات یہ ہماری سُن چنکے کہی ہی تو سون یہ کہ بھو گنی نہین۔ کوبری کو کاٹ لاے کو بڑ شتابی دیو لوٹی کرتا کی سب گوپی جو گنی نہین۔

۳۶۔ روپ مین کسرنا ہین راگ مین کسرنا ہین لاگ مین کسرنا ہین لاج ہو کی ٹھیری ہین۔ رنگ مین کسرنا کسرنا دھنگ ہو مین برن کے پرسنگ ہو مین پرم گھنیری ہین۔ گوال کب ہاو مین نہ بھا دمین کسر یہان چاؤ مو ن کسرنا چالاک ہو تیری ہین۔ تین ہین کسرا ودھو کاہو کی نہ کوب یہان نا ہین نہ ذات اور کاہو کی نہ چیری ہین۔

۳۷۔ اے رے نردئی تیری سُدھ بُدھ کون لے گئی کہان پریت ریت پاچھلی جو کھیلی ہو۔ جوگ دے پٹھایو اودھو آیو او سنایو ہین سب سمجھایو بھلو تیرد یہہ میلی ہو۔ گوال کب ہم تو دیوگ جوگ دھار چکین تو ہی کو مبارک ہووے جوگ اور سیلی ہو۔ کوبری کو کان پھاڑ ماتھو موڑ راکھ لاے چیلا بنو تا کے یا بناؤ تا و چیلی ہو۔

۳۸۔ کجیلے ٹھکیلے سُر میلے سُر میلے سے کٹیلے او کٹیلے چٹکیلے ٹھکیلے ہین۔ روپ کے نو بھیلے کُھر سیلے او نمیلے برچھیلے تر چھیلے سے پھنکیلے او گسیلے ہین۔ للت کشوری چھکیلے گربیلے متوآستاہی رسیلے چمکیلے اور نگیلے ہین۔ چھبیلے نکیلے اور نیلے

نشیلے آلی نین نند لال کے نچیلے او نکیلے ہین۔

سویا

۱۔ چاہے سُمیر کی چھار کرے اَر چھار کی چاہے سُمیر بنا دے۔ چاہے تو رنک تے راو کرے جیسے راؤ کو دوارہ دوار پھرا وے۔ ریت یہی گرتا ندہ کی کو دید کہین دتی موہ بھاوے۔ جنیتی کے پا مین یین باندھ گیندہ چاہے سمندر کے پار لگاوے۔

۲۔ ہوے اَت آرت مین دیتی بہو بار کری گرنا رس بھینی۔ کرشن کرپا ندہ دین کی بندہ سنی اُسنی تم کاہے کی کیہی۔ ریجھ تے رنجک ہی گن سون وہ بان بسار منون اب دیہی۔ جان پری تم ہون پر بھو جی گل کال کے دانن کی گت لیہی۔

۳۔ رہے رام رونا شری کرشن یونا سے جنم رے لے کہان دھون چھپانے رہے پنڈ داکو رواجا دوانا کہان دہون گئے تے نہین جات جانے۔ کہین جیت رامے اینکے گنی کو لکھو رہے سبے یہ زمین کال سانے۔ دہرا کے کنارے یہی جو سنو رسے پھرستے جھرے اوبرے تے تبانے

۴۔ جاپ جپیو نہین منتر جپیو نہین بید پوران سنیو نہ بکھانیو۔ بیت گئے دن یون ہی سبے رس موہن موہن کے نہ بکانیو۔ چیرو کہاوت تیرو سدا پن اور نہ کو دیہین دوسرو جانیو۔ کے تو غریب کو لیھو تواز نہ تو چھوڑ دو غریب نواز کو بانیو۔

۵۔ کاہے کو رے من شوچ کرت موچت سان سنات سونہ گئی ہر۔ کرم کی ریکھ مٹے نہ ٹرے یہ جانت ہو نہین ریت نئی ہر۔ تہہ تے من شوچ تجو اپنے

سپنے نین آڑتے اور بھی ہے۔ نرسے جن دیہوڑے دیہو کہو اب دے ہے
وہی جہیہ دینہ دئی ہے۔

۶۔ آج سبھا بن ہی گے باگ وِنوک پرسون کی پانت رہی پگ۔ تا ہ سمے تہان آئے گوپال تنہے لکھ اور دیکھو ہیر وٹھاگ۔ سے دوج دیو نہ جان پریو دھون کہان تہیہ کال پرے انسوا جگ۔ تو جو کہے سکھی لو نو سر دپ سو مون انکھیان مون لونی گیٔی لگ۔

۷۔ بھرے بھوئے ملندن دیکھ نتے تن بھول رہین کم کہا رنیان۔ دوج دیو جو ڈوے لتان چنپے ہیر دھیر دھرین کم کانیان۔ ہرہاسے ودیش مون جاے بسے تج ایسے سمے کج گامنیان۔ من بورسے نہ کیون سجنی اب تو بن بورین۔ لبا سن آ نیان۔

۸۔ بھوم ہری چھون اور بھرے جل ہے ستھری رت آئی اساڑھی۔ میٹھی مہا دھن مورن کی کب راج سنے سبکی رچ باڑھی۔ ھولت گوپی گوپال ملے برکھ بھان کے آنگن بھیر ہو گاڑھی۔ ہرے ہری مین وا کی بٹا بھر پھیر گھٹائین اٹا پر ٹھاڑھی

۹۔ آئی اساڑھ کی کاری گھٹا گھران لگے بدرا چھون اورتے۔ دوجے جو کنت ودیش گئے سدھ پائی نہ نیک رہی گت ہیر کے۔ امراے سبھا بہنگ کہے مروین کہے جو سکھی کہے پڑ کے۔ سونے سے چونچ مڑھے ہون تیری بل جہیون پپہیا پیا کہو پھیر کے۔

۱۰۔ آوت کاری گھٹا ات موا لگین بک پانت اوتے ات موتی لڑی۔ ات دامن ونت چکین اتے سر جاپ آتے ات بھونہ تہی۔ آت چاترک کو تا پیو پیو رئین لبسرے نہ اسے پٹو ایک گھری۔ ات برند اگا دھو اتے انسوان

برہی تے منو گھن ہوڑ پری۔

۱۱۔ پان دیو ہنس پیاری کو پیارے سُو پیاری ہُو لکھ ہو ہین مَرُوری۔ بانہہ گہی للچاے للا موری ناہین کری مسکیائی کشوری۔ توری نجات سکھین کی کان سُو دیوڈ ھٹائی کری نہین تھوری۔ لال جیون جو ا۔ جتو ے یہ کو یتہ تیون تیون جتو ستہ سکھین کی اوری۔

۱۲۔ گونے کی رات ملاے دیو کھیان اٹا پر روپ جواہر۔ سوے گیو پچھلی رتیان بھر آئے جھے سُن گجر گاہر۔ پیت پٹی چونری بدلی یتھہ لاج سُوں لاگت چو رُسون ظاہر۔ بھون سے کونے سے وسے نہ کرہین اور وسے نہ بڑھے سے اُوت باہر۔

۱۳۔ سانچی کہو ہم سون من موہن کاکے کہے تم پریت تجی ہر۔ آنکھن دیکھے بنا نہین چین سو پریت کی ریت کہا لسری ہر۔ کہا کچھو موہی سے چوک پری تھرسے چت کی جو چاہ گھٹی ہر۔ مین کپٹی کہ دھون توکپٹی کہ تو وہ کپٹی جیہہ ایسی ٹھٹھی ہر۔

۱۴۔ چھو ٹی سی نار چتے چلی موہن روپ کی آگر جوبن بوری۔ تھوڑے سے کیش دھرے، چھتیان پر جھانکن جات جھرو کھن دوری۔ گور می سی بال بنی مکھ چند منو بک پانت گھٹا گھن گھیری۔ کہین کب کنگ اٹھو ندنند استے ییچا وُ اُستے بھر کوری۔

۱۵۔ یہ پریم کتھا کہہ بے کی نہین لہہ بے ای کر دکووانت ہین۔ تن اوپر دھیسر دھرا یو چھوتن روگ ہین پیچانت ہین۔ کب ٹھاکر جاہ لگی کس کے نہین سو کس کے اُرآنت ہین۔ بن آ نپے پاؤن بیوائی گئے کوڈ پیر پرائی نجانت ہین

۱۶۔ گوکل کو لبو نہ ھلوان دیکھ لوگ کلنگ لگاوت۔ مین نہ سُنی ہر کون

سروپ کہین سب تیرے لیے ات آوت۔ جو یہ ساپچی کری سب ہون بل تُشیونہ
بیہ بن آوت۔ ری وہ امیجؔ سے مدھری مسکیان سو مورت کا نہ بھاوت۔

۱۷۔ اب کا سمجھاوت کو سمجھے بدنامی کو بیج تو بو چکی ری۔ تب تو انو نہ بچار کیو یہ جال پرے کہو کے چکی ری۔ کو ٹھاکر یون رس ریت رنگی سب بھانت تپی برت کھو چکی ری۔ اری نیکی بڑی جو بدی ہتی بھال مین ہونی ہتی سو تو ہو چکی ری

۱۸۔ چوٹ لگی ان نینن کی دن ہون اِن کہو رن سُون کڑھتی ہو۔ دکھیت مین من موہ لیو چھپ اُوٹ جھروکھن کے جھکتی ہو۔ دیو کہے تم ہو کیٹی ترچھی انکھیان کر کے تکتی ہو۔ جان پرے نہ کچھو من کی بلبھو کب ہون کہین ٹھکتی ہو۔

۱۹۔ جا کے لگے گرہ کاج تجے ارمات پتا ہت ساتھ نرا کھین۔ سنگ مین لین ہوے چا کر چاہ کیے دھیرج ہی نہ آدھین ہوے بھاکھین۔ تلپھت ہین جیہون نیہہ نوین مین مانو دئی برچھین کی ساکھین۔ تیر لگے تلوار لگے پے لگین جِن کا ہو کی کا ہو سون آنکھین۔

۲۰۔ اپواد سے تم کیبو کرو ہم نیک نہین شنک مانت ہین۔ وہی چھیل چھبیلے کی چاہن تین دُوج پریم کی بارئی چھانت ہین۔ وہی پھونک کے پاؤن دھرین سگری اپنے کو سدا جو کھانت ہین۔ نہین کاج بھلے او برے تے کچھو ہم جانت ہین کہ اجانت ہین۔

۲۱۔ ایسی نہ دیکھی سُنی سجنی گھن بار ٹھہت جات دیوگ کی بادھا۔ تیون پدماکر موہن کو تب سے کل ہیرتہ کھون پل آدھا۔ لال گلال گھلاگھل مین درگ ٹھوکر دی گئی روپ اگادھا۔ کے گئی کے گئی چیٹک سے من لے گئی لے گئی لے گئی رادھا۔

۲۲- بسنت میں سیر گلزارن نے ہی باغ نہ کد کل آدن پاوسے - مونڈ جیر دکھن مندر کے
ٹلیا تل آسے تجیا دن پاوسے - آیو نار رکھنا تھ لبنت کو ابہو نہ کو وسنادن
پاوسے - پیاری کو جا ہو پید دھار توگا ون مین کو نہ گاون پاوسے -

۲۳- بالم لال وولیش نے دکھ ایسی جی ہی ہم کام کرا کین - جی چوریان کر آدت
ناہ ری سے چوریان کہین ٹھور بجھرا کین - عالم لال وصورت بالم بولت ہی
بیہ دآر دھرا کین - پچگی مین تج یون ملبے کر گئے بند ٹوٹے ترٹ ترڑا کین -

۲۴- کوئی کے گل کی تج کان ار کو دکھ مین بار نہ اہیون - کو نہ ہنسے کرتاری بجا
تو نا ہو کی سیکھ سے سیلین جو ہون - ساور ددپ لبوار ما تجہ سو دیکھے
نیا انسوا برسے ہبون - لائیو تو لاگیو کلنک کو اتبو مین - نشنک ہو سے انگ لگے ہون

۲۵- نہ تجیو کچھو روگ کو جوگ دیکھات نکو دت اگر نہ بلاسے لگی - تاکو ڈ ٹو ٹو ڈوبو تو
کیو نہین کاہو کی کنجی آپاسے لگی - ودن ریو جو ناحق ہی سبکے ہیہ اوکھدمول
کی چاسے لگی - سکھی بیس لیسے نش پہ کہون بن بوسے بسنت کی باسے لگی -

۲۶- یون البیلی اکیلی کہون نکار سنگھارن کے چلے کے چلے - تیون پدماکر ان
کوار مین رسے ہی - کہ جیسے چلے ایکن سوان بتراسے کچھو چھن ایکن کو
لیپلے لیچپے - ایکن تو مان کھو کھٹ مین ٹکر مور کے کن دے چپلے دسے چلے -

۲۷- جن کو نت نینکے سارت تھے تنکو انکھیان اب ترساوت ہین - نکہ کونش و
اسراسے ری سکھی انسوان کی دھارن ڈھوت ہین - گن آند بان جھون
کو سینے بن پادن نہ کھووت ہین - نہ کھٹی مندی جان پٹ ہین کہون دکھا
جگی کر دھون سووت ہین -

۲۸- شب شتاک تجے گر بو گن کے گل کان کی آن نہ آنت ہین - کر کوٹ آپاسے
بجہاوسے کو ڈ اپنی ایک ٹیک تھانت ہین - پر ہیش جو ادر نجاسے کچھو لک پریم کو

پنتھ پچھانت ہین سکھی پیاری تہاری نہارے بنا انکھیان دکھیان ہین بانت ہین

۲۹- دوہا- موہ بھرو سمو ریکھ ہین او جھک جھانک ایکبار- رُوپ ریکھا دن بار وہ یہ نینیار کھوار- سندر جو کٹے تو تو ہتو تن پر بین ایک نند دو لار دی ہے- جا مین کہا کہنا وت ہو کچھو پریم کو پنتھ بنیار دی ہے- نیک جھروکھا ہوے جھانکو بلائے تیون موہ بھر و سو تہاردی ہے- ریکھوار ہین تو درگ ریکھین گے وہ روپ ریکھا دن ہاردی ہے-

۳۰- ہی ہیہ رہت ہو جھی نئی جگت جگ جوے- ڈھیٹھ ڈھیٹھ لگے دی دیہہ دُوبری ہوے- دیکھت دکھیت ہو نہ لہی کل پریم مرور اوٹھی ات بھاری دیکھے بنا نہ سہاے کچھو پن ہار رٹے ات ہوت دکھاری- بیاکل ہوے کلاے مہا مُرجھاے رہے نِسِ نیند لسباری- نین لگے تن دو برد ہوے انو کھے سینہہ کی ریت نہاری-

۳۱- اب تو جو کبھی سو کبھی ہم وا ہی مین آنند لیبو کرین- ان کانن کی یہ بانی ارے تیران سدھا مدھو پیو کرین- کب رام کہین ابھرام سروپ جیتے چت داہی موں دیبو کرین- سکھی ہون وار نگیلے کے رنگ رنگی یہ چبا نینن چو جیند کیبو کرین-

۳۲- آج لو جو سکلے تو کہا ہم تھرے سب بھانت کہا دین- میرو اوراہنو ہو کچھ ناہین سبے پھل آپنے بھاگ کے پا دین- جو ہر جند کبھی سو کبھی اب پران چلو چہین تا سو دن سنا دین- پیارے جو ہو جگ کی یہ ریت ودا ع کے سمے سب کنٹھ لگا دین-

۳۳- دل سانچو لگے جیہہ کو جیہہ سوں سیہہ کو تت کو ہو نجاوت ہے- بل ہنس چنے مکتا ہل کو اُرو جاتک سوانت کو پاوت ہے- کب ٹھاکر یون نج بھید سنو

اُر جھاوت سوں سر جھاوت ہی - پرمیشر کی پرتیت یہی ملو چاہے تا کو
ملاوت ہی -

۳۴ - مَن بول سہا رن تیرے اٹا یہہ ٹیک ہیہ مین دھرون پے دھرون
مُرھ کنجن چونچ پکھاون مین کمتاہل گوندھ بھرون پے بھرون - توہ پال
پر پال کے پنجری مین ار واؤ گن کوٹ ہرون پے ہرون - بچھرے ہر سنہ
مہیش ملین توہ کاگ تے ہنس کرون پے کرون -

۳۵ - گئے جب تے برجراج اوتے تب تے برہاگ منو بھوبوے لیا - ہون بلبلو
ہار رہی نیدون الی گن گنجن کو پرن چھوے لیا - پھیہا کرون جو پپیہا
ملے اُپچا سن کے سنگ مین سٹھ ہوے لیا - کوکن لاگی کٹاری لیے جنون
بیر پری ہی نقصاین کو ٹلیا -

۳۶ - دوہا - نیہہ نہ نینن کو کچھو اُپجے بڑی بلاے - نیر بھرے نت پرت رہین
تئو نہ پیاس بجھاے - ایک پلو نہ لگین پلکین للکین گھیے کیہہ لاگی چٹی
نیر بھرے نش ودس رہین نہ مٹے تئو کھور تر کھا اُپٹی آٹھ جام نینن
ترہین اُپچار ہو سون نہ گھٹے نہ گھٹی - یہہ پرپت لگی نینن آنکھین کو وبیادو
بیادھ پرے پرگٹی -

۳۷ - دوہا - مَری ڈری کہ ٹری بھاگھری چل جاہ - رہی کراہ کراہ اتی اب
کہہ آ نہ آہ - ایسے کو چھانڑ ودیش گیو ہر جو کبھون بچھڑے نہ گھری ہی -
ہاے یہی رٹ لاے رہی گت یا گی لکھے مت میری ہری ہی - بال دیو ہر جاگ
بھری بکرا ہن کیون اب ہی بسری ہی - بیر رٹی کہ پڑی ہی ہر مری چل گھاری
کیا ودر کھری ہی -

۳۸ - مَرن بھلو بہو برہ تے یہ بچار چت جوے - مرن مٹے دکھ ایک کو برہ دہون

دکھ ہوسے۔ نیک ہی کے بچھرتے سب ہی سکھ ساج بھئے دکھ وایک بھارے
نینن نیر جھری برسین ترسین چھتیان بن پران پیارے۔ آلی دیوگ بھا
ڈھر ہے نے بلوم لومن مانیو ہمارے۔ ایک کو دکھ مرسے مٹ جات
ویوگ مین ہوت ہین دُدُو دکھارے۔

۳۹۔ پڑے دن رین تمین ایک نہ چین بھئے ات ہی نج ہین دکھاری کلسون دکھ
کولون سون اب حافظ ہون دھن ہین مین تہاری۔ ہاسے دئی سو بسار
دئی کہو کاہ بھئی تقصیر ہماری۔ نین کے بان جو مارے ہین تان توآن
کرو ہت پران پیاری۔

۴۰۔ چاتک مور کرین ات شور اٹھے گھن گھور ہو شیام گھٹا۔ چمکین بجری ات چید
بھری ارو لاگی جھری لی ٹھاٹھ ٹھٹھا۔ شوک بھری پچھتا دے کھری برہ
اگ جری تن کھوے لٹا۔ کراہ کے ہاے کرے پچھتاے سو حافظ
دیکھ کے سونی اٹا۔

۴۱۔ ہمین چت چین نہین پل ہو جب تین وہ پران پیاری سدھاری
بھئی لگے سگری سکھ سمپت ایسی بھئی برہا ادھکاری۔ جگت نہین بلے
سکے چلے ارو پریم پرباہ آٹھے ات بھاری۔ لاگی سو لاگین میری انکھیان
ہیہ پریم بنور کھئو تم پیاری۔

۴۲۔ باجی ہتی من موہن کے کہ تادن تے من موہ لئی ہے۔ گھائل سی گھر دن
گھر مین آیا وادن تے میری سدھ گئی ہے۔ کاسون پکار کہون سجنی سگرے
برج مین بے بیر بھئی ہے۔ یہ بانس کی بنسی کی ناس کرون جیہہ بانس
کی بانسری کاج بھئی ہے۔

۴۳۔ ایک سمے مرلی دھن مین رسکھان لیو کہہ نام ہمار و۔ تادن تے یہ بیر کا

بسا سن جھانکن دیت نہین ہی دوارو۔ بہوت جبا ؤ بچاؤ ن مین کیو نا رکیون
الی کھنیٹے پران پیارو۔ درشت پری تب ہین چمکو انکو ہیرے ہیرے پیٹے وارو

۴۴۔ دوہا۔ اور یہئیے ات چیٹ پیٹ سن مرلی دھن دھاسے۔ ہون کسی ہسی ستو
گو ملیتی اور لا سے۔ بھون کے کونے مین بیٹھی ہتی ہون چھو گرہ کاج کے
ساج لگی رہی۔ پارک کا نفہ کری تب ہی مرلی دھن پرانن آن کھلی رہی
ہون لکھے کو او جھا ہ بھری نگری دہ ڈیٹھ پر لونہ ٹھگی رہی۔ نینن کو اُرو
کانن کو من کو تب تے تل بیلی لگی۔

۴۵۔ سو ورت آج کھی سپنے دُوج دیو جو آسے ملے تا لی۔ جو نون اُٹھے مل بے
کھان دہاسے سو ہاسے بھجان بھجان پے گھالی۔ بول اُٹھے تے پی گن
تو لگ پیو کہان کہہ کور کچالی۔ سمپت سی سپنے کی بھئی مل بو بر جراج کو آج کو آلی

۴۶۔ پوڑھی ہتی پلنگا پر مین نس گیان اَر ددھیان پیامن لائے۔ لاگ گئین پلکین
پل سون پل لاگت ہی پل مون پیسہ آئے۔ جیون ہی اُٹھی اُنکے
ملن کو جاگ پری پیہ پاس نہ پائے۔ میرن اور تو سو سے کے کھو ورت ہون کھی
پریتم جاگ گنوائے۔

۴۷۔ دھائے ہین آج آج گھنے گھن گھور رسو بوت سور دیوگ جنائے۔ جنائے
کے موہ ویوگ سون جو بن مارت کام کے بان چڑھائے۔ چڑھائے کے
لائے ہین شیام گھٹا بدراجھون اور رہا چھر لائے۔ لاسے کے موہ کہان
ملے اجھون نہین پیو دیش سون دھائے۔

۴۸۔ شیامری سورت موہ لیو من گیہہ سو ہات سے گرام رہی۔ گرام رہی
کبدہون کنجن مین ہر ہاسے کتے اب ڈھونڈھن جاؤن رہی۔ جاؤن
رہی تو کل کن مے سب لوگ لوگا ئی دھرین پل نام رہی سنام رہی تو اپنو کرے

موہ آن ملاے دے موُرت سانوری۔

۴۹۔ بال ری آئین چھوُن دش تے تن گھیر یو نندنند کو لال ری۔ لال ری مجھوری ابیر بھرے مسکیاے رنگیو سکھی شیام کو بھال ری۔ بھال ری بندی بھلی جھلکین ارسوہت موتن کی آت مال ری۔ مال ری یونی نہ کیوُ سکھے اونوک رہین بسندیو کو بال ری۔

۵۰۔ عرضی لکھو موہن کو سجنی رت آئی بسنت سبئے لرجی۔ لرجی ڈریان جو یلاسن کی پگ پائل کوکل کی مرضی۔ مرضی سن کام چڑھو سج کے ششش جوتن کی پرجی پرجی۔ پرجی پرجی سب دینہہ سبئے لکھوری من موہن کو عرضی۔

۵۱۔ آوت گاڑھے اساڑھ کے بادر مون تینن ات آگ لگاوت۔ گاوت چاوجیے پپہا جن موُن سوُن انگ مون بیر بڑھاوت۔ دھاوتے یاری بڑھے بدرا کب شری پت جو بیرا اڈر پاوت۔ پاوتے موہ نہ جیوت پیتم جو نہین پاوس مین گھر آوت

۵۲۔ پاوری تو تو بکے بہو تیر دگیو نہین تو ہین کہوُن یہ گھاوری۔ گھاوری گھائل جانت ہین جنکے نس دن وا سر پریم سبھاوری۔ بھاوری بھوجن بھون نہ نیند ہیہ اُرجھی وہ موُرت سانوری۔ سانورے رنگ موُن بھون مین رنگی نہ چڑھی اب دوسر دہ رنگ ری باوری۔

۵۳۔ چھاے کے پریم گئے جب تے تب تے مین بجی سکھی کوٹ اُپاے کے۔ پاے کے پاوس کی رت سوُن اب کوپچ ہذآ کھین کو کلا گاے کے۔ گاے کے سوُن لال کہین جیلا چمکین چہون اور سون آے کے ہاے کے۔ ملے ہین موہن میری اٹاپے گھٹا رہی چھاے کے۔

۵۴۔ پھاگ کی رین اندھیری گلین مین میل بھیو سکھی سانورے جی کو۔ ہون پھیر لنیھو اچانک دور لگا دن کاج گلال کو ٹیکو۔ وانے گلال لگا یو الی جب لینھو دُھیمین

عبیر دہ نیکو۔ وسترہ چھانڑ کنھیا گیو نہ بھیو سکھی ہاے منور تھ جیکو

۵۵۔ سانجھ سمے گھر سے نکسی سب سکھین ساتھ وہ سانوری مورت۔ رمز و ناز نمود صنم بیتاب شرم افزود کدورت۔ مشکیا ہے کے موں تن دیکھ دیو تر چھی انکھیان چتون کی مرورت۔ ہوشم رفت نہ ماند بدست شدہ دل مست زدیدن صورت۔

۵۶۔ کون گھڑی کرہے بد صاحب روئے آن دلدار سیہ تنم۔ آندہوے تبے سجنی در صحبت یار نگار نشینم۔ پران پیاری ملین جب ہین در باغ وصل گل عیش چنیم صورت سترکی چیت لسی کب کنگ کہین چون نقش نگینم۔

۵۷۔ تان سنائے بجاے کے بانسری دل کی تھا اظہار نمایم۔ چاہے میرو ہردے رلبو کیہ بھانت نظارۂ یار نمایم۔ لوگ چبائی کہین یہ گاؤن سو حافظ من نہ قرار نمایم۔ چند رکھی نکہ گھونگھٹ کھول کہ تا از دور دیدار نمایم۔

۵۸۔ جادن سے جمنا تٹ لوۃ بجاوت بانسری نیک نہارو۔ ہوشم رفت نماند بدست اردھیان رہے دن رین تہارو۔ حافظ فکر کدام نمایم کوئی او پاے چلے نہ ہمارو۔ کون سی ہوے ہی سکھی ری کھڑی کہ جو بھر انگ ملے گو پیار دو

۵۹۔ کیون اتنو تیرا دت ہو من شرم و حیا رلبسے میدانم۔ ایسوا دپاو کر دل کے کر قرار بگیر داین دل زارم۔ حافظ یا مین نہ لابھ کچھو از گفت و شنوتے مطلب دارم۔ کا سمجھاوت کو سمجھے دل مارا بہ بر دکہ آن مہ یارم۔

۶۰۔ ٹھرے ای لے برج بیتھن مین پھر کے بن دیکھیے تیٔ تو تیٔ۔ نہین کا ہو کی لاگ ہر یا مین کچھو دی موہ تجا جو دئی سو دئی۔ ہنو مان اتی بنتی ہی سنو بچھیرین نش میری گئی تو گئی۔ ان ہی کو لگاو للا چھتیان ہمکو بدنامی بھئی سو بھئی۔

۶۱— سیکھہ ننانی سیانی سکھین کی یون پدماکر کے اُم نہ کی- پریت کری تم سے ہنسنے بسار دئی تم پریت گھٹی کی- راوری ریت لکھی رام سانورے ہوت ہی ہمیت جیون سینے کی- ساچو تاکو نہ ہوت بھلو جو نمانت ہر کھی چار جنے کی-

۶۲— جانت تھی اپنے نہین ہوت پرائے پیا یہ بید ن گائی- سو پر ہل کے پریت کری گر دلوگن مین کل کان گنوائی- ٹھاکر تے نہ کٹھئے اپنے اب کون کو دوش لگائیے مائی- دودھ کی ماکھی او جاگر بیر سو ہای مین آنکھن دیکھیت کھائی

۶۳— آپ ہی تے من ہیر ہنسے ترچھے کر نینن نیہہ کے چاؤ مین- ہاے دئی سو بسار دئی سدھ کیسے کرون سو کہوکت جاؤ نین- میت سجان انیت کہا یہ ایسی نچاہے پریت کی بھاؤ مین- سوہنی مورت دیکھبے کو ترساوتی ہین بس ایک ہی گاؤن مین-

۶۴— کتہنی چھور چھپاے کہون کہون بجنی پائل پائین تے نائی- تیون پدماکر پائکو کے کھرکے کہون کانپ اٹھے چھب چھائی- لاج تے گرجات کہون اڑجات کہون گج کی گت بھائی- بیش کی تھوڑی کشوری ہرے ہرے یاد وہ نندکشور پہ آئی-

۶۵— جبن ن کھور پے کھور چراے کے بنیدی جبین کو بھال اُجیاری- چوزی چھوٹی بوندین گوندھی سو گھی ٹکری کل دھوت کناری- پریتم پاس لیاون کو انگری کو سکھے سکھیان سہت کاری- جابکی آلن کی بر جورسو آوت اشوا جیسی پیاری-

۶۶— کب بنی سنے اونی ہر گگھٹا مور وان بولت کوکن ری- چہرے بجری جھت منڈل چھوڑے لہرکے من مین بھبھوکھن ری- بہری چو سو پین کے دو سنگ لال کے جھولت جھوکن ری- رت پاوس یون ہی بتاوت ہر مرو جھیر

باوری ہوکن ری۔

۶۷۔ بھادون کی کاری اندھیاری نشا لکھی بادر مند جھوہی برساوے۔ شیاما جی آپ نے اپنے اٹا پے چھکی رس ریت ملار ہی گاوے۔ تا سمے تا گر کے درگ دور تے چاتک سوانت کے موج مین پاوے۔ یون مہا کر گھونگھٹ ٹارے دیا کر دامن دیپ دکھاوے۔

۶۸۔ یان پل موہن کو ن مت رام سو کیل کری آتِ آندواری۔ تے ای لتا درم وکھیت دکھو چلے انسوا انکھیان تے بھاری اوت ہو جمنا تٹ کو ہنین جان پرے بچھرے گردھاری۔ جات ہون سکھی آون چاہت کنجن تے کرتھ کنج بہاری

۶۹۔ مدماتی رسال کی ڈارن پے چڑھ آندسون یون براجتی ہین۔ کل جان کے کان کرین نہ کچھو من ہات پرائی ہی مارتی ہین۔ کو وکیسے کرے دوج تو ہی کہے ہنین نیکو دیا اُر دھارتی ہین۔ اری کو ئلیا کوک کریجن کی کرچین کرچین کیسے ڈارتی ہین۔

۷۰۔ چھیل رہو برہا چھون اور تے بھاگ سبے کو کو پار نہ پاوے۔ جانت ہون پربیت سبے تم جال کو مین کہان لگ دھاوے۔ چاہتون کچھوک سندلشیو کھون سوتو جی کہان آوت جی من آوے۔ او دھو جو دامنہ سو دن سین کہیو جو کچھو کھقین رام کہاوے۔

۷۱۔ ایسے نہ دیکھی سنی کبھی کھن بارھت ہی جو دیوگ کی با دھا۔ تیون پدماکر موہن کو تب تے کل ہی نہ کھون پل آدھا۔ لال گلال گھلا گھل مون درگ ڈھوکر دیگئی روپ اگادھا۔ کے گئی کے گئی چھینک سے من لیگئی لیگئی رادھا۔

۷۲۔ گن اوگن کا کہیئے کیہہ تے اپنو تن آپ جراتے پر یو سب گانین گیل مین گوکل

مین گر لوگن دیکھو لجانے پریو۔ سردار بچارِ بنابن کے بن کے بن کاج بکانے پریو۔ بنِ جانے اجانے سوجانے نہین کر پریت ہما چھپانے پریو۔

۷۳۔ ڈارے کہون متھنی نبسارے کہون گھی کو بھانڑا ابکل بگارے کہون ماکھن مٹھا ہی بھرم بھرم آوت چہون گھاتے یاہی لگ پریم پاے پورے کے پر باہن متوہی۔ جھرُس گئی دہون کہون کاہوکو دیوگ جھار یار بار بکل لسورت اچھی لھتی۔ ای ہو بر جیراج ایک گوالنی کہون کی آج بھور ہی ستے دوارپے پکارت دہی دہی۔

۷۴۔ چھانڑ پت برت پریت کری بہی نہین تون سنی ہم سوؤ۔ موُن بھی ہر یون ہی پریوسہنوی پریو جو کہیو کچھو کوؤ۔ سانچی بھی کھناوت واکب ٹھاکر کان سُنی ہتی جوؤ۔ مایا ملی نہین رام ملے دُوبدھا مین گئے سبھی سُن دوؤ۔

۷۵۔ دوہا۔ جبش اچبش دیکھت نہین دیکھت شیامل گات۔ کہاکرون لاج بھرے چپل نین چل جات۔ ساس رسات جھکیئے نندی جن توسکھوے سکھی سیکھ کے بینیا۔ ہر برج باس جیاے بھئی جہون اور چلی اُپچاس کی سُنیا۔ دیکھت سندر سانوری موُرت لوک الوک کی لیک لکھے نا۔ کیسی کرون ہٹ کے نرہین چل جات تا ڈریچ لالچی سینیا۔

۷۶۔ دوہا۔ آپ دیو من پھیر یے پلٹے دیکھی پیٹھ۔ کون چلاہیہ راوری لال لگاوت ڈیٹھہ۔ نند لالا اور جھاے ہیواب دیکھبے کو ترساوت ہو۔ ابتو ہکو یہ جان پری یہ لاج اِتے نہین آوت ہو۔ تم موُہین دیو اپنو من آپ ہی پھیر یے کیون شِتر ناوت ہو۔ اب تو پلٹے اِت پیٹھ دئی ہر کا ہے کوڈ ھیٹھ لگاوت ہو۔

۷۷۔ دوہا۔ چھوٹے نہ لاجنُ لال چو بیو لکھ نیہہ گریہہ۔ سٹ پٹات لوچن کھرے بھرے سکوچ سنیہہ۔ ما پکے مین مَن بھادن کو لکھ پیاری نشنگ ہوے دکھ سکے نا۔ دیکھبے کو ترسے ہیرا دیکھ سادہ لگے جیت چین لہے نا۔ چھوٹے نہ لاج

اُڑتے نہ لاج لوک کی لیک او لنگھ پرے نا-تا تے سکوچ سینہ بھرے اکلات
کھرے جل جات سے نینا-

۷۸- نین کے بان لگے جب تے تب تے کل ہر چھن ہون نہین پیاری چین پڑے
نہین حافظ ہا ے رہے دن رین ہما بقراری- کا تقصیر بھئی ہم سون جو
بسار دئی سدھ ہا سے ہماری- لوگ سبھے یہ کہین سن پیاری کر باحبت ہی
دُو وہا ٹھن ٹاری-

۷۹- دوہا- کہا بھیو جو بچھڑے موہن تو من ساتھ- اوہین جا وکت ہون گوڑی
تاؤ اوڑ ایک ہاتھ- جو کرتار رچے سوسہی دوھا اور بچارا کا رتھ ہی- بید
پوران پورانین بین سب کو دُکھے یہ گاتھ ہی ہر- انتر بیچ پریو تو کہا بھیو
موہن تو تو ساتھ ہی ہر- جاؤ گڑی کت ہون اوڑ دوڑا وڑا دن ہار کے ہاتھ

۸۰- کون ٹھگوری مری اہر آج بجائی ہر بانسری بان رس بھینی- تان سنی جن ہین
جن ہین تن ہین تن لاج بداکر دیہی- گھومے کھری کھری نند کے بار دی
کہا ارو بال پر بینی- یان برج منڈل مین رکھان سو کون بھٹو سو لٹو نہین
کینھی-

۸۱- شیت سمے پردیش کو پیو بیان سنو وہ رُوون لاگی- یار رُت مین ہرداس
رہین گھر دیو تا پوج منادن لاگی- اور او پاے تیکیونہ کچھو تب ساج کے
بین بجاون لاگی- پیاری پر بین بھرے سر مینگھ ملار الاپ کے گاون لاگی

۸۱- ارے من موڑھ بر تھا بھٹکے تو ماس کہو تسدھ کون ٹی ہر- جنم بھیو تیہہ پیچھے
کھون پہلے اسے کری تیہہ چھیر مئی ہر- سو کروڑان بہہ بھولو نہین اب ناحق
تو ہین یہ او بھ بھئی ہر- کا ہے برتھا بھرمے چھوٹ ان اور تو دسے ہر وہی
جھینہ دنیہ دئی ہر-

۸۳- بھیتت ہی سپنے مین ھٹو چھچنچل چار واڑے کے اڑے رہے۔ تیون ہنس کے ادھران ہون پے ادھران دھرے تے دھرے کے دھرے رہے۔ چونک نوین جکی او جھکی لکھ سوید کے بوند ڈھرے سے ڈھرے رہے۔ ہاے کھلین پلکین پل مون دل کے ابلاکھ بھرے کے بھرے رہے۔

۸۴- آج ری دیکھ گھٹا گھن شندر ساون کینھو سھاون ساج ری۔ ساج ری بھوگن بھوگ سنگار سوتیر وئی آج بنو سب کاج ری۔ کاج ری آج گھری وہ یہہ کی تیرے اوھین کھڑے بر جراج ری۔ راج ری وا تھون پر گو مرلی دھراے میا کر آج ری۔

۸۵- بھاگ کی بھیر ابھیرن تیون گہی گو بند لیگئی بھیتر گوری۔ بھائی کری من کی پد ماکرا و پرناے ابیر کی جھوری۔ چھین پیتا مبر کامر تے سو وداع دئی منیج لیولن رو ری۔ نین نچاے کہی مسکیائے للا پھر آیو کھیلن ہوری۔

۸۶- انجن کور در کنچل راجت کے من نشتر آن چبھی دے۔ کے دھی یہ ناگن گی بھشیو ناتھ کھنی رسنا سل سیوے۔ چندہ چاہ چڑھے پھراے کیون کول امیرس بیوے۔ دیکھت ہی بش چھاے گیوار کاٹت ہی کھو کیسے کے جیجے

۸۷- شری بت اوبر کھبھان للی نہ ملے ڈر لاجن پریم اگادھکا۔ تیسی گلاب کلی چٹکار ن ڈاری مردن منوج کی بادھکا۔ بیلن سون اور جھی سر جھی سر جھے سمیر سگندھن مادھکا۔ رادھے پڑی کہہ مادھو مادھو نادھو بسرت رادھکا

۸۸- جا کے لیے کل کان تجی گھر ہاین کی چرچا نین ماتی۔ جا کے لے سب گو کل مین بدنام بھئین من مان ملانی۔ نیدن داگ نہاے کیون بھور لال جگاوت آنی۔ کوٹ کر دمن جو بن دے پر کنت نہ آپن ہوت سیانی۔

۸۹ - آلی کہا یہ بیادھ بھئی چھتیان اُلگین منوآوت ہے۔ نیش واسر نیک سُہات کچھو نہین نین نتمب بڑھاوت ہے۔ کون علاج کرون سجنی توہ لوچھت لاج لجاوت ہے جیہ شنک بڑھی کٹ کہنیہ دیکھ سکھی توہ اوکھد آوت ہے۔

۹۰ - کانھ چھلی گرلوگ کہین سب تالیں ہوے دشکندہ بلبوری۔ باؤن ہوے بل باندھولیو سب راج دیو سُرراج بھلیوری۔ ست ٹار جلندھر کی جوتی ہرش بال کو گرب گلیوری۔ موہنی ہوے برج نار چھلین انکو سجنی پھل خوب بھلیوری

۹۱ - لیو برکھ بھان للی سون بھٹو ہیئے تیر دُئی پریم مڑھو بسواس ہے۔ پیارے دیا کرتے رہیو سب بھُول دیو رس کو پرہاس ہے۔ تیر دئی روپ رکھا دن ہارنی آنند کند کیوار باس ہے۔ واہی بھیؤ نخ نین کو شیو ناتھ سنواب جوت پرکاس ہے

۹۲ - رادھکا کے ملبے کو گوُ بند کتیک دنان لو دنیہ نہتاسی - پریت کری رس ریت کری بھری ناہین مون ہان اروہان ہیہ ناسی - یون کب گوال بلاس بڑھاے کے چھانڑ گیو سگری گن گالسی - واسی کی پھانسی پھنساے گرد انباشی بنیو یہ آوت ہانسی -

۹۳ - سار دماس مون راس رچو جمنا تٹ بیچ بلاس کی چھادین - بین مردنگ پکھاوج بین بجاے بتاے پرتاپ ہو گادین - اندھو سبھو نہہ کٹا جیہ کے کو کرورکے پریت کی ریت رجھادین - ریجھے گوُپال جو کو برسی پے تو کو برآج ہون کون ہے پادین -

خط منظوم بزبان بھاشا

چوپائی

سدھ شری سُند ر گن کھانی		اتل کیرت کرم جاے بکھانی

تم سمان سندر جگت ماہین ٭ اَبلن ماٹھ کوؤ ہی ناھین ٭
انگ انگ شوبھا سرساوت ۔ چندر بدن لکھ چندر لجاوت
اوپما چندر کہون کم کھامن ۔ دوکھت چندرا دوکھت کامن
کرون کہان لگ تور بڑائی ۔ لگہ مت مور کہی کم جائی
روم روم رسنا مم ہوئی ۔ ورنن کرون تھور سب جوئی
تاتے اپن لکھون کچھ حالا ۔ بتیت آہے جو مو پر بالا

سورٹھا

بہارے کھرے ہیت انکھیان تے ندیان بہین ۔ تن بھیو باڑ وریت کٹ کٹ پرت کرار جیون
پریو برہ کو پھیر تم بن سب رت پھر گئین
دن بتیت اندھیر رین پرت دن پرت ہین
بنکھ ڈلاوت نین اُڑ دیکھین تمھرو درش ۔ پھرکت ہین دن رین پر بس پنچھی اوڑن کو
جیون بچھرت جل مین تم بچھرت گت یون بھئی
تلپھ تلپھ بھئو چھین روپ سرو در درش بن

دوہا

سکھ اپجاون دکھ ہرن رسکن کی رسکند ۔ اے من موہن چت بس سدا رہو آنند
جب تے تم کینھو گون پایو ناہ سندیش
ایسی سدھ بسراے کے بلم رہے کیہہ دیش
پاتی بھیجت کیون نہین پاتے کچھو نہ تہاے ۔ چھن چھن من اکلات ہے تلپھ تلپھ جیہ جاے
کیسی اودھ بدی ہتی جو دیکھی بسراے
اب جل درشن کے بنا کیسے تپن بجھاے
کرکا نپت پتیان لکھت جل بھر آوت نین ۔ کورو کاغذ ہاتھ ہے لکھون کہا مین بین

کاغذ کھیجت نین جل کر کانپت مس لیت
پاپی برہا من بسو بتھا لکھن نہین دیت

لکھن پڑھن کی ہر نہین کہی سُنی نہین جات   اپنے جیہ تے جانیو مورے جیہ کی بات

یہ کن پاتی نا لکھون دھر رہون جیہ مون
تم پیاری من مون بسو پاتی باچ گون

پتیان تاہ پٹھائیے جو ہووے پردیش   نش دن من جو بسے واکو کون سندیش

من چاہت ہے ملن کو مکھ دیکھن کو نین
شرون جو چاہت ہین سنو پیاری مٹھرے بین

مکھ سنکھ دیکھو کرین نین چھین دن رین   کان چہین سنو سدا اپنی تیرے بین

چوپائی

کہان لگ بتھا لکھون اب پیاری   ہردے ماجھ سدا رہت تمھاری
سو ہے یہی کشل او چھیما   لگن رہون نش دن تو پریما
سدا رہو تم جیوت پیاری   جوبن جور چندر اجیاری

دوہا

مرگ نینی گج گامنی کٹ کیہر مکھ چند   سدا رہو سنسار مین آنند کند آنند
مری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھو ناہ   تیرے درگ جیون جیون مرین تین تیون کاٹ کراہ

سورٹھا

تو چیتون کی پھانسن کرک کریجے کر گئی   گل گیو سگر دمانس کھر کست ہی نکست نہین

دوہا

سو پیاری تو درس بن بیکل رہون دن رین   کب لگ اب یان آیہو ننتھ نہارت نین

چوپائی

برہ پیر سنے رہون ادھیرا
دن دن بڑھت بیان بورائی
سمد بتھات ہر سر سانو
پریم اگن پر جولت ہر تن مین
اوکھن آسے رہے ہین پرانا
یہ اوسر بھیجو تم پاتی ؛
پران پلٹ گھٹ مون پھر آوین
امرس جان آدکو انتا
پاتی ناہ سجیون جانون

رہ رہ اٹھت سدا ہی پیرا
پران رہین تن مون گھبرائی
لہرت آہے سو نجات کھانو
لاگے جیون دا وانل بن مین
کرن چہت ہین آپن پیانا
دکھت تاہ جوڑاوے چھاتی
منہ سجیون پانی پاوین
بڑھے سرکھ جیہ ماہ انتا
موسے تنہ امرت کرمانون

دوہا

کون نست مم نلت جوکر دن نچھاور تور
پران این مین دار ہون مانک موتی ٹھور

سوہا

پاتی جو آوے پریم کی سکھ چھپاسے رہے لکھ کے من ماہین
پران نچھاور ہین مم واپر اور نہین کچھ موڑھک پاہین
موسں سجیون کھاسے جیسے وہ دیکھ جیسے جیہ کے جیوناہین
اب اتی کہون تم سون سجنی تم راکھیو پیر ہمار سداہین

سورٹھا

جیسے چلت کچھ بات تم بچھرن کی اوسکھی
تن ڈولت جم پات تمرنہ رہت ٹھر تمرکنت

پیارے ماہ بسیا لکھ لاکھون بن بھولے سسن
لاکھ لاکھ اکھلا لکھ ہیہ اوسیکے تم درس کو

کبت

کمل پوچھاہ جیسے سورج پر کاش ہوت کمد او چھاہ جیسے چندرما پرسس یتن ٭
بھونرن اچھاہ جیسے آگم بسنت جان مورن اچھاہ جیسے برکھا سرس تین ٭
ہنس اچھاہ جیسے مان سر بیچ ہوت سادھن اچھاہ اچھا آدت ارس تین ٭
سبکو اچھاہ یہ بھانت کر ہوت ہے ہمرد اچھاہ پیارے آپ کے درس تین ٭

دوہا

تلپھ تلپھ جیہ دیت ہے جیسے جل بن مین
تم درشن بن نین یہ تیسے بھئے ادھین

کاغذ تھوڑو بہت گنو سوا بلکھو بجائے | سندھ مدھ جل بہت ہے گاگر ناہ سمائے

خط

دُر دریای بے اعتنائی وشنا ور ورطۂ بیوفائی مدام برمراد کامران وشادکام باشند

شعر

شرح شوقت مینوشتم دیدۂ خونبار گفت | جای سرخیہا سخن بگذاری کہ من ہم نوشتہ

شعر

انچہ من دیدم ومن میکشم از جور فراق | گر شنیداست وگر دیداست گر ابیش آمد

شعر

می نویسم نامہ ومشتاق دیدار توام | البتہ ام نرگس صفت بر خامہ چشم خویش را

شعر

چہ میپرسی زمن حال دل غمدیدہ ات چون شد | دلم شد خون وخون شد آب وآب از دیدہ بیرون شد

جانان جبدن سے تمسے جدا ہوا لیعد آہ وزاری وباہزاران بیقراری غم والم سینے بکینہ

قبول کر بہ اشک باری ادھر روانہ ہوا ہون تمھاری دوری مین سرگشتہ و پریشان ہین
اگرچہ زندہ ہون پر آرزو مند تمھارے وصال باکمال کا ہون خدا عنقریب میسر کرے اور
ہمارے دیدۂ انتظار کو تمھارے نور رخسار سے منور کرے روزم بغم وشب بالم میگذرد
عمرم ہمہ با محنت وغم میگذرد ؛ ہے دریا دتوایم ہر کجا ایم ؛ بیگانہ مشو کہ آشنا ایم ؛
ہر چند کہ ہمجنس و ہمنفس یہان موجود ہین مگر در ہاے خندیدگی وخرمی مسدود- اگرچہ
مجمع یاران لطف انگیز ہی اور جام سخن لبریز- اگرچہ مجلس رشک چمن ہی اور ہنگام
نجلت دہ گلشن- مگر پھر انس سے ہمین کیا ہے دران بزمے کہ شمع روی تو نیست ؛
چراغ دیدہ راگل میتوان کرد ؛ آہ ونالۂ سینہ بریان سے بار بار ہی چشم خونی بغیر رخ
دلدار کے اشکبار- جگر پارا پارا ضبط فراق وجدائی کا کب یارا- **بیت**
مائیم وجراحت غریبی ؛ عیسی نتو اندش طبیبی ؛ ہے میگویم ومیگویم ومیگویم ومیگویم
بے یار نباید شد بے یار نباید شد ؛ دل خون ہو کر چشم کی راہ ٹپکتا ہی سینے مین خار
جدائی کھٹکتا ہی سچ ہی ع نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین عجب حالت ہماری ہی + آہ آہ
کون سا درد و ملال ہی جو فلک کج رفتار نے نہ دکھا یا- افسوس صد افسوس کونسا
اندوہ وقلق ہی جسنے سینہ پر کوہ الم نہ گرایا- **بیت** اگر دم کا جلنا ہو تو کرون صبر آے
خدا ؛ آٹھون پہر سلگتا ہی چولھے مین جاے دل ؛ تمھاری بیوفائی سے
ناک مین دم ہی- تمھارے ظلم وستم کی انتہا نہین جو ہمپر دمبدم ہی- کبھی ایک پرچۂ
قرطاس سے نہ یاد کیا دلشاد کرنا تو درکنار ہی بلکہ زیادہ ہی برباد کیا- مجنون وفرہاد
کا قصہ سنا کرتے تھے مگر یہان حد سے افزون ہی کسی دلبر کی جدائی مین حال ابنا زبون ہی
ہے نہ دن کو چین نہ راتون کو خواب ہی دل کو ؛ عجب طرح کا الٰہی عذاب ہی دل کو ؛
ہے اے بتو خوب سا تمھین دیکھا ؛ اپنے مطلب کے آشنا ہو تم ؛ نامہربانا تمھارا
کچھ قصور نہین تمھاری عقل کامل کا کچھ فتور نہین تمپر کیا منحصر ہی یہ بات نزدیک و دور مشہور ہی

کہ جسقدر مہوشان زہرہ جبین وگلرخان پری آئین ہین اپنے دلدادہ کو گاہے ملنے کا ارمان اور شاد کام نہین کرتے ہان بدنام تو کرتے ہین مگر کبھی اُنکا مقصد مراد سے لبریز جام نہین کرتے تمہاری بلا سے چاہے کوئی جیے یا مرے تمہاری پاپوش کسی پر رحم کرے خیر اپنا ہی دل خوش کرو اگرچہ ہماری جان جائے مگر تمہاری بات کر نبات ہو نہ پھیکی ہوجائے ؎ تو اپنے شیوۂ جور و جفا سے مت گذرے ؛ تری بلا سے مرا دم رہے رہے نہ رہے ؛ ہمنے سیکڑون صدمۂ جدائی تمہارے ہجر مین اُٹھائے مگر افسوس تم کچھ خبر نہوے اپنے جور و جفا سے باز نہ آئے۔ تمہاری طرف سے غفلت خوب ہوا اور ہماری طرف سے ہردم خلق و محبت مرغوب ؎ جب تپ دوری جلاکر خاک کر دیگی مجھے ؛ آہ پھر چولھے مین ڈالینگے تری تاثیر کو ؛ ہمکو تمام دن تمہاری جدائی سے بیقراری اور ہر شب اختر شماری ہی ؎ درد دل کس سے کہون کون کریگا آسان بیخت مشکل ہی مگر یار جدائی تیری ؛ قسمت مین یہی لکھا تھا ایک دن یہ معاملہ پیش آنا تھا تقدیر یہی لکھا لائی یہ چوٹ منھ پر کھانی تھی سو کھائی ؎ قسمت کے نوشتے کو نہ ٹلتے دیکھا ؛ ہمنے افلاک کو سو رنگ بدلتے دیکھا ؛ ابیات ملا میرے دلبر سے مجھکو خدا ؛ نہین تو مرا جی ٹھکانے لگا ؛ ابھی بیٹھنے بھی نپائے تھے ہم ؛ کہ دشمن ہمین یون اُٹھوانے لگا ؛ فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا ؛ کہ جسکے عوض یون رولانے لگا نہین دوست سے مجھکو شکوہ حسن ؛ مرا جی ہی مجکو ڈوبانے لگا ؛ ایک دوری دوسرے مجبوری کیا کیا جائے کون سا معاملہ درپیش لایا جائے کیا تدبیر کرون کس سے درد دل اظہار کرون حیران و پریشان ہون فکر جدائی نے گوشت کا نام باقی نہین رکھا ہڈیون کا مغز تک خشک کر دیا ؎ فلک نیرنگ بازی ہر دکھاتا ؛ پریشان ہر مجھے ہردم بناتا ؛ رباعی حال دل کچھ کہا نہین جاتا ؛ بن کہے بھی رہا نہین جاتا ؛ بن ملے اُسکے کل نہین پڑتی ؛ ملتا ہون تو ملا نہین جاتا ؛ بیوفائی تمہاری جہان مین مشہور ہی

بے اعتنائی تمکا کیا ذکر ہی کہ اسکا شہرہ نزدیک و دور ہی۔ ع ذرا شربت وصل مجھکو پلا ؛ لبون پر مری جان ہی ای دلربا ؛ مین جلتا ہون تجھکو خبر کچھ نہین ؛ مرے سوز دل مین اثر کچھ نہین ؛ کیا دل ترے غم نے ایسا فگار ؛ ہوے ایک ٹکڑے کے ٹکڑے ہزار ؛ ترے چشم و ابرو نے ای شوخ رنگ ؛ لگائے مرے دلپہ لاکھون خدنگ ؛ کیا ہی دل و جان کو خون عشق نے ؛ جلایا درون و برون عشق نے ؛ ای جان جہان تمھاری یاد مین یہ حال ہی کہ تمھارے سرو قامت کا ہردم خیال ہی۔ ابیات جلائے اپنا تن پر غم کو ہر شب ؛ نہین کھلتے شکایت کو مگر لب ؛ قبول ہمنے کیا جلنا سدا کا ؛ نچھوڑا ساتھ لیکن دلربا کا ؛ وہان عشرت و کامرانی یہان اپنے درد و غم کی کہانی سنانی وہان خندہ و قہقہہ یہان ہردم تن ضعیف پر رعشہ وہان جام مراد لبریز۔ یہان پیمانہ عمر راہ عدم انگیز۔ وہان لبعد آرزو در مراد در دامن یہان ہزاران ہزار برق حسرت بر زندگانی خرمن۔ وہان مقاصد گلشن گلشن یہان ناکامی دامن دامن وہان مقصد بردوش یہان سنان نامرادی ہم آغوش۔ وہان قبضہ شمشیر فتح و ظفر در دست یہان سپر حسرت و افسوس کی پست۔ وہان مجمع پریزادان زہرہ جبین یہان عالم تنہائی کا سوا آئین وہان خوشی بار بار یہان چشم خونی اشکبار ع کھلینگے شکوے نکلے جبکہ دفتر ادھر ہمارے ادھر تمھارے ؛ تو کیسے گزریگی آہ دلبر ادھر ہمارے ادھر تمھارے ؛ اب تک تمکو کچھ خبر و خیال نہین ہماری جان جانے کا ذرا ملال نہین ہمکو اسقدر نہ بھلاؤ خدارا ہماری یاد اپنے دل مین لاؤ۔ کیا کہون تمھارے غم کا مارا ہون تمھارے سبب سب مین رسوا ہوا ہون ع نیم یک لحظہ از یاد تو خاموش ؛ فراموشی شد از دل فراموش ؛ ع رفوگر کو کہان طاقت کہ زخم عشق کو ٹانکے ؛ اگر سینہ مرادیکھے رفو چکر مین آجائے ؛ صدمہ فرقت اگر تحریر کرون تو کیا تعجب کہ آتش آہ سے کاغذ مین بھی آگ لگ جائے۔ ہاتھ لرزتا ہی زبان کانپتی ہی پھر کیونکر تحریر ہو بیان مجبوری کسطرح تسطیر ہو۔ خور و خواب یکسو چشم پر آنسو ہی تمھاری

شکل ہر دم روبرو رہی - ابیات جدا کسی سے کیکا غم حبیب ہنو : یہ داغ وہ ہو کہ دشمن کو بھی نصیب ہنو : جدا کرے جو ہمین وہ ستم کے کوچے سے : آلہی راہ مین ایسا کوئی رقیب ہنو : ہر گھڑی تمھارا رنج والم اپنے دل پر سہتا ہون ہر چند کہ ہمجنس و ہمنفس سے کہتا ہون مگر کوئی میری بات نہین سنتا ہی ہر ایک مجنون و دیوانہ کہتا ہی ای پیارے سے کعبہ مین رہین یا کہ رہین دیر مین جا کر : ہر جا تمھین ای جان جہان یاد کرینگے : تمکو یقین صادق اور گمان واثق ہوگا کہ ہم تمھاری یاد مین مرتے ہین تمپر جان قربان کرتے ہین گو تمھارے پیر اثر ہنو ہماری حالت کی خبر ہنو - سے کٹی خوشی سے تو ہی زیست خضر کی تھوڑی : نہین تو نیم نفس بھی بہت ہی جینے کو : اگر شب و روز اپنا یہی کام ہی تو بس لیناکر چند روز مین خاتمہ بالخیر و کام تمام ہی - سے گردش سے آسمان کی کیا کیا ستم ہین مجھپر : سایہ بغیر اپنا ساتھی نہ کوئی رہبر : آہ آہ کیا کرون کس سے کہون - سے نہ نامہ ہی نہ قاصد ہی نہ پیغام زبانی یکایک دل کا لگ جانا یہ آفت نا گہانی ہی : وہان تم لحن داؤدی غزلخوانی مین مشغول یہان ہمارا آہ و زاری کا دامی معمول وہان تم سنگار سے آراستہ و پیراستہ یہان ہم خاک بسر و حواس باختہ وہان تم جلسۂ عیش و طرب مین مدام یہان تپ ہجر مین جلنے کا کام وہان شراب دو آتشہ کا دور یہان خمار ہجر کا ظلم و جور وہان رنگ برنگ کا سامان یہان مدام گردش آسمان وہان صراحی و جام در دست یہان حوصلہ سب پست وہان اغیار ہمدم یہان عالم تنہائی کا غم وہان شباب پر کمال یہان جان محزون پر ہر روز زوال وہان کنار و بوس یہان حسرت و افسوس وہان حاصل ہو نامراد کا بار بار یہان دیدار پر بہار کا انتظار وہان مہندی سے ہاتھ رنگنا یہان جگر کا خون ہو کر آنکھ کی راہ ٹپکنا وہان نرگسین چشم مین سرمہ لگانا یہان مثل کوہ طور اپنے آپکو جلانا وہان تمکو ہر دم غیرون کا خیال یہان ہمکو ہر لحظہ جان جانے کا ملال وہان مانگ پر سیندور یہان مطلب و مقصد سے سیکڑون میل دور - آے جان جان اب آگے تحریر کی طاقت نہین گفتگو کی قوت نہین - اللہ تعالی طوطا چشمی تمھاری برقرار و بے اعتنائی و بیوفائی پائدار رکھے - فقط - والشوق

خط دیگر

سے نویسم نامۂ مشتاقِ دیدار توام
بستہ ام نرگس صفت بر خامہ چشم خویش را

دیگر

سواد دیدہ حل کردم نوشتم نامہ سوے تو | کہ تا ہنگام خواندن چشم من افتد بروے تو

گل گلزار خوبی بلبل شاخسار محبوبی نسیم چمنستان رعنائی شبنم گلستان زیبائی طاؤس
طناز خیابان عشوہ سازی طوطی شکرستان نغمہ پردازی قمری سروستان لیاقت و سخنوری
خجلت دہ حور و پری زاد اللہ حسنہ۔
آرزو دلیکہ غنچہ تمنا سے ہوا صلت مشام بیان را عطر ساختہ بدعاے ضروری میگراید یعنی
درین آوان نزہت و فرخندہ بیان نامۂ نامی صحیفہ گرامی بعد مدت بوزیدن باد بہار شگفتگی
شاخ و برگ قلب ما عاشقان گردید۔ بہت روزون کے پیچھے آج آیا آپکا نامہ ؛
لفافہ پڑھ کے تا آنکھون سے لگایا آپکا نامہ ؛ جبسے ہنگام نا فرجام بد آغاز بنیک انجام سے
فلک تفرقہ پرداز کجباز او ر زمانہ ناساز جانگداز نے دوری صوری و مہجوری فیما بین ہمارے
اور تمھارے ڈالی ہی اور سنان غم میرے ہلاک کو سنبھالی ہی۔ افسوس صد افسوس
کہ اُسکا بیان میرے حد امکان سے بالکل باہر ہی جسوقت تمھاری محبت انگیز لطف خیز
اشارے کنائے رمز و عشوے یاد آتے ہین بجامع المتفرقین گھنٹون پہرون رُلواتے ہین
ہوش برخاست حواس رخصت ہاے کیا کرین۔ اے جان جان۔ ابیات

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من	دل من داند و من دانم و داند دل من
دور جبسدن سے ہوا تجھ چمن حسن سے مین	نہ مجھے باغ خوش آتا ہی نہ گلشن نہ چمن
آنچہ من دیدم و من میکشم از جور فراق	کہ کشیدست و کہ دیدست و کرا پیش آمد

اور کبھی یہ رباعی بھی اپنے حسب حال آپڑتی ہی۔ . . . . رباعی

قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم
شکایت شب ہجران و فرقت و دوری
شکایت شب ہجران تمام بنویسم
ز حد گذشت ندانم کدام بنویسم

اے گلشن آرائے محبت و وداد و اے چمن پیرائے مودت و اتحاد تمھارے ہجر نے جو جو آفتین ہمپر اُتاری ہین شمہ اُس سے لایق تسطیر اور ذرہ قابل تحریر نہین ہی نظم

خواہم اگر ز حرف تمنا رقم زنم
این ہم بفرض گر بتکلف بہم رسد
با این ہمہ ارادہ تحریر گر کنم
شوقے کہ بر نگین دلم نقش کردہ اند
انصاف خواہم این کہ بدنبیان تمام
کاغذ کجا دوات کجا و کجا قلم
ہوشم کجا حواس کجا و کجا دلم
وجد ان دل چگونہ بر آید ز خامہ ام
آن نقش کانجمر کہ ز دانش بود اہم
مافی الضمیر دل ز قلم چون شود رقم

اے کمان ابروائے ماہرو کاہوا گر یہ ہدف ناوک بلا غم جدائی تمھارا بیان کرے تو لب لب برنگ سوفار جدا رہے۔ آخرش عالم بیتابی و بیقراری مین تمھارا خط راحت افزا ہاتھ مین لیکر نہ جانین کیا سے کیا دل مضطر اشعار اُڑا رہا ہی۔ اشعار متفرقات

نامہ ات آمد بدستم خاطرم گلزار شد
قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید
نامہ آور در رسول تو من از شادی آن
نامہ شوق ترا من مختصر خواہم نوشت
غنچہ شد گل گل چمن شد نافہ تاتار شد
در حیرتم کہ جان بہ کدامین کنم نثار
گہ سر نامہ ہمین بوسم وگہ پائے ورا
بیشتر از بیشتر از بیشتر خواہم نوشت

دوہرا

لکھن پڑھن کی ہی نہین کہی سُنی نہین جات
یہ گن پاتی نا لکھون دھرے رہون جی مون
اپنے جی سے جانیو میرے جی کی بات
تم پیارے من مون لسو پاتی بانچے کون

سورٹھا

جب سے چلت کچھو بات تم بچھڑن کی اے سکھی	تن ڈولت جم پات تھر نہ رہت تھر تھر کنپت
پیارے تھرے ہیت انکھیان تے ندیان بہین	تن بھیو بار وریت کٹ کٹ پرت کرار جیون
پریو برہ کو پھیر تم بن سب رت پھر گئین	دن بیتت اندھیر رین پرت دن پرت مین
پنکھ ڈلاوت نین ادھر دیکھین تھر دورس	پھرکت ہین دن رین پر بس پنچھی آٹن کو
جیون بچھڑے جل مین تم بچھڑت کت یون مچھی	تلپھ تلپھ بھیو چین روپ سرو دورس بن

ای از دیدہ دور و از دل در حضور حال گریہ اگر تحریر کرون تو کاغذ ابری کی برنگ ابر باران اشک فشانی کرے سطرین موج دائرہ گرداب بن قاصد آب روان کیطرح قصد روانی کرے

حال من دید است قاصد احتیاج نامہ نیست	اگر نویسم زندہ ام بر خویش تہمت میکنم

ای نونہال حسن و خوبی سرو چمنستان دلبری و محبوبی یہ مہجور الخدمت صرف تمھارے شوق مواصلت کے باعث ہنوز اصل مین مردہ ہے اگرچہ بظاہر زندہ ہے تمھاری بیوفائی و کج ادائی جسکو کہ برعکس اس دل دادہ پر ثابت کرتی ہو یہ خامی خیال آن ماہ جمال کی ورنہ کہین ایسا بھی ہوتا ہے - اے حدیقہ حسن و جمال محبوب بے مثال لطف فرمائی اور توجہ نمائی تیری سے یہ چشم داشتین ہمکو نہ تھی - حیف صد حیف -

دل بتو دادم و افسوس نمیدانستم	کہ پس از بردن دل شوخ چنین خواہی شد

بخدا اے لایزال اگر تمھاری اس چشم پوشی کا حال ہم پہلے سے جانتے اپنے طائر دلکو تمھارے دام محبت مین ہرگز نہ الجھنے دیتے - ع خود غلط بود آنچہ من پنداشتم -

اگر دانستمی از روز ازل داغ جدائی را	نمیکردم بدل روشن چراغ آشنائی را

خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اپنی بدقسمتی کا حال پُر ملال کیا کہون کیا لکھون -

تو دور افتادگانرا گاہ گاہے یاد فرمودی	اگر گم کردہ رہ قاصد کہ پیغامے نمی آرد

اے تمنا ور ورطۂ بیوفائی و بے اعتنائی افسانۂ بیتابی دل اگر لکھون تو خط لوٹن کیونکر

کی طرح لوٹا کرے قلم مرغ بسمل کی طرح صفحۂ قرطاس پر تڑپا کرے ۔ ۵

برق و باران جسکو کہتے ہین مرا افسانہ ہے | کچھ حقیقت رونے کی کچھ حال بتیابانہ ہے

حالت اضطراب و بیقراری مین کبھی یہ غزل پڑھ کے دل کو سمجھاتا ہون ۔ غزل

مجھے جام الفت یار نے جو پلا دیا کہ بار ہے
مری آنکھون مین وہی ابتلک بخدا اسیکا خمار ہے

جو صبا کرے تو ادھر گذر تو یہ کہیو اسسے مری خبر
غم ہجر تیرے نے اے صنم کیا کیسا زار و نزار ہے

ترے عشق مین جو ہوئے ستم نہین اسکا شکوہ کرینگے ہم
جا ہو سر کو تن سے کرو قلم بخدا نہین مجھے عار ہے

مری جان جائے تو جائے یاربمگر اتنا کہتا ہون اے صنم
نہ پھرینگے عشق سے تیرے ہم مرا دل تو تجھپہ نثار ہے

مجھے خوف حشر خلیل کیا کہ ہین شاہ خادم مشہ لو
کوئی مانے یا کہ نہ مانے ہان مرا دل تو اسپہ نثار ہے

غزل دیگر

ای ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدہ
ای شمع شب افروز من از من چرا رنجیدہ

خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم
جائے تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدہ

ای جان من جانان من بر من نگر سلطان من
یک شب بیا مہمان من از من چرا رنجیدہ

بنگر ز ہجرت خون شدم سرگشتہ و مجنون شدم
چون لعل دل پر خون شدم از من چرا رنجیدہ

من عاشق زار توام از جان خریدار توام
تا زندہ ام یار توام از من چرا رنجیدہ

رنجیدہ رنجیدہ از من گناہے دیدہ
آخر مرا بخشیدہ از من چرا رنجیدہ

گر من بمیرم در غمت خونم فتد بر گردنت
فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدہ

ای کعبۂ من کوے تو وے قبلۂ من روئے تو
صد فتنہ ہندوے تو از من چرا رنجیدہ

پیوستہ دلدار توام یار وفادار توام
اکنون بغم زار توام از من چرا رنجیدہ

ای سرو خوش بالاے من ای دلبر رعناے من
لعل لبت حلواے من از من چرا رنجیدہ

ای سعدی دلخواہ تو ابروے ہمچون ماہ تو
من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدہ

ای پیارے تمھاری فرقت مین گھر زندان چمن بیابان ہے زندگی سے تنگ جینے سے تنگ

تنہائی سے دل گھبراتا ہی پھر نا پریشانی لاتا ہی غرضکہ کسی طرح چین نہین آتا ہی بن ترے اگر باغ کی طرف جاتا ہون آخر گھبراکر بتیابانہ واپس آتاہون باغبان باغی گل بوسے آتش ہجر سے داغی دکھلائی دیتے ہین گویا وہ بھی ہمارے غم مین دل پر داغ کھائے ہین غرضکہ صورت خار آنکھون مین کھٹکتے ہین جوانان چمن ہر جگہ مجھسے اٹکتے ہین چشم نرگس نظرون مین دیدہ حیران ہی گیسوے سنبل زلف پریشان ہی۔ قطعہ

بے ترے سیر چمن خوش آئے کیا ای دلربا	پھول جو ہی میری نظرون مین بزنگ خار ہی
جو خمیدہ گل کی ٹہنی ہی وہ ہی مثل کمان	شکل ناوک موج بوے گل جگر کے پار ہی

قمریان باغ مین کوکو سے سرپھراتی ہین بلبلین آواز سے کستی چلاتی ہین گل گران گوش ہین غنچہ لب خاموش نرگس آنکھ نہین ملاتی ہی بلبل دم چڑاتی ہی یہ روش رنگ گلستان اور اپنا حال پریشان دیکھکر خاموش رہتا ہون دیوانہ وار چلا چلا کہتا ہون۔ ع

نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبل جدا پھری	چلیے اب اس چمن سے کہ یا نکی ہوا پھری

ناچار وہان کی سیر سے ہاتھ دھو صبا کی طرح ہوا ہو صحرا کو روانہ ہوتا ہون بیکسانہ حیران وششدر کسی درخت کے سائے مین جا ہاتھ پھیلا یہ اشعار پڑھتا ہون ترجیع بند

صبا کبھی جو ترا کوے یار مین ہو گذر	نہ بھولیو یہ پیام وزیر خستہ جگر
یہ کہیو اُس سے کہ ایجان تیری فرقت مین	فغان ہی درد ہی غم ہی الم ہی آٹھ پہر
پہونچ گیا ہی گریبان کا چاک دامن تک	گزر گیا ہی بس اب سر سے آب دیدۂ تر
کبھی ہی ہوش اُسے گاہ فرط بیہوشی	کبھی ہی آپ مین وہ گاہ آپ سے باہر
ہر ایک کوچے مین پھرتا ہی صورت وحشی	کبھی ادھر سے اُدھر اور کبھی ادھر سے ادھر
بہت قلق جو ستاتا ہی تو یہ پڑھتا ہی	عجیب حسرت وارمان سے ہاتھ پھیلا کر
بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم	بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم

غزل

باعث وحشت ہوئی بے اعتنائی آپکی
تنکے چنوانے لگی ہمسے جدائی آپ کی

خود گلا کاٹون مجھے خنجر عنایت کیجیے
دیکھیے دُکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی

آپ کی جا نین بلا کیونکر کٹی فرقت کی رات
دل تڑپ کر رہگیا جب یاد آئی آپ کی

آپ کی باتون کا رہتا ہی مجھے ہر دم خیال
جو کوئی بولا صدا کانون مین آئی آپ کی

پہلے کیا اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتی نہین
جا ئیے بس خوب الفت آزمائی آپ کی

بیٹھے بیٹھے روگ اُلفت کا لگا یا جان کو
کیون ان آنکھون نے مجھے صورت دکھائی آپکی

اشعار متفرق

نہین کشتا ہی یہ میدان بلا
مددائے خضر بیابان بلا

رُلائیگا یونہین گر خون ہمین غم یار جانیکا
نہ بنیگا آسمان شیشہ شراب ارغوانی کا

غزل

دل تمھارے حسن پر یون مبتلا کیونکر ہوا
نازل اسپر اے بتو قہر خدا کیونکر ہوا

بستہ زلف صنم دل اے خدا کیونکر ہوا
بیٹھے بٹھلائے یہ محبوس بلا کیونکر ہوا

دل شگفتہ خاک ہو فرقت مین آہ گرم سے
جھوکا صرصر کا بھلا موج صبا کیونکر ہوا

کیا تری وحشی کا زندان کی طرف آیا قدم
خانۂ زنجیر مین محشر بپا کیونکر ہوا

سچ کہا ہوسے بانی جور وجفا ہین ستم ایجاد ہین سب ؛ راحت جان کوئی دلبر نہین جلاد ہین سب ؛ مجنون وار باچشم زار بیتاب وبیقرار صورت غبار کسی دوسرے شجر بے برگ کے تلے جاکر پھر بیٹھ جاتا ہون اشک آنکھون مین بھر تمکو یاد کر تمھاری شکل کا تصور باندھ فرط بیقراری سے خوب روتا ہون چلاتا ہون وہان بھی گرد باد حلقۂ آہن نظر آتا ہی ہرا ہو تری آنکھون کی یاد دلاکر چوکڑی بھلاتا ہی زرد زرد زرہاے مغیلان دکھلکر آنکھون مین سرسون پھولتی ہی لالۂ صحرائی سے داغ دل مشتعل ہوا عالم جنون

اور بھی متصل ہوا لباس پھاڑنے لگا جنون پنجے جھاڑنے لگا۔ ؎ ایک ہی جھٹکے مین
اے دست جنون ؛ پاس دامن کے گریبان دیکھنا ؛ شاید کسی وقت اگر اپنے ہوش
بجا ہوے فوراً یہ شعر زبان پر آیا۔ ؎ اُلجھا یہ دل ستم زدہ زلف بتان سے آج ؛
نازل ہوئی بلا مرے سر پر کہان سے آج ؛ ؎ کب خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا ؛
دوست کا ملنا نصیب دشمنان ہو جائیگا ؛ ؎ نہ کیا ذبح گیا چھوڑ کے بسمل قاتل ؛
دہن زخم پکارا کیا قاتل قاتل ؛ ؎ لگے ہے سیر گلشن مین دل اے غنچہ دہن کسکا ؛ تری
فرقت کے مارے کو روشن کبھی چمن کسکا ؛ اور کبھی یہ غزل حسرت و افسوس کے ساتھ ہاتھ مل ملکر پڑھتا ہون

غزل

ببین در وقت رفتن حسرت دیدہ اشکبار من
کہ از نقش قدم پیداست چشم انتظار من

نگہ از دیدن او چون پر پرواز میسوزد
مگر وا رد چراغ از داغ دل شبہائے تار من

فلک را گر داز فرط حرارت کورۂ آتش
معاذ اللہ فتد گر بر زمین مشت غبار من

بغیر از زردے حسرت شکل دیگر نظر ناید
بہ بیند گر کسے آئینۂ لوح مزار من

اگر از سستئ بختم سمند او نمے آید
بیا سے او رسد اے کاش این مشت غبار من

اور کبھی اس شعر سے دل کو تسکین دیتا ہون ؎ نظرون سے دور رہنے کا پیارے
گلا نہین ؛ دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلا نہین ؛ دیگر دل من لفظ یا دتو معنی ؛
معنی از لفظ کے جدا باشد ؛ دیگر دشمن بھی اپنے دوست سے یارب جدا نہو ؛ نا آشنا کو
بھی الم آشنا نہو ؛ پھر یکایک دلمین یہ امنگ آئی نشہ مے کی ترنگ آئی عزم ہوا
کہ میخانہ کو جائیے یون دل کو بہلائیے غرضکہ جب وہان پہونچا تو جو نہ دیکھا تھا وہ دیکھا
دور ساغر حلقۂ ماتم نظر آیا قلقل مینا مین نوحے کا عالم دکھلائی دیا سیخہاے مژگان پر
کباب لخت دل بیتاب تھے اشک میگون شیشہ شراب تھے بس یہ عالم دیکھکر اشک کی
طغیانی ہوئی کشتی مے کشتی طوفانی ہوئی یاران قدح نوش ہم آغوش ہوے اپنے حال سے

بیہوش ہوئے تکلیف بادہ کشی کی کرنے لگے یہ کہکر سر قدم پر دھرنے لگے ہین اس شعر کو
پڑھکر رونے لگا۔ ؎ خون جگر پیا ہو جسنے وہ مے پیئے : کھائے وہی کباب کہ
جو دل جلا ہو: وہان سے بھی پریشان وار بحالت بیقرار کسی جانب کو چلدیا تمھاری
سر و دھری کو یاد کر یہ غزل زبان پر جاری ہو گئی۔ غزل۔

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دلپر جفا کرو تم ۔۔ ہلیگا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوف خدا کرو تم
زمانہ الٹا ہی کیا کرو تم بدا جو ہر دو ادا کرو تم ۔۔ دفا کرین ہم جفا کرو تم دعا کرین ہم دغا کرو تم
سرور وصلت کہ رنج فرقت دوائے الفت کہ درد کلفت ۔۔ نشان بوسہ کہ داغ حسرت قبول ہی جو عطا کرو تم
ہمین سنے پہلے گلا کٹایا ہمین نے قاتل تمھین بنایا ۔۔ ہمین سنے یہ رنگ سب جمایا ہمارے حق مین دعا کرو تم
دل و جگر پلکون پر بچھا در تو جان قربان ہے ہی بنونپر ۔۔ اب ایک سر ہی اسے بھی لیکر قدم پہ اپنے فدا کرو تم
بجا ہے بجا میرا گلا ہی تمھارا اسمین قصور کیا ہی ۔۔ یہ میری تقدیر مین لکھا ہی کہ مجھپہ جور و جفا کرو تم

اہی لطف زندگانی جبدن سے تمسے جدا ہوا ہون ہزارون رنج و غم دل کو اٹھانے پڑے
سنان الم وجدائی سینہ بے کینہ پر کھانے پڑے تمھاری جدائی مین ششدر و حیران
سراسیمہ و پریشان ہون مرغ بسمل و طائر نیمجان کہیئے تو بجا ہے اور یہان سوا اسکے
کیا ہے ؎ قرار پاتی نہین جان زار بن تیرے : تڑپ رہا ہی دل بیقرار بن تیرے :
ڈھونڈھتا مجھے جن جن کا سب وہ بھاگ گئے : حواس و ہوش و شکیب و قرار بن تیرے :
دیکھیے بچھڑے ہوئیکا ملانے والا اس پر آرزو کو تمھارا وصال کب میسر اور چشم انتظار کو تمھارے
رخسار تابان سے کب منور کرتا ہے۔ غزل مستزاد۔ حال دل کس سے
کہون کوئی بھی غمخوار نہین + غم فرقت کے سوا : اور اگر پوچھے کوئی قابل اظہار
نہین + جیکا رہنا ہی بھلا : زلف کے پیچ سے چھٹ سکتا نہین کوئی دل - ہے ہر ا
پیچ پہ پیچ : کونسا دل ہی کہ جو اسمین گرفتار نہین : ہی عجب دام بلا : سیکڑون زمین
جگر افگار ہزارون دلریش - ترے ہاتھون لیکن : پاس تیرے کوئی خنجر کوئی تلوار نہین

ہان مگر ناز و ادا ؛ کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہی کہ جہان ہی بدمست ؛ جسکو اب دیکھو وہ سرشار ہی ہشیار نہین - اى بت ہوش رُبا ؛ مر مٹے خاک دریار پہ عشاق ظفر اور نہین اُسکو خبر ؛ اُٹھ سکے اب جائین کہان طاقت رفتار نہین - مثل نقش کف پا ہ اى ملکۂ اقلیم بیوفائی واى شحنۂ دیار کج ادائی تمھاری سرد مہری شہرۂ آفاق ہی تمسے دل لگا کر راحت و آرام بالاى طاق ہی ؎ دل کا کچھ کام نہ تجھسے بت پرفن نکلا دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا ؛ جامع المتفرقین نے ہمین غم کھانے کو اور تمھین دل دکھلانے کو بنایا تمھارے جور و ستم اور ہمارے قصۂ غم کے لکھنے کو ایک دفتر چاہیے انسان کی مجال نہین کہ شمہ اُس سے تحریر کرے اور ذرہ اُسکا تسطیر تمھاری جدائی مین ہمارا حال پر ملال بحد سے زبون ہی بلکہ روز بروز افزون ؎ لگے یون تو ہزارون ہی تیر ستم کہ تڑپتے رہے پڑے خاک پہ ہم ؛ ترے ناز و کرشمہ کی تیغ دو دم لگی ایسی کہ تسمہ لگا نہ رہا ؛ ؎ چاہے دلداری کرے چاہے دل آزاری کرے ؛ اى ظفر اُس دلربا کو ہمنے دل اپنا دیا ؛ ؎ صنم جسدم غم دوری سے دل مغموم ہوتا ہی ؛ مزا دل کے لگانے کا ہمین معلوم ہوتا ہی ؛ ؎ بندھا جس روز سے ہمکو خیال زلف تیرا ہی ؛ پریشان حال ہون ایسا کہ سب کہتے ہین سودا ہی - مسدس

کیون ارے دل چاہی پھنسا مین نہ تجھے کہتا تھا	زلف ہی دام بلا مین نہ تجھے کہتا تھا
پاس خوبان کے نجا مین نہ تجھے کہتا تھا	انکی باتون پہ نہ آ مین نہ تجھے کہتا تھا
دیدی آخر نہ تو آن شوخ ستمگار چہ کرد	با تو در دوستی آن نرگس بیمار چہ کرد
بحر الفت مین قدم کا نہین دھرنا بہتر	ہی کنارا ہی بس اس حال سے کرنا بہتر
یارب اندوہ و جدائی سے تو مرنا بہتر	گذرے غم جی پہ تو بس جی سے گذرنا بہتر
رفتہ رفتہ وہ ہوئے لجۂ آفت مین غریق	موج زن جنکے ہوا دلمین یہ دریائے عمیق

سچ ہی کہ جسقدر ماہ رخان زہرہ جبین و نازنینان پری آئین ہوتے ہین اپنے عاشق زار کو

شاد کام کرنے سے اُنکو کیا کام ہو اُنکی جانب سے تو ظلم و ستم و ایذا رسانی ہی مدام ہو ع

دگرنہ عشق را ناپید کن یا عشق بازان را	خدایا نرم گردان از کرم دلہاے خوبان را

آے تسکین بخش دل بیقرار ہمارے رنج و الم کا تمکو مطلق خیال نہین بیتابی و فراق مین جان جانے کا ذرا امتحان و ملال نہین تمکو مطلق یقین نہوگا کہ ہم تمھارے ہجر و فراق مین یہان مرتے ہین زندگی کے دن بھرتے ہین۔ دو ہا پیارے تمھارے درشن کو ادھر رہو جی اُترے

پریت تو داسون کیجیے جاسون من پتیاے	اب کیا آ گیا ہوت ہو گھٹ مون رہے کہ جاے
چاتک چاہت سُوانت جل چکئی چاہت بھور	جنے جنے کی پریت مین جنم اکارت جاے
تم بچھرت چھین موہن دن کہا جیون بن توہین	ہم چاہت تم من کو جیسے چند ر چکور
آپ یاران ہمدم سے ہم آغوش ہم یہان	تو صورت من مون بسے وہی جیاوت موہن

عالم تنہائی و بیقراری مین بیہوش تم باوا زدلکش غزلخوان ہم یہان گریہ و زاری سے نیمجان۔ تم ہنسی خوشی مین مشغول ہم ناامیدی وصال سے ملول۔ تم ہر وقت ناز و ادا مین آراستہ و پیراستہ ہم تمھاری جدائی سے یہان پریشان ہوش و حواس باختہ وہان از صبح تا شام جلسہ عیش و طرب یہان رنج و تعب۔ اشعار۔ خدا ملے تو ملے آشنا نہین ملتا: کوئی کسیکا نہین دوست سب کہانی ہے: ایک عقدہ نہ کھلا رشتۂ تقدیر سے حیف: ہمنے فرسودہ بہت ناحق تدبیر کیا: ملا میرے دلبر کو مجھسے خدا: نہین تو مرا جی ٹھکانے لگا: ہاے کیا دن تھے کیا وہ راتین تھین: کیا وہ چہلین تھین کیا وہ باتین تھین: وہ بھی دن پھر کبھی صنم ہونگے: ہم و تم ایک جا بہم ہو سکینگے: سینہ لبریز تمنا و لب مُہر سکوت: نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہے غمخوار: نہ وہ چہلین نہ شترنگین نہ خود آرائی ہے: کنج تاریک ہے اور عالم تنہائی ہے: جدائی آتش تیز است میسوزد دل و جان را: خدا ہرگز نصیب کس نسازد داغ ہجران را: اسے گندم نماے جو فروش تمھارے نامہ راحت شمامہ کو ہر دم آنکھون سے لگاتا ہون تعویذ حرز جان

جانکر اسیکو مونس تنہائی بناتا ہون ۔ نامہ ات آمد و دل راطربے پیدا شد ۔ یعنے از ہجر جیا تم سبب پیدا شد ۔ لیکن اُس خط تو آیا و سلے سمجھا نہ مین تحریر کا پیچ ۔

اسکے لکھے کا کہون یا کہون تقدیر کا پیچ	بوسہ لیا جو خط کا تو دل شاد ہو گیا
مضمون دل کا بھولا ہوا یاد ہو گیا	شکل اپنی ہمکو دکھلاؤ خدا کے واسطے
جان جاتی ہر آجی آؤ خدا کے واسطے	دن تو تیرے ہی تصور مین گزر جاتا ہی
رات کو خواب مین بھی تو ہی نظر آتا ہی	وصال یار سے دونا ہوا شوق ۔ مرض

بڑھتا گیا جیون جیون دوا کی ۔ حدیث شوق بروے قلم نمی آید ۔ چنانکہ ہست بدل در رقم نمے آید ۔ زیادت نیستم غافل دمے ای مہربان من ۔ تو ئی در دل تو ئی در جان تو ئی در دزبان من ۔ اے محبوبہ جانستان تمھارے وہان جام شراب ارغوانی در دست اور اغیار ہمدم یہان سب ارمان وحوصلہ پست اور تنہائی وبیکسی کا عالم ۔ وہان رفیقان تازہ سے ہر دم بوس وکنار دیاران محفل کے نظارے یہان ہر لحظہ تمھارے دیدار کا انتظار اور تمھارے ظلم وستم کے دیر آرے ۔

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی	عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی
کوہکن کوہ مین اور قیس مرا صحرا مین	سر ٹپکنے کو رہا کوئی نہ ہمرا اپنا
بدریاے محبت رو زق آسا غم کے مارے ہم	کبھی مین اس کنارے اور کبھی مین اس کنارے ہم
یا درد دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو	قسمت مین جو لکھا ہو الٰہی شتاب ہو
نگویم بو تعلت مرا شاد کن	زمحرومی من دمے یاد کن

افسوس ہو کوئی دوست وآشنا ایسا نہوا حال اپنا تباہ کیا سنو نصیحت ناصح سے غم دونا ہوا بدقسمتی سے رونا ہوا ۔ دل دلاسے سے ہو کرتا بیقراری بیشتر نخانہ ماتم مین ہو پرسے [illegible] ری بیشتر ۔ کسی نے سچ کہا ہو ۔ قطعہ درد دوری کا بتلا جانے ۔ دل بیدرد کی بلا جانے ۔ جو گزرتی ہو جان پر میرے [illegible]

اب تمھاری یاد مین اسوقت دریاے اشک چشمہ چشم سے جاری ہی حالت بیہوشی طاری ہی تحریر کی طاقت نہین اظہار حال کی قدرت نہین۔ ع اب آگے کیا لکھون احوال جی تو سننا تاہی؛ زبان کرتی ہی لکنت اور کلیجہ منھ کو آتا ہی؛ دوھرا

کر کا نپت پتیان لکھت جل بھر آوت نین	کور دو کاغذ ہاتھ دے کھ ہی کہیو بین؛
کاغذ بھیجت نین جل کر کانپت مس ایت	پاپی برہا من لبسو تھا لکھن نہین دیت
پاتی واکو بھیجئے جو ہووے پردیس	جو نش دن من ہی بسے تاکو کون سندیس

ای جان جان شرح شوق کو ایک دفتر چاہیے لہذا اب خط تمام کرتا ہون سوا سے تمناے دیدار تمھارے شیدا کو اب کوئی آرزو نہین زمانہ سازی یا بہت باتین بنانے کی اپنی خو نہین۔ ای فعال عالم اور مسیحا دم اب جامع المتفرقین کی درگاہ مین یہی التجا ہی کہ تمسے جلد ملائے وہ صورت دلربا ہمکو دکھلائے پردۂ جدائی درمیان سے اٹھائے تاکہ دل مضطر کو چین آئے۔ آمین آمین آمین۔

رباعی

چار دن زندگی کے تھے افسوس	سو اسی کار و بار مین گزرے
آرزو مین گزر گئے دو دن	دو رہے انتظار مین گزرے

زیادہ بس باقی ہوس

راقم الحروف کشتہ ناز و ادا فریفتہ و شیدا
فدوی حفیظ اللہ خان عفا اللہ عنہ
از تھانہ گجولی ضلع ہردوئی اودھ۔

تقریظ رنجیۂ قلم فصاحت رقم سرچشمۂ محبت ومروت مخزن خلق وعنایت واقف رموز خفی وجلی محبی مظہر علی صاحب متخلص بہ مظہر بلگرامی حفظہ اللہ تعالی

سبحان اللہ کیا تیری قدرت کے کارخانے مین انسان ضعیف البنیان کی تو کیا حقیقت ہی فرشتگان مقرب تک کنہ ماہیت مین دیوانے ہین جب چاہا شاخ قلم خشک پر گل تر کھلاؤ شمع کو رولایا پروانے کو جلا دیا۔ تیری معرفت مین چون وچرا بیجا ہی تو ہی جانے کہ تو کیا ہی تو ہی تو خالق دوجہان صانع انس وجان ہی تو ہی نے یہ خیمہ زنگاری بے چوب وریسمان ایستادہ کیا تو ہی نے ستارون کی گلکاری بے مدد دست وقلم دکھا کر فرش خاک بر روے آب روان ایجاد کیا تو ہی نے کیا کیا سرو شمشاد نسرین ونسترن اس گلشن بے بنیاد مین اگائے کیسے کیسے گل بوٹے اس خاکدان پرمحن مین کھلائے۔ فی الحقیقت تیری معرفت مین بڑے بڑے دوربینون کو سرگردانی رہی آئینہ وار حیرانی رہی۔ جتنا چھانا کرا پایا جب آنکھین بہم پہونچائین کچھ نظر نہ آیا۔ بس خموشی کے سوا چارا نہین۔ دم مارنے کا یارا نہین دعوے وہم بیکار ہی۔ محض خیالی آزار ہی۔ لہذا خاموشی یہان فرزانگی ہی۔ گویائی محض دیوانگی ہی۔ ہمکو تو نے سب کچھ عطا فرمایا ہی۔ نرا خاک کا پتلا ہی نہین بنایا ہی ہم اگر اپنے آپ کو بچشم ہوش دیکھین تو گمان کیا یقین غالب ہی کہ فی عمرہ اپنی تعریف مین تر زبان رہین مگر القول حکیم سید بندہ رضا صاحب آرزو رئیس بلگرام رباعی دنیا کا عجیب ہمنے لیکھا دیکھا ؛ آج اور توکل اور تماشا دیکھا ؛ جس علم کو محنتون سے حاصل تھا کیا ؛ دیکھا بھی تو چل چلاؤ اسکا دیکھا ؛ دل سدرہ ہو گیا حسرتین خاک مین مل گئین جو مسلہ گردبرد ہو گیا۔ جہالت کا طوطی بولتا ہی باکمالون کو کون پوچھتا ہی ؎ امروز بہا سے ہیزم وعود یکے است ؛ ہم مرتبۂ خلیل ونمرود یکے است ؛ ترقی کمال معدوم۔ قدردانی رخصت قدردان معلوم سنا ہے کہ بڑے بڑے اچھے ہونے ہ مصنفون کی قدردانی دیکھی لیکن اس زمانہ

رستخیز ہین ہمارے شفیق بالتحقیق شاعری مین یگانہ نثر مین طاق سیاق مین محسود زمانہ سباق مین مشتاق رنگین طبیعت عاشق مزاجون کے بادشاہ منشی حفیظ اللہ خان صاحب کی ہمارے بیچ الخ [illegible] بقول صفیر بلگرامی ہے

کام [illegible] کیا [illegible] ہے نہین ہر ایک سے کھنچتی ہی کمان شاعر
گلدستہ حفیظ اللہ خان [illegible] اشعار دلپسند تالیف کرکے شوق طبیعت دکھایا رنگین مزاجون کو اپنا بندۂ بے درم بنایا - کیا خوب ہر ہر دل عزیز ہی مجموعہ مرغوب ہی - شائق ہر بانتیر [illegible] ہر غزل اپنے رنگ کی - ہر گھڑی نئے ڈھنگ کی شائقون کے دل [illegible] ہوتے [illegible] ہین - بے دیکھے اس کتاب کے تسکین نہین پاتے ہین اگرچہ یہ کتاب بےمثال ہی مگر مولف بھی تو بڑا استاد ذی ہنر صاحب کمال ہی - عقل کا پتلا ہی اپنی یادگاری کا صفحۂ روزگار پر کیا وسیلہ نکالا ہی - تالیف و مولف کی ثنا سے اسلیئے خاموشی اختیار کرتا ہون مشک آن است کہ خود ببوید نکہ عطار گوید مین کہتا ہون اشتیاق نے مجھے بے اختیار کیا تقریظ سے اسکا خریدار ہوا مجیب الدعوات میری اسوقت کی دعا قبول کرے مولف کا دامن لآلی مراد سے بھرے - آمین ثم آمین -

تقریظ و قطعات تاریخ گلدستۂ اردو مولفۂ منشی حفیظ اللہ خان صاحب

حفظ سانڈوی از نتیجۂ فکر کمترین خلائق ننگ انام قمر الدین احمد
براے نام متخلص فوق متوطن سندیلہ

گئی فصل خزان بہار آئی ؛ رنگ پھولون پہ خوب ہی لائی ؛
اندنون جوش پہ ہی رنگ چمن ؛ ہے یون ہی ہرا بھرا گلشن
شاخ گل پہ ہی بلبلون کا ہجوم ؛ سر شمشاد قمریون کی ہی دھوم

پی کے مے رند اسقدر ہین مست — محو دل سے ہوا ہی قول الست

الغرض دیکھہ اسطرحکا سماں — آئی جولانیون پہ طبع روان

کہ یکایک سُنا یہ مین نے حال — ہوگیا دور جس سے دل کا ملال

خان والاشان حفیظ اللہ — خلق سے جنکے ہی جہان آگاہ

آفتاب سپہر علم ہین وہ — دُر یکتاے بحر حلم ہین وہ

حق نے بخشی ہی ایسی طبع رسا — نظر آتی ہی جس سے شان خدا

کین کتابین اُنھون نے وہ تالیف — جنکے مضمون ہین دلکش اور لطیف

دیکھے جو کوئی ہو بہت مسرور — دل مضطر کا انتشار ہو دور

لکھا گلدستہ اندنون ایسا ؛ — منتخب عاشقانہ سر تا پا ؛

ایک سے ایک بڑھکے جسمین غزل — دیکھکر ہو شگفتہ دل کا کنول ؛

ہین مخمس مسدس ایسے خوب — جنکے مضمون ہین دلکش و مرغوب

متفرق بھی اُسمین ہین اشعار — جسکا ہی مشتری صغار و کبار

الغرض ہر طرحکا شعر و سخن — جمع اُس مین کیا بو جہ حسن

عاشقانہ کلام ہی سارا — عاشقون کا پیام ہی سارا

سُنکے کیونکر نہ لوٹ جائے دل — حظ تازہ جو اُسکو ہو حاصل

ہی ہر اک کے سخن کا ڈھنگ جدا — کیون نہ حاصل ہو ہر طرحکا مزا

گُل مضمون کی ایسی ہی خوشبو — سامعین کا دماغ تازہ ہو

مطرب آسکی غزل اگر گائے — دل عشاق وجد مین آئے

نہین شک اسمین کچھ بھی ہی اصلا — عاشقون کے ہی درد دل کی دوا

یا خدا یہ جہان مین ہو مقبول — تو مؤلف کا مدعا ہو حصول ؛

فکر تاریخ کی ہوئی جدم — سوچنے مین لگا اُٹھاکے قلم

کیا ہاتف نے تب تو یہ اظہار | فوق لکھدو۔ عجیب باغ و بہار ۱۳۲۲ھ

قطعہ دیگر طبعزاد فوق بسال عیسوی

ہین گلدستۂ حفظ مین جمع سب | کلامِ سخنسنج ان نو و کہن
جو مطلوب سال مسیحی ہو فوق | لکھو تم۔ بنائے ریاض سخن ۱۹۰۴ء

ایضاً

منتخب گلدستے مین ہو سب کلام | دیکھ بلبل یہ گل بنجار ہو
از سر از بار سال عیسوی | فوق لکھدو۔ غیرت گلزار ہو ۱۹۰۴ء
یعنے غنچہ ۱۷

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ اس زمان میمنت اقتران مین مجموعۂ مقبول جہان موسوم بہ گلدستۂ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلپسند جسمین ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج اصحاب کے دل بہلانے کیواسطے نہایت عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مزے دار عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین ٹھمری ٹھمری سہولی ٹھمری چوماسا۔ بارہ ماسا۔ دادرا۔ دوہا۔ کبت۔ سویا وغیرہ بڑی خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرخیل شاعران دوران مولوی حفیظ اللہ خان صاحب ساندوی متخلص بہ حفظ افسر مدرس مدرسۂ موضع بناپور پرگنہ بنگر تھانہ گھولی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی شنکر پرساد صاحب صبح بلگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف فرماکر درج کی ہین بہزاران حسن و خوبی مطبع فیض منبع مشہور نزدیک و دور مسمیٰ بہ منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بہ سرپرستی جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع موصوف بماہ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ماہ شعبان سنہ ۱۳۲۰ھ بار سوم طبع ہوکر نقل محفل اور عزیز ہر دل ہوا۔

اعلان — واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف مصنف صاحب نے بنام مطبع منشی نولکشور عطا کیا ہو لہذا حسب منشاء ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء کوئی صاحب بدون اجازت مطبع ہذا قصد طبع نفرماوین